بعون خلاق کون ومکان وفضل خالق زمین وزمان جل شانہ
مغازی الصادقہ
ترجمہ اردو
مغازی الرسول
مطبع نامی گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بزینت طبع ہوا

فہرست کتاب مغازی الصادقہ یعنی مغازی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد وسپاس خداوند جہان جوہر تیغ زبان وفسان دم سیف بیان + نعت وثناے سرور انبیا سپر نمازیان راہ خدا ومغفر سربازان طریق رضا + مودت اہل بیت رسالت موجب فوز بمرتبۂ شہادت + ومحبت اصحاب امجاد باعث حصول ثواب جہاد + سلام اللہ ورضوانہ علیہ وعلیہم اجمعین اما بعد بس بندۂ ہیچمدان بشارت علیخان ابن علی مردان خان ابن مردان علیخان اسکنہما اللہ بالجنان خدمات عالیات مین ناطقان زبان دان کے عرض کرتا ہی کہ کتاب مغازی سلطان حجازی صلی اللہ علیہ وآلہ مرویہ شیخ الاجل امام العدل محمد بن عمر الواقدی علیہ الرحمہ جو بہترین کتب تواریخ ہی چنانچہ بعض علماے عظام نے ترجمہ لفظی اسکا مثل ترجمہ تحت اللفظ کے لکھا ہی اور اسیطرح اکثر ترجمات ہین جو کتب عربیہ سے مثل معانی لغویہ کے زبان فارسی یا اردو مین منتقل کیے گئے ہین لیکن فہم مطالب اُس سے متعسر بلکہ اصل متن سے بھی مشکل تر ہی لہذا راقم بے بضاعت نے بفرمایش سرآمد اقران وامائل وسرگروہ معاصر ومعادل جناب منشی نولکشور صاحب کے ترجمہ اصل کتاب سے بطریق نقل بالمعنی حسب محاورۂ اہل زبان روزمرہ اعیان ذیشان کے ضبط تحریر کیا تا بے تکلف پڑھا جاوے اور بلا دقت سمجھ مین آوے اور اسکا نام سروش غیبی سے مغازی الصادقہ الہام ہوا جسکے اعداد حروف مکتوبی سے تاریخ تالیف ۱۲۸۹ھ ہویدا ہی اور واضح ہو کہ کتاب مغازی عمدۃ السیر ہی جسکی سیر ہم خرما وہم ثواب ہی یعنی اہل ذوق کو مزہ شجاعت کا ملے اور اہل شوق کو لطف تواریخ کا حاصل ہو امید مسیرت اہل بصیرت سے یہ ہی کہ بچشم الطاف و عطا نظر فرماوین اور عنایا[illegible] خداوند ذو المنن سے کہ محمد

مغازی الصادقہ اضافت موصوف باضافت [illegible]

بن عمر واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ فلان و فلان رواۃ کثیرہ نے مجھسے نقل روایت کی کہ بعض اُنکے اپنی روایت مین
بعض سے زیادہ تر حافظ و ضابط تر ہین پس کل وہ حدیثین جو اُن لوگون نے مجھسے روایت کین مین نے وہ سب لکھی ہین
چنانچہ رسولخدا صلعم بارھوین تاریخ ربیع الاول روز دوشنبہ کو مدینے مین تشریف لائے اور بعضون کے نزدیک دوسری
تاریخ تھی مگر ہمارے نزدیک بارھوین ثابت و متحقق ہی اور لشکر اسلام مین اول لوا وہ تھا جسکو رسولخدا صلعم نے واسطے
حمزہ بن عبد المطلب رضی کے ماہ رمضان مین ساتوین مہینے ہجرت سے بوقت مقابلہ قافلۂ قریش کے آراستہ کیا تھا
بعد ازان لوا عبیدہ بن الحارث جب ماہ شوال ہین آٹھوین مہینے ہجرت سے لشکر کشی طرف رابغ کے ہوئی تھی تیار
ہوا اور رابغ قدید کی راہ پر جحفہ سے دس منزل ہی بعد ازان ماہ ذی قعدہ مین نوین مہینے ہجرت سے
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لشکر کو بسرکردگی سعد بن ابی وقاص طرف خرار کے روانہ کیا و بعد ازان ماہ
صفر مین گیارھوین مہینے ہجرت سے رسول خدا صلعم بقصد غزوہ مقام الوا روانہ ہوئے جب وہان پہونچے تو
نوبت حرب کی نہین پہونچی یعنی وہ لوگ مفرور ہو گئے تھے تب وہانسے واپس آئے اور اس سفر مین پندرہ روز باہر رہے
بعد ازان ماہ ربیع الاول ہین تیرھوین مہینے ہجرت سے آنحضرت صلعم نے عزم غزوۂ بواط کا کیا اور مقام بواط جحفہ سے
قریب واقع ہی وہان ایک قافلہ پر قصد کیا کہ اُسمین امیہ بن خلف وغیرہ قریش بھی تھے اور دو ہزار پانسو بعیر اُس قافلہ کے ساتھ تھے
مگر وہ لوگ بھی ہاتھ نہ آئے تب حضرت نے مراجعت فرمائی بعد ازان اُسی ماہ ربیع الاول مین تیرھوین مہینے ہجرت سے رسولخدا صلعم
نے غزوہ کیا بطلب کرز بن جابر الفہری کے اور بدر تک پہونچ کر پھر آئے و بعد ازان ماہ جمادی الثانی ہین سولھوین مہینے ہجرت
سے حضرت صلعم نے اُن قریش کے قافلون پر قصد کیا جو شام کو جاتے تھے اور اسی کو غزوۂ ذی العشیرہ کہتے ہین چنانچہ وہانسے
جب پھر آئے تو عبد اللہ بن جحش کو ماہ رجب مین سترھوین مہینے ہجرت سے طرف نخلہ کے بھیجا بعد ازان تاریخ سترھوین
رمضان المبارک روز جمعہ کو اُنیسوین مہینے ہجرت سے غزوۂ بدر واقع ہوا بعد ازان سریہ یعنی لشکر قلیل طرف عصما بنت
مروان کے بھیجا گیا کہ عصما کو عمیر بن عدی بن خرشہ نے قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُنکو عبد الوہاب نے
اُنھون نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن شجاع نے اُنسے محمد بن عمر نے اُنسے عبد اللہ بن الحارث بن الفضل نے اُنھون
نے سنا اپنے باپ سے کہ پچیسوین رمضان کو اُنیسوین مہینے ہجرت سے عمیر نے عصما کو قتل کیا تھا بعد ازان ماہ شوال مین بیسوین
مہینے ہجرت سے ایک سریہ طرف سالم بن عمیرہ کے جسنے ابو عفک کو قتل کیا تھا بھیجا گیا بعد ازان نصف شوال مین بیسوین مہینے
ہجرت سے غزوہ قینقاع کا کیا بعد ازان ماہ ذی حجہ مین بائیسوین مہینے ہجرت سے آنحضرت صلعم نے غزوہ سویق کا کیا
بعد ازان ماہ محرم مین تیئیسوین مہینے ہجرت سے حضرت صلعم نے مقام کدر مین غزوہ بنی سلیم کا کیا بعد ازان شہر
ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے سریہ یعنی جماعت قلیل واسطے قتل ابن الاشرف کے بھیجا گیا بعد ازان
شہر ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے مقام نجد جسکو ذو آمر کہتے ہین غزوہ غطفان واقع ہوا بعد ازان سریہ محمد بن

سنہ ششم مین پھر سریہ زید بن حارثہ کا طرف مقام طرف کے روانہ کیا گیا اور طرف مدینے سے چھتیس میل
کے فاصلہ پر واقع ہی بعدازان ماہ جمادی الثانی سنہ ششم مین پھر سریہ زید بن حارثہ کا حسمی کو بھیجا گیا اور
حسمی عقب پر وادی القریٰ کے واقع ہی بعدازان ماہ رجب سنہ ششم مین پھر لشکر زید بن حارثہ کا طرف وادی القریٰ
تک کے روانہ کیا گیا بعدازان ماہ شعبان سنہ ششم مین ایک سریہ جسمین عبدالرحمن بن عوف سالار تھے جانب
دومۃ الجندل کے بھیجا گیا بعدازان اُسی ماہ شعبان سنہ ششم مین علی علیہ السلام نے غزوہ فدک کا کیا و بعدازان ماہ رمضان
سنہ ششم مین زید بن حارثہ مع لشکر طرف ام قرفہ کے بھیجے گئے (اور ام قرفہ ایک کنارہ وادی القریٰ کا ہی جو نہی کے
پہلو مین واقع ہی) بعدازان ماہ شوال سنہ ششم مین جہاد ابن رواحہ کا ساتھ اُسیر بن زارم کے واقع ہوا بعدازان
شوال سنہ ششم مین سریہ کرز ابن جابر کا عرنین کی طرف بھیجا گیا بعدازان ماہ ذی قعدہ سنہ ششم مین رسول خدا
صلعم نے غزوہ حدیبیہ کا بعدازان ماہ جمادی الاولی سنہ ہفتم مین غزوہ خیبر کا ہوا پھر خیبر سے طرف وادی القریٰ کے
پھرے اور وہان پہونچکر سنہ ہفتم مین قتال کیا بعدازان ماہ شعبان سنہ ہفتم مین لشکر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا طرف
تُربہ کے روانہ ہوا بعدازان اُسی ماہ شعبان سنہ ہفتم مین سریہ ابی بکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ کا جانب نجد کے
بھیجا گیا بعدازان اُسی ماہ شعبان سنہ ہفتم مین سریہ بشیر بن سعد کا جانب فدک بھیجا گیا و بعدازان ماہ رمضان
سنہ ہفتم مین سریہ غالب بن عبداللہ جانب میفعہ کے بھیجا گیا (اور میفعہ کنارے نجد کے واقع ہی) بعدازان ماہ شوال
سنہ ہفتم مین پھر سریہ بشیر بن سعد کا جانب جُناب روانہ ہوا بعدازان ماہ ذیقعدہ سنہ ہفتم مین آنحضرت صلعم
عمرۃ القضیہ بجا لائے بعدازان ماہ ذی حجہ سنہ ہفتم مین آنحضرت صلعم نے ابن ابی العوجا السلمی سے جہاد کی بعدازان
ماہ صفر سنہ ہشتم مین غزوہ غالب بن عبداللہ کا کدید مین ہوا (اور کدید عقب قدید مین واقع ہی) بعدازان
ماہ ربیع الاول سنہ ہشتم مین سریہ شجاع بن وہب کا طرف عامر بن الملوح کے واقع ہوا بعدازان ماہ ربیع الاول
سنہ ہشتم مین غزوہ کعب بن عمیر الغفاری کا جانب ذات اطلاح کے واقع ہوا (اور اطلاح ناحیہ شام مین بلقا
سے ایک شب کی راہ ہی) بعدازان اسی سال مین غزوہ زید بن حارثہ مؤتہ کی جانب واقع ہوا بعدازان ماہ
جمادی الثانی سنہ ہشتم مین غزوہ بسرکردگی عمرو بن العاص کے طرف ذات السلاسل کے واقع ہوا بعدازان
رجب سنہ ہشتم مین غزوۃ الخبط جسمین ابو عبیدہ بن الجراح امیر تھے واقع ہوا بعدازان ماہ شعبان سنہ ہشتم مین سریہ
خضرۃ جسکے امیر ابو قتادہ تھے روانہ ہوا (اور خضرۃ [illegible] نجد مین بستان ابن عامر سے بیس میل پر واقع ہی)
بعدازان رمضان سنہ ہشتم مین سریہ ابی قتادہ کا اضم کی جانب کیا بعدازان تاریخ سترھوین رمضان سنہ ہشتم کو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ عام الفتح کا کیا یعنی فتح مکہ بعدازان پچیسوین رمضان سنہ ہشتم کو بت عزّی
گرایا گیا کہ اُسکو خالد بن الولید نے ہدم کیا و بعدازان ماہ رمضان ہی کو بت سواع کو عمرو عاص نے ہدم کیا بعدازان

ابن انیس کا طرف سفیان بن خالد بن نبیح الہذلی ۔ [illegible] اجس روز سے مین لشکر لیکر مدینہ سے
چلا ہون تو روز دوشنبہ تاریخ پانچوین محرم کی تھی اور پینتیسوان مہینا ہجرت سے تھا اور اکیسوین تاریخ محرم روز دوشنبہ کو
مین واپس آیا چنانچہ اٹھارہ شب باہر رہا بعد ازان شہر جمادی الاول مین ستائیسوین مہینے ہجرت سے حضرت صلعم نے غزوہ بحران
کا کیا بعد ازان شہر جمادی الثانی مین اٹھائیسوین مہینے ہجرت سے ایک لشکر بسرکردگی زید بن حارثہ طرف قردہ کے بھیجا
گیا کہ وہان ابوسفیان بن حرب تھا بعد ازان شہر شوال مین بتیسوین مہینے ہجرت سے غزوہ نبی صلعم بمقام احد واقع
ہوا بعد ازان ماہ شوال مین تینتیسوین مہینے ہجرت سے غزوہ نبی صلعم بمقام حمراء الاسد ہوا بعد ازان شہر محرم مین پینتیسوین
مہینے ہجرت سے لشکر بسرکردگی ابوسلمہ بن عبدالاسد واسطے بنی اسد کے طرف قطن کے بھیجا گیا بعد ازان بماہ
صفر چھتیسوان مہینے ہجرت سے غزوہ بیر معونہ کا ہوا کہ اُس لشکر کے سردار منذر بن عمرو تھے بعد ازان اُسی
ماہ صفر مین کہ چھتیسوان مہینا ہجرت سے تھا غزوۃ الرجیع واقع ہوا جسمین میر لشکر مرثد رضی تھے بعد ازان ماہ ربیع الاول
مین کہ سینتیسوان مہینا ہجرت سے تھا غزوہ نبی صلعم کا بنی نضیر سے واقع ہوا بعد ازان بماہ ذی قعدہ کہ پینتالیسوان
مہینا ہجرت سے تھا آنحضرت صلعم نے غزوہ بدر الموعد کا کیا بعد ازان بماہ ذیحجہ کہ چھیالیسوان مہینا ہجرت سے تھا سریہ
ابن عتیک کا طرف ابی الحقیق کے بھیجا گیا پھر جسوقت سلام بن ابی الحقیق قتل ہوا تو یہود گھبرائے ہوئے خیبر مین
پاس اسلام بن مشکم کے گئے اُسنے انکار کیا اس بات سے کہ اُنکا سردار بنے بت اُسیر بن رازم اُنکے ہمراہ لڑنے
کو اٹھ کھڑا ہوا بعد ازان ماہ محرم مین کہ سینتالیسوان مہینا ہجرت سے تھا غزوہ دومۃ الجندل کا درپیش ہوا بعد ازان
ماہ ربیع الاول مین اُنچاسوین مہینے ہجرت سے غزوہ دومۃ الجندل کا درپیش ہوا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ۵
مین یعنی پانچوین سال غزوۃ المریسیع واقع ہوا بعد ازان باہ ذیقعدہ سن پانچ مین جنگ خندق واقع ہوئی
بعد ازان آخر ذیقعدہ و اوائل ذیحجہ سن پانچ غزوہ نبی صلعم ساتھ بنی قریظہ کے واقع ہوا بعد ازان ماہ محرم سن
ششم مین سریہ ابن انیس کا واسطے سفیان بن خالد بن نبیح کے بھیجا گیا بعد ازان اُسی ماہ محرم سن ششم مین سریہ
محمد بن مسلمہ کا قرطا کی طرف بھیجا گیا بعد ازان باہ ربیع الاول سنہ ششم مین غزوہ آنحضرت صلعم کا مقام غابہ مین
بنی لحیان سے ہوا بعد ازان ماہ ربیع الثانی سنہ ششم مین غزوہ نبی صلعم کا پھر مقام غابہ مین واقع ہوا و بعد ازان
اُسی ماہ ربیع الثانی سنہ ششم مین لشکر بسالاری عکاشہ بن محصن کی طرف غمر کے بھیجا گیا بعد ازان اُسی ماہ و سنہ
یعنی ربیع الآخر سنہ ششم مین لشکر محمد بن مسلمہ کا طرف ذی القصہ کے روانہ کیا گیا بعد ازان پھر اسی ماہ و سن مذکورہ مین
ایک سریہ جسکے سردار ابوعبیدہ بن [illegible] کی طرف بھیجا گیا بعد [illegible] پھر اسی ماہ و سنہ مذکور مین
ایک سریہ بسالاری زید بن حارثہ کے واسطے بنی سلیم کے جموم مین روانہ کیا گیا اور جموم مابین بطن نخل و نقرہ کے واقع ہے بعد
ازان ماہ جمادی الاول سنہ ششم مین سریہ زید بن حارثہ کا عیص کی طرف بھیجا گیا بعد ازان ماہ جمادی الثانی

وہ حکمنامہ پڑھا تو استرجاع کیا یعنی کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ (یعنی استرجاع باعتبار تحمل امر اہم کے کیا) اور پیچھے ملایا اپنے استرجاع کے کلمہ سَمْعًا وَطَاعَةً لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ کو یعنی استرجاع کے ساتھ ہی کلمہ سمع وطاعت کہا کہ مین نے بگوش قبول سُنا اور طاعت خدا ورسول بجا لایا بعد ازان اپنے اصحاب سے کہا کہ تم مین سے جو کوئی میری ہمراہی چاہے تو چلے اور جسکو لوٹ جانا منظور ہو تو وہ چلا جاوے اور مین تو ہر آئینہ بنا بر تعمیل حکم رسول خدا صلعم کے جانے والا ہون یہ سنکے قوم مین سے دو آدمی پھر پڑے ایک سعد بن ابی وقاص الزہری اور دوسرا عتبہ بن غزوان جو حلیف تھا بنی زہرہ کا اور بنی زہرہ قبیلہ بنی مازن بن منصور سے تھے یا یہ کہ وہ حلیف بنی زہرہ کا تھا جانب بنی مازن بن منصور سے آخر یہ دونون طرف بحران کے گئے جو حدود بنی سلیم سے ہی پھر وہ دونون وہان مقیم رہے اور عبد اللہ بن جحش مع اپنے ہمراہیون کے آگے چلے جب درمیان نخلہ پہونچے تو وہان ملاقات ہوئی یعنی مقابلہ ہوا عمرو بن الحضرمی کا اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ اور نوفل بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان سے چنانچہ عمرو بن الحضرمی تو مارا گیا اور قاتل اُسکا واقد بن عبد اللہ التمیمی تھا جو بنی ثعلبہ بن یربوع سے تھا اور عثمان بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان یہ دونون اسیر ہوئے مگر نوفل بن عبد اللہ اپنے گھوڑے پر درمیان سے بھاگ نکلا اور دوسرے روز مکہ مین جا پہونچا اور اُسی روز چاند رجب کا دیکھا گیا چنانچہ نوفل نے وہ ماجرا جو اُسکے یارون پر گذرا تھا اہل مکہ سے بیان کیا ولیکن اُن لوگون کو استطاعت طلب و تلاش قوم کی نہ تھی یعنی تدارک اسکا اُنکے امکان سے باہر تھا اور وہان سے اصحاب مستطاب مع اپنے غنیمت اور اپنے اسیرون کے روانہ ہوئے تا آنکہ بحضور نبی اللہ صلعم فائز ہوئے اور واقعات اہل نخلہ بیان کیا پھر اُن اصحاب باوفا نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ صبح کو اُس قوم پر ظفریاب ہوئے اور شام کو ہلال رجب نظر آیا پس ہم نہین جانتے ہین کہ لڑنا اور فتح پانا ہمارا داخل رجب ہوگا یا آخر روز جمادی الآخر مین شامل ہی مصنف کتاب لکھتا ہی کہ اس باب مین ذکر نزول آیت کا عنقریب آتا ہی اور کہا راویون نے کہ قریش نے دربارہ فدا اپنے اصحاب کے لینے واسطے سر بہا دینے اور چھوڑا لیجانے عثمان بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان کے حضور مین رسول خدا صلعم کے آدمی بھیجے حضرت نے جواب دیا جب تک ہمارے دونون صحابی یعنی سعد بن ابی وقاص و عتبہ بن غزوان ہمارے پاس نہ پہونچینگے ہم فدا دونون قیدیون کا نہ لیوینگے یعنی ان دونون کو نچھوڑینگے اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی ابوبکر بن اسمٰعیل بن محمد نے اپنے باپ اسمٰعیل سے اُنھون نے کہا سعد بن ابی وقاص ذکر کرتے تھے کہ ہمنے عبد اللہ بن جحش کے ساتھ مدینے سے کوچ کیا یہانتک کہ جا پہونچے بحران مین (اور بحران ایک گوشہ ہی معدن یعنی مسکن بنی سلیم کا) پھر ہمنے وہان سے اباعرنا کو روانہ کیا (یعنی آگے بھیجا) اور ہم لوگ بارہ مرد تھے اور دو دو آدمی ایک ایک اونٹ پر آگے پیچھے سوار تھے اور مین عتبہ کے اونٹ پر اُسکا زمیل اور ردیف تھا

ماہ رمضان ہی سنہ ہشتم مین بت مناۃ کو سعد بن زید الاشہلی نے ہدم کیا [illegible] ماہ شوال سنہ ہشتم مین خالد بن ولید نے غزوہ بنی جذیمہ کا کیا بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کا کیا بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین رسول خدا صلعم نے جہاد طائف کا کیا اور اسی سال یعنی سنہ ہشتم مین لوگون نے حج خانہ کعبہ کیا اور واقدی نے کہا کہ بعد ازان رسول خدا صلعم نے جہاد تبوک کیا اور یہ آخر غزوات سے تھا اور ابو اسحاق نے کہا کہ اول غزوہ حضرت صلعم کا غزوہ ابوا ہی بعد ازان غزوہ بواط بعد ازان غزوہ عشیرہ ہی اور عبداللہ بن محمد نے کہا مجھے خبر دی وہب نے انکو شعبہ نے ابو اسحاق سے انھون نے کہا مین زید بن ارقم کے پہلو مین موجود تھا کہ کسی نے اُنسے تعداد غزوات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھی اُنھون نے کہا انیس ١٩ غزوے کیے لوگون نے کہا تو کتنے غزوون مین حضرت کے ہمراہ رہا ہی اُنھون نے جواب دیا سترہ ١٧ جہاد مین شریک رہا ہون ابو اسحاق نے کہا مین نے پوچھا جملہ غزوات مین سے پہلے غزوہ کونسا تھا اُنھون نے کہا غزوہ عشیر اور بعضون نے روایت کی ہی کہ جب رسول خدا صلعم مدینہ مین تشریف لائے ہین تو اول سریہ یعنی لشکر مختصر جو رسول خدا صلعم نے مدینے سے روانہ کیا تھا وہ تھا کہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بجمعیت تیس ٣٠ سوار انصار کے بھیجے گئے تھے چنانچہ اُن لوگون نے ابو جہل کو جا لیا کہ وہ تین سو سوارون سے زمین جہینہ مین قریب سیف البحر کے پڑا تھا ناگاہ مجدی بن عمر الجہنی درمیان فریقین کے آگیا اسواسطے کہ وہ میان جہینہ اور انصار کے حلیف تھا یعنی اُنکی مدد و کمک پر ہم عہد و ہم سوگند تھا بالآخر اہل اسلام بلا جنگ و قتال واپس آئے بعد ازان رسول خدا صلعم نے خروج فرمایا اور راہ رضوی سے جو واقع سرزمین بنی کنانہ ہی مقام ابواط مین پہونچے پھر وہان مردمان بنی ضمرہ سے مصالحہ کیا اس شرط پر کہ نہ وہ لوگ حضرت کی اعانت کرین اور نہ حضرت پر کسی اور کی مدد کرین و بعد ازان رسول خدا صلعم نے شش رہط سے یعنی چھ قوم کے آدمیون سے ایک لشکر مختصر بنا کر روانہ کیا اور اُن پر عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب کو سالار کیا اور اُنکے لیے ایک نشان آراستہ کیا پھر جب عبیدہ رض حضرت سے وداع و رخصت کے لیے گئے تو حضرت کے رنج مفارقت مین اُنکی آنکھین بھر آئین تب حضرت نے اُنکو بٹھا لیا یعنی روانگی اُنکی موقوف رکھی اور بجائے اُنکے عبداللہ بن جحش الاسدی کو مقرر کیا اور عبداللہ کو ایک نوشتہ لکھ دیا اور اُنکو حکم کیا کہ اس نوشتہ کو ابھی نہ پڑھنا مگر بعد دو شبون کے پڑھنا پھر جب عبداللہ مع لشکر روانہ ہوئے تو بعد دو شبون کے اُس حکم نامہ کو پڑھا ناگاہ اُسمین یہ لکھا تھا کہ خدا کے نام و برکات سے تو طرف مقام نخلہ کے جا اور اپنے اصحاب مین سے کسی پر اپنی ہمراہی کے لیے جبر و زیادتی نہ کیجیو اور واسطے امتثال امر میرے یا یہ کہ واسطے میرے کام کے تو چلا جائیو اور اُنمین سے جو شخص تیری اطاعت کرین اُنکو ہمراہ لے یہان تک کہ تو درمیان نخلہ [illegible] پہونچے تو وہان قریش [illegible] کا انتظار کیجیو الغرض جب عبداللہ نے

قتال شہر حرام کو حلال جانتے ہین تو یہ گناہ بہت زیادہ ہی اُن لوگون کے گناہ سے جو مومنین کو راہ خدا سے روکتے ہین یعنی قریش (اصل مین بجاے عن سبیل اللہ کے عن رسول اللہ ہی یعنی روکتے ہین راہ رسول اللہ سے تاکہ لوگ رسول اللہ کی طرف نہ جاوین) یہانتک کہ وہ سختی کرتے ہین اور قید رکھتے ہین لوگون کو ہجرت کرنے سے طرف رسول اللہ علیہ السلام کے اور بھی وہ گناہ بہت ہی قریش کے کفر کرنے سے ساتھ خدا کے اور اُنکے روکنے سے مسلمانون کو مسجد حرام سے در بارۂ حج وعمرہ کے اور فتنہ وگمراہی مین ڈالتے ہین اُنکو عداوت دین سے و حالانکہ حق تعالی فرماتا ہی والفتنۃ اشد من القتل یعنی لوگون کو فتنے مین ڈالنا گناہ سخت تر ہی قتل کرنے سے راوی نے کہا مراد فتنہ سے اساف ونایلہ دونون بت ہین یعنی شرک ان بتون کا ساتھ خداے عزوجل کے اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطۂ معمر وزہری کے عروہ سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلعم نے قبل نزول سورۂ براۃ کے دیت عمرو بن الحضرمی کی اپنے پاس سے دی تھی اور شہر حرام کو حرام رکھا تھا جیسا کہ قریش پہلے سے اُسکو حرام جانتے تھے یہانتک کہ حق تعالی نے سورۂ براۃ نازل فرمائی۔ اور دوسری روایت مین واقدی نے ابوبکر بن ابی سبرہ اور عبدالمجید بن سہل کے واسطے سے کریب سے روایت کی ہی کہ اُنھون نے کہا مین نے ابن عباس سے استفسار کیا کہ آیا رسول خدا صلعم نے دیت ابن الحضرمی کی دی تھی اُنھون نے کہا ایسا نہین ہی پس ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک مجتمع علیہ یعنی جس بات پر لوگون کا اجتماع ہی وہ یہ ہی کہ آنحضرت صلعم نے دیت اُسکی نہین دی تھی اور اسی لشکر مین جو نخلہ کو بھیجا گیا تھا عبد اللہ بن جحش موسوم بہ امیر المومنین ہوئے اس بات کو مجھسے ابو معشر نے بیان کیا نام اُن لوگون کے جو عبد اللہ بن جحش کے لشکر مین ہمراہ اُن کے گئے تھے وہ آٹھ آدمی تھے عبد اللہ بن جحش و ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ و عامر بن ربیعہ و واقد بن عبد اللہ التمیمی وعکاشہ بن محصن وخالد بن ابی البکیر وسعد بن ابی وقاص وعتبہ بن غزوان اور عتبہ جنگ نخلہ مین حاضر نہین تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ سب بارہ آدمی تھے اور بعض نے کہا تیرہ آدمی تھے اور ہمارے نزدیک آٹھ آدمی ثابت ہین

بدر القتال یعنی جنگ بدر

راوی کہتے ہین جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا کہ قافلہ قریش کا شام سے پھرا ہی تو حضرت علیہ السلام نے بقصد اُس قافلہ کے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور دس روز پیشتر اپنے خروج کے مدینے سے ایسا کیا کہ طلحہ بن عبید اللہ اور سعد بن زید کو واسطے تجسس وتفحص حال قافلہ کے روانہ کیا تا آنکہ یہ دونون پاس کشد الجہنی کے موضع نخبار مین جو مضافات حورا سے ہی جا اُترے (اور نخبار نقب ذی المروہ کنارے دریا کے ہی) چنانچہ کشد نے اُن دونون کو اجازت دی کہ اپنے یہان ٹھہرایا اور

یعنی پیچھے بیٹھنے والا تھا ناگاہ وہان ہمارا اونٹ گم ہو گیا تو ہمنے وہان دو روز اونٹ کی تلاش مین قیام کیا
اور اصحاب ہمارے چلے گئے تھے پھر ہم بھی اُنکے نشان پر پیچھے چلے مگر اُنکی راہ سے ہمنے خطا کی اور وہ لوگ
مدینے مین ہمسے کئی روز پیشتر داخل ہو گئے اور ہم لوگ بمقام نخلہ حاضر ہوئے تھے آخر ہم لوگ خدمت مین رسول خدا
صلعم کے حاضر ہوئے اور یہان سب گمان کرتے تھے کہ ہم لوگ مارے گئے (وقد اصابنا) اور ہم لوگون نے اس سفر
مین سختی بھوک کی بہت اُٹھائی تھی جبکہ ہم مُلیحہ سے نکلے تھے اور درمیان ملیحہ اور مدینے کے فاصلہ شش بروکا ہی (اور بُرد
بارہ میل کا ہوتا ہی) اور درمیان ملیحہ اور معدن کے ایک شب کی راہ ہی اور اسی قدر مابین معدن بنی سلیم اور مدینہ کی مسافت
ہی راوی نے کہا غرض ہم لوگ ملیحہ سے باری باری سواری پر نکلے اور ہمارے ساتھ کچھ کھانا نہ تھا یہانتک کہ مدینے
پہونچے راوی نے کہا ایک سائل نے پوچھا ای ابو اسحاق ملیحہ اور مدینہ مین کتنی مسافت ہوگی اُنھون نے کہا تین روز
کی راہ ہی اور جب ہم مین سے کوئی بھوکا ہوتا تھا تو درخت طباق کھاتا تھا اور اُسپر پانی پی لیتا تھا یہان تک
کہ جب ہم لوگ مدینے مین پہونچے تو ہمنے چند آدمیون کو قریش سے دیکھا کہ وہ اپنے اصحاب کا فدیہ دینے آئے تھے اور
رسول خدا صلعم نے انکار کیا تھا (یعنی اُنکا فدا لینے سے اور فرمایا مجکو اندیشہ ہی اپنے دونون صحابی کا کہ کہیں ایک
ہم سب جا پہونچے) راوی کہتے ہین کہ آنحضرت صلعم اُسنے فرماتے تھے کہ اگر تمنے میرے اُن دونون صحابی کو قتل
کیا ہوگا تو مین بھی تمھارے ان دونون اصحاب کو قتل کرونگا اور فدا اُن دونون کا ہر ایک کی عوض چالیس
اوقیہ چاندی مقرر تھی اور اوقیہ چالیس درہم ہوتا ہی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے حدیث بیان
کی عمر بن عثمان الجحشی نے اپنے باپ سے اُنھون نے محمد بن عبد اللہ بن جحش سے اُنھون نے کہا کہ
عبد اللہ کا نام جاہلیت مین مُرّبع تھا پھر جبکہ عبد اللہ بن جحش نخلہ سے پھرے تو مال غنیمت سے خمس نکالا
اور باقی اپنے اصحاب کو درمیان تقسیم کر دیا چنانچہ اسلام مین جو خمس نکالا گیا تو اول خمس وہ تھا جسکو عبد اللہ نے
نکالا تا آنکہ بعد اُسکے یہ آیت نازل ہوئی وَاعلَمُوا انما غنمتم من شئ فان للہ خمسہ یعنی آگاہ ہو
تم اس بات سے جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو تو خمس اُسکا خدا اور رسول کے لیے ہی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے
حدیث بیان کی محمد بن یحیی بن سہل نے محمد بن سہل بن ابی حثمہ سے اُنھون نے رافع بن خدیج سے اُنھون نے
ابی بردہ بن نیار سے اُنھون نے بیان کیا کہ بتحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رافع اہل نخلہ کو ملتوی رکھا یعنے
اُسکو تقسیم نہین کیا اور طرف بدر کے تشریف فرما ہوئے یہانتک کہ جب بدر سے مراجعت فرمائی اُسوقت وہ غنیمت
مع غنائم بدر تقسیم کی اور ہر قوم کو حق اُنکا عطا کیا اور راوی کہتے ہین کہ نازل ہوا قرآن یعنی یہ آیت
یسئلونک عن الشہر الحرام یعنی لوگ سوال کرتے ہین تجھسے حال شہر حرام کا پس حق تعالی نے اپنی
کتاب مین اُسکے بیان [illegible] اور جو لوگ مسلمین مین سے

[illegible]ہوتا کہ یہ قتال ہی تو وہ تخلف نہ کرتے اور تخلف کرنے والون مین سے ایک اُسید بن حضیر تھے چنانچہ جب آن حضرت صلعم بدر سے پھر کر مدینے مین تشریف لائے ہین تو اُسید نے عرض کی حمد ہی اُس خدا کی جسنے آپ کو مسرور کیا اور آپ کو دشمنون پر مظفر و منصور کیا قسم ہی اُس ذات پاک کی جس نے آپ کو بحق مبعوث کیا ہین نے اپنی جان کو آپ کی جان سے عزیز کرکے آپ کی ہمراہی سے تخلف نہین کیا اور نہ مجکو یہ گمان تھا کہ آپ اعداسے ملاقات و مقابلہ کرینگے بلکہ مجکو ظنہ سوا اسکے نہ تھا کہ یہ خروج واسطے قافلے کے ہی تب حضرت علیہ السلام نے اُسکے قول کی تصدیق کی کہ تو سچ کہتا ہی اور غزوۂ بدر اول غزوہ تھا کہ اس مین حق تعالی نے اسلام کو عزیز و غالب کیا اور اہل شرک کو ذلیل و مغلوب کیا غرضکہ رسول خدا صلعم مع اپنے ہمراہیون کے مدینے سے طرف بدر کے روانہ ہوئے جب نقب یعنی درہ بنی دینار پر پہونچے تو بقع مین اُترے اور بقع بیوت دبستی سقیا کی ہی (بقع نقب یعنی درہ بنی دینار ہی مدینے مین اور سقیا متصل ہی آبادی مدینہ سے) اور روز خروج یکشنبہ تھا بارھوین تاریخ ماہ رمضان کی ۔ اور اُسی مقام پر خیمہ گاہ لشکر کا ہوا اور وہین جائزہ و ملاحظہ مبارزون جنگ آورون کا ہوا اور جو لوگ ملاحظۂ عالی مین پیش کیے گئے اُنمین عبداللہ بن عمر تھے اور اسامہ ابن زید و رافع بن خدیج و براء بن عازب و اُسید ابن ظہیر و زید ابن ارقم و زید بن ثابت یہ سب تھے مگر آنحضرت صلعم نے ان سب کو پھیر دیا اور [illegible] اجازت ساتھ چلنے اور جنگ کرنے کی نہ دی واقدی علیہ الرحمۃ نے حدیث بیان کی بواسطۂ ابو بکر اور اُنکے باپ اسمٰعیل کے اور عامر اور اُنکے باپ کے واسطے سے اُنھون نے کہا قبل ازآنکہ ہم لوگ ملاحظہ مین رسول خدا صلعم کے پیش کیے گئے تھے مین نے اپنے بھائی عمیر بن ابی وقاص کو دیکھا کہ وہ لشکر مین چھپا رہتا تھا یعنی سامنے حضرت کے نہین آتا تھا مین نے پوچھا ای برادر تجکو کیا ہوا کہ تو سامنا حضرت کا نہین کرتا اُنھون نے کہا مین ڈرتا ہون کہ رسول خدا صلعم مجھے دیکھکر صغیر سن سمجھینگے تو مجکو ہمراہی سے واپس کردینگے و حالانکہ مین ساتھ چلنا چاہتا ہون کیا عجب ہی کہ حق تعالی مجکو شہادت نصیب کرے راوی نے کہا پھر جب عمیر ملاحظہ حضرت مین پیش کیے گئے آخر وہی ہوا کہ آپ نے کم عمر دیکھکر فرمایا تو پھر جا تب عمیر رونے لگے پس حضرت علیہ السلام نے اُنکو اجازت دی چنانچہ سعد کہتے تھے کہ باعث کم سنی عمیر کے پرتلہ اُسکی تلوار کا مین نے خود باندھ دیا تھا و بالآخر وہ بدر مین شہید ہوا اور اُسوقت عمر عمیر کی سولہ برس کی تھی اور واقدی نے واسطے سے ابو بکر بن عبداللہ اور عباس بن عبدالرحمان اشجعی کے حدیث بیان کی کہ جناب رسول خدا صلعم نے اُس جگہ اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ اُنکے کنوون سے پانی بیوین اور آپ نے بھی اُنھین کے کنوئین سے پانی پیا اور دوسری روایت مین واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ عبدالعزیز بن محمد کے عمرو بن ابی عمرو سے روایت بیان کی کہ اُس روز اول جس شخص نے اُنکے کنوئین کا پانی پیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اُتارا اور یہ دونون اُسکے پاس ایک گوشۂ خفیہ مین برابر مقیم رہے یہانتک کہ وہان گذر قافلے کا ہوا تب طلحہ اور سعید دونون ایک ٹیلہ پر چڑھ گئے اور قوم کی طرف نظر کی اور جو کچھ اونٹون پر بار تھا دیکھتے تھے اور اُن اونٹون کے مالک یعنی اہل قافلہ کہنے لگے ای کشد تو نے محمد صلعم کے جاسوسون مین سے کسی کو دیکھا ہی کشد نے کہا اعوذ باللہ محمد صلعم کے جاسوس بجبار مین کہان سے آئے پھر جب وہان سے قافلہ چلا گیا تو وہ دونون رات کو وہین رہ گئے اور صبح کو دونون روانہ ہوئے اور کشد بھی نگہبانی و رہنمائی کے واسطے اُن کے ہمراہ چلا یہانتک کہ دونون کو ذو المروہ مین جا اُتارا اور قافلے والے دریا کے کنارے کنارے چلے اور جلدی کرتے تھے اور رات دن چلے جاتے تھے اس خوف سے کہ کوئی اُنکے طلب و تلاش مین آتا ہو پس طلحہ بن عبید اللہ اور سعید دونون مدینے مین اُس روز پہونچے کہ آنحضرت صلعم قریش سے بدر مین ملاقات کر چکے تھے پھر جب ان دونون نے حضرت کو مدینے مین نہ پایا تو مدینے سے نکلے اور تربان مین پہونچکر حضرت سے ملاقات کی اور تربان درمیان ملل و سیالہ کے بر سر راہ واقع ہی اور وہ منزل و مسکن ادینہ شاعر کا ہی اور بعد اسکے سبب کشد حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوا تو سعید اور طلحہ نے حال کشد سے حضرت کو مطلع کیا کہ اُسنے ہم دونون کو پناہ دی اور مدد کی پس حضرت علیہ السلام نے اُسکو مقرب کیا اور اُسکا اکرام کیا اور فرمایا کہ آیا تو چاہتا ہی کہ موضع ینبع کو تیرے لیے جاگیر کر دون کشد نے عرض کی مین بڈھا ہون میری عمر آخر ہو چکی ولیکن اُسکو میرے برادر زادہ کے نام [illegible] پس حضرت علیہ السلام نے ینبع کو اُسکے برادر زادے کے لیے جاگیر کر دی راوی کہتے ہین کہ [illegible] حضرت علیہ السلام نے مسلمین کو طلب کیا اور فرمایا یہ قافلہ قریش کا جو آیا ہی اُسمین اُنکا مال کثیر ہی کیا عجب ہی کہ حق تعالی اُسکو تمہارے لئے غنیمت مین عطا کرے یہ سنکے ہر شخص خروج مین تعجیل کرنے لگا اور باپ بیٹے مین [illegible] واسطے خروج کے قرعہ ڈالا جاتا تھا چنانچہ قرعہ ڈالنے والون مین سعد اور اُنکے باپ خیثمہ تھے کہ ان دونون باپ بیٹے نے بنا بر خروج طرف بدر کے عمل قرعہ کا کیا تب سعد نے اپنے باپ سے کہا اگر یہ خروج سوا جنت کے اور کسی نفع کے واسطے ہوتا تو وہ مین آپکے لیے گوارا کرتا مگر مین اپنے اس طرف کے جانے مین امید وار شہادت کا ہون خیثمہ نے کہا ای فرزند تو مجھ ہی کو جانے دے اور تو اپنی عورات مین انکی حفاظت کے لیے توقف کر مگر سعد نے انکار کیا تب خیثمہ نے کہا ہر آئینہ ہم مین سے کسی کو مقیم رہنا عورتون کے پاس ناگزیر ہی پس دونون نے قرعہ ڈالا تو سعد کا نام نکلا آخر سعد ہمراہ گئے اور بدر مین شہید ہوئے اور اکثر مردم حضرت کی ہمراہی سے باز رہے اور وہ اُن لوگون مین سے تھے جو حضرت کے خروج کی طرف بدر کے ناپسند کرتے تھے اور اس باب مین کلام بہت اور اختلاف بسیار ہی جو کوئی جانے سے باز رہا وہ ملامت [illegible] نہین کیا گیا اس لیے کہ [illegible] لوگ قتال و جہاد کے لیے نہین نکلے تھے بلکہ واسطے تاراج قافلے کے نکلے تھے [illegible] اُنکو اس امر کا

اور خلاد بن عمرو بن الجموح [illegible] کہ بعد اس شب کے جب دن ہوا تو وہ خربا مین اپنے اہل کی طرف گیا تب عمرو بن الجموح اُنکے باپ نے اُنسے کہا کہ مین نے تمکو طلب نہین کیا یعنی مجکو تمھاری طلب تھی اسلیے کہ تم جا چکے خلاد نے کہا کہ رسول خدا صلعم بقیع مین لوگون کا جائزہ حاضری لیتے تھے تب عمرو نے کہا کہ لیا نیک فال ہے واللہ مین امید رکھتا ہون کہ تم غنیمت حاصل کروگے اور مشرکین قریش پر ظفریاب ہوگے کہ یہ آئینہ یہ وہی ہماری منزل ہے جس روز ہم طرف حسیکہ کے گئے تھے اور رسول خدا صلعم نے نام حسیکہ کا بدل کر سقیا نام رکھا تھا خلاد کہتے ہین میرے دل مین خیال تھا کہ مین سقیا کو خرید لونگا یہانتک کہ سعد بن ابی وقاص نے اسکو بعوض دو اونٹون کے خرید لیا اور بہ قول بعضے سات اوقیہ سے خرید لیا چنانچہ حضور مین حضرت صلعم کے ذکر کیا گیا کہ سعد نے سقیا کو خرید لیا ہے فرمایا یہ بیع نفع کریگی راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے آخیر روز یکشنبہ تاریخ بارھوین رمضان کو بیوت السقیا سے کوچ کیا اور لشکر مسلمین ہمراہ حضرت کے روانہ ہوا اور وہ تین سو پانچ آدمی تھے اور آٹھ آدمی پیچھے رہ گئے تھے مگر اُنکو بھی غنیمت سے حصہ و اجر دیا گیا اور لشکر مین ہمگی چالیس اونٹ تھے کہ ایک ایک پر دو دو اور تین تین اور چار چار آدمی آگے پیچھے اُترتے چڑھتے جاتے تھے چنانچہ رسول خدا صلعم اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور مرثد یا بجاے مرثد کے زید بن حارثہ ایک اونٹ پر سوار ہوتے تھے اور حمزہ بن عبد المطلب و زید بن حارثہ و ابو کبشہ و انسہ مولی النبی صلعم یہ چارون ایک اونٹ پر تھے اور عبیدہ بن الحارث اور طفیل و حصین دونون بیٹے حارث کے اور مسطح بن اثاثہ یہ سب ایک اونٹ پر تھے اور یہ اونٹ عبیدہ بن الحارث کا تھا اور وہ آبکش تھا کہ اُسکو ابن ابی داود المازنی سے خرید کیا تھا اور معاذ و عوف و معوذ پسران عفرا اور اُنکے مولا ابو الحمرا یہ سب ایک اونٹ پر تھے اور ابی بن کعب و عمارہ بن حزم و حارثہ بن النعمان یہ سب ایک اونٹ پر اور خراش بن الصمہ و قطبہ بن عامر بن حدیدہ و عبد اللہ بن عمرو ابن حرام ایک اونٹ پر و عتبہ بن غزوان و طلیب بن عمر ایک اونٹ پر کہ وہ اونٹ عتبہ بن غزوان کا تھا اور اُسکا نام عبیس تھا اور مصعب بن عمیر و سویبط بن حرملہ و مسعود بن ربیع ایک اونٹ پر کہ وہ اونٹ مصعب کا تھا اور عمار یاسر و ابن مسعود ایک اونٹ پر و عبد اللہ بن کعب و ابو داود المازنی و سلیط بن قیس ایک اونٹ پر اور وہ اونٹ عبد اللہ کا تھا اور عثمان و قدامہ و عبد اللہ پسران مظعون اور سائب بن عثمان ایک اونٹ پر اُترتے چڑھتے چلے جاتے تھے اور ابو بکر و عمر و عبد الرحمن بن [illegible] ایک اونٹ پر اور سعد بن معاذ اور بھائی و بھتیجا اُنکا حارث بن اوس و حارث بن انس ایک اونٹ پر کہ وہ اونٹ سعد بن معاذ کا آبکش تھا اُسکا نام ذیال تھا اور سعد بن زید و سلمہ بن سلامہ و عباد بن بشر و رافع بن یزید و حارث بن خزمہ یہ سب ایک اونٹ پر جو آبکش سعد بن زید کا تھا اور زاد راہ

تھے اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ عبدالعزیز بن محمد اور ہشام اور اُن کے باپ کے حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے یہ روایت ذکر کی کہ بعد اس روز کے کہ حضرت نے اُن کے کنوؤن کا پانی نوش فرمایا پھر حضرت کے لیے
آب شیرین بستی بیوت سقیا سے منگایا جاتا تھا اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھ سے حدیث بیان
کی ابن ابی ذویب نے مقبری سے اُنھون نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے اُنھون نے اپنے باپ سے اُنھون
نے کہا کہ جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب بیوت السقیا کے نماز پڑھی اور اُس روز اہل مدینہ کے حق
مین دعاے خیر فرمائی کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَبْدُكَ وَخَلِیْلُكَ وَنَبِیُّكَ دَعَاكَ لِاَهْلِ مَكَّةَ وَاِنِّیْ مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ
وَنَبِیُّكَ اَدْعُوْكَ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ اَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِیْ صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ وَثِمَارِهِمْ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا
الْمَدِیْنَةَ وَاجْعَلْ مَا بِهَا مِنَ الْوَبَاءِ بِخُمٍّ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَدْ حَرَّمْتُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا كَمَا حَرَّمَ اِبْرَاهِیْمُ خَلِیْلُكَ مَكَّةَ
یعنی ای میرے پروردگار بتحقیق کہ ابراہیم تیرے بندے تیرے خلیل تیرے نبی نے اہل مکہ کے حق مین تجھسے دعاے
برکت کی تھی وہر آئینہ مین محمد تیرا بندہ اور نبی تیرا اہل مدینہ کے حق مین تجھسے دعاے خیر کرتا ہون کہ تو اُنکو برکت
عطا کر اُنکے وزن صاع پر اور وزن مُد مین اور اُنکے میوون اور دانون مین ای میرے پروردگار مدینے کو ہمارا
محبوب ومرغوب کر اور دور کر جو کچھ اُسمین قسم وبا سے ہو طرف خم کے (اور خم جحفہ سے دو میل پر واقع ہی) اور ای میرے
پروردگار درمیان دو سنگستان مدینہ کے مین نے حرم مقرر کیا (یعنی درمیان اُن دونون کے خونریزی وغیرہ حرام ہی) جس
طرح ابراہیم تیرے خلیل نے مکے کو حرم مقرر کیا تھا (یعنی امن) راوی کہتے ہین کہ عدی بن ابی الزغبا وبسبس بن
عمرو بیوت السقیا سے حاضر حضور رسول خدا صلعم ہوئے اور کہتے ہین کہ اُسی روز عبداللہ بن عمرو حرام بھی خدمت
شریف مین حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ منزل ومقام کرنا آپکا اس جگہ اور ملاحظہ کرنا آپکا یہان
جائزہ اپنے اصحابؓ کا مجکو نہایت خوش آیا اور مین نے اس سے فال نیک تفاول کی ہی کیونکہ یہ مقام ہم
بنی سلمہ کا منزل وماوی ہی یہین درمیان ہمارے اور اہل حسیکہ کے ہوا تھا جو کچھ ہوا تھا (حسیکہ الذباب
وذباب ایک پہاڑ ہی ناحیۂ مدینہ مین کہ یہود اُس کو خار ریز کرتے تھے واسطے انسداد اپنے دشمنون کے
یا اُسکو خارستان مغیلان کا کیا تھا اور وہین اُنکی بڑی بستی تھی) پس اسی مقام مین ہم نے بھی اپنے
اصحاب کا جائزہ حاضری لیا تھا اور جو لوگ طاقت سلاح رکھتے تھے یعنی لائق جنگ تھے اُنکو اجازت رزمگاہ
کی دی تھی اور جو لوگ تحمل سلاح سے عاجز یعنی قابل ہتھیار باندھنے کے نہ تھے اُنکو یہین سے پھیر دیا تھا بعد ازان
ہم لوگ طرف یہود حسیکہ کے روانہ ہوئے اور اُن دنون یہود حسیکہ سب یہود سے غالب تھے چنانچہ ہمنے جسطرح چاہا
اُنکو قتل کیا پس آجتک ساری قوم یہود ہمسے زیر ومغلوب ہین اسوجہ سے یارسول اللہ مجکو امید ہی اس بات کی کہ
جب ہم لوگ اور قریش طرفین [illegible] اُسوقت حق تعالیٰ آپکی آنکھون کو اُنسے ٹھنڈا کرے گا

انھون نے زاد مشرکین سے طعام واز حاج لیا اور جو نادار تھے وہ قیدیون کے سر بہا پانے سے مالدار ہو گئے اور رسول خدا صلعم نے قیس بن ابی صعصعہ کو پیادون پر افسر کیا تھا اور نام ابی صعصعہ کا عمرو بن زید بن عوف بن مبذول تھا اور حضرت نے وقت کوچ کے بیوت السقیا سے قیس کو حکم کیا تھا کہ مسلمین ہمراہی کا شمار کر لیوین لہذا قیس نے سب کو لب چاہ ابی عنبہ ٹھہرا کر اُنکا شمار کیا بعد از ان خدمت جناب مین تعداد مردم عرض کی اور ایسا ہوا کہ آنحضرت علیہ السلام بیوت السقیا سے کوچ کر کے بطن العقیق مین گئے بعد ازان ملکتین کی راہ چلے یہانتک کہ بطحا ابن زبیر پر جا نکلے اور وہان زیر درخت نزول اجلال فرمایا اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اُٹھ کھڑے ہوے واسطے چننے اور فراہم کرنے پتھر کے پھر نیچے اُسی درخت کے ایک مسجد بنائی یعنی پتھرون سے ایک حد مسجد کی گھیر دی پھر اُسین رسول خدا صلعم نے نماز پڑھی اور دوشنبہ کی صبح کو حضرت مین تشریف رکھتے تھے اور دوسری صبح کو وادی ملل مین گئے (اور تُربان درمیان حفیرہ اور ملل کے واقع ہی) اور سعد بن ابی وقاص نے کہا جب ہم لوگ تُربان مین تھے اُسوقت آنحضرت صلعم نے مجھسے فرمایا اے سعد اس آہو کو دیکھو سعد نے کہا پھر مین نے تیر کمان سے جوڑا اور حضرت نے اُٹھکر سر مبارک درمیان میرے شانے اور کان کے رکھا اور فرمایا مار تیر اور دعا کی اَللّٰھُمَّ اَسدِدْ رَمیَتَہٗ یعنی یا اللہ اسکے تیر کو نشانے پر لگادے سعد نے کہا پس اُس دعا سے میرے تیر نے گردن آہو سے خطا نہ کی اُسوقت حضرت نے تبسم فرمایا اور مین اُسکی طرف دوڑا اور اُسکو جیتا پایا کہ اُسین رمق جان باقی تھی تب مین اُسکو ذبح کر کے اُٹھا لایا اور سامنے حضرت کے رکھا چنانچہ آپ نے حکم کیا کہ وہ درمیان اصحاب کے تقسیم کیا گیا اور محمد بن عمر واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ محمد بن بجاد کے سعد سے روایت کی کہ لشکر مسلمین مین دو گھوڑے تھے ایک گھوڑا مرثد بن ابی مرثد غنوی کا اور ایک گھوڑا مقداد بن عمرو البہرانی کا جو حلیف بنی زہرہ کے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ گھوڑا زبیر کا تھا اور حالانکہ دو ہی گھوڑے تھے اور ہمارے نزدیک بلا اختلاف دو گھوڑون مین ایک گھوڑا مقداد کا تھا چنانچہ دوسری روایت مین واقدی نے بواسطہ چند رواۃ کے مقداد بن عمرو سے روایت کی ہی کہ مقداد نے کہا روز بدر میرے پاس ایک گھوڑا تھا اُسکا نام سبحہ تھا اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی سعد بن مالک الغنوی نے اپنے آبا سے کہ مرثد بن ابی مرثد الغنوی روز بدر اپنے گھوڑے پر سوار تھے کہ اُسکا نام سیل تھا۔ الغرض رواۃ کثیر بیان کرتے ہین کہ جب وہ قریش شام مین اپنے قافلے کے چلے اور وہ قافلہ ہزار شتر کا تھا اور اُسپر متاع گران بہا بار تھا کیونکہ مکے مین کوئی قرشی ایسا باقی نہ تھا اور نہ کوئی قرشیہ تھا کہ جسکا مال بمقدار مثقال یا زائد از مثقال کے ہو مگر یہ کہ اول ہر ایک نے وہ مال ہمراہ قافلے کے بھیجا تھا یہانتک کہ ایک عورت نے ایک نشؔ یعنی ناقہ محمول مال بھیجا تھا چنانچہ کہتے ہین کہ اُس قافلے مین البتہ پچاس ہزار دینار نقد تھا اور بعضون نے کچھ کم کہا ہی اور کہتے ہین کہ

سوا ے ایک صلع کے نہ تھا اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبید بن ... نے معاذ
بن رفاعہ سے انھون نے اپنے باپ سے انھون نے کہا کہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے طرف بدر کے نکلا اور
تین تین آدمی ایک ایک اونٹ پر چڑھتے اُترتے چلے جاتے تھے چنانچہ مین اور میرا بھائی خلاد بن رافع
اپنے ایک اونٹ پر سوار تھے اور ہمارے ساتھ عبید بن زید بن عامر بھی تھے اور ہم لوگ آگے پیچھے اُترتے چڑھتے چلے
جاتے تھے یہانتک کہ جب ہم روحا مین پہونچے یکبارگی ہمارا اونٹ ہمکو لیکر پڑا اور بیٹھ گیا کہ وہ بہت تھک گیا تھا
اُسوقت میرے بھائی نے کہا اے میرے پروردگار تیرے لیے مجھپر نذر واجب ہی کہ اگر تو ہم کو پھر مدینے کی طرف
پھر لاوے تو مین اُسکو قربانی کرونگا رفاعہ کہتے ہین کہ اُس حالت مین گذر رسولخدا صلعم کا ہمپر ہوا ہم لوگون نے
عرض کی یا رسول اللہ ہمارا اونٹ بیٹھ گیا ہی تب حضرت نے پانی طلب کیا اور ایک ظرف مین وضو کیا اور اُسمین کلیان
کین بعد فرمایا اس اونٹ کا منہ کھولو تو ہمنے اُسکا منہ کھولا چنانچہ حضرت نے وہ پانی اُس کے منھ مین ڈالا بعد
اُسکے سر پر اور اُسکی گردن پر اور اُسکے شانون اور کوہان پر بعد ازان اُسکے استخوان پشت پر دُم تک
چھڑکا بعد ازان فرمایا تم دونون سوار ہو جاؤ اور آنحضرت علیہ السلام روانہ ہوگئے پھر ہم حضرت سے
جا ملے مقام منصرف کے نشیب مین اور وہ اونٹ ہمارا ہمکو لے بھاگا بالآخر جب ہم بدر سے پھر کر مصلے مین پہونچے
تو وہ اونٹ ہمارا پھر بیٹھ گیا تب ہمارے بھائی نے اُسکی قربانی کی اور گوشت اُسکا تقسیم کر دیا اور للہ دیا اور
محمد بن عمر واقدیؒ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یحییٰ بن عبد العزیز بن سعید بن سعد بن عبادہ نے اپنے
باپ سے اُنھون نے کہا کہ سعد بن عبادہ راہ بدر مین بیس اونٹون پر باری باری سوار کرائے گئے تھے اور محمد بن
عمر واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابوبکر بن اسمٰعیل نے اپنے باپ سے اُنھون نے سعد بن ابی وقاص سے
اُنھون نے کہا ہم لوگ جب ہمراہ رسول خدا صلعم کے بدر کو چلے تو ہمارے ساتھ ستر شتر تھے اور آپس مین ایک
ایک اونٹ پر دو دو تین تین چار چار آدمی آگے پیچھے اُترتے چڑھتے چلے جاتے تھے اور اصحاب نبی صلعم مین
سب سے زیادہ مین بڑی مصیبت مین مبتلا تھا کہ پیادہ پا چلتا تھا اور تیز چلا جاتا تھا یہانتک کہ جانے اور آنے مین
ایک قدم بھی سوار نہین ہوا اور رسول خدا صلعم جسوقت جدا ہوئے بیوت السقیا سے تو دعا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ
اِنَّھُمْ حُفَاۃٌ فَاحْمِلْھُمْ وَعُرَاۃٌ فَاکْسُھُمْ وَجِیَاعٌ فَاشْبِعْھُمْ وَعَالَۃٌ فَاَغْنِھِمْ مِنْ فَضْلِکَ یعنی اے
میرے پروردگار یہ لوگ یعنی مسلمین پاپیادہ ہین اُنکو سوار کردے یعنی اُنکو سواری عطا کر اور یہ لوگ برہنہ ہین
اُنکو لباس پہنا اور یہ گرسنہ ہین اُنکو سیر کر اور یہ محتاج ہین اُنکو اپنے فضل سے غنی کر راوی نے
کہا بالآخر اُن مین سے کوئی خالی نہ پھرا مگر یہ کہ جو کوئی سواری چاہتا تھا اُسنے سواری پائی کہ ہر شخص کو
ایک ایک اور دو دو شتر دستیاب ہوے اور جو لوگ برہنہ تھے وہ صاحب لباس ہوے اور جو گرسنہ تھے

واستغاثہ مین ایسا کرنے ... اور بعضے برہنہ ہو جاتے تھے اُن کو عریان نذیر یعنی برہنہ ڈرانے والے کہتے تھے) اور بعضون نے کہا کہ ضمضم کو تبوک سے بھیجا تھا اور اُس قافلے مین قوم قریش سے تیس آدمی تھے اُنمین عمرو بن العاص و مخرمہ بن نوفل تھا

ذکر خواب دیکھنے عاتکہ بنت عبد المطلب کا شکست لشکر قریش کے ... اور لڑنا ابو جہل کا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے

راوی نے کہا کہ قبل پہونچنے ضمضم کے مکے مین عاتکہ بنت عبد المطلب نے ایک ایسا خواب دیکھا کہ اُنکو اُس خواب نے گھبرا دیا اور اُنکے دل کو صدمہ عظیم ہوا تب اپنے بھائی عباس بن عبد المطلب کو بلا بھیجا اور کہنے لگین ای بھائی واللہ مین نے آج کی رات ایسا خواب دیکھا ہی کہ مین اُسکو بہت بُرا جانتی ہون اور مین خوف کرتی ہون کہ تمھاری قوم کو اُس سے مبادا ضرر و مصیبت پہونچے پس جو کچھ مین بیان کرون تم اُسکو مخفی رکھو مین نے ایک شتر سوار دیکھا کہ وہ آیا ہی اور ابطح یعنی بطحا مین ٹھہرا ہی و بصدائے بلند شور کرکے کہتا ہی ای آل غدر ای قوم بیوفا تم اپنی قتل گاہ کی طرف روانہ ہو تین روز کی مدت مین اور اِس بات کو تین بار پکارا تب مین نے لوگون کو دیکھا کہ اُسکے پاس جمع ہوے بعد ازان وہ شتر سوار مسجد کعبہ مین داخل ہوا اور لوگ اُسکے پیچھے تھے ناگاہ اُسنے اپنے شتر کو پس کعبہ ٹھہرایا اور اسی طرح تین بار پکارا بعد ازان وہ اونٹ اُسکو بالاے کوہ ابو قبیس چڑھا لیگیا تو وہان بھی اُسنے تین بار اُسی طرح شور سے پکارا بعد ازان اُسنے کوہ ابو قبیس سے ایک بھاری پتھر اُٹھا کر لڑھکا یا کہ وہ لڑھکتے ہوے جب زیر کوہ پہونچا تو پاش پاش ہوگیا پس باقی نہ رہا کوئی بیت بیوت مکہ سے اور نہ کوئی دار دور مکہ سے یعنی کوئی گھر مکے کے گھرون مین باقی نہ بچا کہ اُس پتھر کا ایک ٹکڑہ وہان نہ پہونچا ہو چنانچہ عمرو بن العاص ذکر کرتے تھے (یعنی بعد اسلام کے) کہ مین نے یہ سب کچھ بچشم خود دیکھا مین نے ایک ٹکڑا اُس صخرۂ بو قبیس کا جو گر کر پارہ پارہ ہوگیا تھا اپنے گھر مین بھی دیکھا اور یہ واقعہ بڑی عبرت کا تھا ولیکن ارادۂ الٰہی یہی مین اُس روز اسلام لانا مجھکو نصیب نہ تھا پس اسلام میرا تا ارادۂ باریتعالی موخر و ملتوی رہا راوی کہتے ہین کہ محلات و مکانات بنی ہاشم و بنی زہرہ کے کسی گھر مین اُس صخرہ سے ایک ریزہ نہین گرا اور کہا راویون نے کہ عباس رضی اللہ عنہ یہ خواب سنکر عاتکہ سے کہنے لگے کہ ان ہذہ لرؤیا یہ ایک خواب رویاے صادقہ سے ہی (مترجم کہتا ہی کہ اس جملہ سے یہ معنی بھی محتمل ہین کہ یہ ایک خواب ہی خواب خیال چنانچہ یہ کہنا اُنکا سہل انگاری سے بنا بر رفع اضطراب عاتکہ کے تھا) پس عباس وہان سے مغموم چلے اثناے راہ مین ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کہ انکا بردوستدار تھا ملاقات ہوئی ... ... فاش ہوگئی چنانچہ

غزوۂ بعضے ... سیوطی ... حزب ... بالتمام ... ابن ... غزوہ ... ۱۲

قافلے مین اکثر مال ابی احیحہ آل سعید بن العاص کا تھا اور وہ مال یا تو ازان خاص ان آل کا ہو اور قوم سے
قرضہ جمع کر کے نصف منافع پر دیا تھا وبہر کیف اکثر قافلہ آل سعید بن العاص کا تھا یا یہ کہ اکثر مال اس قافلے
مین انھین کا تھا اور کہتے ہین کہ اُس قافلے مین بنی مخزوم کے دو سو شتر اور پانچ یا چار ہزار مثقال سونا تھا
اور ہزار مثقال سونا حارث بن عامر بن نوفل کا تھا اور ہزار مثقال امیہ بن خلف کا تھا اور واقدی علیہ الرحمۃ
نے ہشام بن عمارہ بن ابی الحویرث سے نقل حدیث کی ہو کہ اُس قافلے مین دس ہزار مثقال سونا بنی عبد مناف
کا تھا اور تجارت گاہ اُنکی طرف غزہ کے تھے جو زمین شام سے ہو اور اُس قافلے مین بہت سے عیرات یعنی کاروان شتران
عوام قریش کے تھے اور محمد بن عمر واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ عبد اللہ بن جعفر و ابو عون مولی المسور کے
مخرمہ بن نوفل سے روایت کی ہو اُنھون نے کہا جب ہم شام مین پہونچے (یعنی ہمراہ قافلہ قریش کے) تو قبیلہ
جذام سے ہمکو ایک شخص ملا اُسنے ہمسے خبر کی کہ محمد بقصد ہمارے قافلے کے ہماری گذرگاہ پر پیش آئے اور منتظر
ہماری مراجعت کے ہین اور باشندگان میانہ راہ سے حلف لیا ہو اور اُن سے مصالحہ کر لیا ہو مخرمہ نے
کہا کہ تب ہم وہان سے ڈرتے ہوئے نکلے اور خوف کمینگاہ کا رکھتے تھے پس جب ہم شام سے روانہ
ہوئے تو ضمضم بن عمرو کو واسطے خبر کے آگے بھیجا یا یہ کہ واسطے اطلاع قریش کے روانہ کیا اور عمرو
بن عاص بیان کرتا تھا کہ جب ہم زرقا مین تھے (اور زرقا ملک شام مین معان کے کنارے اور عادت
سے دو منزل پر واقع ہی) تو ہم لوگ نیچے نیچے مکے کے راہ چلے جاتے تھے ناگاہ ایک شخص قبیلۂ جذام سے ہمکو
ملا اور اُسنے کہا کہ محمد قصد تمھارا کر کے تمھاری گذرگاہ پر بجمعیت اپنے اصحاب کے پیش آئے ہین ہمنے کہا ہمکو
معلوم نہین ہی اُسنے کہا ہان ایسا ہوا کہ محمد ایک مہینا مقیم رہ کر یثرب کو پھر گئے اگر وہ تمھارے مقابل آتے تو
اُس عرصہ مین تم لوگ سبکسار و سبکبار تھے اور اب وہ ضرور تمسے پیش آوینگے کہ وہ تمھاری مراجعت کے
انتظار مین ہین اور تمھارے دنون کو شمار کر رہے ہین پس تم اپنے قافلے کو بچاؤ اور تم اپنی راے مین فکر کرو واللہ مین
نہین دیکھتا ہون کہ تمھارے ساز و رخت اور گھوڑے اونٹ اور جمعیت مردم سے کچھ باقی بچے پس لازم ہو کہ اپنے امر
کو درست کرو اور لوگون کو جمع کرو یہ سنکے اہل قافلہ نے ضمضم کو جو ہمراہ قافلہ تھا طرف مکے کے روانہ کیا اور یہ وہ
شخص ہی کہ کنارے دریا کے رہا تھا اور قریش اسکو ہمراہ لیتے آئے تھے اور اُسکے پاس دو اونٹ بھی تھے چنانچہ
قافلے والون نے اُجرت اُسکی بیس مثقال طلا مقرر کی اور ابو سفیان نے اُسکو حکم کیا کہ تو جا کر قریش مکہ کو
خبر کر کہ محمد ہمارے قافلے پر آئے ہین اور اُسکو امر کیا کہ جب تو مکے مین داخل ہو تو اپنے اونٹ کا کان کاٹ
ڈالیو اور کاٹھی اُلٹی کسنا اور پیش و پس سے اپنا پیراہن چاک کر ڈالیو و بصداے بلند الغوث الغوث
یعنی فریاد ہی فریاد شور کیجیو دمتہ جم کہتا ہے ایام جاہلیت مین یہ دستور عرب تھا کہ حالت اضطراب

یعنی پہلا دن ہوا بعد ازان جب دوسری صبح ہوئی تو کہا آج دو دن ہوے پھر جب تیسری صبح ہوئی تو کہنے
لگا آج تین دن پورے ہوے اب کوئی دن باقی نہین ہی حضرت عباس کہتے ہین جب تیسری صبح ہوئی تو مین گھر سے
نکلا اور مین سخت غضبناک تھا کیونکہ مجھے خیال تھا کہ اُس سے میرا امر فوت ہوگیا تھا تو مین چاہتا تھا کہ اُسکا تدارک
کرون اور مجکو یاد تھا غیرت دلانا عورتون کا اُنکی باتون سے جو کچھ مجھسے کہتی تھین چنانچہ مین ابوجہل کی طرف
متوجہ ہوا اور وہ مرد لاغر اندام تُرش رو تیز زبان شوخ چشم تھا پس ناگاہ وہ مجھے دیکھکر بشتاب روی طرف
باب بنی سہم کے نکل گیا مین نے کہا اسکو کیا ہوا خدا اُسپر لعنت کرے کیا عاجز ہوکر اس خوف سے ٹل گیا کہ مین اُسکو
شتم و شماتت کرونگا پس اسی حال مین یکایک اُسنے آواز ضمضم بن عمرو کی سُنی کہ وہ کہتا تھا اے گروہ قریش
اے آل لوی بن غالب اپنے لطیمہ یعنی مالہاے محمولہ شتران کو بچاؤ کہ محمدؐ اسی کے تاراج کو آئے ہین فریاد ہی فریاد
کو پہونچو واللہ مین نہین دیکھتا ہون کہ تم اُنکو سلامت پاؤگے چنانچہ ضمضم درمیان وادی کے اسطرح استغاثہ
کر رہا تھا اور اپنے شتر کے دونون کان کاٹ ڈالے تھے اور اپنے پیراہن کو پیش و پس سے چاک کر ڈالا
تھا اور اُلٹی کاٹھی اونٹ پر کسی تھی اور ضمضم نے اُسی حالت استغاثہ مین یہ بھی بیان کیا کہ قبل داخل
ہونے مکے کے مین نے اسی ناقے پر سوتے ہوئے خواب مین دیکھا گویا کہ وادی مکہ مین سیلاب خون ہوا
پستی سے بلندی کو بہتا ہی پس مین گھبرا کر ڈرا ہوا چونک پڑا اور جاگ اُٹھا اور قریش کے حق مین بد معلوم ہوا
اور میرے دل مین یہ تاویل آئی کہ یہ خواب قریش کی جانون پر مصیبت ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جس شخص
نے اُس دن صداے استغاثہ بلند کی تھی وہ ابلیس تھا کہ بصورت سراقہ بن جعشم قبل ضمضم کے آواز دیکر قریش
کو اُنکے قافلے کی طرف آمادۂ روانگی کیا تھا پھر بعد اُسکے ضمضم آیا اُسنے فریاد کی اور عمیر بن وہب کا قول ہی کہ
ضمضم کے امر عجیب سے کوئی امر اعجوبہ تر مین نے کبھی نہین دیکھا اور اُسکی زبان سے شور و فریاد نہین کیا مگر
شیطان نے کہ ہمکو ہمارے امور مین کچھ چارہ نہ ہوا یہان تک کہ ہم لوگ بہرکیف حالت شدت و رخا مین اپنے
اپنے قافلے کی مدد کو نکل پڑے اور حکیم بن حزم کا یہ مقولہ ہی کہ جو شخص ہمارے پاس آیا تھا اور فریاد لایا تھا وہ انسان
نہ تھا بلکہ وہ شیطان تھا کہ ناگزیر ہمارے تئین قافلے کی مدد کے لیے گیا لوگون نے پوچھا اے ابوخالد یہ
امر کیونکر واقع ہوا اُسنے کہا مین خود اُس سے نہایت متعجب ہون کہ سواے کوچ کرنے کے ہم کو اسمین
مین کچھ چارہ نہ ہوا اور راوی کہتے ہین کہ پھر قریش بہتیہ سامان کوچ مین مصروف ہوے اور ایک
دوسرے سے بے پروا تھا یعنی کوئی کسی پر بند نہ تھا ہر ایک بجاے خود تیاری سفر مین مشغول ہوا اور جانے
والون مین دو طرح کے لوگ تھے کہ یا خود بنفس [illegible] تھے یا اپنے بدلے دوسرے کو مقرر کیا اور حال
قریش یہ تھا کہ خواب [illegible] بعضے کہنے والے کہتے تھے

عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ صبح کو مین واسطے طواف خانہ کعبہ کے گیا وہان مردم قریش بیٹھے ہوے ذکر خواب عاتکہ کر رہے تھے اور اُنمین ابوجہل بھی تھا وہ مجھے دیکھکر کہنے لگا کہ عاتکہ نے یہ خواب دیکھا ہی مین نے کہا وہ کیونکر ہی اُسنے کہا ای اولاد عبدالمطلب کیا تم ابھی راضی نہین ہوے کہ تمھارے مرد تو نبی بنے اور اخبار غیب بیان کرتے ہین یہانتک کہ اب تمھاری عورتین بھی نبی بنین اور خبرین غیب کی بیان کرنے لگین عاتکہ گمان کرتی ہی کہ اُسنے خواب مین ایسا کچھ دیکھا ہی پس جو کچھ اُس نے دیکھا ہی ہم تین روز تک تمھارا انتظار کرتے ہین اگر کہنا اُسکا حق ہوگا تو قریب ہی کہ اس عرصے مین واقع ہوگا اور اگر تین روز گذر گئے اور کچھ وقوع مین نہ آیا تو تم پر لکھا جائیگا یعنی ثابت و مشتہر کیا جائیگا کہ عرب مین تم لوگ اہل خاندان کذب و فریب ہو تب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ای مصنفر استہ یعنی ای گوز مارنے والے تو ہی سزاوار کذب و ملامت ہی ابوجہل نے کہا جب درمیان ہمارے تمھارے درباره مجد و شرف کے معارضہ ہوا تو تمنے کہا ہمارے یہان خدمت سقائی ہی ہمنے کہا کہ ہم کچھ پروا و اعتراض نہین کرتے کہ تم حاجیون کو پانی پلاتے ہو پھر تمنے کہا ہم مین خدمت دربانی کی ہی تو ہمنے کہا کیا جاے اعتراض ہی کہ تم دربانی خانہ کعبہ کی کرتے ہو پھر تم نے کہا کہ ہم میزبانی اور دعوت طعام کرتے ہین تو ہمنے کہا ہم اس بات پر بھی کچھ اعتراض نہین کرتے کہ تم طعام داری کرتے ہو اور لوگون کو کھانا کھلاتے ہو بعد ازان تم نے کہا کہ ہم مین جود و سخاوت ہی تو ہمنے کہا تھا کہ ہم کچھ باک نہین کرتے کہ تم جمع و مہیا کرتے ہو اپنے پاس اُس قدر کہ اُس سے عطا کو دیتے ہو پس ہرگاہ ہم بھی لوگون کو کھانا کھلاتے تھے اور تم بھی کھلاتے تھے اور لوگ جمع تھے اور ہم تم مجد و شرف مین مسابقت کرتے تھے پس ہم تم مثل اُن دو گھوڑون کے تھے جو بازی مین برابر دوڑتے ہین اُسوقت تمنے کہا ہم مین نبی ہی اور اب تم کہتے ہو کہ ہم مین ایک عورت بھی نبی ہی (یعنی غیب کی خبر دینے والی مراد عاتکہ سے) قسم ہی لات و عزیٰ کی ایسا کبھی نہین ہو سکتا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ واللہ یہ باعث میری غیرت کا نہ تھا مگر یہ کہ مین نے اس بات سے تجاہل و انکار کیا کہ عاتکہ نے خواب دیکھا ہی آخر جب شام ہوئی تو نہ باقی رہی کوئی ایسی عورت جس کو علاقہ ہوا اولاد ہونے مین عبدالمطلب کے مگر یہ کہ وہ سب آئین اور جمع ہوئین اور کہتی تھین کیا تم لوگ اس فاسق خبیث یعنی ابوجہل کی باتون کو گوارا کرتے ہو کہ یہ تمھارے مردون کی توہین تو کرتا ہی تھا بعد ازان اب تمھاری عورتون تک نوبت پہونچائی اور تو ای عباس سُنتا ہی اور تجھکو اس بات کی غیرت نہین آتی - یہ سن کے عباس نے کہا مین خاموش نہین رہا مگر اس لیے کہ شر نہ ہو مگر قسم ہی خدا کی صبح کو مین پھر اُسکے پاس جاؤنگا [illegible] تمھاری توہین کا کیا تو مین تمھارا بدلہ اس سے لونگا - [illegible] بعد تین دن کے جبکی شب کو عاتکہ نے خواب دیکھا تھا تو ابوجہل [illegible] آج ایک روز ہوا

غزوہ سے باز رہے گا تو اور لوگ تیرے اعتبار پر عدم خروج سے سند پکڑ کرینگے پس تو خروج کر خواہ اپنی عوض کسی اور شخص کو مقرر کرکے ہمراہ کردے یہ سُن کے ابولہب نے جواب دیا قسم لات و عزّیٰ کی نہ مین خود جاؤنگا نہ بدلے اپنے کسی کو بھیجونگا تب پاس ابولہب کے ابوجہل آیا اور کہنے لگا ای ابو عتبہ واللہ ہم لوگ خروج نہین کرتے مگر از روے قہر و غضب کے کہ یہ واسطے حمایت دین تیرے اور تیرے بزرگون کے ہی اور اندیشہ ہوا ابوجہل کو کہ شاید ابولہب مسلمان ہوجاوے پس ابولہب کلام ابوجہل سُن کر خاموش ہورہا مگر نہ خود گیا نہ کسی اور کو اپنی طرف سے بھیجا اور ابولہب کو خروج سے کوئی امر مانع نہ تھا مگر یہ کہ وہ خواب عاتکہ سے خوف زدہ تھا کیونکہ وہ کہتا تھا کہ خواب عاتکہ کا ہاتھ پکڑنے والا ہی یعنی یقینی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اُسنے بجاے خود عاص بن ہشام بن المغیرہ کو بھیجا تھا کیونکہ عاص اُسکا قرضدار تھا لہذا ابولہب نے اُس سے کہدیا کہ تو میری طرف سے جا کہ زر قرضہ میرا تیرے لیے معاوضہ ہی چنانچہ عاص اسکی طرف سے روانہ ہوا راوی کہتے ہین عتبہ و شیبہ نے اپنی زرہ وغیرہ ساز حرب کو باہر نکالا تو اُن دونون کی طرف عداس نے دیکھا کہ وہ دونون درستی اپنی زرہون اور تیاری آلات حرب کی کرتے تھے تو پوچھا کہ تم دونون کا کیا ارادہ ہی اُنھون نے کہا کیا تو نے اُس شخص کو نہین دیکھا یعنی اُسکو نہین جانا جسکی طرف ہمنے تجکو انگور اپنی زمین طائف کا دیکر بھیجا تھا عداس نے کہا ہان مین اُنکو جانتا ہون تب وہ دونون بولے کہ ہم خروج کرتے ہین تا اُس سے مقابلہ کرین یہ سُن کے عدّاس رونے لگا اور کہنے لگا کہ تم دونون نہ جاؤ کہ بخدا وہ البتہ رسول خدا ہی مگر اُن دونون نے نہ مانا اور خروج کیا اور عداس بھی اُن دونون کے ہمراہ گیا اور اُنھین کے ساتھ بدر مین مارا گیا۔

ذکر قرعۂ قریش واسطے خروج بدر کے و بر آنا منع و عمل برخلاف کا

راوی کہتے ہین کہ قریش جمع ہو کر پیش ہبل بت کے گئے اور واسطے خروج کے تفاول بالازلام کرنے لگے (مترجم کہتا ہی کہ استقسام بالازلام عمل تیرون کا ہوتا ہی کہ اُسپر کچھ نقش کرکے اُس سے بطور قرعہ و استخارہ کے تفاول کرتے ہین) چنانچہ امیہ بن خلف نے یہی عمل لطلب حکم یا منع کے کیا تو تیر منع خروج کا برآمد ہوا تب سب نے قیام و اقامت پر اجماع و اتفاق کیا مگر ابوجہل نے باصرار تمام اُن کو آمادۂ خروج کیا اور کہا نہ ہم تفاول کرینگے اور نہ اپنے قافلے سے تخلف کرینگے اور جب زمعہ بن الاسود مکے سے نکل کر روانہ ہوا اور ذی طوے مین پہونچا تو اپنا تیر ترکش سے کھینچ کر اُس سے تفاول کیا تو تیر مانع خروج کا نکلا تب غیظ و غصّے مین آکر دوسری بار اعادہ اُس فال کا کیا پس مثل اول کے نکلا اُس وقت زمعہ نے اُس تیر کو توڑ ڈالا اور کہنے لگا مثل آج کے مین نے ایسا تیر کاذب نہین دیکھا اور وہ اسی حالت مین تھا کہ اُسکے پاس سہیل بن عمر کا گذر ہوا تب کہنے لگا ای ابو حکیمہ مجھے کیا ہوگیا ہی کہ مین تجکو خشمناک پاتا ہون

ہرگز یہ بات نہین ہی تم محمدؐ کو جھوٹا جانتے ہو اور خواب عاتکہ کا غلط سمجھتے ہو غرضکہ قریش تین روز اور بقول بعض کے دو روز تیاری کرتے رہے اور اسپ اپنے ہتھیار نکالے اور مزید بران خرید کئے اور اُنکے مقدور والون نے عاجزون کی اعانت کی اور سہیل بن عمرو درمیان مردمان قریش کھڑا ہو کر کہنے لگا اے گروہ قریش دیکھو یہ محمدؐ اور چند مردم بے دین جو تمھارے ہی جوانون مین سے اُنکے ہمراہ ہین اور اہل یثرب یہ سب اسواسطے تعرض تمھارے کاروان شتران اور بقصد تاراج لطیمہ قریش کے آئے ہین (لطیمہ بمعنی تجارت یعنی مال تجارت و بقول ابن ابی الزناد کے لطیمہ وہ سب مال ہی جو واسطے تجارت کے اونٹون پر لادا جاتا ہی و بقول بعضون کے لطیمہ خاص عطر کو کہتے ہین) پس جس کسی کو سواری درکار ہو تو سواری میرے پاس موجود ہی اور جسکو حاجت خرچ کی ہو وہ مجھسے خرچ لیوے اور اسیطرح زمعہ بن الاسود کھڑا ہوا اور کہنے لگا قسم ہی لات عزی کی اس سے زیادہ تر کوئی امر عظیم تم پر کبھی نازل نہوا ہوگا کہ محمدؐ اور اہل یثرب قصد تاراج تمھارے عیر کا کرین اور اُس مین تم سب کا مال ہی چاہیئے کہ تم سب جمع ہو کر چلو اور تم مین سے ایک بھی تخلف نہ کرے اور جسکے پاس خرچ نہو مجھسے لے واللہ اگر محمدؐ اس عیر کو لوٹ لینگے تو پھر ہرگز اُنکو خوف تمھارا نہ رہیگا مگر یہ کہ یہان تم پر قصد کرینگے اور اسیطرح طعیمہ بن عدی نے کلام کیا کہ اے گروہ قریش واللہ کوئی امر عظیم تر اس سے تم پر نازل نہوا ہوگا کہ کاروان تمھارا اور لطیمہ قریش کا یون تاراج کیا جاوے اُسمین تم سب کا بہت سا مال اور متاع گران بہا ہی واللہ مین کسی مرد یا عورت کو بنی عبد مناف مین سے ایسا نہین جانتا ہون جسکا مال بوزن نش کے نہو یا زیادہ مگر یہ کہ وہ سب اسی قافلے مین ہی پس جسکے پاس زاد نہو تو ہمارے پاس زاد موجود ہی کہ ہم اُسکو سواری اور زاد دیوینگے چنانچہ اُسنے لوگون کو بیس اونٹ سواری مین دیے اور اُنکو خرچ دیا اور اُنکے پیچھے اُنکے اہل و عیال مین مدد و معاونت خرچ مقرر کردی و بعد ازان حنظلہ و عمرو دونون پسران ابی سفیان کھڑے ہوئے اور لوگون کو واسطے خروج کے برانگیختہ کرنے لگے ولیکن کسی سے وعدہ خرچ وسواری کا نہین کرتے تھے تب لوگون نے کہا تم دونون بھی وعدہ خرچ وسواری کا کیون نہین کرتے جیسا کہ سہیل وغیرہ تمھاری قوم نے دعوت قوم طرف خروج کے خرچ و سواری سے کی ہی ان دونون نے کہا بخدا کہ ہمارے پاس کچھ مال نہین ہی اور جو کچھ مال ہی تو ابوسفیان کا ہی اور نوفل بن معاویہ الدیلی پاس قریش اہل دول کے گیا در بارہ مدد خرچ و سواری خروج کرنے والون کے کلام کرنے لگا چنانچہ اس بات مین عبداللہ بن ربیعہ سے کلام کیا اُسنے کہا یہ پانسو دینار حاضر ہی اسکو خرچ کر جسطرح تیری راے مین آوے پھر اسیطرح نوفل نے کلام کیا حویطب بن عبد العزی سے چنانچہ اُس سے بھی دو سو یا تین سو دینار لیے پھر یہ سب خرید سلاح و سواری مین خرچ کیے راوی کہتے ہین کہ قریش مین سے کوئی پیچھے نہین رہا مگر یہ کہ بعضون نے بجاے اپنے کسی اور کو اُجرت پر مقرر کرکے بھیجدیا بعد ازان قریش پاس ابولہب کے گئے اور کہنے لگے کہ ہر آئینہ صنادید قریش مین سے تو ایک سردار ہی اگر تو ہمراہی

نش وزن بست درم نصف رتبہ

نکلے ہین کہ مقاتلہ کرینگے رسول اللہ سے تب عاص سنے کہا کیا محمد رسول اللہ ہین یہ سُنکے عداس شدت سے کانپنے لگا اور اُسکے بدن کے رونگھٹے کھڑے ہوگئے پھر وہ رونے لگا اور کہا ہان واللہ بے شبہہ وہ رسول اللہ ہین کہ مبعوث ہوئے ہین طرف کافۂ خلایق کے حکیم کہتا ہی کہ پھر اُسی وقت عاص بن منبہ اسلام لایا و لیکن ایمان آگے چلا لیکن شک مین تھا یہانتک کہ اُسی شک و شبہہ پر مشرکین کے ساتھ مارا گیا اور کہتے ہین کہ عداس پھر آیا اور بدر کو پھر نہین گیا اور بعضے کہتے ہین کہ حاضر بدر رہوا اور اُسی جگہ قتل ہوا راوی کہتا ہی ہمارے نزدیک قول اول ثابت تر ہی راوی سنے کہا اور سعد بن معاذ قبل واقعہ بدر کے مکے کو گئے اور امیہ بن خلف کے پاس اُترے ناگاہ اُسکے پاس ابو جہل آیا اور سعد کو دیکھکر امیہ سے کہنے لگا تو نے اُسکو اپنے یہان اُتارا کہ یہ اُن لوگون مین سے ہی جنھون نے محمد کو اپنے یہان جگہ دی اور ہمسے آمادہ حرب ہین یہ سُنکے سعد بن معاذ نے کہا جو چاہو سو کہو لیا تمھارے قافلے کی آمد و رفت ہماری طرف سے نہین ہی (یعنی ہم بھی اُسوقت سمجھ لیوینگے) امیہ نے کہا ایسی بات ابوحکم یعنی ابو جہل کو نہ کہو کہ وہ سردار اہل دیار کا ہی تب سعد نے کہا ای اُمیہ تو تو یہ کہتا ہی اور مین نے سُنا رسول اللہ محمد سے کہ وہ فرماتے تھے کہ مین اُمیہ بن خلف کو ضرور قتل کرونگا امیہ نے کہا کیا تو نے یہ بات محمد سے خود سنی ہی انھون نے کہا ہان مین نے خود سُنا ہی اُسوقت سے اُمیہ کے دل مین ہراس غالب ہوا پھر جب لوگ باہر جانے والے اُمیہ کے لیجانے کو آئے تو اُسنے اُنکے ہمراہ چلنے سے طرف بدر کے انکار کیا تا آنکہ اُمیہ کے پاس عقبہ بن ابی معیط اور ابو جہل دونون ملکر آئے اور عقبہ کے ہاتھ مین عود سوز اُسمین بخور تھا یعنی بخوردان تھا اُسمین خوشبو کی چیزین سُلگاتے تھے اور ابو جہل کے پاس سرمہ دانی اور سلائی تھی چنانچہ عقبہ نے وہ بخوردان اُمیہ کے پاس رکھدیا اور کہا اسکی خوشبو سونگھ کہ تو عورت ہی اور ابو جہل نے سرمہ دانی اور سلائی پیش کرکے کہا سرمہ لگا کیونکہ تو زن ہی اس سے زینت کر اُسوقت اُمیہ کو غیرت آئی کہنے لگا کہ میرے لیے ایک شتر تیز رو خرید کردو تب لوگون نے شتران بنی قشیر سے اُسکے لیے ایک اونٹ بقیمت تین سو درہم کے خرید کر دیا چنانچہ اُس اونٹ کو مسلمانون نے روز بدر غنیمت مین پایا تھا اور خبیب بن یساف کے حصے مین آیا تھا راویون سنے کہا اور اُن جانیوالون کے قافلے مین کوئی شخص بڑا مکروہ جاننے والا جانے کو زیادہ حارث بن عامر سے نہ تھا اور وہ کہتا تھا کاشکے قریش عدم خروج پر عزم بالجزم کرتے اگرچہ مال میرا اور سارا مال بنی عبدمناف کا بھی اس عیر مین تلف و ضائع ہو جاوے تو ہو جاوے لوگ کہتے تھے کہ تو اعیان قریش مین سردار قوم ہی کیا تو قریش کو جانے سے روکتا ہی اُس نے کہا مین قریش کو خروج پر عازم جازم دیکھتا ہون اور مین کسی کو نہین دیکھتا ہون کہ اُسکو کوئی چارۂ تخلف بغیر کسی عذر مانع کے اور قریش کے خلاف کرنے مین بھی بد جانتا ہون بلکہ جو باتین مین نے اسوقت کہین مین نہین چاہتا ہون کہ وہ اُسکو معلوم کرین و باینہمہ بد فالی و بدشگونی ابن حنظلیہ کی قوم مین مشہور ہی و حالانکہ

تب زمعہ بن سہیل ... ابن لیاتب سہیل نے کہا اے شخص تو اپنے ارادے پر روانہ ہو کہ ان تیرون سے کوئی چیز زیادہ جھوٹی نہین ہی اور عمیر بن وہب نے بھی مجھسے جو کیفیت ان تیرون کی بیان کی وہ مثل اُسی کے ہی جیسا کہ تو کہتا ہی کہ اُسنے بھی ایسا کچھ دیکھا تھا بعدازان قریش اپنے اُسی ارادے پر روانہ ہوئے اور ایک روایت مین **واقدی** نے سعید سے روایت کی ہی کہ ابو سفیان بن حرب نے ضمضم سے کہدیا تھا کہ جب تو قریش کے پاس پہونچے تو اُنسے کہدینا کہ استقسام بالازلام یعنی عمل فال تیرون کا نہ کرین اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اُنھون نے ابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے اُنھون نے بیان کیا کہ مین نے حکیم بن حزام سے سنا وہ کہتا تھا کہ مین نے کبھی ایسا کسی سفر کا قصد نہین کیا کہ وہ مجھسے اس سفر بدر سے زیادہ ناگوار ہوا ہو اور کسی سمت کے جانے مین کبھی مجھسے ایسا اضطراب پیدا نہین ہوا جیسا بدر کے جانے مین قبل از خروج میرے تئین انکسا ظاہر ہوا بعد ازان وہ کہتا ہی کہ پھر ضمضم آیا اور پیش مردم صیحہ و فریاد کرنے لگا تب مین نے تفاؤل تیرون کا کیا تو ہر بار وہی نکلتا تھا جو مجکو ناگوار تھا بعدازان مین اپنے ارادے پر نکلا یہانتک کہ جب ہم لوگ مرّ الظہران تک پہونچے تو وہان ابن الحنظلیہ نے چند اونٹون کو نحر کیا ناگاہ اُنھین سے ایک اونٹ نحر کیا ہوا جسکا ابھی جان تھی یعنی ہنوز وہ ذبح نہین ہوا تھا پس وہ تمام لشکر مین بھاگتا پھرا یہانتک کہ لشکر کے خیمون مین سے ایسا کوئی خیمہ باقی نہ بچا جسمین اُسکا خون نہ پہونچا ہو چنانچہ یہ میری فال بدشگونی ظاہر ہوئی بعدازان مین نے قصد باز رہنے اور پھر آنے کا کیا بعدازان مین ابن الحنظلیہ کی شامت و بدیمنی کو یاد کرتا تھا اور یاد دلاتا تھا مگر وہ مجھے نہین چھوڑتا تھا آخر مین اپنے سامنے چلا پس حکیم کہتا تھا کہ جسوقت ہم ثنیۃ البیضا مین پہونچے (اور ثنیۃ البیضا یعنی بیضا کا ٹیلہ کہ مدینے سے آتے ہوئے فتح کو جاتے ملتا ہی) ناگاہ مین نے دیکھا کہ عداس اُس ثنیہ پر بیٹھا ہوا تھا اور لوگ چلے جاتے تھے جب دونون بیٹے ربیعہ کے یعنی عتبہ و شیبہ پاس عداس کے پہونچے (اور وہ دونون اُسکے آقازادے تھے) چنانچہ عداس نے دوڑکر اُن دونون کے پانون رکاب مین پکڑ لیے یعنی اُنکی رکابین پکڑلین اور کہنے لگا میرے باپ مان تم دونون پر فدا ہون واللہ وہ بے شبہہ رسول اللہ ہی تم دونون نہین جاتے ہو مگر ہانکے جاتے ہو طرف اپنی قتل گاہون کے اور وہ یہ کہتا تھا اور اُسکی دونون آنکھون سے اشک رخسارون پر جاری تھا حکیم کہتا ہی کہ مین نے وہان بھی ارادہ کیا کہ پھر آؤن مگر چار ناچار آگے چلا اور جسوقت عتبہ و شیبہ چلے گئے اور عداس اُس ٹیلے پر بیٹھا تھا تو اُسکے پاس گذر عاص بن منبہ بن الحجاج کا ہوا اُسنے وہان توقف کر کے عداس سے پوچھا تو کیون روتا ہی اُسنے کہا مین روتا ہون اسلیے کہ میرے دونون آقا اور سردار اور اہل وادی یعنی سردار اہل دیار کے اپنی قتل گاہون کی طرف

۵۷ ابن الحنظلیہ

اور بسبس بن عمرو اور عدی بن ابی الزغبا یہ دونون پاس محمدؐ کے بدر مین واسطے تفحص خبر کے گئے جب چشمہ بدر پر نازل ہوئے تو اپنے اونٹون کو قریب پانی کے بٹھایا پھر اُن دونون نے اپنی مشکون مین پانی بھرا اور پیا اور اونٹون کو پلایا اُس وقت اُن دونون نے دو چھوکریون کی باتین سنین اور وہ دونون چھوکریان جواری قبیلہ جہنیہ سے تھین اور اُنمین سے ایک کا نام برزہ تھا اور وہ اپنی دوسری ساتھی سے بابت چند درمون کے جو اُسپر قرض تھے تقاضا کرتی تھی اور وہ دوسری اُس سے وعدہ کرتی تھی کہ کل یا پرسون قافلہ کاروان جو روحا مین اُترا ہی یہان پہونچے گا یعنی بروقت آنے اُس قافلے کے مین قرضہ ادا کرونگی اور مجدی بن عمر اس لڑکی کی بابت سنکر بولا تو سچ کہتی ہی پھر جب بسبس اور عدی نے یہ باتین سنین تو وہان سے روانہ ہوئے اور پھر کر حاضر خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہوئے اور مقام عرق الظبیہ مین دونون نے حضرت سے ملاقات کرکے کیفیت بہ گذارش کی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھے خبر دی رواۃ کثیرہ نے عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی سے اُنھون نے باپ دادا سے اور یہ عبد اللہ ایک منجملہ باکیین کے تھے یعنی رقت قلب سے بہت بکا کرتے تھے اُنھون نے کہا کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ موسیٰ نبی علیہ السلام ہمراہ ستر ہزار بنی اسرائیل کے وادی روحا کے نالون مین جاتے تھے اور مسجد مین جو درمیان عرق الظبیہ کے واقع ہی نماز پڑھتے تھے (اور عرق الظبیہ روحا سے جانب مدینہ دو منزل پر واقع ہی اور مدینہ روحا کو جاتے ہوئے بائین طرف پڑتا ہی) غرضکہ ابوسفیان اُس شب کی صبح کو بدر مین پہونچا اور وہان قافلہ کاروان بھی آیا ہوا تھا تو وہ کمینگاہ سے خوف زدہ ہوکر مجدی سے دریافت کرنے گیا کہ تو بعلم اپنے کسی کو جانتا ہی جو وہ جاسوسی کو آیا ہو اور بخدا کے مین کوئی مرد و عورت وہ نہین جس کے پاس سے ایک نش مال یا زیادہ اُس سے ہمارے ساتھ نہ آیا ہو (نش نصف اوقیہ بیس درہم کا وزن ہوتا ہی) اور اگر تو حال ہمارے دشمنون کا ہمسے چھپاویگا تو قریش مین سے کبھی کوئی آدمی تجھ سے صلح نہ کریگا جب تک کہ دریا مین تری بقدر تر ہونے صوف کے باقی رہے گی یعنی ایسا کبھی نہ ہوگا تب مجدی نے کہا بخدا مین نے کسی کو ایسا یہان نہین دیکھا جسکو مین نہ پہچانتا ہون بلکہ یہان سے درمیان تری اور یثرب کے کوئی دشمن نہین ہی اور اگر یہانسے یثرب تک کوئی دشمن ہوتا تو مجھ سے کوئی مخفی نہ رہتا اور ایسا نہین ہی کہ مین تجھسے اُس کو پوشیدہ رکھتا مگر ہان مین نے دو سوارون کو البتہ دیکھا تھا کہ وہ اس جگہ وارد تھے اور اشارہ بجاے اونٹ بٹھانے بسبس و عدی کے کیا کہ اُن دونون نے اس جگہ اونٹ بٹھا کے تھے اور مشک پانی سے بھر کر پیا تھا بعد ازان یہان سے پھر گئے پس ابوسفیان مناخ پر یعنی جس جگہ اُن دونون نے اونٹ بٹھائے تھے آیا اور اُن دونون کے اونٹون کی مینگنیان اُٹھا کر توڑنے لگا ناگاہ اُسمین سے خستہ خرما نکلا تو ابوسفیان بولا واللہ اہل یثرب کے اونٹون کا یہی چارہ ہی یہ لوگ محمدؐ و اصحاب محمدؐ کے جاسوس تھے بخیال معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ بہت قریب ہین پھر وہان سے

بسبس
عدی
تھے
سر
آئے

کہ [illegible] مین ہی چنانچہ بنو بکر نے مارے جانے سے عامر اپنے سردار کے بہت جزع وفزع کی اور باہم آمادہ ہوئے اس بات پر کہ اعیان قریش سے دو یا تین سردارون کو بدلے عامر کے قتل کرین چنانچہ آدمی اُنکے اسی امر پر آمادہ ہو کر آئے تھے اور اسی فکر مین رہتے تھے کہ ناگاہ اُسی اثنار مین قریش کو خروج طرف بدر پیش آیا پس خوف اُن لوگون کا نسبت زنان وفرزندان کے جن کو مکے مین چھوڑے جاتے تھے قریش پر غالب ہوا پھر جب کہ سراقہ نے بزبان ابلیس کہا جو کہا مترجم کہتا ہی بلکہ جو کچھ ابلیس نے کہا بزبان سراقہ کے کہا، تب لوگ مطمئن ہوئے اور قریش نے بہ شتابی تمام کوچ کیا اور کنیزین گانے والیان دف بجانے والیان ہمراہ لین کہ منجملہ ان گانے والیون کے سارہ تھی کنیز عمرو بن ہشام بن عبد المطلب کی اور عزہ کنیز اسود بن المطلب کی اور کنیز اُمیہ بن خلف کی تھی کہ یہ سب جس نہر وچشمہ سار پر مقام ہوتا تھا گاتی بجاتی تھین اور قریش وہان کھانے کے اونٹون کو نحر و ذبح کرتے تھے اور اُن کے ہمراہ حبشی غلام تھے کہ وہ پیشاپیش لشکر نیزہ بازی پٹہ بازی کرتے چلتے تھے اور قریش نوسو پچاس مرد مقاتل ومبارز سے نکلے تھے اور سو گھوڑے اُنکے ہمراہ تھے کہ اتراتے اور نمود اری کرتے جاتے تھے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے مذمت بطر وریار کی قرآن مین فرمائی ہی ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارھم بطراً و رئاء الناس یعنی مثل اُن لوگون کے تم نہو اپنے گھرون سے اتراتے اور نمود اری کرتے تھے - اور ابو جہل کہتا تھا کیا محمد اور اُنکے اصحاب کو یہ گمان ہی کہ جسطرح وہ اہل نخلہ پر غالب آئے تھے ہم پر بھی ظفریاب ہونگے عنقریب اُنکو معلوم ہو جائیگا کہ ہم اپنے قافلے کی حمایت کرکے بچاتے ہین یا نہین اور قریش مین جو اہل دول تھے اُنکے پاس گھوڑے تھے چنانچہ اُنمین سے بنی مخزوم کے ساتھ تیس گھوڑے تھے اور اس لشکر مین سات سو اونٹ سواری کے تھے وہ سب زرہ پوش تھے اور سب وہ نشو تھے اور سوائے اُنکے پیادون مین بھی اکثر زرہ پوش تھے راوی کہتے ہین کہ ابوسفیان قافلہ لیکر روانہ ہوا جب قافلہ مدینے سے قریب ہوا تو خوف شدید اُسپر غالب ہوا تب لوگون نے ضمضم کو مع چند نفر روانہ کیا یعنی اسلیے کہ اہل مکہ کو خبر کرے پھر جب وہ رات آئی جسکی صبح کو بدر پر پہونچینگے تو عیر یعنی اونٹون نے طرف چشمہ بدر کے رخ کیا اور آخر شب تھی کہ عقب بدر سے اہل عیر آگئے تھے اور ارادہ رکھتے تھے کہ اگر کوئی معترض نہوا تو صبح کو بدر پر پہونچینگے پس عیر یعنی اونٹون نے اہل عیر کو قرار وآرام لینے نہ دیا کیونکہ چھوٹے ہوئے چشمہ بدر پر دوڑے چلے جاتے تھے آخر اُن اونٹون کو عقال کیا یعنی چھانڈ دیا اور بعضون کو دوہری عقال سے باندھ دیا کہ وہ جنین کی راہ پر چلے جاتے تھے تاکہ چشمۂ بدر پر وارد ہون وحالانکہ اُن اونٹون کو پانی کی خواہش نہ تھی کیونکہ کل روز گذشتہ پانی پلائے گئے تھے اور اہل کاروان کہتے تھے کہ جب سے ہم نکلے ہین ایسی نوبت عجیب کبھی نہین پہونچی یعنی ایسا ماجرا اونٹون کا کبھی نہ [illegible] ایسی تاریکی طاری ہوئی کہ ہمکو کچھ نہین دکھائی دیتا تھا

اور کوئی کہنے والا کہتا تھا واللہ مین یقین کرتا ہون کہ تم لوگ اپنے مقتل کی طرف خود نکلے ہو بعد ازان مین نے
اُس سوار کو دیکھا کہ اُسنے اپنے اُس شتر کے جو اُسکے ہمراہ تھا سینے مین سنان ماری اور اُسکو لشکر مین چھوڑ دیا
پس خیام لشکر سے کوئی خیمہ ایسا نہ بچا جس مین کچھ خون اُسکا نہ پہونچا ہو چنانچہ ذکر اس خواب کا ابوجہل سے
کیا گیا اور لشکر مین بھی اس خواب کی شہرت ہوئی تب ابوجہل نے کہا یہ دوسرا نبی ہے اولاد مطلب سے قریب
ہے کہ کل حال کھل جائیگا کہ کون مقتول و مغلوب ہے ہم ہین یا محمدؐ اور اصحاب اُنکے اور قریش نے جہیم سے کہا کہ تیرے
خواب مین شیطان تجھسے کھیلتا ہے قریب ہے کہ جو تونے دیکھا ہے خلاف اُسکے کل تو دیکھے گا کہ اکابر اصحاب
محمدؐ قتل کیے جاوینگے اور اسیر ہونگے بعد ازان عتبہ شیبہ اپنے بھائی کو علیحدہ لیجا کر کہنے لگا آیا پھر چلنے مین تیری
کیا راے ہے کیونکہ یہ خواب جہیم کا بھی مثل رویاے عاتکہ اور موافق قول عداس کے ہے واللہ ہمسے عداس نے
جھوٹھ نہین کہا ہے اور قسم ہے اپنی زندگانی کی اگر محمدؐ کاذب ہونگے تو ہر آئینہ عرب بہت ہین بجاے ہمارے
اُنکو کافی ہونگے اور اگر وہ اپنے دعوے مین صادق ہین تو ہم یہان سے جُدا ہو جانے پر البتہ اُنکے نزدیک
بہترین عرب ہونگے اسلیے کہ ہم اُنکے گیانہ ہین تب شیبہ نے کہا جو کچھ تو کہتا ہے یون ہی ہے ولیکن ایسا ہو سکتا ہے
کہ ہم اہل لشکر کے سامنے سے پھر کے چلے جاوین ناگاہ جسوقت وہ دونون باہم باتین کر رہے تھے کہ ابوجہل آیا
اور پوچھنے لگا تم دونون کیا ارادہ کرتے ہو اُنھون نے کہا پھر جانے کا مشورہ کرتے ہین کیا تو خیال نہین کرتا
کہ خواب عاتکہ اور رویاے جہیم بن الصلت دونون موافق قول عداس ہین تب ابوجہل نے کہا واللہ تم اپنی
قوم کو رسوا اور اُنسے قطع کرتے ہو اُنھون نے جواب دیا واللہ تو خود بھی ہلاک ہوا اور اپنی قوم کو بھی
ہلاک کیا آخر دونون اسی بات پر ساتھ رہے پھر جب ابوسفیان اپنے کاروان کو وہانسے بچا کر نکال لے گیا اور
اُن کے محفوظ رہنے سے مطمئن ہوا تو قیس بن امرئ القیس جو اہل کاروان کے ہمراہ مکے سے
آیا تھا اور ساتھ تھا اُس کو ابوسفیان نے طرف قریش کے جو کہ ممک لیے چلے جاتے تھے روانہ کیا تا
ان لوگون کو پھر لیجاوے اور اُنسے کہدیوے کہ کاروان تمھارا بالسلامت محفوظ رہا اب تم اپنے تئین اہل یثرب کے قابو
مین یعنی اپنی جانون کو اُنکے ہاتھون مین ندو کیونکہ سواے اُسکے تمھاری حاجت نہ تھی بلکہ تم واسطے حمایت و حرمت
اپنے عیر اور مال کے نکلے تھے سو حق تعالیٰ نے اُس کو نجات دی پس [illegible] لوگ پھر جانے کا انکار کرین تو چاہیے
کہ ایک خصلت یعنی اس ایک بات سے انکار نہ کرین کہ گانیون کو اپنے ساتھ سے پھیر دیوین اسلیے کہ جنگ مین
گرانی و آسانی اور کسر و انکسار دونون واقع ہوتے ہین پس قیس نے جا کر قریش کو پیغام پہونچایا اور اُنکو فہمایش کی
مگر اُنھون نے پھر جانے سے انکار کیا اور کہنے لگے کہ البتہ گانیون کو ہم پھیر دیتے ہین آخر اُن کنیزون کو جحفہ سے پھرا دیا
اور قیس قاصد پھر کر مقام ہدہ مین ابوسفیان کو مل گیا (اور ہدہ سات میل پر ہے عقبۂ عسفان سے اور انائز

نا [illegible]

اسنے قافلہ کو دوان کر پھیر کر راستہ کنارہ دریا کا لیا اور بدر کو بائین ہاتھ چھوڑ دیا اور جلدی جلدی چلے جاتے تھے اور قریش جو مکے سے چلے تھے وہ ہر چشمہ سار پر اترتے تھے اور وہان کھانا کھلاتے تھے اور اونٹون کو نحر و ذبح کرتے تھے چنانچہ وہ لوگ اسی طریق سے سرگرم سیر تھے یعنی چلے جاتے تھے ناگاہ عتبہ و شیبہ یہ دونون پیچھے رہ گئے اور وہ دونون باہم باتین کرتے تھے پس ایک نے دوسرے سے کہا کیا تجھکو رویاے عاتکہ یاد نہین ہی ہر آئینہ مین تو اُس سے ڈرتا ہون اور دوسرا کہتا تھا ہان مجھکو بھی یاد ہی اسی حال مین ابو جہل اُن کے پاس جا پہنچا اور پوچھا تم دونون کیا باتین کرتے ہو اُنھون نے کہا ہم خواب عاتکہ ذکر کرتے ہین ابو جہل نے کہا کیا تعجب کی باتین ہین بنی عبد المطلب سے کہ وہ اکتفا نہین کرتے ہین اس بات پر کہ اُن کے مرد ہم پر نبی بنائے جاوین یہانتک کہ اُنکی عورتین بھی ہم پر نبی بنائی جاتی ہین یعنی اب اُنکی عورتین بھی نبوت کرنے لگین اور خبرین غیب کی بیان کرتی ہین آگاہ ہو واللہ جسوقت ہم مکے مین پھر آوینگے تو البتہ بنی ع[illegible]ب کے ساتھ کرینگے جو کچھ کرینگے تب عتبہ نے کہا کہ ہر آئینہ ہمارے اُنکے صلہ رحم اور قرابت قریبہ ہی پھر اُن دونون یعنی عتبہ و شیبہ مین سے ایک نے دوسرے سے کہا آیا تیرا ارادہ ہی کہ ہم پھر چلین تب ابو جہل بولا کیا تم دونون بعد خروج کے پھر لوٹ جاؤگے اور کیا تم اپنی قوم کو رسوا اور اُنسے قطع کروگے وحالانکہ تم بدلہ لینا اپنا اپنی آنکھون سے دیکھتے ہو کہ عنقریب ہی اور کیا تم دونون گمان اس بات کا کرتے ہو کہ محمدؐ اور اُن کے اصحاب تم سے مقابلہ کرینگے اور غالب آوینگے ہرگز واللہ ایسا نہ ہوگا آگاہ ہو بخدا کہ میرے ساتھ میری قوم سے ایک سو اسی آدمی ہین جو خاص میرے گھر والے ہین جس جا مین مقام کرتا ہون وہ بھی وہین مقام کرتے ہین اور جب مین کوچ کرتا ہون تب وہ بھی کوچ کرتے ہین اگر تم دونون پھر جانا چاہتے ہو تو چلے جاؤ تب اُن دونون نے کہا واللہ تو نے اپنی قوم کو مفت ہلاک کیا بعد ازان عتبہ نے شیبہ اپنے بھائی سے کہا یہ شخص یعنی ابو جہل شامت زدہ ہی اور قرابت محمدؐ سے اسکو وہ علاقہ نہین ہی جو ہم کو اُنسے تعلق ہی و با وجود اسکے ہمارا بیٹا بھی اُن کے ہمراہ ہی پس تو ہمارے ساتھ لوٹ چل اور اسکی باتون کو چھوڑ یہ سن کے شیبہ نے کہا اے ابو الولید گھر سے بعد چل نکلنے کے اگر اب ہم پھر جاوینگے تو واللہ ہم پر گالیان پڑینگی آخر وہ دونون ہمراہ قافلہ چلے گئے بعد ازان وہ سب شام کو بمقام جحفہ پہونچے تا آنکہ جہیم بن الصلب بن مخرمہ بن المطلب بن عبد مناف وہان سویا اور بعد بیداری کے کہنے لگا کہ مین نے ایک خواب دیکھا ہی اور مین اُس حالت مین کچھ سوتا کچھ جاگتا تھا کہ مین نے ایک شخص کو دیکھا وہ اپنے گھوڑے پر سوار آیا ہی اور اُسکے ساتھ ایک شتر بھی ہی اور وہ میرے قریب کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ عتبہ و شیبہ دونون پسران ربیعہ مارے گئے اور زمعۃ الاسود و اُمیّہ بن خلف و ابو البختری و ابو الحکم و نوفل بن خویلد مع دیگر مردم اشراف قریش سے کہ اُنکے بھی نام لیے یہ سب قتل ہوئے اور سہیل بن عمرو اسیر ہوا اور حارث بن ہشام اپنے بھائی سے چھوڑ بھاگا

اور یہ شخص تو اپنی قوم کو ہلاک کرنے والا ہی اور بہت جلد اُنکو فساد دین ڈالنے والا ہی آخر بنی زہرہ نے اُسی کی
اطاعت کی اور اُسکا کہنا مانا کیونکہ وہ اُنمین مطاع و معزز تھا اور وہ سب اُسکو مؤتمن و معتمد جانتے تھے تب اُن
لوگون نے کہا پھر ہم کیا حیلہ کرین کیونکر یہان سے چلے جاوین اخنس نے کہا کہ ہم تم سب ہمراہ قوم کے
چلتے ہین جب شام ہو گی تو مین اپنے اونٹ سے گر پڑونگا تو اُسوقت تم یہ کہنا کہ اخنس کو سانپ نے کاٹا ہی پھر
جب قوم چلنے کو کہین تو تم کہیو کہ ہم اپنے صاحب سے کیونکر مفارقت کرین تا آنکہ ہمکو معلوم ہو کہ وہ زندہ ہی یا اگر
مرجاوے تو اُسکو دفن کرین پس جب وہ لوگ چلے جاوینگے تو ہم تم پھر چلینگے الغرض بنو زہرہ نے یون ہی کیا پھر
جب اُن لوگون کو پھرتے ہوئے بمقام ابوا صبح ہوئی اُسوقت لوگون کو ظاہر ہوا کہ بنو زہرہ لوٹ گئے پس بنی زہرہ
مین سے ایک بھی ہمراہ قوم حاضر نہ تھا راوی لکھتا ہی کہ یہ سب بنی زہرہ تنسو آدمی تھے یا سو سے کم ہون
ہمارے نزدیک یہی ثابت تر ہی کہ کم از سو تھے اور بعض کہنے والے نے کہا تین سو تھے اور واقدی
علیہ الرحمۃ نے بالواسطہ روایت کی ہی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انھون نے کہا کہ ہمراہ گروہ قریش کے
بنو عدی بھی نکلے تھے یہانتک کہ وہ لوگ ثنیۃ لفت یعنی لفت کی چڑھائی پر پہونچے پھر جب آخر شب وقت سحر ہوا
تو بنو عدی دریا کے کنارے کنارے مکے کی طرف پھر چلے ناگاہ ابوسفیان انکو ملا کیا اُسنے کہا ای بنو عدی
تم لوگ کیونکر پھرے جاتے ہو نہ ہمراہ کاروان کے رہے نہ لشکر کے ساتھ [illegible] انھون نے کہا تو ہی نے
قریش سے کہلا بھیجا کہ مکے کو پھر جاؤ پس جسکو پھر [illegible] وہ پھر گیا اور جس کو ہمراہ لشکر جانا منظور تھا وہ ساتھ
چلا گیا چنانچہ بنو عدی مین سے کوئی ہمراہ لشکر بدر مین حاضر نہین ہوا + اور بعضون نے کہا ہی کہ ابوسفیان نے
بنی عدی سے بمقام مر الظہران کے ملاقات کی تھی اور وہین یہ باتین کہی تھین اور واقدی نے کہا کہ بنو زہرہ
جحفہ سے پھر گئے تھے مگر بنو عدی راستے سے لوٹ گئے تھے اور بعض نے کہا مر الظہران سے اور یہان رسول خدا صلعم تاریخ
چودھوین رمضان وقت صبح بمقام عرق الظبیہ روانہ ہوئے تھے اور وہان ایک اعرابی جانب تہامہ یعنی پستی ترائی
کی طرف سے آیا اُس سے اصحاب رسول خدا صلعم نے پوچھا تجھے کچھ حال ابوسفیان بن حرب کا معلوم ہی اُسنے کہا
مجھے ابوسفیان کا حال کچھ معلوم نہین ہی تب اصحاب نے کہا آؤ خدمت رسول اللہ مین حاضر ہوکر سلام کر اُسنے کہا
کیا تمھارے درمیان مین اللہ کا کوئی رسول ہی انھون نے کہا ہان اُسنے کہا تم مین کون شخص رسول اللہ ہی
لوگون نے اشارہ کیا کہ یہ رسول اللہ ہین اُسنے کہا اگر تو صادق ہی تو اس میرے ناقہ کے پیٹ مین کیا ہی
سو تت سلمہ بن سلامہ بن وقش بول اُٹھے کہ تو نے اس اونٹنی سے مجامعت کی ہی تو وہ تجھ سے حاملہ ہی چنانچہ
حضرت صلعم کو یہ کلمہ سلمہ کا ناگوار گذرا [illegible] اور شب چار شنبہ
سترھوین رمضان کو روحا مین تشریف لائے اور بیر روحا کے قریب نماز پڑھی [illegible] واقدی علیہ الرحمۃ نے

میل ہی کے سے) پھر اُس نے ابوسفیان کو عدم مراجعت اور کوچ قریش سے خبر دی اُسنے کہا واقوماہ یعنی
افسوس ہی حال قوم پر یہ کام عمرو بن ہشام (یعنی ابوجہل) کا ہی کہ پھر جانا اُسی کو ناگوار ہوگا پس ہر آئینہ اُسنے لوگوں کی سرکشی
اور خودسرکشی کی کہ یہ سراسر منقصت وشامت ہی کیونکہ اگر اصحاب محمدؐ اس گروہ کو پاجاوینگے تو کَے تک ہمارا پیچھا
کرینگے اور راوی کہتے ہین کہ وہ گائین جو لشکر ابوجہل کے ہمراہ آئین تھین ایک سارہ تھی کنیز عمرو بن ہشام
اور کنیز امیہ بن خلف تھی اور عزہ کنیز اسود بن المطلب کی تھی اور ابوجہل کہتا تھا کہ واللہ ہم ہرگز نہ پھر جاینگے
جب تک داخل بدر نہ ہونگے اور ان دنون بدر مین موسمہاے جاہلیت سے موسم یعنی مجمع تھا کہ عرب وہان
جمع ہوتے تھے اور وہان بازار لگتا تھا لہٰذا ابوجہل نے چاہا کہ پہونچنا ہمارا وہان تک عرب (میلہ) سُنین یعنی ہمارے
ارادے اور اولوالعزمی کو جانین اور ہم بدر مین تین روز مقام کرین اور وہان اونٹون کو ذبح کرین اور
لوگون کو کھانے کھلاوین اور شرابین پئین اور گانیون کا گانا سُنین تاکہ عرب یہ حشمت وشوکت ہماری
دیکھکر ہمیشہ ہماری بہادری ومردانگی سے ہیبت کرین گے اور ایسا ہوا کہ جب قریش مکے سے روانہ ہوئے
تھے تو فرات بن الحیان العجلی کو طرف ابی سفیان حرب کے روانہ کیا تا اُسکو اُنکے کوچ و روانگی اور جمعیت
لشکر کی خبر کرے چنانچہ فرات خلاف راستہ ہوگیا ابوسفیان سے اسلیے کہ ابوسفیان دریا کی ترائی ترائی
گیا اور فرات شارع عام پر چلا پھر لشکر مشرکین سے جحفہ مین آکر مل گیا اور وہان کلام ابوجہل کا سُنا وہ کہتا
تھا ہم ہرگز نہ پھرینگے تب فرات نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اُنکو یعنی ابوسفیان وغیرہ کو تیری کچھ پروا نہین
ہی پس جو شخص بدلہ پاتا عنقریب دیکھ کر بلا عوض لینے کے پھر جاوینگے البتہ وہ کمزور وناتوان ہی آخر فرات
نے ابوسفیان کا ساتھ چھوڑ دیا اور ہمراہ قریش ہولیا چنانچہ وہی فرات روز بدر بہت زخمی ہوکر پاپیادہ
بھاگا اور کہتا جاتا تھا کہ آج کے دن سے زیادہ کوئی امر سخت مین نے نہین دیکھا بے شبہہ فال حنظلیہ کی
منحوس ونامبارک ہی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبدالملک بن جعفر نے ام بکر بنت
المسور سے اُسنے اپنے باپ سے اُنھون نے کہا اخنس بن شریق ایک مرد اعرابی تھا اور وہ حلیف بنی زہرہ کا تھا اُسنے
کہا اے بنی زہرہ خدا نے تمھارے کاروان کو بچالیا اور تمھارا مال بامن تمام پہونچا دیا اور مخرمہ بن نوفل تمھارے
سردار کو سلامت رکھا وحالانکہ تم اسی واسطے نکلے ہو کہ مخرمہ اور اُسکے مال کی حفاظت کرو سو خدا نے اُس کو
محفوظ رکھا اب سوائے اسکے نہین ہی کہ محمدؐ ایک شخص ہی تم مین سے اور وہ تمھارا خواہر زادہ ہی اگر وہ نبی ہی
تو تم لوگ اُس کے سبب بڑے سعید ونیکوکار ہوگے اور اگر وہ کاذب ہی تو اُسکے قتل کے لیے متولی ہونا
تمھارے قافلے کا بہتر ہی اس سے کہ تم اپنے [illegible] لازم ہی کہ تم پھر جاؤ اور
الزام نامردی کا میرے [illegible] سے خروج کرتے

اسلام لایا یعنی خالصاً للہ دین اسلام قبول کیا اور مین گواہی دیتا ہون کہ تم بے شبہ رسول اللہ ہو یہ سنکے حضرت علیہ السلام مسرور ہوئے اور فرمایا اب تو ہمراہ چل چنانچہ اُس نے جنگ بدر وغیرہ مین بڑی بہادری ومردانگی کی اور قیس بن الحرث نے اسلام لانے سے انکار کیا اور مدینے کو پھر گیا پھر جب آن حضرت علیہ السلام نے بدر سے مراجعت فرمائی اُس وقت قیس بھی اسلام لایا بعدازان حاضر اُحد ہو کر شہید ہوا اور راوی کہتے ہین کہ جب آنحضرت علیہ السلام رمضان مین بعزم بدر روانہ ہوئے تو ایک دو دن روزہ رکھ کر افطار کیا اور لوگون کو بھی سفر مین روزہ رکھنے سے منع کیا مگر لوگون نے افطار نہ کیا بعدازان پھر حضرت کے حکم سے منادی نے ندا دی کہ اے گروہ نافرمان مین نے افطار کیا ہے تم بھی افطار کرو

ذکر آمد لشکر قریش ومشورت رسول خدا صلعم باصحاب باوفا وآمادگی غازیان جان فدا وبشارت فتح وغنیمت حسب تمنا

واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کثیرہ کے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم مدینے سے روانہ ہوئے اور قریب بدر پہونچے تو حضرت کے پاس خبر روانگی قریش کی پہونچی اور آپ نے اصحاب سے بیان کیا اور لوگون سے مشورت چاہی تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُٹھ کھڑے ہوے اور کلام پسندیدہ کیا بعدازان عمر رضی اللہ عنہ اُٹھے انھون نے بھی پسندیدہ کلام کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ قریش ہین بخدا کہ یہ بڑے معزز ہین چنانچہ جب سے انکی عزت اور انکو غلبہ ہے کبھی ذلیل ومغلوب نہین ہوئے اور بخدا کہ جب سے یہ لوگ کافر ہین کبھی ایمان نہین لائے اور واللہ انکے معزز لوگ کبھی اسلام نہ لاوینگے اور ضرور آپ سے مقابلہ کرینگے پس آپ بھی اپنے سامان مین مستعد ہو جیے اور اپنی تیاری کیجیے بعدازان مقداد بن عمرو نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ آپ اسطے امتثال امر خدا کے تشریف لے چلئے ہم بھی آپ کے ہمراہ ہین واللہ ہم آپ سے وہ باتین نہ کہینگے جو بنی اسرائیل نے اپنے نبی سے کہی تھین اِذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَا یعنی موسی علیہ السلام سے بنی اسرائیل نے کہا کہ تو جا اور تیرا مربی یعنی ہارون جاوے پھر تم دونون ملکر مقابلہ کرو اور ہم بھی تمھارے ساتھ مقابلہ کرنیوالے ہین اور قسم ہے اُس خدا کی جسنے آپکو بحق مبعوث کیا اگر آپ ہمکو طرف برک الغماد کے لیجاوین تو ہمراہ آپ کے ہم چلے جاوین (اور برک الغماد نام مقام ہے عقب مکہ پر پانچ منزل ہے اور وہ درمیان ساحل یعنی اُس ترائی مین ہے جو دریا سے ملی ہے اور یہ مکے سے آٹھ منزل جانب یمن کے واقع ہے) یہ کلام مقداد کا سُن کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو خیر سے ہو اور اُن کے لیے دعاے خیر فرمائی کہ جزاک اللہ خیرا بعدازان حضرت نے فرمایا اے گروہ مجھے مشورہ دو اور اس گروہ سے مراد انصار تھے اور حضرت علیہ السلام کو گمان تھا کہ انصار سوا سے درمیان مدینے کے یعنی درون مدینہ نصرت کرنے کو نہ جاوینگے

کہا کہ حدیث بیان کی عبدالملک بن عبدالعزیز نے ابان بن صالح سے اُنھون نے سعید بن المسیب سے اُنھون نے کہا جب رسول خدا صلعم نے وتر مین رکوع سے سر اُٹھایا تو عند القنوت کافرون پر لعن کی کہ اللّٰھم لا تفلتن ابا جھل فرعون ھذہ الامۃ اللھم لا تفلتن زمعۃ بن الاسود اللھم واسخن عین ابی زمعۃ بزمعۃ اللھم واعم بصرۃ ابی زمعۃ اللھم لا تفلتن سھیل اللھم انج سلمۃ بن ھشام وعیاش بن ابی ربیعۃ والمستضعفین من المؤمنین یعنی ای میرے پروردگار تو ابوجہل کو نہ چھوڑ کہ وہ فرعون اِس اُمت کا ہی ای پروردگار تو زمعہ بن الاسود کو بھی نہ چھوڑ ای پروردگار تو ابوزمعہ کی آنکھون کو رولا زمعہ کے مارے جانے سے ای پروردگار ابوزمعہ کی آنکھین اندھی کر ای پروردگار مخلصی نہ دے سہیل کو اور ای پروردگار نجات دے سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو اور مسلمانان سست عقیدت کو یعنی بے عقلون کو اور عاجزون کو اور حضرت علیہ السلام نے ولید بن الولید کے لیے اُس دن تو دعا نہ کی تا آنکہ وہ بدر مین اسیر ہوا لیکن جب وہ بعد واقعہ بدر کے مکے کو چلا تب اسلام لایا پھر ارادہ کیا کہ مدینے کو جاوے مگر قید کیا گیا اُسوقت حضرت علیہ السلام نے اُسکے حق مین دعا فرمائی اور سعد بن المسیب راوی نے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب سے مقام روحا مین فرمایا کہ یہ روحا سجاسج ہی یعنی یہ وادی روحا تمام وادیون عرب سے افضل ہی اور راوی کہتے ہین کہ خبیب بن یساف ایک مرد شجاع تھا اور اسلام سے انکار کرتا تھا پھر جسوقت آنحضرت صلعم نے بدر کی طرف خروج کیا تو خبیب اور قیس بن محرث یہ دونون بھی ہمراہ نکلے اور وہ دونون اپنی قوم کے دین پر تھے پھر دونون مقام عقیق مین حضرت سے جا ملے اور خبیب اُسوقت زرہ وغیرہ ساز حرب مین سرا پا مقنع یعنی چھپا ہوا تھا تو حضرت نے اُسکو زیر خود سے یعنی خود کی جھالر مین سے پہچانا اور طرف سعد بن معاذ کے کہ وہ پہلو مین چلے جاتے تھے ملتفت ہوے اور فرمایا کیا یہ خبیب بن یساف نہین ہی اُنھون نے عرض کی یا رسول اللہ یہ وہی ہی تب خبیب نے آگے بڑھکر رکاب ناقہ نبی صلعم کی تھامی حضرت نے اُس سے اور قیس بن المحرث سے کہ لوگ اُسکو قیس بن الحارث بھی کہتے تھے فرمایا کہ تم دونون ہمارے ساتھ کیون آئے ہو اُن دونون نے کہا تم ہمارے خواہرزادے اور ہمسایہ ہو تو ہم اپنی قوم کے ساتھ واسطے مال غنیمت کے نکلے ہین فرمایا جو شخص ہمارے دین مین نہین ہی وہ ہرگز ہمارے ساتھ نہ چلے تب خبیب نے کہا تحقیق کہ میری قوم مجکو خوب جانتے ہین کہ مین جنگ مین سخت جفا کش اور دشمن کش ہون پس مین آپ کے ساتھ ہوکر واسطے حصول غنیمت کے جنگ کرونگا [illegible] حضرت نے فرمایا ایسا نہین ہوسکتا مگر یہ کہ تو اسلام قبول کر تب قتال کر بعد اسکے پھر جب مقام روحا مین حاضر حضور ہوا تو عرض کی کہ اسلمت للہ رب العالمین [illegible]

ولید بن الولید کو عبداللہ بن جحش نے روز [illegible] کیا تھا اور [illegible]

ہماری تمنا ہی جیسا ہم چاہتے ہین اور اگر معاذ اللہ امر دگرگون ہو تو آپ ان سواریون پر فوراً سوار ہو کر اُن لوگون سے جا ملیے جو پیچھے رہ گئے ہین (یعنی وہ آپ کی اطاعت و اعانت مین ہمسے زیادہ جہد و کوشش کرینگے) حضرت نے یہ کلام سعدؓ کے فرمایا جزاک اللہ خیراً اور فرمایا ای سعد حق تعالی چاہے گا تو بہتری کریگا (یعنی جو کچھ تم کہتے ہو ضرورت اُسکی نہ ہوگی) راوی کہتے ہین کہ جب سعد اپنے کلام سے فارغ ہوے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ برکات خدا کی توقع اور توکل پر روانہ ہو کہ ہر آئینہ حق تعالی نے دونون گروہون مین سے ایک کا مجھسے وعدہ کیا ہی (یعنی یا ظفر لشکر ابو جہل پر یا تاراج کاروان ابو سُفیان) اور فرمایا واللہ گویا کہ مین قتل گاہ قوم کو دیکھتا ہون اور سورنے کہا حضرت نے ہمکو اُس روز اُنکی قتل گاہون کو دکھلایا کہ وہ مقتل فلان کا ہی اور یہ قتل گاہ فلان کی ہی اور سوا اسکے ہر ایک کی قتل گاہ کو بتادیا سعد نے کہا پس قوم کو یقین حاصل ہوا کہ بالضرور قتال ہوگی اور عیر یعنی کاروان ابو سفیان کا چھوٹ جاویگا بموجب رشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سب کو اُمید فتح حاصل تھی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو اسمعیل بن عبد اللہ بن عطیہ بن عبد اللہ بن قیس نے اپنے باپ سے سُنکر کہ اُسی روز سے یعنی جس روز خبر لشکر مشرکین پہونچی رسول خدا صلعم نے حکم تیاری نشان ہای لشکر اسلام کا کیا اور وہ تین علم تھے اور ہتھیارون کو نکلوایا اور درست کرایا اور جب مدینے سے چلے تھے تو کوئی علم منعقد یعنی تیار نہ تھا پھر حضرت نے روحا سے کوچ کیا اور مضیق تنگ رستہ یعنی درۂ کوہ سے چلے اور درمیان خبیرتین کے پہونچے اور ما بین دونون موضع خبیرہ کے نماز پڑھی وبعد ازان داہنی طرف روانہ ہوے پھر بائین طرف وادی کا راستہ لیا جب ضعیف المعترضہ پر پہونچے تو وہانسے ثنیۃ المعترضہ مین داخل ہوئے یہانتک کہ مقام تیاپر پہونچے اور وہان سُفیان ضمری حاضر ہوا اور رسول خدا صلعم بہت جلد جاتے تھے اور قتادہ بن النعمان الظفری ہمراہ تھے اور بعض نے کہا عبد اللہ بن کعب المازنی تھے اور بعض نے کہا معاذ بن جبل تھے چنانچہ جب سفیان الضمری مقام تیا پر ملا تو حضرتؐ نے فرمایا تو کون ہی تب ضمری نے کہا بلکہ تم کہو کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا تو ہمکو بتاؤ ہم تجکو بتاوین ضمری نے کہا کیا یہ بات اس بات پر موقوف ہی یعنی کیا یہی شرط ہی کہ مین بتاؤن تو تم بتاوگے فرمایا ہان تب ضمری نے کہا پوچھو کیا پوچھتے ہو حضرت نے فرمایا حال قریش ہمسے بیان کر ضمری نے کہا مجھے خبر معلوم ہوئی ہی کہ وہ لوگ فلان روز فلان تاریخ مکے سے روانہ ہوئے ہین پس جسنے مجھے خبر دی ہی اگر وہ سچا ہی تو وہ اب اسی وادی کے قریب ایک جانب مین ہونگے تب حضرت نے پھر پوچھا کہ ہمسے خبر محمدؐ اور اُنکے اصحابؓ کی بیان کر اُسنے کہا مین نے خبر پائی ہی کہ وہ لوگ بھی فلان روز یثرب سے چلے ہین اگر مخبر سچا ہی تو یہ لوگ بھی اب اسی وادی مین کسی جانب ہونگے پھر ضمری نے پوچھا کہ تم کون ہو حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہم اس چشمہ سار سے آئے ہین اور ہاتھ سے اشارہ طرف [illegible] کیا [illegible] ضمری [illegible] سے باشندہ

اس لیے کہ انھون نے حضرت سے شرط کر لی تھی کہ جس نہج سے یا جسنے ہم اپنی جان اور اولاد کی حراست و حمایت کرتے ہین اُسی طرح آپ سے بھی دفاع دشمن کرینگے (اور حال یہ تھا کہ وہ لوگ ہمیشہ مدینہ سے اُٹھتے تھے باہر نہین جاتے تھے) اس لیے حضرت نے اُنکی طرف خطاب کرکے فرمایا کہ مجکو مشورہ دو اُسوقت سعد بن معاذ اُٹھ کھڑے ہوے اور عرض کی کہ مین انصار کی جانب سے جواب دیتا ہون کہ یارسول اللہ گویا کہ آپ کے ارادے مین یہ خطاب ہماری طرف ہو فرمایا سچ ہو تب معاذ نے کہا اگر آپ ایسے امر کے لیے خروج کرین کہ شاید اُسمین وحی آپ کو نہ آئے یعنی اگر آپ بغیر حکم وحی کے بھی خروج کرین تب بھی ہم ہمراہ آپ کے حاضر ہین اسواسطے کہ ہم آپ کے ساتھ ایمان لائے ہین اور ہم نے آپ کی تصدیق کی اور ہمنے گواہی دی ہو اس بات کی کہ جو کچھ آپ لائے ہین وہ سب حق ہو اور ہمنے آپ کو قول و قرار دیا ہو اور سمع و طاعت پر عہد کیا ہو یعنی فرمان آپ کا بگوش جان سُنینگے اور بسر و چشم بجالاوینگے پس آپ چلیے جہان آپ کا ارادہ ہو قسم ہو اُس خدا کی جس نے آپ کو حق مبعوث کیا اگر پیش آوے یہ بحر یعنی دریاے سمندر اور آپ اُسمین در آوین تو ہم بھی اُسمین آپ کے ساتھ گھس جاوین اور ہم مین سے کوئی باقی نہ رہ جاویگا پس اب جس سے چاہیے مواصلت کیجیے اور جس سے چاہیے مباینت کیجیے یعنی جس کو چاہیے نزدیک کیجیے جسکو چاہیے دور کیجیے اور ہمارے مال سے جسقدر اور جو چاہیے لیجیے اور جو کچھ آپ لیوینگے وہ ہمارے نزدیک اُس مال سے بہتر ہوگا جو کچھ آپ نہ لیوینگے قسم ہو اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہو مین اس راستے پر کبھی نہین گیا اور نہ مجھے کچھ حال اس جنگ کا معلوم ہو اور ہمکو اُسکا خوف بھی نہین ہو اگر کل کے روز دشمن سے ہمسے مقابلہ کرینگے تو ہم لوگ ہنگام جنگ بڑے صابر ہین اور وقت مقابلہ کے بڑے ثابت قدم ہین کیا بعید ہو کہ حق تعالیٰ ہمسے کوئی ایسا کام آپ کو دکھلاوے جس سے آپ کی آنکھین ٹھنڈی ہون اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھے **حدیث** بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُنھون نے محمود بن لبید سے کہ سعد نے کہا یارسول اللہ ہم اپنی قوم سے اپنے پیچھے مدینے مین ایسے لوگ چھوڑ آئے ہین کہ ہم آپ کے چاہنے والے اُنسے زیادہ نہونگے اور آپکی اطاعت کرنیوالے اُنسے زیادہ نہونگے یعنی وہ لوگ ہمسے زیادہ آپکے محب اور مطیع ہین اور جہاد مین اُنکو بڑی رغبت ہو اور نیت اُنکی خالص ہو (یعنی جہاد اُنکی لطمع غنیمت نہین ہو) پس اگر اُنکو گمان اس بات کا ہوتا کہ آپ ضرور مقابلہ دشمنون کا کرینگے تو وہ آپ سے پیچھے نرہجاتے ولیکن اُنکو گمان ہوا کہ یہ خروج واسطے تاراج کاروان کے ہو سو اب ہم آپ کے لیے ایک شامیانہ یہان ایستادہ کردیتے ہین اور آپ کی سواریان [illegible] آپ کی جگہ تیار و مہیا کردیتے ہین بعد ازان ہم لوگ دشمن کے مقابلے کو [illegible] ہین اگر حق تعالیٰ نے ہمکو [illegible] غالب [illegible] کیا تو یہ عین

کہا پس ہمنے رات بھر تا صبح نگہبانی کی ابوجہل نے کہا یہ کیا تھا یہ کام عتبہ کا ہی کہ وہ قتال کرنا محمد اور اُنکے اصحاب بد جانتا ہی یہ بات نہایت تعجب کی ہی کیا تم لوگون کو یہ گمان ہی کہ محمدؐ اور اُسکے اصحاب تمھارے لشکر سے مقابلہ کرینگے بخدا کہ مین اپنی قوم کو علیحدہ ایک طرف لیجاتا ہون پھر تم مین سے کوئی ہماری نگہبانی نکرے آخر ابوجہل ایک طرف ہو گیا اور اُسوقت تر شح بارش کی ہو رہی تھی اور عتبہ کہنے لگا کہ یہ شخص نہایت ناکارہ اور شوم ہی اور عقل اسکی زائل ہی وحالانکہ اصحاب محمد نے تمھارے سقے تک کو گرفتار کر لیے ہین غرض اُس شب کو جو کہ یسار غلام عبید بن سعید بن العاص اور اسلم غلام منبہ بن الحجاج و ابو رافع غلام امیہ بن خلف گرفتار ہوے تھے یہ سب پیش نبی صلعم حاضر کیے گئے اور حضرت اُسوقت مصروف بہ نماز تھے چنانچہ اُن غلامون نے کہا ہم سقے ہین قریش کے اُنھون نے ہمکو پانی لانے کے لیے بھیجا تھا اور یہ بیان اُنکا اصحاب کو ناپسند ہوا بلکہ وہ چاہتے تھے کہ وہ سچ سچ ظاہر کرین کہ ہم غلام ابی سفیان کے ہین اور کاروان کے ہمراہیون مین تھے تا آنکہ اصحاب اُنکو مارنے لگے پھر جب اُن غلامون کو ایذا مار کی پہونچی تو وہ کہنے لگے ہم غلام ابوسفیان کے ہین اور ہمراہ کاروان کے تھے اور یہ کاروان ان ٹیلون کے تلے ہی آخر جب اُن غلامون نے خوف سے ایسا کچھ بیان کیا تو اصحاب نے زد و کوب سے ہاتھ روک لیا اس عرصہ مین رسول خدا صلعم نماز سے فارغ ہوے تو فرمایا کہ جب اُن غلامون نے تمسے سچ کہا تو تم انکو مارنے لگے اور جب جھوٹھ کہا تو تم باز رہے تب اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ یہ غلام ہمسے بیان کرتے ہین کہ قریش یہان آئے ہین حضرت نے فرمایا یہ سچ کہتے ہین درحقیقت قریش اپنے کاروان کے بچانے کو آئے ہین کہ اُسکے لوٹے جانے کا تمسے اندیشہ رکھتے ہین بعد ازان حضرت علیہ السلام اُن سقون کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا قریش کہان ہین اُنھون نے کہا ان تودون کے پیچھے ہین جسے آپ دیکھ رہے ہین فرمایا وہ لوگ کتنے ہونگے اُنھون نے کہا بہت کثرت سے ہین فرمایا شمار مین کسقدر ہونگے اُنھون نے کہا ہم شمار اُنکا نہین جانتے فرمایا کتنے اونٹ روز نحر کرتے ہین اُنھون نے کہا ایک روز دس اونٹ ذبح کرتے ہین ایک روز نو اونٹ تب آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ مابین ہزار اور نو سو کے ہین پھر آنحضرت صلعم نے سقون سے پوچھا کہ کسے کون کون چلا ہی اُنھون نے کہا جنکے پاس خرچ تھا اُنمین سے کوئی باقی نہین رہا کہ نہ آیا ہو یہ سُن کے آنحضرت صلعم لوگون کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا هٰذِهٖ مَكَّةُ اَلْقَتْ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا یعنی مکے نے کلیجے کے ٹکڑون کو سامنے ڈال دیا ہی اس سے کنایہ یہ ہی کہ جملہ اعزہ باشندہ مکے کے نکل پڑے ہین بعد ازان پھر حضرت نے اُن غلامون سے پوچھا کہ کوئی ان قریش مین سے لوٹ بھی گیا ہی وہ بولے ہان ابی بن شریق بنی زہرہ کو پھیر لے گیا ہی حضرت نے فرمایا کہ ابن شریق [illegible] نہ آیا اگرچہ یہ بات ہی کہ مین اُسکو دشمن [illegible] اللہ [illegible] کہ بھلا بنی زہرہ کے سوا

عراق سمجھا بعد ازان حضرت علیہ السلام اپنے اصحاب کی جانب تشریف فرما ہوئے اور دونون فریق مین سے
کوئی یعنی فرقہ مسلمین و فرقہ مشرکین مین سے ایک دوسرے فریق کی منزل و مقام سے مطلع نہ تھا اسلیے کہ انکے درمیان
مین بڑے بڑے تودے اور ٹیلے ریگ بیابان کے تھے اور آنحضرت صلعم نے مقام دبہ مین نماز پڑھی بعد ازان سیر مین
جاکر نماز پڑھی پھر ذات اجدال مین نماز پڑھی بعد ازان خیف عین العلا مین پھر خبیرتین مین نماز پڑھی بعد ازان
وہان دو پہاڑون کو دیکھا تو پوچھا ان دونون پہاڑون کا کیا نام ہی لوگون نے کہا مسلح و مخری نام ہی فرمایا ان دونون
پر کون رہتے ہین لوگون نے کہا بنو النار و بنو حراق تب حضرت خبیرتین کے قریب سے پھر گئے اور روانہ ہوے
یہان تک کہ مقام ذفران کو طے کیا اور اُس کو بائین طرف چھوڑتے ہوے معترضہ مین پہونچے وہان بسبس
و عدی بن ابی الزغبا خدمت نبی صلعم مین حاضر ہوے اور یہ دونون جو کہ بنا بر استخبار بھیجے گئے تھے تو دونون
نے آکر حضرت سے خبر بیان کی اور آنحضرت علیہ السلام نے قریب بدر وقت عشا رشب جمعہ کو مقام
کیا اور تاریخ سترھوین رمضان کی تھی چنانچہ آنحضرت صلعم نے وہانسے علی و زبیر و سعد بن ابی وقاص و بسبس
بن عمرو کو واسطے تفحص حال کے اوپر چشمۂ آب کے روانہ کیا اور ان لوگون سے اشارہ کیا کہ طرف ظریب کے
جاؤ امید ہی کہ نزدیک اُس قلیب کے جو ظریب سے ملا ہوا ہی وہان خبر پاؤگے اور قلیب چاہ ہی زیر ظریب اور
ظریب پہاڑی ہی پس یہ لوگ جانب ظریب کے گئے چنانچہ اُن لوگون نے اُس چاہ پر جسکا پتہ رسول خدا صلعم نے
بتایا تھا قریش کے شتران آبکش کو پایا ساتھ قریش کے سقے تھے پس بعض نے بعض سقون سے ملاقات کی تو
اکثر اُنمین سے بھاگ گئے اور اُن بھاگنے والون مین سے ایک وہ جو پہچانا گیا عجیر تھا کہ پہلے اسی نے قریش
کو خبر رسول خدا صلعم اور اصحاب کی پہونچائی اور آکر پکارا اے آل غالب یہ ابن کبشہ یعنے محمد صلعم اور
اُنکے اصحاب آگئے ہین اور تمھارے سقون کو گرفتار کرلیا ہی یہ خبر سُنکر تمام لشکر گھبرا گیا اور ہل چل پڑگئی حکیم بن
حزام نے بیان کیا کہ ہم اپنے خیمے مین گوشت شتر کا بریان کر رہے تھے ناگاہ ہم نے یہ خبر سُنی تو کھانا
ہمسے چھوٹ رہا اور بعضے ہم مین سے بعض کے پاس دوڑے اور عتبہ بن ربیعہ میرے پاس آیا اور کہنے
لگا اے ابو خالد مین کسی کو نہین جانتا کہ وہ اپنے آنے مین ایسا حیران ہو جیسا مین اپنے آنے مین پشیمان
ہون وہر آئینہ کاروان ہمارا تو بچ گیا اور ہم اس قوم کی طرف انکے ملک مین انھین پر سرکشی کرتے ہوے
آئے ہین پھر اُسنے کہا نیز یہ ایک امر تقدیری تھا مگر میرے نزدیک جو کوئی اس شوم ابن الحنظلیہ کی اطاعت و
پیروی کرتا ہی وہ بے عقل ہی اے ابو خالد آیا تجکو بھی اندیشہ اس بات کا ہی کہ یہ قوم ہمپر شب خون مارینگے
مین نے کہا البتہ مین بھی [illegible] کہا اے ابو خالد [illegible] کیا رائے ہی مین نے کہا
ہم لوگ تمام شب [illegible] نے کہا یہ رائے [illegible] ہی حکیم نے

اندیشہ کرتے ہین اور باوجود اُسکے آسمان اُسپر شدت کی بارش برسا رہا ہی وبعد ازان جب صبح ہوئی تو
منبہ بن الحجاج کہ وہ نقش پا خوب پہچانتا تھا کہنے لگا کہ یہ نقش قدم ابن سمیہ اور ابن ام عبد اللہ کے ہین
مجھے معلوم ہوا کہ محمدؐ ہمارے یہان کے احمقون اور یثرب کے احمقون کو جمع کر کے لایا ہی شعر لم یترک الجوع
لنا مبیتا ❊ لا بد ان نموت نمیت ❊ یعنی گرسنگی نے ہمکو ساری رات سونے نہ دیا ضرور ہی کہ ہم مرجاوین
یا مارین یعنے سواے جنگ کے چارہ نہین ہی ابو عبد اللہ نے کہا مین نے قول نبیہ بن الحجاج یعنی اَلَمْ
یترک الجوع لنا الخ محمد بن یحیے بن سہل بن ابی حثمہ سے ذکر کیا اُسنے کہا قسم ہی زندگانی کی البتہ وہ لوگ بہت
گرسنہ تھے کیونکہ مجھسے میرے باپ نے نوفل بن معویہ سے سُنکر بیان کیا وہ کہتا تھا کہ ہمنے اُس شب کو دس اونٹ
نحر کیے تھے اور ہم اپنے خیمون مین گوشت کوہان وکلیجی اور پسندے بریان کرتے تھے اور شب خون سے خوف زدہ
تھے پس ہم رات بھر نگہبانی کرتے رہے یہانتک کہ صبح روشن ہوئی اُسوقت مین نے منبہ سے سنا کہ بعد پھیلنے
روشنی کے وہ کہتا تھا یہ نشان قدم ابن سمیہ اور ابن مسعود کا ہی اور مین نے اُس سے یہ کہتے ہوے سُنا
لم یترک الخوف لنا مبیتا ❊ لا بد ان نموت او نمیت ❊ یعنی ہمکو خوف نے نہ چھوڑا کہ ہم شب گذاری کرین ضرور ہی
کہ ہم مرین یا مارین اور کہا اے گروہ قریش جبیح کو وقت جنگ جب ہم لوگ محمد اور اُنکے اصحاب سے مقابلہ
کرین تو تم اپنے جوانون کو باقی رکھو اور اہل یثرب سے خوب مقابلہ کرو کیونکہ اگر ہم اُن کو یہانسے مکے مین
بچا لیجاوینگے تو وہ اپنی ضلالت پر مطلع ہو کر نادم ہونگے اور پھر کبھی اپنے دین آبائی سے نہ پھرینگے

ذکر نزول لشکر اسلام قریب بچاہ بدر و ترتیب صفوف و آمد لشکر قریش

اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر سے اُنھون نے محمود بن
لبید سے اُنھون نے کہا جب رسول خدا صلعم چاہ بدر پر نازل ہوئے تو حضرت کے لیے ایک عریشہ [illegible]
شاخہاے خرما سے تیار کیا گیا اور اُسکے دروازہ پر سعد بن معاذ تلوار کھینچ کر کھڑے ہوئے اور اندر اُس عریشہ
کے جناب رسالت مآب مقیم ہوئے اور حضرت کے پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور **واقدی** علیہ الرحمۃ
نے بواسطۂ یحیے بن عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت کی اُنھون نے کہا کہ قبل آنے قریش
سے رسول خدا صلعم اور اصحاب ترتیب صف کرتے تھے پس اُسوقت قریش آپہونچے کہ رسولؐ خدا صفوف اصحاب
آراستہ کر رہے تھے اور اصحاب نے ایک حوض تیار کیا تھا اُسمین وقت سحر سے پانی بھر رہے تھے اور اُسمین آبخورے
ڈال دیے تھے تا وقت تشنگی بلا زحمت اُس سے سیراب ہوان اور رسولؐ خدا صلعم نے علم لشکر مصعب
[illegible] عمیر کو عطا کیا تھا [illegible] مصعب [illegible] علم [illegible] رسول خدا نے برپا ہونا علم کا
[illegible] تھا اور بتایا تھا [illegible] کو نصب کیا اور [illegible] سے ملاحظہ صفوف کر رہے تھے

اور بھی کوئی پلٹ گیا ہے وہ بولے ہان بنو عدی بن کعب بھی چلے گئے ہین بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اپنے
اصحاب سے فرمایا کہ در بارۂ منزل و مقام یہان کے تمھارا کیا مشورہ ہے اس وقت حباب بن المنذر نے عرض کی
یارسول اللہ آپ فرمائیے کہ اگر یہ منزل وہ مقام ہے کہ خدا نے آپ کو یہان اُترنے کا حکم کیا ہے تو ہمکو سزاوار نہین
ہے کہ ہم یہان سے بڑھین یا پیچھے ہٹین اور اگر یہ مشورہ راے سے ہے تو جنگ خدع و کید ہے یعنی لڑائی مین چالاکی
کرنا اور دھوکا دینا ہے اس صورت مین یہ مقام اترنے کا نہین ہے بلکہ آپ ہم سب کو قریب چشمۂ قوم کے لیچلیے
کہ مین وہان سے اور وہان کے کنوئن سے واقف ہون وہان ایک کنوان ہے مین اسکو پہچانتا ہون کہ اُسکا
پانی بہت شیرین ہے اور اُسمین بہت پانی ہے کہ وہ کم نہین ہوتا پس وہان ہم ایک حوض بناکر بھر لینگے اور اُسمین
شربی اور کٹورے چھوڑ دینگے پھر اُسمین سے پانی پیئن گے اور لڑینگے اور اُس کنوے کے سواے
اور جو کنوئے ہین اُنھین بند کردینگے اور **واقدی** نے بواسطہ راویون کے بیان کیا کہ اُسوقت
یعنے وقت مکالمہ حباب بن المنذر کے جبرئیل علیہ السلام پاس نبی صلعم کے نازل ہوے اور کہا راے وہی
ہے جسکا مشورہ حباب نے دیا تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے حباب تیرا مشورہ موافق راے کے ہے
پس حضرت نے وہان سے کوچ کیا اور جو کچھ حباب نے کہا تھا وہ سب کیا گیا اور **واقدی** نے
بواسطہ عبید بن یحیےٰ وغیرہ کے **روایت** کی کہ جب حضرت علیہ السلام نے اس مقام سے کوچ کیا تو
حق تعالیٰ نے پانی برسایا اور وہ میدان ریگستان تھا کہ تمام ریگ زمین پر جم گئی تو ہم لوگون کو چلنا اُسپر
بہت آسان ہوا اور قریش کی طرف تمام کیچڑ ہو گئی کہ اُنکو چلنا دشوار ہو گیا اور درمیان فریقین کے
ٹیلہ ریگ کا حائل تھا راوی کہتے ہین کہ اور اُس شب کو مسلمین پر نیند غالب ہوئی یہان تک کہ وہ سب
خوب سوئے اور بارش نے اُنکو کچھ ایذا نہین پہونچائی زبیر بن العوام نے کہا اُس شب کو ہمپر ایسی نیند غالب
ہوئی کہ مین ہر چند اپنے تئین سخت مضبوط کرتا تھا مگر زمین پر گر پڑتا تھا پھر تاب اُٹھنے کی نرکھتا تھا اور یہی
حال رسول خدا صلعم اور سارے اصحاب کا شدت نیند مین تھا اور سعد بن ابی وقاص نے کہا مین نے
اپنے تئین دیکھا یعنے اپنا ایسا حال دیکھتا تھا کہ اگر کوئی میرے سینے مین دھکا مارتا تو مجھے کچھ خبر نہوتی
یہان تک کہ مین گر پڑتا اور اسی طرح رفاعہ رافع بن مالک نے کہا کہ جب مجھپر نیند غالب ہوئی
تو مجکو احتلام ہوا تا آنکہ مین نے آخر شب غسل کیا اور راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے بعد گرفتاری
سقون کے اسطرف کو کوچ کیا تھا تو عمار بن یاسر اور ابن مسعود کو واسطے تفحص احوال مشرکین کے بھیجا تو
دونون گرد لشکر مشرکین کے [illegible] حاضر ہوئے اور بیان کیا یارسول اللہ قوم مشرکین بہت
مضطر اور خوف زدہ [illegible] لگ آنکے [illegible] پانی برستا ہے

ویسی کبھی سوا اسے پہلی والی کے اور کبھی نہ دیکھی تھی پس صرصر اول تو جبرئیل علیہ السلام تھے کہ ہزار فرشتون
ہمراہ رسول خدا صلعم حاضر ہوئے اور صرصر ثانی میکائیل علیہ السلام باجماعت ہزار ملائک داہنے رسول خدا
صلعم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نازل تھے اور صرصر ثالثہ سرافیل علیہ السلام باجمعیت ہزار ملک بائین طرف حضرت
کے آئے اور مین بھی بائین طرف موجود تھا پھر جسوقت حقتعالی نے مشرکین کو شکست دی رسولخدا صلعم نے مجکو اپنے
گھوڑے پر سوار کیا تو وہ میری سواری مین اڑ گیا اور جب وہ دفعۃً چل نکلا تو مین اُسکی گردن پر آپڑا اُسوقت مین نے
اپنے پروردگار سے دعا کی [illegible] اُسنے مجھے گرنے سے روک لیا آنکہ مین سیدھا ہو بیٹھا اور مجھے گھوڑون سے کیا کام
تھا مین تو صاحب غنم تھا یعنی بکریان چرانے والا تھا پھر جب مین سیدھا ہوا تو مین تیغ زنی کرنے لگا یہانتک کہ میرا
ہاتھ یہانتک یعنی تا بغل خون مین غرق ہوگیا راوی کہتے ہین کہ اُس روز میمنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور افسر
سواران مشرکین کا زمعہ بن الاسود تھا اور دوسری روایت مین ہی کہ خیل مشرکین پر حارث بن ہشام افسر
تھا اور اُنکے لشکر میمنہ پر ہبیرہ بن ابی وہب سالار تھا اور سرگروہ لشکر میسرہ زمعہ بن الاسود تھا اور بعض نے
کہا میمنہ پر حارث بن عامر تھا اور میسرہ پر عمرو بن عبد تھا اور واقدی علیہ الرحمہ نے دوسرے طریق سے روایت
کی ہی کہ روز بدر لشکر نبی صلعم [illegible] والے افسر کا نام معلوم ہوا نہ میسرہ والے کا اور یہی حال میمنہ و میسرہ لشکر
مشرکین کا تھا کہ ہمنے کسی کی بھی کسی افسر کا نام نہین سنا اور ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک بھی یہی ثابت ہی
اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھے حدیث بیان کی محمد قدامہ نے [illegible] سے انہون نے کہا کہ روز بدر
علم اکبر نبی صلعم سب علمون سے بڑا وہ تھا جو درمیان مہاجرین کے مصعب بن عمیر کے ہاتھ مین تھا اور لواء جماعت
خزرج خباب بن المنذر کے پاس تھا اور نشان [illegible] گروہ اُس کا سعد بن معاذ کے ساتھ تھا اور مشرکین کے یہان بھی
تین نشان تھے ایک نشان بردار تو ابو عزیز تھا اور دوسرے کا نشان بردار نضر بن حارث تھا اور تیسرا نشان بردار
طلحہ بن ابی طلحہ تھا [illegible] کہتے ہین کہ روز بدر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ بیان کیا چنانچہ
بعد حمد و ثنا کے مسلمین کو حکم جہاد کرتے تھے اور اُنکو آمادہ کرتے تھے اور اجر و ثواب [illegible] ترغیب دیتے تھے اور اس
خطبے مین ارشاد فرمایا کہ امابعد حمد و ثنا کے مین تمکو اُس امر پر آمادہ کرتا ہون جس امر پر تمکو خدا تعالی نے آمادہ کیا ہی
اور مین تمکو منع کرتا ہون اُس بات سے جس سے تمکو خدا نے منع کیا ہی وہ ہر آئینہ شان خدائے عزوجل
بہت عظیم ہی وہ تمکو حکم حق کرتا ہی اور سچے راست بازی چاہتا ہی اور اہل خیر کو بہ اعتبار خیر کے قدر و مراتب اُنکے
اپنے پاس سے عطا کرتا ہی اور وہ اہل خیر ایسے ہین کہ ہمیشہ اُسی ذکر خیر مین مشغول رہتے ہین اور اُسیمین باہم
یکدیگر تفاضل و سبقت ڈھونڈتے ہین اور [illegible] کہ خدا اُسکو قبول نہین کرتا مگر اُس
شخص سے جو [illegible] ہر آئینہ مقامات خوف

پس حضرت نے رخ صفون کا سمت مغرب کیا اور آفتاب کو پس پشت رکھا اور مشرکین نے آفتاب کو اپنے
سامنے کیا تھا اور نزول حضرت کا عدوۃ الشامیہ مین تھا اور مشرکین عدوۃ الیمانیہ مین اترے تھے (عدوۃ
وادی کے دونون طرف سے ہر طرف کو عدوہ کہتے ہین چنانچہ حضرت جس طرف اترے تھے وہ عدوہ وادی
جانب شام تھا اور جدھر مشرکین تھے وہ عدوہ وادی جانب یمن تھا) اُسوقت اصحاب مین سے ایک ایک
صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ اگر نزول آپ کا اس مقام پر بموجب وحی الٰہی کے ہی تو آپ اُس کو
بجالائے والا میری راے یہ ہی کہ آپ بالاے وادی تشریف لیجیے اسلیے کہ مین دیکھتا ہون ایک آندھی بلندی وادی سے
آتی ہی مجھے معلوم ہوتا ہی کہ وہ آپ کی نصرت کے لیے بھیجی گئی ہو تب حضرت نے فرمایا ابتو مین اپنی صفون کو مرتب
کر چکا ہون اور علم لشکر قایم کر چکا ہون اب مین اسکو نہ بدلونگا بعد ازان حضرت نے اپنے پروردگار سے
دعاے نصرت کی اُسوقت پاس حضرت کے جبرئیل نازل ہوے اور یہ آیت لائے اِذۡ تَسۡتَغِیۡثُوۡنَ رَبَّکُمۡ
فَاسۡتَجَابَ لَکُمۡ اَنِّیۡ مُمِدُّکُمۡ بِاَلۡفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ مُرۡدِفِیۡنَ یعنی جب تم اپنے پروردگار سے استغاثہ کرتے تھے تو اُسنے
تمھاری فریاد سُن لی کہ ضرور مین تمھاری مدد کرونگا ہزار فرشتون پیہم آنے والون سے راوی نے کہا مراد مردفین سے
بعد بعض کے بعض ہی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عروہ بن الزبیر سے روایت کی اُنھون نے
کہا کہ اُس روز جب رسول خدا صلعم ترتیب و تعدیل صفوف کرتے تھے تو سواد بن غزیہ صف سے آگے
بڑھا حضرت نے چوبدستی اُسکے پیٹ مین لگا کر اُسکو پیچھے ہٹا دیا اور فرمایا ای اسود صف سے ملجا اسود نے
کہا آپ نے میرے پیٹ مین مارا قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپ کو بحق مبعوث کیا مجکو اس ضرب کا عوض و قصاص دیجیے
حضرت علیہ السلام نے اپنا بطن اقدس کھول دیا اور فرمایا بدلہ لے اُسنے شکم مبارک سے اپنا سینہ لپٹا کر
اُسپر بوسہ دیا حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ تو نے کیا باعث اسکا کیا تھا اُسنے کہا آپ دیکھتے ہین کہ حکم خدا آچکا مجکو اپنے
قتل کا اندیشہ ہوا لہذا مین نے چاہا کہ آخری ملاقات آپ سے ملون اور آپ سے معانقہ کرون اور راوی کہتے
ہین کان رسول اللہ صلعم یسوی الصفوف وکانما یقوم بها القداح یعنی اُس روز رسول خدا صلعم نے صفون
کو چوبدستی سے برابر و ہموار کیا تھا گویا لوگ ایسے کھڑے تھے جیسے تیر سے گڑے تھے یا یہ کہ صفون کو ایسا مستوی کیا تھا
کہ اُس سے تیر راست کرین اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے ایک شخص بنی ازد سے روایت
کی اُسنے کہا مین نے علی علیہ السلام سے سنا کہ وہ درمیان مسجد کوفہ خطبہ مین فرماتے تھے بینا انا امیح فی قلیب
ببدر (امیح بمعنی استقی یعنے پانی بھرتا تھا [illegible]) یعنے ہنگام درستی جنگ بدر کے
مین چاہ بدر سے پانی کھینچ رہا تھا [illegible] ایسی شدت کبھی ندیکھی تھی بعد ازان
وہ جاتی رہی [illegible] ایک اور آندھی آئی کہ

قریش کے روانہ کیا تھا اور کہلا بھیجا اگر تمکو حاجت ہو تو مین تمھاری مدد کے لیے سلاح اور اپنے لوگون کو بھیجون کہ
ہم لوگ تمھاری کمک کے واسطے مستعد ہین اور ہم اپنے اس کام کی آرزو مین ہین چنانچہ قریش نے جواب بھیجا کہ تو نے
صلہ رحم کیا یعنی قرابت کو قائم کیا اور جو کچھ تجھپر لازم تھا وہ تو نے ادا کیا اور قسم ہی زندگانی کی اگر یہ لڑنا ہمارا
آدمیون سے ہی تو ہمکو ایسے کچھ ضعف و عجز نہین ہی یعنی ہم اُنکو کافی ہین اور اگر یہ لڑائی ہماری حسب زعم محمدؐ کے خدا
سے ہی تو مجال کسی کی خدا سے لڑنے کی نہین ہی اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے خفاف بن
ایما بن رحضہ سے **روایت** کی ہی کہ خفاف نے کہا میرے باپ کو اصلاح فیمابین مردم سے زیادہ کوئی بات
محبوب و مرغوب نہ تھی کہ وہ موکل و آمادہ اسی بات پر رہتے تھے پھر جب قریش بدر جاتے ہوئے ہماری طرف
گذرے تو میرے باپ نے مجھے دس اونٹ اُنکے لیے ہدیہ دیکر بھیجا اور مین اونٹون کو ہانکتے آگے چلا اور میرے پیچھے
سے میرا باپ بھی چلا آخر مین نے وہ اونٹ حوالہ قریش کیا انھون نے اونٹون کو ذبح کرکے قبیلون مین تقسیم کردیا
بعد ازان میرا باپ عتبہ بن ربیعہ کے پاس گیا اور وہ اُس عرصہ مین لوگون کا سردار تھا چنانچہ اُس سے پوچھا
ای ابو الولید اس سفر کا کیا باعث ہوا عتبہ نے کہا مجکو معلوم نہین بخدا کہ مین اِس آنے مین مجبور تھا تب میرے
باپ نے کہا تو سردار گروہ کا ہی کون سا امر تجکو مانع ہی کہ تو لوگون کو پھیر لیجاوے اور اپنے حلیفون کے خون کا
تحمل کر یعنی تیرے حلیف جو نخلہ مین مارے گئے تھے اُنکے خون بہا کا تو بذات خود متحمل ہو اور اپنے پاس سے دے
اور بدلا اس کاروان کا جو نخلہ مین مسلمان لوٹ لیے گئے تھے تو اپنے ذمے تحمل کر اور اپنی قوم پر تقسیم کر دے بخدا کہ اِن
لوگون کو محمدؐ اور اُنکے اصحاب سے سواے اس بات کے اور کچھ دعوی و طلب نہین ہی اور ای ابو الولید واللہ یہ
لڑائی تم لوگ محمدؐ اور اُنکے اصحاب سے نہین کرتے ہو مگر اپنی جانون سے یعنی اپنی جانون کو ہلاک کرتے ہو اور **واقدی**
نے بواسطہ ابن ابی الزناد کے ابی الزناد سے **روایت** کی اُسنے کہا ہمنے کسی کو ایسا نہین سُنا کہ سواے عتبہ بن
ربیعہ کے کوئی بغیر صرف زر سردار قوم بنا ہو یعنی عتبہ محض اپنے حسن تدبیر اور دانائی سے بلا صرف مال کے سردار قوم ہوا
تھا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطہ موسی بن یعقوب و ابو الحویرث کے محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت کی
انھون نے کہا جب قوم بمقابل یکدیگر نازل ہوئی اُسوقت رسول خدا صلعم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پاس
قریش کے بھیجا یعنی براے اتمام حجت تب عمر رضی اللہ عنہ نے اُنسے کہا کہ تم لوگ یہانسے اپنے وطن کو پھر جاؤ اسلیے کہ
مرتکب ہونا اس امر کا یعنی جنگ کرنا غیرون کا ہمسے میرے نزدیک خوشتر ہی اس بات سے کہ تم لوگ جنگ کرو ہمسے اور
اسی طرح جنگ کرنا ہمارا تمھارے غیر سے مجھے خوشتر ہی اس بات سے کہ ہم جنگ کرین تمسے یہ سُنکے حکیم بن حزام نے کہا
کہ اس شخص نے انصاف پیش کیا ہی چاہیے کہ اُسکو قبول کرو واللہ بعد عرض اس انصاف کے پھر تم پر نصرت و ظفر نہ
پاؤ گے یعنی پھر السا [illegible] بات [illegible] لوگو [illegible] بعد ازان کہ خدا نے ہمکو اُنپر قابو د

خطرمین صبر وہ شی ہی کہ اسی کے سبب خدا دفع رنج کرتا ہی اور بسبب اُسی کے غمون دنیا سے نجات دیتا ہو اور اُسی سے
تم نجات آخرت حاصل کرتے ہو اور حال یہ ہی کہ تمھارے درمیان نبی خدا کا موجود ہی کہ ڈراتا ہی تمکو غضب خدا سے
اور حکم کرتا ہی تمکو رضاے خدا کا پس لازم ہی کہ تم شرم وحیا کرو آج کے دن اس بات سے کہ حقتعالی تمھارے
ایسے کامون پر نگاہ کرے جس سے تمپر غضب نازل کرے یعنی تم شرم ولحاظ رکھو اُس کام سے جسکے سبب تمپر
غضب نازل ہو چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہی لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ یعنی غضب خدا بہت بڑا
ہی تمھارے غضب کرنے سے اپنی جانون پر ای قوم دیکھو اور فکر کرو کہ حقتعالی تمکو جس کام کا حکم کرتا ہی اپنی کتاب
مین اور جو نشان دکھلاتا ہی تمکو اپنی نشانیون سے اور عزت دیتا ہی تمکو بعد ذلت کے پس چاہیے کہ اُس سے
متمسک رہو یعنی اُسکو مضبوط تھامے رہو تو اُسکے سبب پروردگار تمھارا تمسے راضی رہیگا اور ان مقامون مین تم
اپنے پروردگار کے کامون کو پورا کرو اور امتحان مین پورے نکلو تاکہ تم مستوجب ومستحق اُسکی رحمت ومغفرت کے
ہو جسکا تمسے خدا نے وعدہ فرمایا ہی وہر آئینہ وعدہ خدا برحق ہی اور قول اُسکا واقع ہی اور عذاب اُسکا
اُسکا سخت ہی اور سواے اسکے نہین ہی کہ ہم تم سب سامنے خداے حی القیوم کے حاضر ہین اور اُسکی طرف
ہماری پشت پناہ ہی اور ساتھ اُسی کے اعتصام ہی یعنی ہم اُسی کے دست بدامان ہین اور اُسی پر ہم توکل رکھتے
ہین اور اُسی کی طرف پھر ہماری بازگشت ہی بس خدا تعالی ہماری اور سب مومنون کی مغفرت کرے اور **واقدی**
علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے عروہ بن الزبیر اور عاصم بن عمرو بن یزید بن رومان سے روایت کی کہ اُنھون
نے کہا جب رسول خدا صلعم نے قریش کو جانب وادی سے آتے ہوئے دیکھا پہلے جو شخص نظر آیا وہ زمعہ بن الاسود
تھا کہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا کہ پیچھے اسکے اُسکا بیٹا آیا اور زمعہ اپنے گھوڑے کو کاوے دینے لگا اور اس سے
ارادہ اُسکا یہ تھا کہ آسنے قوم کے اسپ فرودگاہ کی نمود کرے اُس وقت رسول خدا صلعم نے یہ دعا کی کہ الٰہی
میرے پروردگار تو نے مجھپر کتاب نازل فرمائی اور تو نے مجھے حکم کیا جہاد کا اور تو نے مجھسے وعدہ کیا
ہی ایک گروہ کا دونون گروہون مین سے یعنی غنیمت غیر یا فتح یا نا لشکر مشرکین پر حالانکہ وعدہ تیرا خلاف
نہین ہوتا ہی الٰہی میرے پروردگار یہ قریش آئے ہین تکبر اور نخوت کرتے ہوے تجھسے لڑنے کو اور تکذیب کرتے ہین
تیرے رسول کی الٰہی میرے پروردگار تجھسے نصرت مانگتا ہون جسکا تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی اور الٰہی میرے پروردگار تو انکو کل
صبح کو شکست دے اور ہلاک کر اُسوقت عتبہ بن ربیعہ شتر سرخ پر سوار سامنے آیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا
کہ اس قوم سے اگر کسی مین خیر ہو تو صاحب شتر سرخ مین ہی اگر قوم مشرکین اُسکا کہنا مانتے تو راستی پر رہتے اور
واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے عبداللہ بن مالک سے روایت کی کہ جب کہ لشکر قریش کا
طرف [illegible] لطیق بدیہ جانب

اُس قوم کو لہ وہ سب طالب موت ہتے یعنی مرنے پر طیار ہین اور وہ اپنی تلوارون کے سوا اور کوئی جاے
امن وامان نہین جانتے ہین و بعد ازان ابواسامہ نے کہا مین ڈرتا ہون کہ اُنکی کوئی کمینگاہ ہو یا اُنکے دیدبان ہون
کہ جاے دیدبانی مین چھپے بیٹھے ہون پس وہ پستی وادی مین اُترا اور بلندی پر چڑھا اور پھر واپس آیا اور خبر دی کہ
وہان نہ کمین ہی نہ دیدبان ہی اب جو تمھاری راے ہو مشورہ کرو اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اُنھون نے عروہ سے اور بیان کیا محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن قتادہ
سے پس یہ سب کہتے ہین کہ جب حکیم بن حزام نے کلام عمیر بن وہب کا سنا تو لوگون کے درمیان گیا اور عتبہ بن ربیعہ
کے پاس آیا اور کہنے لگا ای ابو خالد تو بزرگ قریش اور اُنکا سردار ہی اور اُن مین تو مطاع ہی کہ وہ سب تیرا کہنا
مانتے ہین آیا تجھسے کوئی ایسا امر خیر ہو سکتا ہی کہ وہ ہمیشہ آخر زمانہ تک یادگار رہے جیسا تو نے روز عکاظہ کیا تھا
(عکاظہ مقام بازار عرب تھا ایام جاہلیت مین کہ وہان باہم محاربہ واقع ہوا تھا اور اُس روز عتبہ سردار مردم
تھا) پس عتبہ نے کہا ای ابو خالد وہ کون سا امر ہی حکیم نے کہا تو لوگون کو پھیر لیجا اور اپنے حلیفون کا خون بہا جو
نخلہ مین مارے گئے اور بدلہ اُس مال کا جو محمد کے اصحاب کاروان نخلہ سے لوٹ لے گئے ہین تو اپنے ذمے کر لے اور
اپنے پاس سے دیدے کیونکہ قریش سواے اس خون بہا اور عوض اُس لوٹ کے اور کچھ محمدؐ سے دعوی طلب نہین رکھتے
ہین تب عتبہ نے کہا مین نے اس بات کو قبول کیا اور تجکو اس بات کا گواہ کرتا ہون بعد ازان عتبہ اپنے اونٹ پر
سوار ہو کر درمیان مشرکین قریش کے گیا اور کہنے لگا ای قوم میرا کہنا مانو کہ محمدؐ اور اصحاب محمدؐ سے مقابلہ نکرو اور
اس امر کو میرے سر باندھو یعنی خون بہا حلیفون کا اور لوٹ کاروان کی میرے ذمے رکھو اور لوٹ جانے کی نامردی
و بدنامی میرے نام لگاؤ کیونکہ اُن لوگون مین بعضے وہ لوگ ہین جنکی قرابت ہمسے بہت قریب ہی اور علاوہ ہر شخص
تم مین سے جو اپنے باپ بھائی کے قاتل کو دیکھے گا تو وہ مورث کینہ خواہی کا رہیگا اور ہمیشہ یہ خونریزی جاری رہیگی
اور تم ان لوگون کے قتل پر قادر ہنو گے یہانتک کہ وہ جتنے ہین لا اقل اُسقدر تو تم مین سے قتل کرینگے و علاوہ مین امین
نہین ہون اس بات سے کہ تمکو شکست و ہزیمت ہو اور تمکو اُنسے دعوی و طلب نہین ہی بجز اسکے کہ تم عوض خون کا
چاہتے ہو اور بدلہ اُس کاروان کا جسکو اُنھون نے تاراج کیا ہی یعنی نخلہ مین اور مین ذمہ اُسکی مکافات کا کرتا ہون
وہ سب مجھپر ہی آہی قوم اگر محمدؐ کاذب ہین تو ذوبان عرب اُنکو کافی ہونگے (ذوبان یعنی صعالیک عرب یعنی عوام
و غارتگران) اور اگر وہ بادشاہ ہی تو تم لوگ اپنے خواہر زادے کی سلطنت مین فراخ روزی ہو گے اور اگر
وہ نبی ہی تو تم اُسکے سبب بہترین مردم ہو گے ای قوم تم میری نصیحت کو رد نکرو اور میری راے کو بیوقوفی
نہ سمجھو پھر جب ابو جہل نے کلام عتبہ کا سنا تو حسد سے کہنے لگا کہ اگر لوگ خطبہ عتبہ کا سنکر پھر جاوینگے تو وہ
سردار قوم کا ہو جاویگا [illegible] عتبہ سا ہی قوم مین بڑا گویا اور وسیع البیان ہی اور وجاہت و سرداری ہین

دسترس دنیا

تو اب ہم ہرگز یہانسے یون ہی نہ پھر جاوینگے کہ بعد محاربہ اپنے غلبہ کے ہم اپنا عوض نہ لیوین اور راوی
کہتے ہین کہ پھر چند آدمی قریش سے آگے بڑھے یہانتک کہ وارد حوض مسلمین ہوے اور اُن لوگون مین حکیم بن حزام بھی تھا
تب مسلمین نے قصد کیا اُنکے تخلیہ یعنی ارادہ اُنکے دفاع کا کیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا چھوڑو انکو یعنی اُنسے مزاحم و
معترض نہو آخر وہ لوگ اُس چشمہ پر آئے اور اُسمین پانی پیا اور جس جس نے اُسمین سے پانی پیا وہ مارا گیا سواے حکیم
بن حزام کے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ ابو اسحاق وغیرہ کے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے
اُنھون نے کہا حکیم بن حزام نے دو مرتبہ ہلاک ہونے سے نجات پائی اس لیے کہ ارادہ باری تعالی مین اُسکے
واسطے بہرہ مندی خیر سے تھی چنانچہ ایک اُسوقت جب رسولخدا صلعم بعزم ہجرت اپنے گھر سے سامنے مردم چند قریش کے
برآمد ہوے تھے اور وہ لوگ بقصد آنحضرت علیہ السلام تاک مین بیٹھے تھے تب حضرت نے سورہ یس پڑھکر مشت
خاک اُنکے سرون پر پھینکی پس اُنمین سواے حکیم بن حزام کے کوئی نہ بچا تھا اور دوسرے روز بدر جب مشرک
وارد حوض مسلمین ہوئے پس جو جو اُس روز وارد حوض ہوا وہ قتل ہوا سواے حکیم کے اور جب قوم مشرکین کو اطمینان
فی الجملہ حاصل ہوئی تو اُنھون نے عمیر بن وہب الجمحی کو جو مرد قداح اندازہ مین تھا بھیجا تا اندازہ و شمار لشکر اسلام کا کرے
چنانچہ اُس نے اپنے گھوڑے کو گرد لشکر جولان کیا اور زیر وادی اُترا اور بلندی پر چڑھا اس لیے کہ شاید مسلمانون
کی کوئی مدد یعنے مردم دیدبان و جاے بلند دیدبانی یا کمین گاہ ہو بعد ازان واپس آیا اور یہ بیان کیا مسلمانون
کے یہان نہ مدد ہے نہ کمین اور جمعیت مردم کچھ زیادہ تین سو آدمی ہونگے اور اُنکے ساتھ ستر شتر اور دو گھوڑے
ہین بعد ازان اُسنے کہا اے گروہ قریش سختیان انکے موت کی اُٹھانے والیان ہین اور شتران یثرب موت آنے والی
کے اُٹھانے والے ہین یعنی اُنکے اونٹون پر بار موت لدا ہوا ہے اور یہ وہ قوم ہین کہ اپنی تلوارون کے سواے کوئی
جاے امان پناہ نہین رکھتے کیا تم اُنکو نہین دیکھتے ہو کہ یہ لوگ خاموش رہتے ہین اور زبانین مانند افعی مار کے لبون
پر پھرتی ہین گویا ذوق شہادت مین ہونٹھ چاٹتے ہین واللہ مین ایسا نہین دیکھتا کہ کوئی اُنمین مارا جاوے جبتک
وہ کسی کو مار نہ لیوے پھر جب کہ وہ بقدر اپنے عدد و شمار کے تم مین سے قتل کرینگے یعنی جتنے وہ ہین اُتنے ہی
تم مین سے مارینگے تو پھر زندگی کا کیا مزہ ہے اور پھر زیست بخیر نہین ہے پس چاہیے کہ اس بارہ مین تم باہم مشورہ
کرو اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یونس بن محمد الظفری نے اپنے باپ سے اُنھون نے
بیان کیا کہ جسوقت عمیر بن وہب نے قریش سے یہ کلام کیے تو اُن لوگون نے ابو اسامہ الجشمی کو براے
تفحص احوال روانہ کیا اور وہ سوار تھا پس گرد لشکر اسلام پھر کر واپس آیا قریش نے پوچھا تو نے کیا دیکھا
اُسنے کہا وہان تو مین نے جلد دیکھا نہ مدد نہ حلقہ [illegible] نہ کثرت جمعیت نہ گھوڑے
ہین ولیکن واللہ [illegible] قوم کو ایسا دیکھا کہ وہ اپنے [illegible] کی طرف [illegible] اور مین نے دیکھا

تو اول قتیل حارثہ بن سراقہ تھے جنکو حبان بن الالعرقہ نے شہید کیا اور بعض نے کہا کہ اول قتیل انصار میں عمیر بن الحمام تھے جنکو خالد بن الاعلم العقیلی نے شہید کیا اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا میں نے یکوں میں کسی سے نہیں سنا کہ وہ سوائے حبان بن عرقہ کو کہتا ہو یعنی انصار میں سے جو اول قتیل ہے اسکا قاتل سوائے حبان کے دوسرا نہ تھا راوی کہتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بعہد خلافت اپنے اپنی مجلس میں عمیر بن وہب سے فرماتے تھے کہ ای عمیر تو ہی ہے کہ روز بدر اندازہ و شمار ہم لوگوں کا مشرکین کی جانب سے کرتا تھا کہ بالائے وادی چڑھتا تھا اور اسکی نشیب میں اُترتا تھا گویا میں تیرے گھوڑے کو دیکھتا تھا کہ وہ گرد بگرد پھر رہا تھا اور تو مشرکین کو ہمارے یہاں کی خبر دے رہا تھا کہ وہاں نہ کمینگاہ ہے اور نہ دیدبان ہیں اُس نے کہا ہاں واللہ یہ سچ ہے یا امیر المومنین اور میں شرمندہ و پشیمان ہوتا ہوں اسلیے کہ واللہ میں وہی ہوں جو اُس روز اُن لوگوں میں سے باعث جنگ ہوا ولیکن حق تعالی نے ہمکو اسلام عطا کیا اور ہدایت فرمائی اور جو کچھ مجھ میں شرک تھا وہ بہت زیادہ ہے اس سے جو میں نے کیا یعنی خبر دینا مشرکین کا احوال مسلمین سے یہ سُنکے حضرت عمرؓ نے فرمایا تو نے سچ کہا اور راوی کہتے ہیں کہ عتبہ نے حکیم بن حزام سے کلام کیا اور یہ کہا کہ بسوائے ابن الحنظلیہ کے اور کسی کے نزدیک خلاف نہیں ہے یعنی میری رائے سے پس تو اُسکے پاس جا اور میرا پیام پہونچا کہ ہر آئنہ عتبہ اپنے حلیف کا خون بہا خود اپنے ذمہ لیتا ہے اور اُس کاروان کا بھی ضامن ہوتا ہے جو نخلہ میں تاراج ہوا چنانچہ حکیم کہتا ہے کہ میں ابوجہل کے پاس گیا تو اُسوقت اُسکے سامنے اُسکی زرہ رکھی ہوئی تھی اور اُسمیں وہ خوشبوئیں ملتا تھا میں نے اُس سے کہا کہ عتبہ نے مجکو تیرے پاس بھیجا ہے تو وہ مجھپر غصے سے متوجہ ہوا اور کہنے لگا کیا عتبہ کو سوائے تیرے کوئی اور نہیں ملا جو وہ اُسکو میرے پاس بھیجتا تب میں نے کہا آگاہ ہو واللہ اگر اُسکے سوائے کوئی اور شخص مجکو بھیجتا تو میں اس کام کے لیے نہ آتا ولیکن میں آیا ہوں واسطے اصلاح کرانے درمیان مردم کے اور ابو الولید سردار قوم کا ہے پس ابوجہل یہ سُنکے دوبارہ غضب میں آیا اور کہا تو بھی کہتا ہے کہ وہ سردار قوم ہے میں نے کہا میں اُسکو رئیس قوم کہتا ہوں بلکہ سارے قریش اُسکو رئیس کہتے ہیں تب ابوجہل نے عامر کو حکم کیا کہ وہ اپنے بھائی کے قصاص کے لیے پیش قوم برہنہ ہوکر فریاد کرے اور خود کہنے لگا ای قوم عتبہ بھونکتا ہے اُسکو ستو پلاؤ یعنی شدت گرسنگی میں وہ ایسی ایسی باتیں کہتا ہے یہ سنکے سارے مشرکین کہنے لگے عتبہ بھونکتا ہے اُس کو ستو پلاؤ پس یہ باتیں جو مشرکین عتبہ کے ساتھ کرتے تھے تو ابوجہل خوش ہوتا تھا یعنی اُسکی تفضیح اور توہین سے مسرور ہوتا تھا حکیم کہتا ہے تب میں منبہ بن الحجاج کے پاس گیا اُس سے بھی میں نے وہ کلام کیا جو ابوجہل سے کہا تھا تو میں نے اُسکو ابوجہل سے بہتر پایا اُسنے کہا جس بات کے لیے تو آیا ہے اور جس بات کا عتبہ طالب ہے

سب سے بہتر ہی پس عتبہ نے کہا ای قوم مین تمکو قسم دیتا ہون خدا کی درباره ان لوگون کے جنکے چہرے شمع کے
مانند روشن ہین تو اُنکو تم مقابل کرتے ہو اُنکے چہرون سے جنکی صورتین سانپون کی سی ہین یعنی ان شمع رُخون
کو کیون سامنے افعی شکلون کے کرتے ہو پھر جب عتبہ اپنے کلام سے فارغ ہوا تو ابوجہل قوم سے مخاطب ہو کر کہنے
لگا کہ عتبہ تم لوگون کو ایسی باتون کا مشورہ اسلیے دیتا ہی کہ اُسکا بیٹا محمد کے ساتھ ہی اور محمدؐ اُسکا ابن عم ہی وہ نہین چاہتا
کہ اُسکا بیٹا اور اُسکے چچا کا بیٹا مارا جاوے پھر عتبہ سے مخاطب ہو کر بولا کہ واللہ تیرا جادو بر ہوگیا اور جب دونون
حلقے رکاب کے مل گئے یعنی دونون لشکر مقابل ہوگئے تو نامرد ہوگیا اور اب تو ہمارے درمیان سے باز رہا جاتا ہی
اور ہم لوگون کو بھی پھیرتا ہی ایسا نہین ہوسکتا واللہ ہم ہرگز نہ پھرینگے جب تک کہ خدا درمیان ہمارے اور محمدؐ
کے کچھ حکم فیصل کرے یہ سن کے عتبہ غضبناک و خشمگین ہو کر بولا ای مصفر استہ یعنی ای گوزمارنے والے
عنقریب تجکو معلوم ہوگا کہ ہم مین اور تم مین کون بڑا نامرد ہی اور کون بڑا اصلح ہی اور قریب ہی کہ قریش نامرد
اور مفسد قوم کو پہچان لینگے اور یہ میری راے تھی کہ مین نے امر کیا اور تو ام عمرو کولا ولدی کی خوش خبری دے
بعد ازان ابوجہل پاس عامر بن الحضرمی کے جو برادر مقتول نخلہ کا تھا گیا اور کہا یہ تیرا حلیف یعنی عتبہ چاہتا ہی کہ
لوگون کو پھیر لیجاوے اور تو اپنا عوض خون اپنی آنکھون سے دیکھتا ہی کہ سامنے اور عنقریب ہی اور یہ عتبہ
لوگون مین تفرقہ ڈالتا ہی اور اُسنے خون تیرے بھائی کا اپنے ذمے لیا یعنی اُسکے خون بہا کا تحمل خود کیا ہی
اور اُسکو گمان ہی کہ تو اپنے بھائی کا خون بہا لیکر راضی ہو جائیگا کیا تجکو شرم نہین آتی کہ تو اپنے بھائی کی دیت
لیگا اس حالت مین کہ اب تو اپنے بھائی کے قاتل پر قادر ہو چکا ہی اُٹھ کھڑا ہو اور لوگون کے سامنے اپنی
شرم اور عذر اپنا بیان کر آخر عامر بن الحضرمی مستعد ہوا اور ایسا کیا کہ اپنے چوتڑ کھول کے خاک ڈالی اور نام
اپنے بھائی مقتول کا لیکر فریاد کرنے لگا کہ واعمراہ اور ان حرکات سے ارادہ اُسکا یہ تھا کہ عتبہ کو شرمندہ کرے
کیونکہ درمیان قریش کے وہ اُسکا حلیف تھا آخر وہ راے لوگون کی جسپر اُنکو عتبہ نے آمادہ کیا تھا فاسد
ہوگئی یعنی بدل گئی اور عامر نے حلف کیا کہ یہانسے نہ پھرونگا جبتک کہ اصحاب محمدؐ مین سے کسی کو قتل کرون
اور مشرکین نے عمیر بن وہب کو حکم کیا کہ تو ان لوگون کو متفرق و منتشر کردے تا آنکہ عمیر سوار ہوا اور مسلمین مین
در آیا تاکہ اُنکی صف کو توڑ دیوے مگر مسلمین اپنی صفون مین ثابت قدم و قائم رہے اور وہانسے نہ ہٹے اور ابن
الحضرمی آگے بڑھا اور قوم پر حملہ کیا تا آنکہ جنگ شروع ہوگئی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے حکیم
بن حزام سے روایت کی ہی اُسنے کہا جب ابوجہل نے لوگون کی راے کو برہم کردیا اور درمیان اُنکے پہلے جو باعث
جنگ ہوا وہ عامر بن الحضرمی تھا اسکے بعد وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر مقابلے پر آیا تو اول جو اس سے لڑنے کو
لشکر اسلام سے گیا وہ مہجع مولی عمر کے تھے چنانچہ عامر نے اُنکو شہید کیا اور گروہ انصار مین سے جو شہید ہوے

بنی صلعم کو دیکھا کہ روز بدر وہ اپنی صفین آراستہ کیے ہوئے تھا ہم راج [illegible] ہوئے تھے پھر مین [illegible] دیکھا
کہ وہ تلوار نہین نکالتے تھے بلکہ اُنکے ہاتھون مین کمانین تھا ہوئی [illegible] ہے تھے اور اپنی صفون
مین قریب قریب اسطرح سلے ہوئے تھے کہ درمیان اُن صفون کے کچھ شگاف نہ تھا اور دوسرون نے اُسدم تلوار
میان سے لی جب مشرکین بہت قریب آگئے تھے پس مجھکو اس بات سے بہت تعجب ہوا آخر مین نے بعد اس
واقعہ کے مہاجرین مین ایک شخص سے باعث پوچھا اُسنے کہا ہم لوگون کو رسول خدا صلعم نے حکم کیا تھا کہ ہم تلوار
نہ کھینچین جب تک کہ مشرکین ہمپر آپڑین اور ہم کو گھیر لیوین اور راوی کہتے ہین کہ جب طرفین سے لوگ
مقابل ہوئے اور اسود بن عبدالاسد مخزومی جسوقت حوض مسلین کے قریب آیا تو کہنے لگا مین نے خدا سے
عہد کیا ہو کہ مین جا کر حوض مسلین سے ضرور پانی پیونگا پھر اُسکو یا تو مین توڑ ڈالونگا یا قریب اُسکے مارا جاؤنگا
یعنی یا تو مارا ہی جاؤنگا یا اُسکو توڑ ہی ڈالونگا آخر اسود حملہ کرکے حوض سے قریب آیا تب اُسکے روکنے کو حضرت
حمزہ بن عبدالمطلب آگے بڑھے اور اُسکو ایک ایسی تلوار ماری کہ اُسکا ایک پانون کٹ گیا مگر وہ اُچھل کر حوض
مین جا ہی پڑا اور اپنے دوسرے پانون سے جو سالم تھا حوض کو بگاڑ دیا اور اُس سے پانی بھی پی لیا اور حضرت حمزہ
بھی اُسکے پیچھے لگے ہوئے برجستہ جا پہونچے اور اُسی حوض کے اندر اُسکو قتل کیا اور سارے مشرکین اپنی صفون مین سے
یہ حال دیکھ رہے تھے اور خیال کرتے تھے کہ مسلمان غالب رہینگے بعد ازان لوگون مین ایک دوسرے سے مقابلہ ہونے لگا

ذکر ممانعت فرمانا رسول خدا صلعم کا انصار کو قتال کرنے سے سب کے پہلے اور حکم کرنا مہاجرین کو واسطے مقابلے مشرکین کے اور غالب آنا علی وحمزہ وغیرہ کا رضی اللہ عنہم

پھر جب کہ عتبہ وشیبہ اور ولید یہ تینون اپنی صفون سے باہر نکلے اور مبارز طلب کیا تو اُنکے مقابلے کو انصار
مین سے تین جوان برآمد ہوئے کہ وہ معاذ ومعوذ وعوف پسران عفرا بنی الحارث سے تھے اور بعضون نے
کہا اُنمین تیسرا شخص عبداللہ بن رواحہ تھا اور راوی نے کہا ہمارے نزدیک ثابت یہ ہو کہ وہ تینون پسران عفرا
تھے پس آنحضرت صلعم کو پسران عفرا کے نکلنے سے حیا آئی اور ناپسند ہوا کہ اول قتال مشرکین سے درمیان انصار
کے واقع ہو بلکہ منظور ہوا کہ یہ شوکت واسطے فرزندان عم اپنے اور واسطے اپنی قوم کے ہو لہذا پسران عفرا کو حکم کیا
کہ اپنی صفون مین پھر جاوین اور اُنکے حق مین دعاے خیر فرمائی کہ جزاکم اللہ خیرا بعد ازان مشرکین کے
کسی منادی نے پکار کر کہا ای محمد ہمارے مقابلے کو ہماری قوم سے ہمارے ہمسرون کو بھیجو یعنی قبائل قریش
مین سے جو تمھارے ساتھ ہین اُنکو بھیجو تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا ای بنو ہاشم اُٹھو اور قتال کرو اور
خیال کرو کہ ہرگاہ مشرکین واسطے باطل کے لڑنے آئے ہین اور چاہتے ہین کہ نور خدا کو بجھا دیوین تو
چاہیے کہ تم اُس حق پر قتال کرو [illegible] تمھارا [illegible] یہ سنکے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اور

بہتر ہی ہو نے کہا پس مین عتبہ کے پاس پھر گیا تو مین نے انکو کلمات قریش سے غیظ و غضب مین پایا اس لیے
کہ وہ تمام لشکر مین پھر چکا تھا اور مشرکین کو فہمایش کرتا تھا کہ قتال سے باز رہین اور ان لوگون نے باز رہنے سے
انکار کیا تھا لہذا عتبہ غصے مین تھا اور اپنے ناقے سے اتر کے اپنی زرہ پہنی اور لوگون نے اسکے لیے ایک خود
باندازہ سر اسکے تلاش کیا تو لشکر مین کہین ایسا خود نہ ملا جو اسکے سر پر درست آوے اسلیے کہ وہ بزرگ سر
تھا جب ایسا خود نہ ملا تو اسنے سر پہ پیچہ باندھا بعد ازان باہر نکلا اور اپنے بھائی شیبہ اور اپنے بیٹے ولید کے
آگے چلا ناگاہ ابوجہل ماوہ اسپ پر سوار صف مین کھڑا تھا پھر جسوقت عتبہ کا سامنا ہوا تو عتبہ نے اپنی
تلوار کھینچی لوگون نے کہا واللہ یہ ابوجہل کو قتل کریگا مگر اسنے گھوڑی ابوجہل کی کوچون پر تلوار ماری کہ وہ
گھوڑی تڑپ کر گر پڑی مین نے کہا آج کا سا ماجرا مین نے نہین دیکھا پھر عتبہ نے ابوجہل سے کہا پیدل
ہو کہ آج سوار رہنے کا دن نہین ہی اور ساری قوم تیری پیادہ ہی پس ابوجہل اترا اور عتبہ نے کہا عنقریب
تو جانیگا کہ ہم مین سے کون بدخواہ اپنی قوم کا ہی بعد ازان عتبہ نے مبارز طلبی کی اور یہان رسول خدا
صلعم اپنے عریشہ مین تھے اور اصحابؓ اپنی صفون مین قائم تھے پس اسوقت حضرت بباعث غلبۂ نیند کے لیٹ گئے
تھے اور حکم کیا تھا کہ جب تک مین تمکو اذن جہاد نہ دون تم لوگ قتال نہ کیجیو اور اگر مشرکین تمھارے قریب آوین تو
انکو تیر مار کر دفع کیجیو مگر تلوار نہ کھینچنا جب تک کہ وہ تمکو گھیر لیوین چنانچہ جس وقت مشرکین مقابل ہوئے اور عتبہ
طالب مبارز ہوا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ قوم بہت قریب آگئے اور ہمسے بھڑ گئے ہین
اور جگایا رسول خدا صلعم کو اور اسوقت حضرت خواب دیکھ رہے تھے کہ خدا نے حضرت کو جمعیت مشرکین کی
خواب مین قلیل دکھلائی اور بعض اصحاب کی نگاہون مین بھی انکو تھوڑا دکھلایا پس حضرت فوراً بیدار ہوے
اور اپنے دونون ہاتھ اٹھائے ہوئے اپنے پروردگار سے حسب وعدہ اسکے دعاے فتح کرتے تھے اور یہ کہتے
تھے کہ ای پروردگار اگر جماعت مسلمین مغلوب ہو جاوینگے تو شرک غالب ہو جائیگا اور دین تیرا قائم نہ رہیگا اور ابوبکر رضی
اللہ عنہ اسوقت عرض کرتے تھے کہ واللہ البتہ حق تعالی آپکو فتح دیگا اور ضرور آپکا منہ روشن کریگا اور اسوقت
ابن رواحہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین آپ کو مشورہ دیتا ہون و حالانکہ رسول خدا صلعم امر الٰہی کو بہتر جانتے
ہین اور اعظم تر ہین اس بات سے کہ انکو مشورہ دیا جائے یعنی وہ مشورہ مردم سے مستغنی ہین اور وہ
مشورہ ابن رواحہ کا یہ تھا کہ حق تعالی بزرگتر و برتر ہی اس بات سے کہ آپ اسکو وعدہ یاد دلائین حضرت نے
جواب دیا ای ابن رواحہ کیا مین حق تعالی سے اسکے وعدے کو طلب نکرون کہ وہ خلف وعدہ
نہین ہی غرضکہ عتبہ بقصد قتال آگے بڑھا جب اس سے حکیم بن حزام نے کہا ای ابوالولید جلدی نہ کر ٹھہر جا کہ
تو جس امر سے اور [illegible] بیان کیا کہ مین نے اصحابؓ

فرمایا تو بیٹھ جا پھر جب اور لوگ عتبہ سے لڑنے کو گئے تو ابو حذیفہ نے اپنے باپ کے قتل پر اُن لوگون کی اعانت کی اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے **روایت** کی ہی کہ شیبہ اپنے بھائی عتبہ سے تین برس بڑا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطہ معمر بن راشد اور زہری کے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے روایت کی ہی کہ روز بدر جب ابوجہل دعاے فتح مانگتا تھا اور یہ کلمات کہتا تھا اَللّٰهُمَّ اَقْطَعُنَا لِلرَّحِمِ وَاٰتَانَا بِمَا لَا نَعْلَمُ فَاَحِنْهُ الْغَدَاةَ الخ یعنی اے پروردگار جسنے ہم مین قطع یعنی قرابت شکنی کی ہی اور ہمارے پاس وہ باتین لایا جو ہم نہین جانتے ہین تو اُسکو کل صبح کو ہلاک کر چنانچہ حق تعالی نے اس باب مین یہ آیت نازل فرمائی اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ یعنی اگر تم حکم فیصل چاہتے ہو تو حکم فیصل تم کو آچکا اور اگر باز رہو گے تم اپنے شر سے تو یہ تمھارے حق مین بہتر ہو گا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطہ عمر بن عقبہ کے شعبہ مولا ابن عباس سے **روایت** کی ہی کہ شعبہ نے کہا مین نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے جب لوگ آمادہ جنگ ہوے اُسوقت حضرت صلعم پر اند کے بیہوشی طاری ہوئی یعنی وہ حالت جو وقت نزول وحی ہوا کرتی تھی پھر جب وہ حالت مرتفع ہوئی تو حضرت نے مومنین کو خوشخبری دی کہ جبرئیل مع لشکر ملائک میمنہ لشکر پر نصرت کو آتے ہوئے ہین اور میکائیل بالشکر دگر میسرہ پر نازل ہین اور اسرافیل ساتھ اور ایک لشکر ہزار فرشتون کے وارد ہین اور اُس روز ابلیس صورت سراقہ بن جعشم مدلجی کے بنکر مشرکین کو اغواے جنگ کرتا تھا اور اُنکو ورغلاتا تھا کہ اُن لوگون مین کوئی تمپر غالب نہ آویگا مگر جسوقت اُس دشمن خدا یعنی ابلیس نے جنود ملائکہ معائنہ کیا تو اپنے پچھلے پاؤن ہٹا اور کہنے لگا مین تمسے بری و بیزار ہون کیونکہ جو کچھ مین دیکھتا ہون وہ تم نہین دیکھ سکتے ہو پس جسوقت اُسکا یہ کلام حارث بن ہشام نے سنا تو اُسکو سراقہ سمجھکر اُس سے لپٹ گئے اور اُسنے حارث کے سینے پر دھکا مارا تو حارث گر پڑے اور ابلیس چلا گیا کہ وہ اپنے لیے پناہ نہین دیکھتا تھا یہانتک کہ وہ دریا مین گھس گیا اور اپنے دونون ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے لگا کہ اے پروردگار تو نے اپنا وہ وعدہ جو مجھسے کیا ہی پورا کر (یعنی وعدہ مہلت تا قیامت) اور ابوجہل اپنے اصحاب کے آگے آگے ان کو جنگ پر اُبھارنے لگا اور اُنسے کہنے لگا کہ تم دھوکے مین نہ آؤ اس بات سے کہ سراقہ بن جعشم تمسے باز رہا اور بھاگ گیا کیونکہ سواے اسکے نہین ہی کہ وہ محمد اور اُسکے اصحاب کی میعاد و مصالحہ پر تھا عنقریب اُسکو معلوم ہو گا کہ جب ہم پھرتے ہوئے مقام قدید مین جاوینگے تو دیکھو ہم اُسکی قوم کے ساتھ کیا کرتے ہین اور تم لوگ قتل ہونے عتبہ اور شیبہ پسران ربیعہ اور ولید سے بھی ہول و خوف مین نہ پڑو اسلیے کہ اُنھون نے طیش دینے مین آکر وقت جنگ بہت جلدی کی اور قسم ہی خدا کی کہ آج ہم نہ پھرینگے یہانتک کہ محمد اور اُنکے

علی بن ابیطالب اور عبیدہ بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف رضی اللہ عنہم اُٹھ کھڑے ہوے اور بجانب میدان
متوجہ ہوے اور ان لوگون کے سرون پر بیضے تھے یعنی خود ہاے جھالر دار کہ وہ انکو نہین پہچان سکتے تھے تب
عتبہ نے کہا کچھ تم لوگ کلام کرو تاکہ ہم تمکو پہچانین اسلیے کہ اگر تم ہمارے ہمسر ہوگئے تو ہم تمسے مقابلہ کرینگے یہ سنکے
حضرت حمزہ نے جواب دیا کہ مین ہون شیر خدا اور شیر رسول کا تب عتبہ نے کہا ہان یہ ہمسر بزرگ ہے اور بولا کہ مین
بھی اپنے حلیفون کا شیر ہون اور یہ دونون تمھارے ساتھ کون ہین حمزہ نے کہا علی بن ابی طالب اور عبیدہؓ
بن الحارث وہ بولا یہ دونون بھی ہمسران بزرگ ہین چنانچہ ابن ابی الزناد نے اپنے باپ سے سنکر نقل
کیا کہ ہمنے عتبہ سے ایسا کلمہ حقیر کبھی نہین سنا تھا جو کہ اُسنے کہا اَنَا اَسَدُ الْحُلَفَاءِ یعنی حلفاء الاجمعہ یعنی مردم
فریادی بعد ازان عتبہ اپنے بیٹے ولید سے بولا اُٹھو اے ولید پس ادھر ولید کھڑا ہوا اور اُدھر علیؓ اُٹھے اور
حضرت علی کوتاہ قد تھے پھر دونون نے باہم یک چند تیغزنی کی آخر علی علیہ السلام نے ولید کو قتل کیا
بعد ازان اُدھر سے عتبہ آیا اور ادھر سے حمزہ چلے اور دونون نے باہم یکدیگر وار تلوار کیا آخر حضرت
حمزہ نے عتبہ کو قتل کیا بعد ازان شیبہ کھڑا ہوا اور اُسکے مقابلے پر عبیدہ بن الحارث اُٹھے اور وہ اُس
عرصہ مین درمیان اصحاب نبی صلعم کے بہت سن دار تھے تا آنکہ شیبہ نے نوک تلوار کی عبیدہ کی پنڈلی پر
ماری کہ پر گوشت کٹ گیا تب حمزہ اور علی نے شیبہ پر حملہ کر کے اُسکو بھی قتل کیا اور دونون صاحب ملکر عبیدہ
کو زخمی اُٹھا لائے اور صف کے ایک کنارے اُتار دیا اُنکی پنڈلی کا گودا خون کے ساتھ بہا جاتا تھا اُسوقت عبیدہ
نے کہا یا رسول اللہ کیا مین شہید نہین ہون فرمایا البتہ تو شہید ہے تب عبیدہ نے کہا واللہ اگر ابو طالبؓ زندہ
ہوتے تو وہ خوب وبہتر جانتے کہ ہم اُنکے قول کے زیادہ تر مستحق ہین جسوقت اُنھون نے یہ اشعار پڑھے
تھے + كَذَبْتُمْ وَبَيْتُ اللهِ نُخْلِيَ مُحَمَّدًا + وَلَمَّا نُطَاعِنْ دُونَهُ وَنُنَاضِلِ + وَنُسْلِمُهُ حَتَّى نُصَرَّعَ حَوْلَهُ + وَ
نَذْهَلَ عَنْ أَبْنَائِنَا وَالْحَلَائِلِ + یعنی تم جھوٹے ہو قسم خانہ کعبہ کی کہ ہم محمد کو تنہا چھوڑ دینگے حالانکہ ابھی ہمنے
نہ نیزے مارے نہ تیر چلائے اور مصرعہ ثالث مین نسلمہ بھی ہوا ب تسم معطوف ہے نخلی پر یعنے اور تم
جھوٹے ہو قسم ہے بیت اللہ کی کہ ہم چھوڑ دینگے محمد کو یہانتک کہ ہم مارے جاوینگے گرد اسکے
اور بھول جاوینگے ہم اپنے فرزندان اور زنان کو اور یہ آیت انھین دونون کے حق مین نازل ہوئی
هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ یعنی یہ دونون اپنے پروردگار کے واسطے مخاصمہ اور معارضہ کرتے
ہین اور حمزہ رضی اللہ عنہ عمر مین نبی صلعم سے چار برس زیادہ تھے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ آنحضرت
صلعم سے تین برس بڑے تھے اور راوی کہتے ہین جسوقت عتبہ بن ربیعہ نے میدان مین مبارز طلبی
کی تھی تو ابو حذیفہ بیٹے عتبہ کے اپنے باپ سے لڑنے اُٹھے مگر رسول خدا صلعم نے اُنکو روک لیا

راوی نے اس آیت کی تفسیر مین بیان کیا ہو یعنی اگر وہ لوگ زبانی بھی اقرار کرین کہ ہم مسلمان ہین
تو چاہیے کہ تو اُنسے یہ اقرار محض اُنکا قبول کرلے وَاِنْ یُّرِیْدُوْٓا اَنْ یَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ
هُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا
مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ یعنی اور اگر وہ اس
اقرار مین ارادہ فریب دینے کا رکھتے ہون تو حق تعالے تیری جانب سے اُن کو کفالت کرتا ہو کہ وہ
ایسا خدا ہو جس نے تیری مدد کی اپنی نصرت اور نصرت مومنین سے اور مسلمین کے دلون کو باہم
مؤلف اور متفق کر دیا اگر تو مال تمام دنیا کا سارا خرچ کرتا تو بھی اس طرح تالیف قلوب اُنکی
تو نہ کر سکتا ولیکن حق تعالی نے درمیان اُن کے ایسی الفت ڈال دی ہو کہ وہ غالب حکمت والا ہو
راوی نے تفسیر مین اس آیۃ کے کہا ہو یعنی الفت ڈالی ہو اُن کے دلون مین قبول اسلام پر اور
واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطۂ عبدالرحمان بن محمد بن ابی الرجال وعمرو بن عبداللہ کے محمد بن
کعب القرظی سے روایت کی ہو کہ اُنھون نے کہا کہ روز بدر حق تعالی نے مومنین کو ایسی قوت و توانائی
عطا فرمائی تھی کہ اگر صبر و استقامت کرین تو وہ بیس آدمی دوسو مشرکین پر غالب رہین اور روز بدر حق سبحانہ
تعالے نے دو ہزار فرشتون سے اُن کی تائید کی پھر جب کہ حق سبحانہ تعالی نے بعلم ظہوری معلوم
کیا کہ مسلمانون مین ناتوانی ہو تو اُن سے تخفیف کی یعنی مقابلہ دہ چند سے کم کرکے دوچند پر مقرر رکھا
پھر جبکہ رسول خدا صلعم نے بدر سے مراجعت فرمائی تو حق مین اُن لوگون کے جو دعوی اسلام کا شک کرتے
تھے اور وہ بدر مین مارے گئے اور حق مین اُن ساتون آدمیون کے جنکو بعد لانے اسلام کے شک تھا اور
اُنکو اُنکے باپ نے روک رکھا اور آخر کو وہ اُس روز مشرکین کے ساتھ مارے گئے کہ اُنمین ایک ولید بن عتبہ بن
ربیعہ تھا کہ ذکر ان لوگون کا حدیث ابن ابی حبیبہ مین مذکور ہوا اور حق مین اُن مسلمانون کے جو مکے مین رہ گئے تھے
اور استطاعت و توفیق ہجرت کی نہوئی تھی پس ان سب کے حق مین خدائے عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی
اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِیْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا
اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا الآیات یعنی جو لوگ اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہین نافرمانی
کرنے سے تو فرشتے جب اُنکی روحین قبض کرتے ہین اُسوقت کہتے ہین تم کس خیال و غفلت مین تھے
وہ کہتے ہین ہم دنیا مین ناتوان اور بےبس تھے تو فرشتے کہتے ہین کیا زمین خدا کی وسیع نہین ہو کہ تم اُسمین
چلے جاتے اور واقدی نے کہا جب مہاجرین نے اُن مسلمانون کو جو مکے مین رہ گئے تھے ہجرت کرنے کے لیے
لکھ بھیجا تو جندب بن ضمرۃ الجندعی نے کہا کہ مین میرے رہجانے سے کوئی عذر وحیلہ میرا پیش خدا

اصحاب کو رسیون مین باندھ لاوینگے پس اسوقت مین کسی کو تم مین ہرگز نہ پاوٗ نگا یعنی رخصت نہ دونگا کہ
اُنمین سے کسی کو قتل کرے ولیکن اُنکو قید و بند مین گرفتار رکھو تاکہ ہم اُنکو زجر کرین اور یاد دلاوین
اُن باتون کو جو اُنھون نے کہا ہی کہ اُنھون نے تمھارا دین چھوڑا اور جسکو تمھارے باپ دادا پوجتے تھے
اُس سے منحرف ہوگئے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ ابن ابی حبیبہ وغیرہ رواۃ کے حضرت عائشہ
ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا کہ روز بدر رسول خدا صلعم نے شعار
مہاجرین کا یا بنی عبد الرحمن مقرر کیا تھا (یعنی جو کوئی یہ کلمہ کہکر آواز دیتا تھا تو معلوم کیا جاتا تھا کہ وہ مہاجرین
مین سے ہی) اور شعار خزرج کا یا بنی عبد اللہ مقرر کیا تھا اور شعار قبیلہ اوس کا یا بنی عبد اور واقدی
علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے زید بن علی سے روایت کی ہی کہ روز بدر شعار رسولؐ خدا کا یا منصور امت
تھا اور راوی کہتے ہین کہ قریش مین سے سات نوجوان تھے کہ وہ اسلام لائے تھے اور اُنکے باپون نے
اُنکو قید کر رکھا تھا چنانچہ وہ لوگ بھی اپنے پدر کے ہمراہ بدر مین آئے تھے اور وہ سب شک و شبہات
مین تھے یعنی ہنوز اسلام اُنکا کامل نتھا ازانجملہ قیس بن ابو الیدبن المغیرہ تھا اور ابو قیس بن الفاکہ
بن المغیرہ اور حارث بن زمعہ اور علی بن امیہ ابن خلف و عاص بن منبہ بن الحجاج اور دو اور تھے پھر جب
یہ لوگ بدر مین آئے تو قلت اصحاب نبی صلعم دیکھکر کہنے لگے کہ اُنکے دین نے اُن کو مغرور کردیا ہی اور یہ
لوگ اب مارے جاوینگے چنانچہ اس مقدمہ مین حق تعالی فرماتا ہی اِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي
قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ غَرَّ هَؤُلَاءِ دِينُهُمْ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ یعنے مردم منافق اور
جنکے دلون مین مرض ہی یعنی شرک و شک ہی وہ کہتے ہین کہ ان مسلمانون کو اُنکے دین نے مغرور و بے پروا
کردیا ہی وحالانکہ جو کوئی خدا ہی پر توکل و تکیہ رکھتا ہی تو حقتعالی غالب صاحب حکمت ہی بعدازان حقتعالی
نے حال کفار کا بدترین مذمت سے ذکر کیا إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ
الَّذِينَ عَاهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ إِلَى آخِرِ قولہ فَشَرِّدْ بِهِمْ
مَنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ یعنی قوم کفار پیش خدا بدترین جانورون مین ہین پس وہ ایمان نلاوینگے
اور یہ وہ ہین جنسے تو نے عہد مقرر کیا بعدازان اُنھون نے عہد شکنی کی بار بار اور ڈرتے نہین ہین
اگر تو اُن کو ہنگام جنگ پاوے تو بھگا دے اُن کے پیچھے والون کو شاید وہ عبرت پذیر ہون
اور راوی نے کہا کہ من خلفھم سے مراد یہ ہی کہ قبائل عرب سے جو پیچھے قریش کے ہین وہ
سب قتل کیے جاوین وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
اور اگر وہ واسطے صلح کے جھکین تو تو بھی اُنکی طرف مائل ہو مگر توکل و تکیہ خدا ہی پر رکھ کہ وہ بڑا سننے جاننے والا ہی

انہ یعلمہ بشر لسان الذی یلحدون الیہ اعجمی یعنی ہم خوب جانتے ہین جو وہ کہتے ہین کہ اسکو ایک بشر تعلیم کرتا ہی وحالانکہ زبان اُس شخص کی جس کی طرف پھیرتے ہین اور نسبت دیتے ہین وہ غیر عرب ہی اور یہ قرآن عربی خالص ہی اور جن مسلمانون کو ابو سفیان اور اُسکے ہمراہی گرفتار کرنے گئے تھے اور وہ مبتلائے مصیبت ہوئے تھے اُنکے حق مین حق تعالی نے یہ آیہ نازل فرمایا الا من اکرہ و قلبہ مطمئن بالایمان نہلے اس آیت سے وعید ہی واسطے کفار کے بعد ازان فرمایا مگر وہ لوگ جو مجبور کیے گئے یعنی کفر اُنکا بالاجبار ہی ولیکن قلب اُن کا جازم ثابت ہی ایمان پر یعنی پس وہ مستثنی ہین کفار سے غرض کہ ابن ابی سرح اُن لوگون مین سے ہی جن کو شرح صدر ہی کفر سے یعنی وہ دل کشادہ ہین واسطے کفر کے بعد ازان حق تعالی نے حق مین اُن لوگون کے جو ابو سفیان کے پاس سے بھاگ کر حضور مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوئے جنھون نے صبر کیا عذاب پر بعد فتنہ کے یہ آیہ نازل فرمایا ثم ان ربک للذین ہاجروا من بعد ما فتنوا الآیہ یعنے یہ وہ لوگ ہین جنھون نے صبر کیا ایذاؤن پر بعد فتنہ ابو سفیان کے بعد ازان رب تیرا واسطے اُن لوگون کے جنھون نے وطن چھوڑا بعد مصیبت پانے کے وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہی محمدؐ بن عمر الواقدی رحمۃ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو اسحق بن محمدؐ نے اسحق بن عبد اللہ سے اُنھون نے عمر بن الحکم سے اُنھون نے کہا اُس روز نوفل بن خویلد بن العدویہ نے پکار کر کہا اے گروہ قریش بہ تحقیق کہ یہ سراقہ وہ سراقہ نہین ہی یعنے اب وہ تمھارا دوست نہین ہی اُس کی قوم کو تم خوب پہچانتے ہو اور اُن لوگون کا تم سے باز رہنا ہر جگہ جانتے ہو پس چاہیے کہ اُس قوم سے خوب لڑو اور مین جانتا ہون کہ پسران ربیعہ یعنے عتبہ و شیبہ نے جنگ کرنے مین بڑی جلدی کی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے رافع سے روایت کی ہی کہ اُنھون نے کہا کہ ہم لوگ اُس روز ہنکارنا ابلیس کا باعث ہزیمت کفار کے اور واے ویلا اُسکی سُنتے اور وہ صورت سراقہ بن جعشم کی بنکر ظاہر ہوا تھا یہان تک کہ وہ بھاگا یعنے جنود ملائکہ دیکھکر گریزان ہوا اور سمندر مین گھس گیا اور اپنے دونون ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے لگا کہ یارب اُوف ما وعدتنی یعنے اے پروردگار وفا کر جو تونے مجھسے وعدہ مہلت تا قیامت فرمایا ہی بعد ازان جب قریش مکے مین آئے تو سراقہ کو ملامت و سرزنش کرتے تھے کہ تو نے روز بدر ایسا ایسا کیا تھا اُس نے قسم کھائی کہ مین نے [illegible] گز ایسا نہین کیا اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بہ واسطہ رواۃ کے شیخ غفار [illegible] تھا قبیلہ رحی سے اُس روز

پیش رفت نہ جائیگا اور ہر چند وہ مریض تھا اپنے عزیزون سے کہنے لگا مجکو یہان سے لے چلو یا عجب ہی کہ مجھے صحت ہو جاوے لوگون نے کہا کسطرف تو جایا چاہتا ہی اُسنے کہا تنعیم کی طرف تب وہ اُسکو تنعیم مین لیگئے اور درمیان تنعیم و مکہ کے چار میل کا فاصلہ ہی مدینے کے راستے پر اُسوقت جندب یہ کہتا تھا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ خَرَجْتُ اِلَیْکَ مُھَاجِرًا یعنی ای پروردگار مین تیرے واسطے وطن چھوڑ کر نکلا ہون پس حق تعالی نے اُسکے باب مین یہ آیہ نازل کیا وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ الآیۃ یعنی جو شخص اپنے گھر سے بارادۂ ہجرت و ترک وطن واسطے خدا و رسول کے نکلتا ہی و بعد ازان اُسکو موت آجاتی ہی تو اجر و ثواب اُس کا پیش خدا ثابت ہو جاتا ہی پھر جب کہ اُن مسلمانون نے جو مکے مین تھے یہ بات دیکھی اور سنی (یعنی پیام مہاجرین اور ہجرت جندب اور نزول آیت سے مطلع ہوئے) تو اُنمین سے جو استطاعت خروج رکھتے تھے وہ نکل گئے اُسوقت ابوسفیان مشرکین مین سے کچھ لوگون کو ہمراہ لیکر اُن مسلمانون کی تلاش مین نکلا پھر اُنکو گرفتار کرکے پھیر لے گیا اور اُنکو قید کیا پس وہ لوگ آفت مین مبتلا رہے پھر جو لوگ اس مصیبت و بلا مین گرفتار تھے اُنکے حق مین حق تعالی نے فرمایا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ فَاِذَآ اُوْذِیَ فِی اللّٰہِ جَعَلَ فِتْنَۃَ النَّاسِ کَعَذَابِ اللّٰہِ الآیۃ اور دو آیتین بعد والی یعنے لوگون مین بعضے ایسے ہین جو کہتے ہین کہ ہم خدا کے ساتھ ایمان لائے ہین مگر جب اُسکو راہ خدا مین کچھ ایذا پہونچتی ہی تو وہ فتنۂ مردم گویا عذاب خدا کا سمجھتا ہی چنانچہ مہاجرین نے اس آیت کو پاس مسلمانان مکہ کے لکھ بھیجا پھر جب اُنکو وہ نوشتہ پہونچا اور جو کچھ اُنکے حق مین نازل ہوا تھا اُنکو معلوم ہوا تب اُن لوگون نے کہا اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ عَلَیْنَا اِنْ لَّا نَعْدِلَ بِکَ اَحَدًا یعنی ای پروردگار ہر آئینہ ہم تیرے لیے اپنے اوپر نذر واجب کرتے ہین اس بات کی کہ اگر تو یہان سے ہماری مخلصی کرے تو ہم تیرے ساتھ کسی کی برابری یعنے شرک نہ کرینگے آخر وہ لوگ باہر نکلے اور یہ نکلنا اُنکا دوسری بار تھا چنانچہ ابوسفیان اور مشرکون کو ہمراہ لیکر اُن کی تلاش مین نکلا یہ لوگ اُن کے پانے سے عاجز رہے کہ وہ بھاگ کر پہاڑون مین ہو رہے تب ابوسفیان وغیرہ [illegible] واپس آئے اور نہایت سختی کرنے لگے اُن مسلمانون پر جنکو پہلے پکڑ لے گئے تھے اور اُنکو مارکی [illegible] اور زبردستی کرتے تھے ترک اسلام پر اُسی عرصے مین ابن ابی سرح مدینے مین چلا آیا اور قریش [illegible] کرنے لگا کہ محمد کے پاس کوئی وحی نازل نہین ہوتی ہی مگر یہ کہ ابن قمطہ غلام نصرانی محمد کو جو کچھ تعلیم کرتا ہی مین اُسکو بحکم محمد لکھا کرتا تھا اور جیسا چاہتا تھا بدل کر لکھ دیتا پس حق تعالی نے (یعنے سلمان فارسی) اس بارہ مین یہ آیت نازل فرمائی [illegible] الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْہِ

دیکھ رہے تھے کہ جسکی طرف شکست ہو تو اُسکی لوٹ مین لوٹنے والون کے شریک ہوکر ہم بھی لوٹین ناگاہ ہمنے
ایک لکۂ ابر دیکھا کہ وہ ہمسے قریب آیا پھر اُسمین سے مین نے شور گھوڑون کا اور صدا ہتھیارون کی یعنی ہنہنانا
اور کھڑکھڑانا سُنا اور یہ بھی مین نے سنا جیسے کوئی کہتا ہو اَقْدِمْ حَیْزُوْمُ یعنی اے حیزوم آگے بڑھ (حیزوم
اسپ و نام اسپ) چنانچہ حال میرے ابن عم کا یہ ہوا کہ ہیبت سے پردہ اُسکے دل کا پھٹ گیا وہ فوراً مرگیا اور
مین بھی قریب بہ ہلاکت پہونچا اور بےحس وحرکت ہوگیا اور جب وہ ابر چلا تو مین اُسکو تکتا تھا تا آنکہ وہ پاس
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اصحاب کے گیا اور مین اُس جگہ سے چلا آیا پھر اُس ابر مین کچھ شور نہ تھا اور
واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی خارجہ نے بواسطہ اپنے والد ابراہیم بن محمد بن ثابت بن قیس بن
شماس کے اُنھون نے بیان کیا کہ رسولخدا صلعم نے جبرئیل سے پوچھا کہ روز بدر ملائکہ مین سے کون کہنے والا تھا
کہ اقدم یا حیزوم یعنی آگے بڑھ اے حیزوم گھوڑے جبرئیل نے کہا یا محمد مین آسمان کے سارے فرشتون کو نہین پہچانتا ہون
اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابی رہم سے روایت کی اُنھون نے کہا مین اور میرے چچا کا بیٹا ہم دونون
چشمۂ بدر پر تھے پھر ہمنے جب قلت اصحاب محمدؐ اور کثرت احزاب قریش کی دیکھی تو ہمنے باخود ہا صلاح کی
کہ جسوقت دونون جماعت مقابل ہونگے تو ہم لشکر محمد مین مل جاوینگے آخر ہم لوگ حضرت کے بائین والی جماعت
کی طرف چلے اور ہم کہتے تھے کہ یہ لوگ چوتھائی قریش سے ہین پس اسی عرصہ مین کہ ہم یہ کہتے ہوئے میسرۂ لشکر پر چلے
جاتے تھے ناگاہ ایک ابر آکر ہمپر چھا گیا ہمنے آنکھ اُٹھا کر جو دیکھا تو آواز آدمیون کی اور ہتھیارون کی سنی اور ایک کو
سُنا کہ وہ اپنے گھوڑے سے کہتا تھا اے حیزوم آگے بڑھ اور اُسے ہمنے یہ کہتے ہوئے سُنا رویدا تتام اخراکم یعنی
ٹھہرے چلو کہ تمھارے پیچھے والے آگے آجاوین پس یہ لوگ رسول خدا صلعم کے میمنہ پر نازل ہوئے بعد ازان مثل
اُسی کے ایک اور ابر آیا اور رسولخدا صلعم کے ساتھ شامل ہوا پھر اُسوقت جو ہمنے طرف رسولخدا صلعم اور اصحاب کے
نگاہ کی تو یہ لوگ قریش سے دوچند نظر آتے اور ہنگام مشاہدۂ نزول ابر و استماع صدائے مہیب کے میرے چچا کا بیٹا تو صدمہ
خوف سے مرگیا اور مین بےحس وحرکت ہوگیا آخر مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف رجوع کی اور اسلام قبول کیا
اور راوی کہتے ہین فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ سوائے روز بدر کے شیطان کسی روز ایسا نہین دیکھا گیا کہ
وہ ذلیل وحقیر تر و پشیمان و پرخشم زیادہ یوم عرفہ سے ہوا ہو اسلیے کہ اُسنے نزول رحمت خدا و عفو گناہان عظیم بندون
سے معائنہ کیا تھا لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ شیطان نے روز بدر دیکھا تھا فرمایا کیا اُسنے نہین دیکھا تھا کہ
جبرئیلؑ جنود ملائکہ لائے ہین اور راویون نے کہا کہ رسولخدا صلعم نے روز بدر فرمایا کہ دیکھو یہ جبرئیل آندھی لیے
ہوئے آتے ہین اور گویا کہ وہ ہیئت وصورت مین دحیۂ کلبی دکھائی دیتے ہین پس مین منصور و فیروزمند ہوا صبا پچھوا
ہوا سے اور قوم عاد ہلاک ہوئی دبور پوروا ہوا سے اور واقدی نے بواسطۂ رواۃ کے عبدالرحمان بن عوف سے

وہ کنارہ دریا پر تھا اور اوپر سے نشیب دریا کی طرف دیکھتا ہوا اُسکا راہی مین مشغول تھا تو وہ کہتا ہے کہ
مین نے ایک شور واویلا و واحسرتا کا سُنا کہ تمام دشت وادی صدائے فغان سے پُر تھا مین متحیر ہو کر مین نے ادھر اُدھر دیکھا تو ناگاہ مجھے سراقہ بن جعشم نظر آیا مین اُسکے قریب گیا
اور مین نے اُس سے پوچھا کہ میرے باپ مان تجھپر فدا ہون یہ تیرا کیا حال ہے اُسنے مجھے کچھ جواب
نہ دیا بعد ازان مین نے اُسکو دیکھا کہ دریا مین کود پڑا اور اپنے دونون ہاتھ پھیلا کر کہنے لگا اے پروردگار
جو تو نے مجھسے وعدہ مہلت تا قیامت کیا ہے اُسکو وفا کر تب مین نے یہ حال دیکھکر اپنے دل مین خیال
کیا کہ قسم ہے خانۂ کعبہ کی سراقہ مگر دیوانہ ہو گیا اور یہ حال ہے وقت غروب آفتاب کا روز بدر
ہنگام شکست مشرکین کے اور اُس روز علامت و نشانی ملائکہ کی یہ تھی کہ عمامے نور کے سبز و سُرخ
و زرد اُنکے سرون پر بندھے ہوے شملے اُسکے شانون پر لٹکے ہوے اور اُنکے گھوڑون کی پیشانیون پر
پشمینے کی چوٹیان چھوٹی چھوٹی تھین اور واقدی نے بواسطۂ رواۃ کے محمود بن لبید سے روایت کی ہے
کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے تحقیق کہ ملائکہ نشانیان یعنی وردیان باندھے آئے ہین چاہیے کہ تم بھی نشانیان
باندھو تب اصحاب نے اپنے مغفرون اور کلاہون مین پشمینہ باندھ لیا تھا اور واقدی نے کہا مجھ سے
حدیث نقل کی موسیٰ بن محمد نے اپنے والد سے اُنھون نے کہا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے چار شخص نشانیان
باندھے ہوے معرکۂ جنگ مین نظر آتے تھے مثل حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کہ وہ روز بدر پر شتر مرغ
اپنے خود مین لگائے تھے اور علی علیہ السلام سربند پشمینہ سفید باندھے تھے اور زبیر زرد ٹپکہ سر پر باندھے
تھے اور زبیر کہتے تھے کہ روز بدر ملائکہ ابلق گھوڑون پر سوار نازل ہوے تھے اور اُنکے سرون پر عمامے زرد
رنگ بندھے تھے اس لیے اس روز زبیر نے زرد سرپیچ باندھا تھا اور ابودجانہ کا سربند سرخ رنگ تھا
اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے مولی سہیل سے روایت کی ہے اُنھون نے کہا مین نے سہیل
بن عمرو سے سنا وہ بیان کرتا تھا کہ مین نے روز بدر چند اشخاص سفید پوش کو ابلق گھوڑون پر
سوار نشانیان باندھے ہوے دیکھا کہ وہ مشرکین کو قتل اور اسیر کر رہے تھے اور ابو اُسید الساعدی
بعد نابینا ہونے کے کہتے تھے کہ اُس عرصہ مین اگر مین تمھارے ساتھ بدر مین ہوتا اور میری آنکھین بھی
بینا ہوتین تو مین تمکو شعب جبل مین وہ درہ جسمین سے مین نے ملائکہ کو نکلتے دیکھا تھا دکھا دیتا اور
اُسمین مجکو کچھ شک و شبہہ نہین ہوا اور وہ بیان ایک شخص کا بنی غفار مین سے نقل کرتے تھے کہ اُسنے
کہا روز بدر مین اور میرا ابن عم آگے بڑھا اور پہاڑ پر چڑھ گئے اور اسوقت ہم دونون مشرک تھے اور بدر کے
دونون ٹیلون مین سے جو تودۂ ریگ کا جانب شام واقع ہے ہم دونون اُسی کے کنارے پر تھے اور قرینۂ جنگ کا

بزرگ نے اسکو اسیر کیا [illegible] عوف تو اپنے اس قیدی کو لیجا آخر عبدالرحمان بن [illegible] لیگیا اور وہ کلمہ
حضرت علیہ السلام کا ہمیشہ مجھکو یاد رہا اور قبول اسلام مین تاخیر ہوئی یہانتک کہ مجھے اسلام نصیب ہوا اور
واقدی نے بواسطہ رواۃ کے حکیم بن حزام سے روایت کی ہے اُسنے کہا روز بدر مین نے دیکھا کہ وادی خلص مین
ایک کالا کمل سا نمودار ہوا اور سارا افق آسمان اُس سے ڈھک گیا (وادی خلص ایک گوشہ ہے مقام روثیہ کا) بناگاہ
وہ وادی پر از نملہ ہو گیا کہ وہ سب مانند سیل کے روان ہوئین اُسوقت میرے دلمین خیال آیا کہ یہ کوئی مدد ہے جو واسطے
تائید محمدؐ کے آسمان سے نازل ہوئی ہے آخر معلوم ہوا کہ وہ فرشتے تھے پھر تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ شکست کفار ہوئی

ذکر امتناع قتل ابو البختری وغیرہ اور پھر قتل ہونا اُنکا حالت لاعلمی مین

راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے قتل ابو البختری سے منع فرمایا اسوجہ سے کہ وہ ایک روز مکے مین
واسطے دفاع ایذاے رسولؐ خدا کے ہتھیار لگا کر حمایت کو نکلا تھا اور کہتا تھا کہ آج کے دن جو کوئی محمد سے
با یذا پیش آویگا مین اُسکو قتل کرونگا پس حضرتؐ نے اس بات کی شکر گذاری کی اور احسان مندی مین
روز بدر اُس سے منع قتل فرمایا تھا چنانچہ ابو داؤد مازنی نے بیان کیا مین نے ابو البختری سے ملاقات کر کے
کہا کہ رسول خدا صلعم نے تیرے قتل کرنے سے منع کیا ہے بہتر ہے کہ تو ہاتھ اپنا دے (یعنی براے اسیری)
اُسنے جواب دیا کہ تو مجھسے کیا چاہتا ہے یعنی اس کلام سے میرے ساتھ تیری کیا غرض ہے کیونکہ اگر محمدؐ نے میرے
قتل کرنے سے منع کیا ہے تو مین نے اُنسے دفع بلا کی تھی ولیکن ہاتھ دینا میرا پس قسم ہے لات وعزیٰ کی سکے
کی عورتین تک جانتی ہین اس بات کو مین ہرگز اپنا ہاتھ نہ دونگا اور مین جانتا ہون کہ تو مجھے باز رہیگا تو کر گذر
مجھسے جو تیرا ارادہ ہو آخر ابو داؤد نے اُسکو تیر مارا اور کہا اللّٰھمّ سَھمُک ای پروردگار یہ تیرا تیر ہے اور ابو البختری
تیرا بندہ ہے یعنی قبضۂ قدرت مین ہے پس اس تیر کو تو مقتل پر پہونچا دے (مقتل جسم انسان مین وہ جگہ ہے جہانکے
صدمہ وزخم سے آدمی مرجاتا ہے) اور حال یہ تھا کہ ابو البختری زرہ پوش تھا مگر تیر نے زرہ توڑ کر اُسکو قتل کیا اور
بعضون نے کہا ہے کہ ابو البختری کو مجذّر بن زیاد نے نادانستہ قتل کیا یعنی وہ اُسکو پہچانتا نہ تھا اور مجذر نے اس
مضمون کا شعر کہا جس سے قتل کرنا اُسکا ثابت ہوتا ہے اور اسی طرح حضرت رسول خدا صلعم نے قتل کرنے سے
نسبت حارث بن عامر کے منع کیا اور فرمایا تھا کہ اُسکو اسیر کرو قتل نہ کرو اسلیے کہ وہ خروج بدر سے بیتکارہ تھا
(یعنی قریش اُسکو باکراہ واجبار لائے تھے) چنانچہ خبیب بن یساف سے اُسکا مقابلہ ہو گیا اور یہ اُسکو پہچانتے نہ تھے
پس لاعلمی مین اُسکو قتل کیا پھر جسوقت آنحضرت صلعم کو اُسکے قتل ہونے کی خبر معلوم ہوئی تو فرمایا کہ اگر پہلے
سے مین اُسکو پاتا کہ وہ اسیر ہوتا اور قتل نہ کیا جاتا تو مین اُسکو چھوڑ دیتا کہ وہ اپنے اہل وعیال مین چلا جاتا اور
اسی طرح حضرت صلعم نے قتل زمعۃ بن الاسود سے منع فرمایا تھا مگر ثابت بن الجذع نے ناشناسائی مین اُسکو قتل کیا

روایت کی کہ اُنھون نے کہا مین نے روز بدر پاس رسول خدا صلعم کے دو مردون کو دیکھا کہ ایک داہنے ہی اور ایک بائین اور دونون قتال شدید کر رہے ستھے پھر ایک اور تیسرا آیا عقب پر حضرت صلعم کے بعد ازان ایک اور چوتھا آیا آگے حضرتؐ کے اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے سعد سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا روز بدر مین نے دو مردون کو دیکھا کہ وہ حضرت کی طرف قتال کر رہے ہین ایک داہنے سے دوسرا بائین سے اور مین حضرت علیہ السلام کو دیکھتا تھا کہ وہ کبھی اُسکو دیکھتے تھے کبھی اُس کو دیکھتے تھے اور فتح وظفر الٰہی سے مسرور ہوتے تھے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے صہیب سے روایت کی کہ اُنھون نے کہا روز بدر مین نے بہت سے ہاتھ کٹے پڑے دیکھے اور بہت سے جراحات اندرونی دیکھے کہ اُن زخمون نے خون نہین دیا تھا اور واقدی نے بواسطۂ رواۃ ابی بردۃ بن نیار سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا کہ روز بدر مین تین سر کاٹ لایا اور روبرو جناب رسول خدا صلعم کے رکھا اور عرض کی یا رسول اللہ ان مین دو سرون کو تو مین نے کاٹا ہی مگر تیسرا سر مین نے ایک شخص ابیض یعنے سفید پوش یا گورے رنگ دراز قد کو دیکھا کہ اُسنے اس سر والے کو قتل کیا اور سر اُس کے آگے پھینک دیا تو مین اُسکو اُٹھا لایا یہ سنکے حضرت علیہ السلام نے فرمایا یہ فلان ملک تھا اور ابن عباسؓ کہتے تھے کہ سوا روز بدر کے ملائکہ نے اور کہین نہین قتال کی ہی اور واقدی نے بواسطۂ رواۃ کے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی اُنھون نے کہا روز بدر فرشتے اُن لوگون کی صورت بنا کر آئے جنکو تم پہچانتے تھے تا مسلمانون کے دلون کو مستقل و مطمئن کرین چنانچہ مین اُنکے پاس گیا مین نے سنا کہ وہ مسلمانون سے یہ کہہ رہے تھے اگر گروہ مشرکین ہمپر حملہ کرینگے تو ہمارے سامنے ثابت وقائم نہ رہ سکین گے کیونکہ وہ کچھ مال نہین ہین اور اُنکی کچھ حقیقت نہین ہی اور یہ بموجب ارشاد حق تعالی کے ہی اِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا الآیۃ یعنے جب تیرے پروردگار نے فرشتون کو وحی کی کہ ہر آئینہ مین تمھارے ساتھ ہون تم مسلمانون کو تقویت اور تسلی دو اور واقدی نے موسی بن محمد سے روایت کی ہی کہ سائب بن ابی حبیش الاسدی بعہد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذکر کرتے تھے کہ آدمیون مین سے مجکو کسی نے اسیر نہین کیا لوگون نے کہا پھر کسنے اسیر کیا تھا مجکو اُسنے کہا جب قریش بھاگے مین اُنکے ساتھ بھاگا اُسوقت ایک شخص گورا رنگ دراز قد ابلق گھوڑے پر سوار ہوا سے اُترا یعنی مابین آسمان و زمین سے آیا اور مجکو مضبوط باندھ دیا بعد ازان عبدالرحمن بن عوف میرے پاس آیا اُسنے مجھے بندھا ہوا پایا تب عبدالرحمن لشکر مین پکارنے لگا کہ اسکو کسنے اسیر کیا ہی مگر کوئی نہ بولا کہ مین نے اسکو قید کیا ہی یہانتک کہ مجھے پیش رسول خدا صلعم لے گئے اور آنحضرت علیہ السلام نے مجھسے فرمایا اے ابن حبیش تجھے کسنے قید کیا ہی مین نے کہا مین اُسے نہین جانتا ہون اور مجھے ناگوار ہوا کہ جسنے مجھے اسیر کیا ہی اُسکا وہ حال بیان کرون جو مین نے بچشم خود دیکھا تھا مگر رسول خدا صلعم نے خود فرمایا کہ فرشتون مین سے ایک فرشتہ

عمار ثنایا نکاثر ... الاکرمین + اعلی مرمی فیکم ثم انہلہ + والسیف یاخذ منکم الذی ... یعنی
ای سوار ناقہ قصوا کے اب ہمنے بھی مکے سے ہجرت کی ہی عنقریب ہی کہ تو مجھکو گھوڑے پر سوار دیکھے گا کہ
مین اپنے نیزے کو تمھارے خون سے سیراب کرونگا اور پھر سیراب کرونگا یعنی بار بار نیزے مارونگا اور
ہماری تلوار سارا اساز و رخت تمھارا سلب کریگی یعنی چھین لیگی واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا ان اشعار کو
میرے سامنے ابن ابی الزناد نے پڑھا اور کہا جسوقت یہ اشعار حضرت رسولخدا صلعم کو پہونچے تو فرمایا اللّٰہم کبتہ
لمنخرہ واصرعہ یعنی ای پروردگار اُسکو سرنگون اوندھے مُنھ گراہ ہلاک کر راوی نے کہا کہ روز بدر عقبہ کے گھوڑے
نے شوخی کی اور اُسکو گرادیا چنانچہ عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے اُسکو پکڑ کر حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین
حاضر کیا حضرت نے عاصم بن ثابت ابی الافلح کو حکم کیا اُنھون نے اُسکی مشکین باندھ کر قتل کیا

ذکر قتل امیہ و ابوجہل وغیرہ سرداران لشکر قریش و اسیری کفار و بہادری اصحاب کرام وظہور بعض معجزات آنحضرت و حصول غنیمت عظیم

مروی ہی عبد الرحمان بن عوف سے کہ روز بدر بعد گریز کفار کے مین زرہون کو جمع کرنے لگا اُسوقت امیہ
بن خلف نے مجھسے ملاقات کی اور وہ ایام جاہلیت مین میرا دوست تھا اور اُس زمانے مین میرا نام عبد عمرو تھا اور بعد
اسلام میرا نام عبد الرحمان ہوا اسوقت ملاقات کے اُسنے مجھے پکارا ای عبد عمرو مین نے اُسکو کچھ جواب ندیا تب اُسنے
کہا مین تجکو عبد الرحمان اسلیے نہین کہتا ہون کہ مسیلمہ یمامہ مین بنام رحمان پکارا جاتا تھا لہذا مین تجکو اس نام سے
نہین پکارتا ہون آخر وہ مجکو بنام عبد الالہ پکارا کرتا تھا چنانچہ روز بدر جب مین نے اُسکو دیکھا تو وہ گویا کہ جمل اورق
ہی یعنی شتر خاکستر گون اور اُسکے ہمراہ علی اُسکا بیٹا تھا پھر امیہ نے مجھے پکارا یا عبد عمرو مین نے اُسکو کچھ جواب ندیا
تب اُسنے مجھے پکارا ای عبد الالہ تو مین نے جواب دیا اُسنے کہا اگر تمکو حاجت دودھ پینے کی یعنی احتیاج مال ہو
تو مین تیرے لیے تیری ان زرہون سے بہتر ہون تب مین نے کہا آؤ تم دونون میرے ساتھ چلو پھر مین اُن دونون
کو اپنے آگے آگے لیچلا اُسوقت اُمیہ نے کسی قدر اپنے تئین امن مین دیکھا تو اُمیہ مجھسے پوچھنے لگا کہ آج مین نے
ایک شخص کو تمھارے درمیان دیکھا تھا کہ اُسکے سینے و سر پر بطور نشان سربند پر شتر مرغ بندھا تھا وہ کون شخص ہی
مین نے کہا وہ حمزہؓ بن عبد المطلب تھے وہ کہنے لگا یہی وہ شخص ہی جسنے میرے ساتھ بڑی بڑی سختیان کی ہین پھر اُسنے
پوچھا وہ شخص وحداح قصیر یعنی بزرگ شکم کوتاہ قد جو نشان سرخ پیچہ سرخ باندھے تھا کون ہی مین نے کہا یہ ایک مرد ہی
انصار مین سے اسکا نام سمال بن خرشہ ہی امیہ نے کہا اس سے بھی مین نے بہت ایذا پائی یا عبد الالہ آج کے روز ہم
تمھارے لیے جزر ہوگئے یعنی شتران کشتنی و خوردنی ہوگئے عبد الرحمان نے کہا اسی اثنا مین کہ وہ میرے آگے آگے
قدم اُٹھائے اور لمبے قدم چلا جاتا تھا اور اُسکا بیٹا بھی ہمراہ تھا ناگاہ نگاہ بلالؓ کی اُسپر پڑی اور وہ اُسوقت اپنا آٹا گوندھ

ذکر سرگرمی معرکہ قتال وظہور فتح ونزول ملائک از پیش ملک المتعال

راوی کہتے ہین جسوقت ہنگامہ حرب شدید گرم تھا تو رسولخدا صلعم اپنے دونون ہاتھ اُٹھائے ہوئے
حق سبحانہ تعالی سے نصرت اور وعدہ ظفر طلب کر رہے تھے اور کہتے تھے خداوندا اگر گروہ مشرکین مجھپر غالب آوینگے
تو شرک پھیل جاویگا اور دین تیرا قائم نرہیگا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے تھے واللہ یارسول اللہ حق تعالی ضرور
آپکی نصرت کریگا اور روے مبارک روشن کریگا چنانچہ حقسبحانہ تعالی نے ہزار فرشتے بہیم کفار پر نازل کیے
اُسوقت حضرت علیہ السلام ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے اے ابوبکر خوش ہو یہ جبرئیل عمامہ زرد باندھے
ہوئے اپنے گھوڑے کی باگ اُٹھائے ہوئے مابین آسمان وزمین یعنی ہوا سے نظر آئے ہین اور جب زمین پر اُترے
تو تھوڑی دیر مجھسے غائب رہے پھر حاضر آئے ہین اسطرح کہ اُنکے سامنے کے دانت یعنی چہرہ اُنکا گرد آلود ہی اور کہتے ہین
کہ فتح ونصرت خدا کی جسے تونے خدا سے طلب کی وہ تیرے لیے آپہونچی ہی اور راوی کہتے ہین کہ جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم منجانب پروردگار مامور ہوئے کہ ایک مشت سنگریزے لیکر کفار پر پھینکا اور یہ دعا
پڑھی شَاهَتِ الْوُجُوْهُ اَللّٰهُمَّ ارْعِبْ قُلُوْبَهُمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ یعنی سنگریزے پھینکتے وقت فرمایا اُنکے
منھ بگڑ جاوین یعنی انکا کالا منھ ہو اے پروردگار ان کے دلون مین ہیبت ڈال اور ان کے پاؤن کو ڈگادے کہ
بھاگ جاوین بالآخر وہ دشمنان خدا ایسے بھاگے کہ کسی شی کو مڑکر نہ دیکھتے تھے اور اہل اسلام اُنکو خاطر خواہ
قتل کرتے تھے یا اسیر کرلیتے تھے اور اُن مشرکین مین سے کوئی ایک بھی ایسا باقی نہ بچا تھا جسکا منھ اور آنکھین
اُسکی کنکریون سے پر نہون اور وہ نہین جانتا تھا کہ آنکھون سے کدھر دیکھے یعنی اُسکی آنکھین کسی طرف کھلتی نتھین
اور اُنکو ملائکہ ومؤمنین قتل کر رہے تھے اُس روز عدی بن ابی الزغباء نے یہ شعر کہا اور پڑھا شعر
اَنَا عَدِیٌّ وَالسَّحِلُ + اَمْشِیْ بِهَا مَشْیَ الْفَحْلِ + یعنے مین عدی ہون اور یہ میری زرہ ہی کہ مین اسکو
پہنے ہوے چلتا ہون چال شیر نر کی راوی کہتا ہی مراد سحل سے زرہ ہی اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا
کہ درمیان جماعت کے عدی کونسا ہی تب ایک شخص نے قوم مین سے عرض کی یا رسول اللہ مین عدی ہون
فرمایا ابن فلان نے وہ کیا شعر پڑھا تھا اُسنے کہا مین وہ عدی نہین ہون جسنے شعر کہا ہی بعد ازان عدی بن
الزغباء نے کہا یا رسول اللہ وہ عدی مین ہون فرمایا تونے کیا شعر کہا ہی اُسنے کہا وَالسَّحِلُ اَمْشِیْ بِهَا مَشْیَ الْفَحْلِ
حضرت علیہ السلام نے پوچھا سحل کیا ہی اُسنے عرض کی زرہ ہی (یعنے ہمارے یہان زرہ کو سحل کہتے ہین)
بعد ازان حضرت نے اُس کی مدح کی اور فرمایا کیا خوب آدمی ہی جو عدی بن الزغباء ہی اور
راوی کہتے ہین کہ عقبہ بن ابی معیط جب مکے مین تھا اور آنحضرت صلعم بر سبیل ہجرت مدینے
مین تشریف لائے تھے تو عقبہ نے یہ اشعار مکے مین کہے تھے **قطعہ** یَا رَاکِبَ النَّاقَۃِ الْقَصْوَاءِ هَاجَرَنَا +

بن امیہ بن خلف نے قدامہ بن مظعون سے کہا یا قدام روز بدر میرے پدر کا ہاتھ تو نے قطع کیا قدامہ نے کہا ایسا نہین ہوا و اللہ مین نے یہ کام نہین کیا اگر مین ایسا کرتا بھی تو بھی قتل مشرک سے عذر خواہ نہوتا تب صفوان نے کہا ای قدامہ پھر روز بدر کس نے میرے باپ کا ہاتھ قطع کیا اُسنے کہا مین نے چند جوانان انصاری کو دیکھا کہ وہ امیہ کی طرف بڑھے اُنمین معمر بن حبیب بن عبید بن الحارث بھی تھا اُسکو مین نے تلوار اُٹھاتے اور مارتے دیکھا صفوان نے کہا وہ ابو قرد ہی یعنی بندر کا باپ ہی اور یہ اسلیے کہ معمر ایک شخص کریہ منظر تھا چنانچہ اس بات کو حارث بن حاطب نے سُنا وہ اُسپر غصہ ہوا اور مادر صفوان کے پاس گیا کہ وہ کریمہ بنت معمر بن حبیب تھی پھر بیان کیا کہ صفوان ہمکو ایذا رسانی سے نہ ایام جاہلیت مین چھوڑتا تھا اور نہ اب اسلام مین چھوڑتا ہی کریمہ نے کہا وہ کیا بات ہی حارث نے کہنا صفوان کا کہ معمر کو ابو قرد کہا تھا بیان کیا تب مادر صفوان نے غصہ ہوکر کہا ای صفوان تو معمر بن حبیب کی مذمت کرتا ہی اور اُسکو بد کہتا ہی حالانکہ وہ اہل بدر سے ہی واللہ مین سال بھر تیری عزت و توقیر نہ کرونگی صفوان نے کہا ای مادر واللہ پھر کبھی ایسا کلمہ نہ کہونگا اور مین نے تو یہ کلمہ بیساختہ کہا تھا میرے دلمین کچھ اسکا خیال نہ تھا اور دوسری روایت مین **واقدی** نے بواسطہ محمد بن قدامہ اور قدامہ نے عائشہ بنت قدامہ سے روایت کی ہی کہ جسوقت مادر صفوان بن امیہ نے خباب بن المنذر کو مکہ مین دیکھا تو لوگون نے مادر صفوان سے کہا یہ وہی شخص ہی جسنے روز بدر علی بن امیہ کا پاؤن قطع کیا تھا مادر صفوان نے کہا مجھے معاف کرو ایسے شخص کے ذکر سے جو اوپر شرک و کفر کے مارا گیا حقتعالی نے علی بن امیہ کو خباب بن المنذر کے ہاتھ سے خوار و ذلیل کیا اور خباب کو حق تعالی نے قتل علی بن امیہ سے مکرم کیا کیونکہ خباب جسوقت مکے سے نکلا اسلام پر تھا پس اُسنے اُسکو غیر اسلام پر قتل کیا اور راوی کہتے ہین زبیر بن عوام بیان کرتے تھے کہ روز بدر عبیدہ بن سعد بن العاص مجکو ملا اور وہ اپنے گھوڑے پر سوار اور زرہ کامل یعنی دامن دار تا پا پہنے تھا اُس مین سے سواے اُسکی دونون آنکھون کے اور کوئی عضو دکھائی نہین دیتا تھا اور اُسکے پاس ایک چھوٹی لڑکی تھی اور وہ بیمار تھی کہ آزار سے اُسکا پیٹ بڑا تھا چنانچہ عبیدہ اُس لڑکی کو گود مین اُٹھائے ہوئے لوگون سے پکار کر کہتا تھا انا ابو ذات الکرش انا ابو ذات الکرش یعنے مین باپ ہون اطفال خردسال کا زبیر کہتے تھے اور اُسوقت میرے ہاتھ مین برچھی تھی مین نے اُسکی آنکھ مین ماری تو انی برچھی کی اٹک گئی پھر مین نے رخسارہ پر پاؤن رکھ کر برچھی کھینچ کرکے کھینچی کہ حلقہ آنکھ کا نکل آیا چنانچہ وہ برچھی رسولخدا صلعم نے لے لی اور وہ مثل نیزہ و نشان کے پیش پیش رسولخدا صلعم اُٹھایا جاتا تھا اور اسیطرح آگے آگے ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے بھی رہا کرتا تھا اور کہا زبیر نے جسوقت اہل اسلام پھر گئے اور باہم مختلط ہوگئے تو عاصم بن ابی عوف بن صبرۃ السہمی مانند گرگ کے آگے بڑھا اور کہتا تھا ای گروہ قریش ہمپر لازم ہی کہ قاطع رحم و قرابت اور پراگندہ کنندہ جماعت اور غیر معروف باتین لانیوالے

رہے تھے پھر اُنھون نے گوندھنا چھوڑ دیا اور اپنے ہاتھ کا آٹا زور زور ملکر چھوڑانے لگے اور پکارتے جاتے تھے اے
گروہ انصار امیہ بن خلف سرغنہ اہل کفر ہی اگر یہ بچ گیا تو مین نہ بچونگا یہ سنتے لوگ امیہ کی طرف دوڑ پڑے جسطرح
ناقۂ نوزائیدہ بلبلاتی ہوئی اپنے بچہ کی طرف دوڑتی ہی یہانتک کہ امیہ گر پڑا اور مین بھی اُسکے بچانے کو اُسپر لوٹ گیا
مگر خباب بن المنذر نے بڑھکر اپنی تلوار نیچے سے ڈالی کہ ناک امیہ کی نوک کٹ گئی پھر جب وہ قطع بینی سے آگاہ
ہوا تو کہا ایہہ یعنی ہمارے اور اُنکے درمیان سے تو جدا ہو جا عبدالرحمان نے کہا اُسوقت مجھے قول حسان کا یاد
آیا او عن ذلک الانف جادع یعنی کیا وہ اس بات سے ناک کاٹنے والا ہی بعد اُسکے خبیب بن لیساف اُس کی
طرف بڑھا اور اُسکو قتل کیا اور امیہ نے بھی خبیب کو ایک ایسی ضرب تلوار ماری کہ ہاتھ اُسکا شانے سے جدا ہو گیا
مگر حضرت رسول خدا صلعم نے اپنے دست مبارک سے اُسکا ہاتھ شانے سے ملایا کہ وہ وصل ہو گیا اور زخم بھر آیا اور
برابر ہو گیا بعد ازان خبیب بن لیساف نے بعد اس واقعہ کے دختر امیہ بن خلف سے عقد نکاح کیا ایک روز وہ
زوجہ نشان اُس ضربہ کا دیکھکر بولی لا یشلل اللہ ید رجل فعل ھذا خدا شل نہ کرے ہاتھ اُس شخص کے جسنے
یہ کام کیا یعنی خدا اُس سے یعنی اُسکے باپ سے درگذر کرے یا یہ معنی ہین کہ کیا شل نہ کرے خدا ہاتھ اُس شخص کے
جسنے یہ کام کیا خبیب نے کہا مین نے بھی اُسکے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ اُسکی پسلی تک اُتر آئی وحالانکہ وہ زرہ
پہنے ہوئے تھا اور مین کہتا تھا لے اس وار کو کہ مین ابن لیساف ہون اور مین نے اُسکے ہتھیار سے لیے اور
اُسکی زرہ کٹی ہوئی تھی لی بعد ازان علی بن امیہ میرے مقابلے پر آیا تو اُسکا سامنا خباب نے کیا اُسکا پانون
کاٹ ڈالا پھر اُسنے ایک ایسی چیخ ماری کہ مثل اُسکے کبھی کوئی شور نہین سُنا گیا تھا پھر عمار یاسر وقت پہونچے
اُنھون نے ضربت شمشیر سے کام اُسکا تمام کیا اور بعضے کہتے ہین کہ عمار قبل زخمی ہونے اُسکے آئے پھر دونون نے
باہم چالش کی اور بایکدیگر وار کیے آخر عمار نے اُسکو مار لیا اور پہلی روایت ثابت تر ہی کہ عمار نے اُسکو بعد قطع
پانون کے قتل کیا اور دربارۂ قتل امیہ کے ہمنے سوا اُسکے اور روایت بھی سنی ہی واقدیؔ نے بوسطہ رواۃ
کے رفاعہ بن رافع سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا کہ روز بدر جب ہمنے امیہ بن خلف کو گھیر لیا اور وہ قریش مین
بڑا شان دار تھا اور میرے ہاتھ مین برچھا تھا اور اُسکے پاس بھی برچھا تھا پھر ہم دونون نے باہم نیزہ بازی کی
یہانتک کہ نوک دونون کے نیزون کی ٹوٹ گئی پھر ہم دونون نے تلوار لی کہ بایکدیگر خوب تیغزنی ہوئی تاآنکہ
تلوارین بھی ٹوٹ گئین بعد ازان مین نے اُسکی بغل زرہ سے خالی دیکھی کہ اُس جگہ سے زرہ پھٹی تھی تب مین نے
نوک تلوار کی اُسکی بغل مین بھونک دی تو وہ قتل ہو گیا اور تلوار جو مین نے کھینچی تو وہ چربی آلودہ تھی اور
راوی نے کہا ہم نے دوسری روایت بھی اس بارہ مین سنی ہی اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان
کی محمد بن قدامۃ بن موسی نے اپنے باپ سے اُنھون نے عائشہ بنت قدامہ سے عائشہ نے بیان کیا کہ صفوان

لگا تھا اُس معرکہ مین ~~چپٹا ہوا جب~~ اُس سے اذیت شدید ہوتی تو مین نے اپنا پانون اُس ہاتھ پر رکھکر کھینچا
تا آنکہ مین نے اُسکو الگ کر دیا پھر مین عکرمہ کے پاس گیا تو مین نے اُسکو دیکھا کہ وہ جاے امن و پناہ اپنے لیے
ڈھونڈھتا تھا اگر اُس وقت میرا ہاتھ ہوتا تو مجکو امید تھی کہ اُس روز مین اُسکو بھی قتل کرتا راوی نے کہا کہ معاذ
نے زمان عثمان رضؓ مین وفات پائی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے اُنھون
نے کہا مجھسے عبد الرحمن بن عوف نے حدیث بیان کی بتحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن عمرو بن الجموح کو
تلوار ابی جہل کی عطا کی اور وہ آجتک آل معاذ بن عمرو مین موجود ہے کہ اُسمین کچھ رخنہ بھی ہے یعنی تھوڑی سی مڑی
ہے اور عطا فرمائی تھی بعد اسکے کہ حضرت علیہ السلام نے عکرمہ بن ابی جہل سے پوچھوا بھیجا کہ تیرے باپ کو
کس نے قتل کیا تھا اُسنے کہا میرے باپ کو اُس شخص نے قتل کیا ہے جسکا ہاتھ مین نے قطع کیا ہے تب حضرت صلعم نے
معاذ کو تلوار ابوجہل کی مرحمت فرمائی کہ انکا ہاتھ عکرمہ نے قطع کیا تھا اور واقدی نے ثابت بن قیس سے روایت کی
کہ اُنھون نے نافع بن مطعم سے سنا وہ کہتے تھے کہ اولاد مغیرہ کو اس بات مین کچھ شک نتھا کہ تلوار ابو الحکم کی
معاذ بن عمرو بن الجموح کو ملی کہ اُنھون نے روز بدر اُسکو قتل کیا تھا اور واقدی نے بواسطہ ابو اسحاق کے
یونس بن یوسف سے روایت کی اُنھون نے کہا مجھسے بیان کیا اُس شخص نے جس سے بیان کیا معاذ
بن عمرو نے کہ رسول خدا صلعم نے معاذ کو واسطے لینے ساز و رخت ابی جہل کے حکم دیا معاذ کہتے ہین کہ مین نے
اُسکی زرہ اور تلوار لی و بعد ازان اُس تلوار کو مین نے بیچا اور واقدی نے کہا کہ درباب قتل ابی جہل اور
سلب رخت اُسکے ہمنے اور طرح بھی روایت سنی ہے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عبد الرحمان بن
عوف سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے رات کو ہماری صفون کو آراستہ کیا کہ صبح تک ہم اپنی صف مین
حاضر تھے ناگاہ مین نے دونون جوان دیکھے کہ ہر ایک کے گلے مین تسمہ اُسکی تلوار کا لٹکتا تھا پھر اُنمین سے ایک
میری طرف مخاطب ہوکر بولا اے چچا ان قریش مین ابوجہل کون ہے مین نے کہا اے میرے بھتیجے تو اُسکے ساتھ کیا
کریگا اُسنے کہا مین نے سنا ہے کہ وہ رسول خدا صلعم کو گالیان دیتا ہے تو مین نے حلف کیا ہے کہ اگر مین اُسکو دیکھون
تو قتل کرون یا اُسکے پاس مارا جاؤن تب مین نے اُسکو طرف ابوجہل کے اشارہ کیا بعد ازان اُس دوسرے
لڑکے نے بھی مثل اُسی پہلے کے خطاب کیا تو اُسکو بھی مین نے ابوجہل کی طرف اشارہ کیا پھر مین نے اُن
دونون سے پوچھا تم دونون کون ہو اُنھون نے کہا ہم دونون حارث کے لیسر ہین پھر مین نے اُن دونون کو دیکھا
کہ وہ طرفۃ العین ابوجہل کی تاک سے غافل نہ تھے یہانتک کہ لڑائی شروع ہوئی تو وہ دونون نوجوان اُسکی
طرف گئے اور قتل کیا پر اسنے بھی اُن دونون کو قتل کیا خدا رحم کرے اُن دونون پر اور واقدی نے بواسطہ
رواۃ کے عبد الرحمان [illegible] اُنھون نے کہا روز بدر مین نے اپنے داہین بائین اُن

کو یعنی محمدؐ کو بانی زندہ چھوڑو کہ اگر وہ زندہ گیا تو پھر ہم نہ بچینگے اُس وقت ابو دجانہ اُسکے مقابلے ہوا اُسکے بعد دونو طرف مین
خوب تلوار چلی آخر ابو دجانہ نے اُسکو قتل کیا اور ابو دجانہ وہان ٹھہر کر رخت و سلاح مقتول کا اُتارنے لگے اس
عرصہ مین کہ وہ رخت اُسکا کھینچ رہے تھے گذر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اُس طرف ہوا تو اُنھون نے سلب
رخت سے اُن کو منع کیا اور کہا اُس کا اسباب چھوڑدے جب تک کہ دشمنون کو دفع کرین اور مین اس بات
کا شاہد رہونگا کہ یہ اسباب تیرا ہی اور اسی وقت معبد بن وہب نے بڑھکر ابو دجانہ کو ایسی ضربت تلوار
کی ماری کہ وہ بیٹھ گئے جسطرح اونٹ بیٹھ جاتا ہی بعد ازان پھر کھڑے ہوئے اور آگے بڑھے اور چند ضربات
شمشیر معبد پر لگائین مگر تلوار اُنکی کچھ اُسکو کارگر نہ ہوئی یہانتک کہ معبد ایک غار مین جو اُس کے سامنے تھا
اور اُسکو دیکھتا نہ تھا گر پڑا اور اسی کے اوپر ابو دجانہ بھی کود پڑے پھر اسکو ذبح کرنے کے طور پر ذبح کیا اور
اُسکا اسباب اُتار لیا اور راوی کہتے ہین جب روز بدر ہوا اور بنی مخزوم نے قتل ہونا ہر ایک مقتول کا
دیکھا تو اُنھون نے کہا نسبت ابو الحکم یعنے ابو جہل کے ہمکو اندیشہ ہی اسکو تنہا نہ چھوڑو کہ ہر آئینہ پسران ربیعہ
جنگ مین جلدی کر گئے اور اپنی شجاعت پر نازان ہوئے حالانکہ اُنکی قوم نے اُن کی کچھ حمایت نہ کی
پھر بنی مخزوم نے مجتمع ہو کر ابو جہل کو حلقہ مین کر لیا جسطرح قاطر درمیان گلۂ شتران کے پھر سب نے باہم مشورہ
کیا کہ زرہ ابو جہل کی کسی اور شخص کو اپنے لوگون مین سے پہنا دین چنانچہ زرہ ابو جہل کی عبد اللہ بن المنذر بن
ابی رفاعہ کو پہنائی آخر علی علیہ السلام نے اُسپر حملہ کر کے قتل کیا اور وہ اُسکو ابو جہل سمجھے تھے اور وقت قتل
کے فرمایا لے اس ضربت کو کہ مین اولاد عبد المطلب ہون پھر بعد قتل اُس جگہ سے پھر آئے بعد ازان بنی مخزوم نے
وہ زرہ ابو قیس بن الفاکہ بن المغیرہ کو پہنائی اُسکو حمزہ بن عبد المطلب نے ابو جہل جانکر حملہ کیا آخر
اُسکو قتل کیا اور کہا لے اس ضربت کو مین پسر عبد المطلب ہون بعد ازان وہ زرہ حرملہ بن عمرو کو پہنائی گئی تو
اُسپر علی علیہ السلام نے حملہ کر کے قتل کیا اور ابو جہل اپنی جماعت مین تھا بعد ازان لوگون نے ارادہ کیا وہ زرہ
خالد بن الاعلم کو پہنا دین مگر اُسنے اُسدن اُسکے پہننے سے انکار کیا چنانچہ معاذ بن عمرو بن الجموح نے کہا مین
نے ابو جہل کو دیکھا کہ وہ حلقۂ مردم مین جسطرح درمیان گلۂ شتران کے تھا اور وہ لوگ کہتے تھے کہ نسبت ابو جہل
کے ہمکو اندیشہ ہی اُسکو تنہا نہ چھوڑو اُسوقت مین نے جانا کہ ابو جہل یہان ہی تب مین نے اپنے دل مین خیال کیا
کہ یا تو آج مین اُسی کے پاس مرونگا یا اُسی کو مار لونگا پس مین قصد اُسکا کر کے چلا یہانتک کہ اُسکی نمود نے
یا اُسکی نا آزمودہ کاری نے مجکو اُسپر قدرت دی کہ مین نے حملہ کیا اور ایک ایسی ضربت ماری کہ اُسکا پانون کٹکر
جدا جا پڑا جسطرح خستہ خرما زیر سنگ سے جھٹک اور اُچھل جاتا ہی بعد ازان اُسی کا بیٹا مجھپر آیا اور میرے شانے
پر تلوار ماری کہ میرا ہاتھ شانے سے کٹ گیا مگر کچھ پوست باقی رہ گیا کہ ہاتھ لٹکنے لگا مین اس ہاتھ کو کہ پیچھے سے پوست مین

مین تیرا قاتل ہون اُسنے کہا تو بھلا وہ غلام نہین ہی جسنے اپنے آقا و سردار کو قتل کیا تو آگاہ ہو جو کچھ مصیبت
تیرے قتل کرنے سے میری ذات پر واقع ہوئی زیادہ اُس سے نہین ہی کہ شخص ناکس و ناہنجار میرے قتل پر
متسلط ہو غرضکہ عبد اللہ نے اُسکو ایک ایسی ضربت ماری کہ سر اُسکا آگے آپڑا پھر اُسکو اُٹھا لیا اور اُسکے
تن پر جو نظر کی تو اُسکے پہلو پر نشان کوڑے کے دیکھے پھر اُسکی زرہ اور اُسکا ہتھیار اُتار لیا اور پیش گاہ
رسول خدا صلعم کے لاکر حاضر کیا اور عرض کی یا نبی اللہ قتل ہونے سے دشمن خدا ابی جہل کے خوش ہو جیے
حضرت نے فرمایا کیا تو سچ کہتا ہی اور اے عبد اللہ قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضہ مین میری جان ہی البتہ قتل ہونا
اُسکا مجکو خوشتر آیا ہی پانے سے شتران سرخ کے عبد اللہ نے کہا پھر مین نے خدمت شریف مین ذکر اُس
نشان کا کیا جو اُسکی پشت پر مین نے دیکھا تھا فرمایا یہ نشان تھا ملائکہ کے کوڑون کا اور فرمایا رسول خدا
صلعم نے کہ ایک وقت ابن جدعان کے گھر ضیافت مہمانی تھی وہان ابوجہل کو زخم خراش پہونچا تھا اسطرح
کہ مین نے اُسکو ایک دھکا دیا تھا تو زانو اُسکا چھل گیا تھا تم اُس خراش کو جاکر دیکھو اگر وہ مقتول ابوجہل ہی
تو وہ نشان اسمین پاؤ گے اور بعضون نے کہا ہی کہ وقت بیان ابن مسعود کے ابو سلمہ بن عبد الاسد
المخزومی حضور مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حاضر تھا اُسکے دلمین دعوی عبد اللہ پر نسبت قتل ابی جہل کے
شک گذرا تو وہ ابن مسعود کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کیا تو نے ابوجہل کو قتل کیا ہی ابن مسعود نے کہا
ہان اللہ نے اُسکو قتل کیا (یعنی میرے ہاتھ سے) پھر ابو سلمہ نے کہا تو ہی اُسکے قتل پر قادر ہوا ابن مسعود
بولا ہان مین نے ہی اُسکو مارا وہ کہنے لگا اگر ابوجہل چاہتا تو تجکو اپنی آستین مین ڈال لیتا ابن مسعود نے
کہا بخدا مین نے ہی اُسکو قتل کیا اور اُسکا رخت و ساز تن سے اُتار لیا ابو سلمہ نے پوچھا بھلا اُس مین کوئی
علامت بھی تھی کہا ہان اک داغ سیاہ اُسکے داہنے ران مین اندر طرف تھا تب ابو سلمہ نے بیان ابن
مسعود کا راست جانا پھر ابو سلمہ نے کہا تو نے ابوجہل کو برہنہ کیا حالانکہ اُسکے سوا کوئی قریشی برہنہ
نہین کیا گیا ابن مسعود نے جواب دیا کہ واللہ قریش اور حلیفان قریش مین ابوجہل سے زیادہ تر کوئی
دشمن خدا و رسول نہ تھا اور مین کوئی عذر تیرا ایسا نہین کرتا ہون اسلیے کہ تو اُسکی حمایت کرتا ہی پس ابو سلمہ
چپ ہو رہا اور بعد ازان لوگون نے اُس سے سنا کہ وہ در بارۂ ابی جہل کے اپنے کلام سے استغفار بخدا
کرتا تھا اور رسول خدا صلعم قتل ابی جہل سے بہت مسرور تھے اور کہتے تھے اَللّٰھُمَّ اَنْجَزْتَ مَا وَعَدْتَنِی
فَتَمِّمْ عَلَیَّ نِعْمَتَکَ اے پروردگار تو نے جو مجھسے وعدہ کیا تھا وہ وفا کیا پس اپنی نعمتون کو مجھپر تمام کر راوی نے
کہا آل ابن مسعود کہتے تھے کہ سیف ابی جہل کی سیم کوفتہ یعنی چاندی لگی ہوئی یا چاندی چڑھی ہوئی جسکو
عبد اللہ بن مسعود نے اُس [illegible] روز غنیمت [illegible] ہم [illegible] ہمارے پاس ہی الغرض اجتماع اقوال ہمارے

دونون نوجوانون کو دیکھکر اپنے دل مین خیال کیا کاش ان دونون نوجوانون مین سے کوئی میرے ہمراہ ہوتا
تو وہ خوب تائید کرتا پس تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ اُنمین سے ایک میری طرف مخاطب ہوکر بولا ان قریش مین
ابوجہل کون ہے مین نے کہا وہ ہے جسے تو سامنے دیکھتا ہے یکایک وہ طرف ابوجہل کے ایسی شتابی سے نکلا جیسے
شیر جھپٹتا ہے پھر اُسکے پاس اُسکا بھائی بھی جاملا اور مین اُن مین تلوارون کی وار مین دیکھ رہا تھا بعد ازان مین نے
رسول محمد صلعم کو دیکھا کہ وہان ہوکر لاشون مین پھر رہے تھے اور وہ دونون نوجوان بھی ساتھ ہین اور واقدی
نے کہا مجھے خبر دی محمد بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ابی مالک نے اپنے والد سے سنکر کہ ذربارہ کمسنی دونون پسران
عفرا کے جو کچھ لوگ کہتے ہین میرے والد کو انکار تھا بلکہ وہ کہتے تھے کہ روز بدر اُن مین جو چھوٹا تھا وہ پینتیس
برس کا تھا پس یہ جوان تسمہ اپنی تلوار کا اپنے گلے مین ڈالے تھا اور واقدی نے کہا کہ قول اول ہمارے
نزدیک ثابت تر ہے یعنی صغرسنی واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کثیرہ کے ربیع بنت معوذ سے روایت
کی ہے اُسنے کہا کہ بعہد عمر بن الخطاب مین ہمراہ زنان انصار کے پاس اسماء بنت مخربہ مادر ابی جہل کے گئی اور
اُسکا بیٹا عبد اللہ بن ابی ربیعہ یمن سے اُسکے پاس عطر بھیجا کرتا تھا اور وہ بیچتی تھی میرے ہاتھ سوائے عطیہ کے
جو بطریق تحفہ کے دیتی تھی چنانچہ ایک بار ہم عطر مول رہے تھے پھر جب اُسنے میری شیشی مین عطر ڈالا تو
اُسکا وزن کیا جیسا میرے ساتھیون کے عطر کو وزن کیا اور کہا تم اپنے نام سے میرا حق یعنے قیمت مال لکھادو
مین نے کہا بہتر ہے تو اپنے پاس بنام ربیع بنت معوذ کے یعنی میرے نام سے لکھ لے جب اسماء نے نام معوذ کا
سنا تو کہنے لگی ای سر مونڈی تو بیٹی ہے اُس شخص کی جو قاتل ہے اپنے آقا اور سردار یعنی ابی جہل کا مین نے کہا
نہین بلکہ مین بیٹی اُس شخص کی ہون جو قاتل تھا اپنے غلام کا تب اسماء نے کہا واللہ مین تیرے ہاتھ کبھی کچھ
نہ بیچونگی مین نے کہا مین بھی واللہ کبھی کچھ تجھ سے مول نہ لونگی کہ بخدا یہ عطر تیرا نہ طیب ہے نہ عرف یعنی خوب
خوشبودار نہین اور نہ بدبو بعد ازان ربیع اپنے بیٹے سے کہنے لگی ای فرزند مین نے کبھی کوئی ایسا عطر نہین سونگھا
جو اس سے زیادہ خوشبودار ہو لیکن ای فرزند مجھکو اُسکے کلام سے غصہ آگیا اور راویون نے کہا ہے
جب اوزار حرب اُتار رکھے گئے یعنی جب خاتمہ جنگ ہوا تو رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ ابوجہل تلاش کیا جائے
ابن مسعود نے کہا مین تلاش مین گیا تو مین نے جو اُسکو پایا اُسوقت تک اُسمین رمقے جان باقی تھی جب مین نے
اپنا پانون اُسکی گردن پر رکھ کر شکر خدا کیا کہ الحمد للہ الذی اخزاک یعنی حمد ہے اُس خدا کو جسنے تجھے
ذلیل وخوار کیا اُسنے جواب دیا نہین خراب کیا خدا نے مگر عبد ابن ام عبد کو یعنی اُس غلام کو جو بیٹا ہے مادر غلام کا
تو چڑھا ہوا ہے ایسے مقام بلند پر ایسی سختی سے ای بکریون کے چرانے والے بیان کر کہ آخر فتح کسکی ہوئی مین نے
کہا فتح اللہ و رسول کی ہے پھر ابن مسعود نے کہا [illegible] کے سر سے خود سرک گیا تب مین نے کہا ای ابوجہل

یعنی اسلیئے کہ وہ باطل پر تھا اور تو حق پر تھا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قریش بہترین مردم ہین از روے
عقل کے اور برتر ہین امانت مین کوئی شخص تلاش اُنکی برائی کا نہ کریگا مگر یہ کہ خدا اُسکو اوندھے منھ گرا دیگا
یعنی ذلیل کریگا اور علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ روز بدر جب دن چڑھا اور ہم لوگ مشرکین کے مقابلے مین
باہم بھڑ گئے اور صفین ہماری اور اُنکی مل گئین تو مین پیچھے ایک شخص کے اُنمین سے لقصد جنگ چلا اُسوقت
مین نے دیکھا کہ اور شخص مشرکین مین سے اور سعد بن خثیمہ یہ دونون ایک تودہ ریگ پر باہم جنگ کرتے
تھے یہانتک کہ اُس مشرکین نے سعد بن خثیمہ رض کو مار لیا اور وہ مشرک زرہ وغیرہ ساز حرب مین ڈھکا ہوا
تھا اور گھوڑے پر سوار تھا پھر وہ اپنے گھوڑے سے اُترا اور مجھے اُسنے پہچانا مگر مین نے اُسکو نہین پہچانا کہ
وہ وردی پہنے تھا پھر وہ مجھسے پکار کر کہنے لگا اے ابن ابی طالب لڑنے کو ادھر آ پھر مین اُس کی طرف مڑا اور
وہ آگے بڑھکر مجھپر حملہ آور ہوا چونکہ مین کوتاہ قد تھا تو مین نیچے کو پیچھے ہٹا تا کہ وہ بلندی سے میری طرف اُتر آوے
کیونکہ مجھے ناگوار ہوا کہ وہ میرے اوپر آپڑے اور مجکو قابو مین کرلیوے تب وہ بولا اے ابن ابی طالب تو
بھاگ چلا پھر جب کہ دونون قدم میرے مل گئے (یعنی مین چلنے اور ہٹنے سے ٹھہرا) اور قدم ایک جا جم گئے تو
وہ میری طرف بڑھا اور قریب آ کر اُسنے مجھے تلوار ماری مین نے وار اُسکا سپر پر روکا پس تلوار اُسکی سپر مین
گڑ گئی مین نے فرصت پا کر اُسکے شانے پر کہ وہ زرہ پوش تھا تلوار ماری تو وہ تھرا گیا اور میری تلوار نے اُسکی زرہ
کاٹی مجھے گمان ہوا کہ میری تلوار عنقریب اُسکا کام تمام کریگی کہ ناگاہ چمک تلوار کی اپنے پیچھے سے دیکھی
تو مین نے اپنا سر نیچا کر لیا دفعتًہ وہ تلوار اُسپر آپڑی کہ کاسۂ سر اُسکا مع خود کاٹ گئی اور وہ صاحب شمشیر بولا
لے اس ضربت کو میں ابن عبد المطلب ہون اُسوقت مین نے پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ حمزہ ابن عبد المطلب
تھے بت۔ اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عکاشہ بن محصن سے روایت کی ہے اُنھون نے کہا روز بدر میری
تلوار ٹوٹ گئی تو رسول خدا صلعم نے مجکو ایک چھڑی عنایت فرمائی تو یکایک وہ ایک شمشیر دراز ہو گئی
صاف وصیقل کی ہوئی تو اُسی سے مین برابر جنگ کرتا رہا یہانتک کہ مشرکین کی شکست ہوئی پھر ہمیشہ
وہ تلوار تا مرگ اُسی کے پاس رہی اور واقدی نے بواسطہ اسامہ بن زید کے داؤد بن الحصین سے
روایت کی اُنھون نے چند اشخاص بنی عبد الاشہل سے سنکر بیان کیا روز بدر تلوار سلمہ بن اسلم
بن حریش کی ٹوٹ گئی پس وہ بیکار یعنے نہتے رہ گئے کہ اُنکے پاس اور کوئی ہتھیار نہ تھا تب رسول خدا صلعم نے
ایک شاخ شاخہاے سبز سے [illegible] کے ہاتھ مین تھی اُس کو عطا کی اور فرمایا اس سے جنگ کر چنانچہ وہ
لکڑی بہترین تلوار ہو گئی اور ہمیشہ اُنھی کے پاس رہی یہانتک کہ وہ روز جنگ جسر ابی عبیدہ کے شہید ہوئے
اور [illegible]

اصحاب کا یہ ہی کہ معاذ بن عمرو اور دونوں پسران عفرا نے ابو جہل کو گھیرا اور زخمی کیا اور آخر رمق مین عبد اللہ بن مسعود نے اُسکا سر کاٹا پس یہ سب کے سب اُس کے قتل مین شریک تھے اور راویون نے کہا ہی کہ رسول خدا صلعم اوپر مقتل پسران عفرا کے کھڑے ہوئے فرماتے تھے خدا وند دونون فرزندان عفرا پہ رحم کر کہ ان دونون نے قتل مین فرعون اس امت اور سرغنہ پیشوایان کفر کے شرکت کی ہی لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ اُسکے قتل مین اُن دونون کے ساتھ اور کون شریک تھا فرمایا ملائک شریک تھے اور آخر کو ابن مسعود نے اُسکو زخمی و قتل کیا پس یہ بھی اُسکے قتل مین شریک ہوا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی معمر نے زہری سے اُنھون نے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے ای پروردگار تو کافی ہو میری جانب سے نوفل بن خویلد کو یعنی اُس سے انتقام کر اور اُس روز نوفل آگے نکل کر شور کرتا تھا یعنی اپنی جماعت کو پکارتا تھا اور وہ خوف زدہ تھا اسلیے کہ اُسنے قتل ہونا اپنے اصحاب کا دیکھا تھا اور ایسا ہوا کہ اوائل مین جسوقت مشرکین اور مسلمین مقابل ہوئے تو وہ بآواز بلند شور کرتا تھا کہ ای گروہ قریش یہ آج کا دن روز بلندی اور نیکنامی کا ہی اور جب اُسنے دیکھا کہ قریش بھاگ نکلے تو انصار کو پکارنے لگا کہ ہمارے خون سے تمھاری کیا غرض ہی کیا تم خیال نہین کرتے ہو کہ کسکو تم قتل کرتے ہو کیا تمکو دودھ پینے کی حاجت نہین ہی یعنی کیا تمکو مجھ سے متمتع ہونے کی احتیاج نہین ہی یہ سنکے جبار بن صخر نے نوفل کو اسیر کر لیا اور اُسکو اپنے آگے آگے لے چلے اور نوفل جبار سے باتین کرتا جاتا تھا اُس وقت علی کو اپنی سمت آتے دیکھکر پوچھنے لگا ای برادر انصار یہ کون شخص ہی قسم ہی لات و عزی کی مین اس شخص کو دیکھتا ہون کہ وہ میرے قصد پہ میری جانب چلا آتا ہی جبار نے کہا یہ علی بن ابیطالب ہی تب نوفل نے کہا مین نے مثل آجکے کوئی ایسا مرد تیز و چالاک اُسکی قوم بھر مین نہین دیکھا تا آنکہ علی علیہ السلام نے اُسپر حملہ کیا اور ایسی تلوار ماری کہ اُسکی سپر مین در آئی پھر اُسکو سپر سے کھینچکر اُسکے دونون پاؤن پہ ضرب لگائی کیونکہ دامن زرہ اُسکی کمر سے لپٹی تھی یا زرہ ہمیہ تھی یعنی کمر تک اونچی تھی پس حضرت نے اُسکے پاؤن کاٹے بعد ازان اُسکو قتل کیا اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا تم مین کسکو حال قتل نوفل بن خویلد کا معلوم ہی علی علیہ السلام نے جواب دیا یا رسول اللہ مین نے اُسکو قتل کیا یہ سنکے آنحضرت صلعم نے تکبیر کی اور فرمایا وہ خدا ایسا ہی جسنے میری دعا کو اُسکے بارہ مین قبول فرمائی اور اُس روز عاص بن سعید آگے بڑھکر لوگون کو واسطے قتال کے اغوا کرتا تھا اُسوقت درمیان اُسکے اور علی کے ملاقات ہوئی تو علی نے اُسکو قتل کیا چنانچہ عمر بن الخطاب رض سعید اُسکے بیٹے سے کہتے تھے کہ مین تمکو اپنی طرف سے کشیدہ خاطر دیکھتا ہون گویا تجکو گمان ہی کہ مین نے تیرے باپ کو مارا ہی وحالانکہ مین قتل مشرک سے عذر خواہ ... نہین ... بلکہ مین نے عاص بن ہشام بن المغیرہ اپنے خال کو اپنے ہاتھ سے قتل ... کرنا تیرا البتہ باطل ہی تھا

اسنے عم سے انھون نے [illegible] ابو بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے سنا اُسنے کہا مین نے مروان بن الحکم سے
سُنا کہ اُسنے حکیم بن حزام سے حال بدر کا سوال کیا مگر شیخ بیان اس حال سے انکار کرتا تھا آخر اُسنے اس
بات مین اصرار کیا تب حکیم نے کہا جب ہمارا مقابلہ ہوا تو ہمنے مقابلہ کیا اُسوقت مین نے ایک صدا سُنی
کہ کوئی چیز آسمان سے زمین پر واقع ہوئی جیسے طشت مین پتھر گرتا ہی اُسوقت نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم
نے ایک مشت بھر کر اُن لوگون پر پھینکی اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے عبد اللہ بن ثعلبہ بن
صغیر سے **روایت** کی ہی اُسنے کہا مین نے نوفل بن معویۃ الدیلی سے سنا وہ کہتا تھا جب روز بدر ہم شکست
پاکر بھاگے ہین تو ہم اپنے آگے اور پیچھے ایک ایسی صدا سنتے تھے جیسے سنگریزے طشت مین گرتے ہین
پس آواز سے سخت ہیبت ہمپر طاری تھی اور حکیم بن حزام بیان کرتا تھا جب روز بدر ہم لوگ شکست
پاکر بھاگے ہین تو مین دوڑتا پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ خدا ہلاک کرے ابن الحنظلیہ کو وہ کہتا ہی کہ دن تمام ہوا
وحالانکہ ابھی دن اسی قدر رہی جو تھا حکیم کہتا ہی غرض میری اس بات سے یہ تھی کہ مین چاہتا تھا کسیطرح
رات ہو جاوے تا قوم ہماری طلب و تلاش سے باز رہین اور ایسا ہوا کہ اُسوقت حکیم کو عبد اللہ اور
عبد الرحمان بن عوام مل گئے کہ وہ دونون اپنے اونٹ پر سوار تھے چنانچہ عبد الرحمان نے اپنے بھائی
سے کہا آؤ ہم اتر پڑین اور ابو خالد کو سوار کر دین وحالانکہ عبید اللہ لنگڑا تھا تب عبد اللہ نے کہا تو
دیکھتا ہی کہ میرے پانون نہین ہین مین کیونکر چلونگا عبد الرحمان بولا واللہ ایسے شخص کو سواری دینی
اسوقت ضرور ہی کہ اگر ہم مرجائینگے تو ہمارے پیچھے ہماری عیال کی وہ کفالت کریگا اور اگر زندہ رہے
تو وہ ہم سب کو سواری دیگا آخر عبد الرحمان اور اُسکا بھائی لنگڑا دونون اُونٹ سے اُتر پڑے اور حکیم
کو سوار کر دیا اور خود دونون پیچھے پیچھے اونٹ کے چلے جاتے تھے جب قریب مکہ مر الظہران مین پہونچے
تو حکیم کہنے لگا واللہ مین نے یہان وہ امر دیکھا تھا کہ مثل اُسکے اگر کوئی عاقل دیکھتا تو ہرگز یہانسے آگے
نہ جاتا کہ بدبخت ابن الحنظلیہ نے یہان چند اونٹ ذبح کیے تھے تو کوئی خیمہ کسیکا باقی نہ بچا تھا جسپر خون اونٹون کا
نہ پہونچا ہو یہ سنکے وہ دونون بھی کہنے لگے البتہ ہم دونون نے بھی یہ ماجرا دیکھا تھا ولیکن ہمنے تجکو اور اپنی
قوم کو جاتے دیکھا تو ہم بھی تمھارے ہمراہ چلے گئے کیونکہ ہمکو تمھارے ساتھ مین کچھ اختیار نہ تھا اور **واقدی**
نے بواسطہ رواۃ کے [illegible] بن خفاف سے روایت کی کہ اُسنے اپنے والد سے سنکر بیان کیا کہ قریش کے
ساتھ زرہین بہت سی تھین پھر جب [illegible] ست پاکر بھاگے تو اُنھون نے زرہون کو پھینکنا شروع کیا اور
مسلمین اُسکا پیچھا کیے جاتے [illegible] تھے یہ لوگ اُسے اُٹھاتے جاتے تھے پھر خفاف نے
کہا مین بھی اُس روز [illegible] کے وہ ہمارے یہان ہین

حارث کے سینے پر لگا بس لوگون نے شام تک وہی پانی خون ملا ہوا پایا چنانچہ جب مدینے مین خبر قتل حارث
کی اُن کی مادر و خواہر نے سنی تو اُن کی والدہ نے کہا واللہ جب تک رسول خدا صلعم تشریف نہ لاوینگے
مین حارث کے غم مین نہ روؤنگی اس لیے کہ مین حضرت سے پوچھونگی اگر میرا بیٹا جنت مین ہی تو مین اُسکے لیے
نہ روؤنگی اور اگر وہ دوزخ مین ہی تو روؤنگی و لعمر اللہ فاعولنه اور قسم ہی خدا کی کہ پھر مین اُسکو چلاّ چلاّ کے
روونگی یا بمعنے تعویل یعنی مین نے اس غم کو اپنے دل پر بار کر رکھا ہی یعنی موقوف رکھا ہی آخر جب رسول خدا
صلعم نے بدر سے مراجعت فرمائی تو مادر حارث خدمت والا مین آئی اور عرض کی یا رسول اللہ صدمہ حارث کا
جو میرے دل پر ہی آپ خوب جانتے ہین مین نے چاہا کہ اُس کے غم مین بکا کرون پھر مین نے اپنے دل مین کہا
کہ مین ایسا نہ کرونگی تا وقتیکہ رسول خدا صلعم سے یہ بات پوچھ نہ لونگی کہ اگر حارث جنت مین ہی تو بس بکا
نہ کرونگی اور اگر جہنم مین گیا تو اُسکے ماتم مین گریہ و زاری بشور و شیون کرونگی یہ سنکے حضرت نے فرمایا ہبلت
یعنی تو بے فرزند ہویا تو اپنے فرزند کے غم مین روئے کیا جنت ایک ہی بلکہ بہت سی جنتین ہین قسم ہی اُس
خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی البتہ حارث فردوس برین مین ہی اُسنے کہا تو پھر مین اب کبھی اُسکے لیے
بکا نہ کرونگی اور رسول خدا صلعم نے ایک کاسہ پانی کا طلب کیا اُس مین دست اطہر دھویا اور اُس مین دہن
اقدس سے کلی ڈالی پھر وہ کاسہ مادر حارث کو مرحمت کیا تب اُسنے وہ پانی پی لیا اور بقیہ اپنی دختر کو دیا کہ
اُسنے بھی پیا بعد ازان دونون کو حکم کیا کہ کچھ پانی اپنے گریبانون کے اندر چھڑک لو اُن دونون نے یون
ہی کیا اور حضرت علیہ السلام کے حضور سے رخصت ہو کر اپنے گھر مین آئین چنانچہ مدینے کی کوئی عورت
زیادہ ان دونون عورتون سے خنک چشم و دل شاد نہ تھی اور راوی کہتے ہین کہ ہبیرہ بن ابی وہب نے
جب شکست قوم کی دیکھی تو اوندھے مُنھ گرا اُسکو کسی نے پڑ کیا کہ وہ قدرت اُٹھنے کی نہ رکھتا تھا اُسوقت
اُسکے پاس ابو اسامہ الجشمی حلیف اُسکا آیا اُسنے اُسکی زرہ تن سے جدا کر کے اُسکو اٹھائے گیا او بعضون نے
کہا ہی کہ ہبیرہ کو ابو داؤد مازنی نے تلوار سے مارا کہ اسکی زرہ تک کاٹ گئی اور وہ منھ کے بل گرا کہ پھر زمین سے
جنبش نکر سکا اور ابو داؤد وہان سے چلے گئے تب یہ حال ہبیرہ کا دونون پسران زہیر جشمی یعنی ابو اسامہ
اور مالک نے دیکھا اور یہ دونون جشمی اُسکے حلیف تھے چنانچہ ان دونون نے لوگون کو اُسکے پاس سے
بزور تلوار ہٹا دیا اور اُسکو قاتلون کے ہاتھ سے بچا یا پھر اُسکو ابو اسامہ اُٹھا لے بھاگا اور بچا لے گیا اور
لوگون کو اُس سے دفع کرتا جاتا تھا اُسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اُن دونون لوگون نے جو حلیف تھے
اُسکی حمایت کی مثل ابو اسامہ کے [illegible] جس شخص نے
اُسکو تلوار ماری تھی وہ مجذر بن زیاد تھا [illegible]

[illegible] نے کہا وہ دیکھو مجھے سایہ مین اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہین جب مین انکی مجمع مین آیا اور مین نے حضرت علیہ السلام کو مین پہچانتا تھا چنانچہ مین نے سلام علیکم کہا حضرت نے فرمایا جنابت بن اشیم سعد بعد وہی کہتا تھا ما رایت مثل هذا الامر فرمنه الا النساء یعنی مین نے مثل اس امر کے کبھی نہین دیکھا کہ لوگ بھاگ گئے سوا سے عورتون کے یعنی عورتون کو چھوڑکر مین نے کہا اشهد انك رسول الله یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہ تو رسول اللہ ہے کیونکہ یہ بات مین نے کسی سے نہین کہی تھی اور زبان سے مین نے یہ کلمہ اصلا نہین نکالا تھا بلکہ مین یہ بات صرف اپنے دل مین کہتا تھا پس اگر آپ نبی نہ ہوتے تو حق تعالے آپ کو اس کلام پر مطلع نہ کرتا آپ مجھپر توجہ فرمایئے کہ مین آپسے بیعت کرتا ہون تب حضرت نے مجھکو عقائد اسلام تعلیم کیے اور مین اسلام لایا ۔ راوی کہتے ہین کہ جس وقت مسلمانون نے اور مشرکین نے اپنی صفین آراستہ کی تھین یعنی جب طرفین سے بمقابلہ پیش آئے تھے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا جو جسکو قتل کرے اُسکے لیے کذا وکذا یعنی ایسا ایسا امر ہے اور جو کوئی اسیر کریگا کسیکو اُسکے واسطے یہ یہ اجر ہے پھر جس وقت مشرکین کی شکست ہوئی اور وہ گریزان ہوئے تو لشکر اسلام مین لوگ تین فرقہ ہو گئے ایک فرقہ تو گرد خیمۂ رسول خدا صلعم کے حاضر باش رہے اور اس خیمہ مین ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی حاضر تھے اور ایک فرقہ غارت و تاراج پر جا پڑے اور ایک در پے طلب دشمن تعاقب کرتے چلے گئے آخر وہ لوگ اکثر دشمنون کو اسیر کر لائے اور مال غنیمت بھی لے پھرے چنانچہ سعد بن معاذ جو منجملہ حضار خیمہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے انھون نے کلام کیا کہ یا رسول اللہ ہمکو تعاقب و طلب دشمن سے اس بات نے نہین روکا کہ ہم مال سے بے پروا ہین یا دشمنون کے مقابلے مین ہم نامرد ہین بلکہ ہمکو اس خوف نے منع کیا اور باز رکھا کہ اگر ہم آپکے مقام کو خالی چھوڑ دیوین تو مبادا کوئی غول سوار خواہ پیادہ مشرکین کا آپ پر آپڑے اور حال یہ ہے کہ جو لوگ گرد خیمہ آپ کی نگہبانی کو رہگئے وہ وجوہ الناس یعنے رو دار و ممتاز ہین مہاجرین و انصار مین سے کہ انمین سے ایک بھی آپکی خدمت سے جدا نہ ہوا اور یا دہے انکے کثرت مردم کی بہت ہے اگر مال غنیمت سارا آپ ان سب کو دیدیوینگے تو آپ کے اصحاب کے لیے جو رفاقت مین حاضر تھے کچھ باقی نہ رہے گا اور حال یہ ہے کہ اسیر و قتیل تو بہت ہین اور مال غنیمت کم ہے اور مترجم کہتا ہے کہ اخیر کلام معاذ سے مراد یہ ہے کہ ہر گاہ سر ہیا اسیرون کا اور رخت و ساز مقتولون کا جو کہ کثیر التعداد ہے وہ وہی لوگ پاوینگے جو حکم مین من قتل قتیلا ومن اسر اسیرا کے ہین یعنی جنھون نے جسکو قتل کیا یا اسیر کیا اور پھر غنیمت قلیلہ مین بھی وہ سہیم ہین تو واسطے ان اصحاب کے جو رفاقت مین حاضر تھے کچھ باقی نہ بچے گا [illegible] مین درمیان مردم اختلاف پڑا پس حقتعالی نے یہ آیہ نازل

چنانچہ ایک شخص قریش نے ان زرہون مین سے ایک زرہ کو ہمارے پاس دیکھکر پہچانا اور بولا یہ زرہ حارث بن ہشام کی ہی اور واقدی نے بواسطہ محمد بن ابی حمید کے عبد اللہ بن عمرو بن امیہ سے روایت کی ہی اُسنے کہا مین نے اپنے والد عمرو بن امیہ سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے بیان کیا اُس شخص نے جو اُس روز بھاگنے والون مین تھا یہ کہ مین اُس روز اپنے دل مین کہتا تھا مین نے ایسا امر کبھی نہین دیکھا کہ سب مرد عورتون کو چھوڑکر بھاگ گئے اور راوی کہتے ہین کہ ایک شخص قباث بن اشیم الکنانی کہتا تھا مین ہمراہ مشرکین کے بدر مین حاضر ہوا اور مین اصحاب محمدؐ کو جو دیکھتا تھا تو وہ میری نگاہ مین قلیل نظر آتے تھے اور جو آدمی اور گھوڑے میرے ساتھ تھے وہ بکثرت معلوم ہوتے تھے مگر با این ہمہ وہ سب جب بھاگے تو مین بھی اُنکے ہمراہ بھاگا اور مین دیکھتا تھا کہ مشرکین ہر طرف بھاگے جاتے ہین تو مین اپنے دل مین کہتا تھا کہ مین نے مثل اسکے کبھی نہین دیکھا کہ لوگ عورتون کو چھوڑکر بھاگے جاتے ہین اُسوقت ایک اور شخص جو میرے ہمراہ تھا اور وہ بھی میرے ساتھ بھاگا جاتا تھا ناگاہ ایک مرد ہمارے پیچھے پیچھے آملا مین نے اپنے ساتھی سے پوچھا یہ آدمی بھی تیرے ساتھ آتا ہی اُسنے کہا نہین واللہ یہ میرے ہمراہ نہین ہی تا آنکہ اُس شخص نے میرے ہمراہی کو زخمی کیا اور مین نکل گیا اور موضع غیقہ مین قبل طلوع آفتاب پہونچا موضع غیقہ مقام سقیا سے جانب یسار واقع ہی اور درمیان غیقہ اور مقام فرع کے ایک شب کی راہ ہی اور وہانسے مدینہ آٹھ بُرد ہی اور ایک برد بارہ میل کا ہوتا ہی) اور مین اپنے ہمراہیون کا راہبر تھا اور مین شارع عام پر نہین چلتا تھا اس خوف سے کہ پیچھے کوئی بطلب و تلاش ہمارے آتا ہو سو مین نے راستہ بدل دیا اور راہ سے کج ہوکر چلا چنانچہ مقام غیقہ مین ایک شخص میری قوم سے مجکو ملا اُسنے مجھسے پوچھا تیرے پیچھے کی کیا خبر ہی مین نے کہا کچھ نہین سوائے اسکے کہ ہم لوگ مارے گئے اور قید ہوے اور باقی بھاگ آئے آخر تیرے پاس کوئی سواری بھی ہی تب اُسنے مجکو ایک اونٹ پر سوار کر دیا اور کچھ زاد راہ بھی دیدی تا آنکہ مین حجفہ مین پہونچکر راستے پر ہولیا اور مکے مین پہونچا اور مین نے حیسمان بن حابس الخزاعی کو مقام غمیم مین دیکھا تھا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ شخص آگے جاتا ہی تاکہ مکے مین قریش سے خبر ہلاکی و تباہی قوم کی بیان کرے اگر اُسوقت مین چاہتا تو اُس سے پہلے مکے مین پہونچتا مگر مین نے اُس سے رستہ اپنا کاٹ لیا تا آنکہ وہ مجھسے پہلے دن کو پہونچ گیا تھا پھر جسوقت مین مکے مین پہونچا اور قریش کو خبر اُنکے مقتولون کی پہونچ چکی تھی تو وہ لوگ خزاعی کو لعن کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ یہ شخص خبر اچھی نہین لایا بعد ازان مین مکے مین مقیم رہا پھر جب کہ جنگ خندق بھی ہوچکی ہی تو مین نے خیال کیا کہ اگر مین مدینے مین جاتا تھا تو مین دیکھتا کہ محمدؐ کیا کہتے ہین اور میرے دل مین اسلام مرتکز ہو [illegible] اور وہان لوگون سے رسولخدا صلعم کو استفسار

عمرو بن الجموح نے لیا اور بعض نے کہا کہ سو تلوار ابن مسعود کو دیا تب مین نے [illegible] کہا مجھے
ابو جہل کی کس نے خبر دی یعنی تو نے کس سے سنا انھون نے کہا جسنے مجھسے بیان کیا کہ وہ اسباب حضرت نے
معاذ بن عمرو کو دیا تو اسکی خبر مجکو خارجہ بن عبد اللہ بن کعب نے دی ہو اور جس شخص نے پانا ابن مسعود کا
نقل کیا تو اس روایت کو مجھسے سعد بن خالد القارظی نے ذکر کیا اور راویون نے کہا ہو کہ زرہ ولید
بن عتبہ کی اور خود و کلاہ اُسکا یہ سب علی علیہ السلام نے لیا اور سلاح عتبہ کا حمزہ رضی اللہ عنہ نے
پایا اور زرہ شیبہ بن ربیعہ کی عبیدہ بن الحارث کو ملی یہانتک کہ اُنکے ورثہ کے پاس باقی تھی اور واقدی
علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے محمد بن سہل بن حثمہ سے روایت کی اُنھون نے کہا رسول خدا صلعم نے
حکم کیا جملہ قیدی اور تمام رخت و ساز مقتولون کا اور جو کچھ غنیمت سے جسکو دستیاب ہوا ہو سب انھین
کو پھیر دیا جاوے بعد ازان جمع کیا گیا اور درمیان مردم دوبارۂ اسیرون کے قرعہ ڈالا گیا اور اسباب قتیلون
کا بعض اُن قاتلون کو تقسیم کیا گیا جنھون نے معرکہ مین قتل کیا تھا اور جو کچھ غنیمت لشکر سے ہاتھ لگا تھا وہ
سب درمیان مردم تقسیم کر دیا اور ہمارے نزدیک ثابت تر یہ بات ہو کہ جو کچھ جنکے لیے حضرت علیہ السلام مقرر
و تجویز کر چکے تھے وہ بدستور اُنکو سپرد کیا اور اُسی عرصہ مین جو غیر مقرر تھا وہ درمیان مردم برابر تقسیم کیا گیا
اور جب مال غنیمت جمع کیا گیا تھا تو اُسپر جو شخص مہتمم مقرر ہوا وہ عبد اللہ بن کعب بن عمرو المازنی تھے
اور واقدی نے دوسری روایت مین بواسطہ رواۃ کے ابو حثمہ سے نقل کیا ہو کہ رسولخدا صلعم نے مال غنائم
کو بمقام سیر تقسیم کیا تھا (اور سیر ایک گھاٹی ہو کوچۂ صفرا مین) اور بعضون نے کہا ہو کہ رسولخدا صلعم نے مہتمم مال
غنیمت کا خباب بن الارت کو کیا تھا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے حارثہ الانصاری سے روایت
کی ہو کہ جب مال غنیمت جمع ہوا اُسمین اونٹ تھے اور جنس متاع اور قسم فرش اور لباس تھا تو ان سب کو درمیان
لوگون کے تقسیم کیا پس بعضون کو ایک ایک اونٹ ملا اور کتنون کو دو دو اونٹ اور کسی کو صرف
قسم فرش اور مال غنیمت کے تین سو سترہ بخش ہوے تھے اور پیدل تین سو تیرہ تھے اور دو گھوڑون کے
سوار اُنکے چار حصے لگے یعنی دوہرا حصہ اور آٹھ آدمی جو غیر حاضر تھے اُنکے حصے بھی رسولخدا صلعم نے عطا
کیے کہ وہ سب مستحق حصۂ بدر تھے اُنمین سے تین شخص مہاجر تھے جنمین ہمارے نزدیک کچھ اختلاف نہین ایک
تو عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے کہ رسولخدا صلعم اُنکو پاس رقیہ اپنی دختر کے چھوڑ آئے تھے کہ وہ بیمار
تھین اور انھون نے وفات پائی جسدن کہ زید بن حارثہ مدینے مین خبر فتح لائے تھے اور دوسرے طلحہ بن عبد اللہ
اور تیسرے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل تھے کہ ان دونون کو رسول خدا صلعم نے واسطے تجسس کاروان
کے بھیجا تھا سو یہ دونون موضع حوراء تک پہونچے تھے (حوراء عقب ذی المروہ کنارہ دریا کے واقع ہو) درمیان

فرمایا يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ [illegible] غنیمت کے لوگ مجھے سوال
کرتے ہین تو اُنسے کہدے کہ غنیمت مال خدا و رسول کا ہو آخر الامر جب لوگ بدر سے چلے اور غنیمت سے اُنکو
کچھ وصول نہوا تو بعد اُسکے حق تعالی نے آیہ نازل فرمایا وَاعْلَمُوٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ
یعنی تم لوگ آگاہ ہو اس حکم سے کہ جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو اُس کا خمس خدا و رسول کے واسطے ہوگا
چنانچہ بعد نزول اس حکم کے رسول خدا صلعم نے مال غنیمت درمیان مردم تقسیم کردیا اور واقدی
علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے عبادہ بن الصامت سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ ہم لوگون نے
سارا انفال مال واسطے خدا و رسول کے سپرد کردیا یہانتک کہ اُس غنیمت بدر سے رسول خدا صلعم نے
بھی خمس نہین لیا بعد ازان یہ آیت نازل ہوئی وَاعْلَمُوٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ سو رسول خدا
صلعم نے بعد بدر کے مسلمین سے طلب خمس کیا اُس مال سے جو اول غنیمت مین حاصل ہوا تھا اور
واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عکرمہ سے روایت کی ہو اُسنے کہا لوگون نے دربارۂ غنیمت بدر کے
باخود با اختلاف کیا یعنی آپس مین جھگڑا لڑا الا تب رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ ساری غنیمت جو لوگون
کے پاس ہو لے لیجاوے اور بیت المال مین جمع رہے چنانچہ اُس مین سے کسی کے پاس کچھ باقی نرہا مگر یہ
کہ سب جمع ہوگیا اُسوقت اہل شجاعت یعنی لڑنے والون نے یہ جانا کہ یہ مال مخصوص ہمین لوگ
پاوینگے اور سوا ہمارے اور ون کو جو اہل ضعف ہین یعنی جنکو پارائے جنگ نہ تھا نہ ملیگا بعد ازان
رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ اموال غنیمت درمیان مردم برابر تقسیم کیا جاوے تب سعد نے عرض کی
یا رسول اللہ سواران قوم جنھون نے لوگون کی حمایت کی کیا اُنکو آپ حصہ برابر ان لوگون کے دینگے جو ضعیف
و عاجز قابل جنگ نہین ہین حضرت نے فرمایا تیری ماں تیرے ماتم مین روئے تم لوگ فیروز مند و مظفر یاب
نہین ہوتے مگر اپنے انھین ضعفا کی دعا سے اور واقدی نے کہا مجھے حدیث بیان کی عبدالحمید بن
جعفر نے اُنھون نے کہا مین نے موسی بن زید بن ثابت سے سوال کیا کہ روز بدر رسول خدا صلعم نے
دربارۂ اسیران مشرکین اور رخت سلاح وغیرہ مقتلے کے اور دربارۂ انفال غنیمت کے کسطرح حکم کیا تھا اُنھون نے
کہا اُس روز نقیب بحکم حضرت علیہ السلام کے نداد دیتا تھا کہ جس کسی نے کسی کو قتل کیا ہو اُسکا رخت و سار
اُسی قاتل کے لیے ہی اور جسنے جسکو اسیر کیا ہو وہ اُسی کا بندی ہو یعنی اُس قیدی کا سربراہی شخص کے واسطے
ہو پس ہر قاتل کو اُسکے قتیل کا اسباب دیا گیا اور جو کچھ تاراج لشکر مین دستیاب ہوا یا جو کچھ بغیر جنگ
ہاتھ لگا وہ سب درمیان مردم اُسی عرصہ مین تقسیم کیا گیا پھر مین نے عبدالحمید بن جعفر سے پوچھا کہ رخت و ساز
ابی جہل کا کسکو ملا اُنھون نے کہا ہمارے نزدیک اُسمین اختلاف ہی چنانچہ بعض نے کہا کہ اُسکا اسباب معاذ بن

یا رسول اللہ فلان شخص سے وہ قطیفہ چرا لیا ہی تب حضرت نے اُس آدمی سے پوچھا اُسنے انکار کیا کہ مین نے
ایسا نہین کیا پھر مجبر نے عرض کیا یا رسول اللہ فلانی جگہ کھودی جاوے پس حضرت علیہ السلام نے
حکم کیا تو وہان کھودا گیا ناگاہ وہ چادر نکل آئی اُسوقت ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ فلان شخص کے
حق مین استغفار کیجئے اور اُس کہنے والے نے دو مرتبہ یا چند بار عرض کیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا
دُھونڈ ناہی اپنی خیر یعنے فرمایا مجکو باز رکھو اپنی خیر سے یعنی اُس شخص کے ذکر سے مجھے معاف کرو اور لشکر اسلام
مین دو گھوڑے تھے ایک گھوڑا تو مقداد کا جسکا نام سبحہ تھا اور ایک گھوڑا زبیر کا اور بعضے کہتے ہین وہ گھوڑا
مرثد کا تھا اور مقداد کہتے تھے کہ رسول خدا صلعم نے روز بدر میرا حصہ غنیمت سے دیا اور میرے
دو گھوڑے کا بھی حصہ دیا اور بعض نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے اُس روز گھوڑے کا بھی حصہ لگایا اور
ایک حصہ اُسکے سوار کا بھی عنایت کیا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابو عفیر محمد بن سہل سے روایت
کی ہی انھون نے کہا کہ روز بدر ابو بردہ بن نیار ایک گھوڑا لوٹ مین لائے اور وہ گھوڑا زمعہ بن الاسود کا تھا
آخر وہ محفین کے سہم مین آیا اور اُس روز مسلمانون کو دس گھوڑیان لوٹ مین ہاتھ لگین اور بہت سے
ہتھیار اور سواریان ہاتھ آئین اور اُنمین ناقہ ابوجہل کا بھی تھا کہ اُسکو رسول خدا صلعم نے غنیمت مین سے
خود لیا اور اکثر اُسی پر سوار ہو کر جہاد کرتے تھے یہانتک کہ روز حدیبیہ اُسکو ہدی کعبہ کر دیا و بعد ازان اُن
دونون مشرکین نے اُس ناقہ کو بعوض سو ناقون کے درخواست کیا حضرت نے فرمایا اگر مین نے اُسکو نامزد ہدی کعبہ
نکر دیا ہوتا تو البتہ مین بدل لیتا اور رسولخدا صلعم کے لیے مال غنیمت سے قبل از تقسیم کے حق صفی مقرر تھا اور
واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابن عباسؓ سے اور دوسری طریق مین سعید ابن المسیب سے روایت کی ہی کہ
اُن دونون نے کہا کہ ذوالفقار تلوار کو رسولخدا صلعم نے بدر مین مال غنیمت سے لیا تھا کہ وہ تلوار منبہ بن الحجاج
کی تھی اور جس تلوار سے حضرت نے روز بدر جہاد کی اُسکا نام عضب تھا وہ سعد بن عبادہ کی تھی کہ انھون نے
وہ تلوار اور ایک زرہ جسکا نام ذات الفضول تھا حضرت کی خدمت مین نذر کی تھی اور واقدی نے
بواسطہ ابن ابی سبرہ کے صالح بن کیسان سے روایت کی ہی وہ کہتا تھا کہ رسولخدا صلعم نے جب بدر کو خروج کیا تو
کوئی تلوار حضرت کے ہاتھ مین نہ تھی اور اول تلوار جو حضرت نے باندھی تو وہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تھی کہ روز
بدر غنیمت سے ہاتھ آئی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابو اُسید الساعدی سے روایت کی ہی کہ جب ابو اُسید کے روبرو
ابو اسید کے ذکر ارقم بن ابی ارقم کا آجاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ اُس سے مجکو وہ رنج و افسوس ہی جو کسی سے
نہین لوگون نے پوچھا آخر باعث اسکا کیا ہی انھون نے بیان کیا جب رسولخدا صلعم نے حکم کیا کہ مسلمین نے جو کچھ لوٹ
مین پایا ہو وہ [illegible] حاضر کرین تو مین نے بھی تلوار ابن عائذ المخزومی کی جو لوٹ مین پائی تھی

حمزہ اور ذی المروہ کے دو شب کی راہ ہے اور [illegible] اور [illegible]
اور ایک بردبارہ مین کا ہوتا ہی) اور انصار مین سے ایک ابولبابہ تھے کہ رسول خدا صلعم انکو مدینے مین
اپنا خلیفہ مقرر کر گئے تھے اور دوسرے عاصم بن عدی تھے انکو حضرت نے اہل قبا اور اہل عالیہ پر خلیفہ مقرر
کیا تھا اور تیسرے حارث بن حاطب کہ انکو درمیان بنی عمرو بن عوف کے کسی امر پر مامور کیا تھا چوتھے
خوات بن جبیر پانچوین حارث بن الصمہ کہ یہ دونون مقام روحا مین چھوڑ گئے یا یہ کہ یہ دونون بیمار ہو گئے
تھے پس یہ لوگ ہین کہ ہمارے نزدیک انکی غیر حاضری اور حصہ پانے مین کچھ اختلاف نہین اور مروی ہی
کہ رسول خدا صلعم نے سعد بن عبادہ کو بھی سہم غنیمت عطا کیا تھا حالانکہ وہ بھی غیر حاضر تھے اور جسوقت قتال
بدر سے فراغ ہوا تو حضرت نے فرمایا سعد بن عبادہ اگرچہ حاضر بدر نہین ہوا لیکن اسکو اسمین رغبت تھی اور یہ
اسطرح ہوا کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے مدینے مین لوگون سے بیعت جہاد لی ہی تو سعد بن عبادہ محلہ انصار مین جا کر
انکو خروج پر تاکید کرتے تھے اور وہین کسی مقام مین انکو سانپ نے کاٹا تھا اسوجہ سے وہ حاضری سے باز رہے تھے
سو انکو بھی حصہ ملا اور سعد بن مالک الساعدی کے لیے بھی حصہ لگایا گیا اسلیے کہ وہ بدر چلنے کی تیاری کر چکے
تھے دفعتہً بیمار ہو گئے اور بعد روانگی حضرت کے وہ مر گئے اور انھون نے خدمت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین وصیت
بھی کی تھی (یعنی دربارۂ حصہ اپنے واسطے اہل و عیال اپنے) اور ایک مرد انصاری اور کسی دوسرے کو بھی حصہ ملا یہ
سب چار آدمی ہین کہ انکے بارہ مین اجماع اہل حدیث کا ویسا نہین ہی جیسا ان آٹھون پر اتفاق ہی اور واقدی
نے بواسطہ ابن ابی سبرہ کے زید بن یعقوب سے روایت کی ہی کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم نے چودہ قتیلون کا بھی
سہم جو بدر مین شہید ہوے عطا کیا چنانچہ زید بن طلحہ نے ذکر کیا کہ مجھسے عبداللہ بن سعد بن خیثمہ بیان کرتے تھے
کہ جسوقت رسول خدا صلعم تقسیم غنائم کرتے تھے تو ہمنے اپنے والد کا بھی سہم پایا کہ اسکو عویم بن ساعدہ ہمارے پاس لے
آئے تھے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عبداللہ بن مکنف سے روایت کی ہی انھون نے کہا مین نے
سائب بن ابی لبابہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم نے مبشر بن عبدالمنذر کا بھی حصہ عنایت
کیا کہ وہ حصہ ہمارے پاس معن ابن عدی لے آئے تھے اور تعداد ان اونٹون کی جو روز بدر دستیاب
ہوئے ایک سو پچاس اونٹ تھے اکثر آدم یعنی ادیم یا گندم وغیرہ غلہ واسطے تجارت کے لدا تھا وہ سب اسدن
مسلمانون کو ہاتھ لگا اور اس اسباب غنیمت مین جو اس روز حاصل ہوا تھا ایک چادر پیچیدہ بھی سرخ رنگ وہ گم ہو گئی تھی تو بعض
نے مسلمین مین سے یہ بات کہی کیا ہوا جو ہم اس قطیفہ کو نہین دیکھتے ہین یعنی وہ نظر نہین آتا اور نہین ملتا شاید رسول خدا
صلعم نے لیا ہو پس اس بات پر حق تعالیٰ نے یہ آیہ نازل فرمایا وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ الی آخرہ یعنی نبی کے
لیے یہ بات سزاوار نہین ہی کہ وہ کچھ چھپا رکھے اور [illegible] خدا صلعم کی خدمت مین آیا اور عرض کی

قتل قیدی سے [illegible] بلکہ وہ جسکے پاس کسی اسیر کو دیکھتے تھے تو اُسکو حکم بقتل اسیر کرتے تھے اور
یہ ماجرا قبل متفرق ہونے لوگون کے تھا پھر معبد ابن وہب اُسی حالت مین کہ وہ ابی بردہ کے پاس قید تھا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر بولا ای عمر کیا تم لوگ جانتے ہو کہ تم ہم پر غالب ہو ہرگز نہین قسم ہی لات و عزا
کی تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا البتہ بندگان خدا جو مسلم فرمانبردار ہین ہمیشہ غالب ہین مگر تو ایسا
کلام کرتا ہی حالانکہ تو ہمارے ہاتھ مین گرفتار ہی یہ کہکے اُسکو ابی بردہ سے لے لیا اور اُسکو قتل کیا اور بعضون
نے کہا کہ خود ابو بردہ نے اُسکو قتل کیا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عامر بن سعد سے روایت کی ہی
کہ وہ [illegible] تھے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا سعد کو اُسکے بھائی کے قتل ہونے کی خبر نکرو نہین تو سارے
اسیرون کو جو تمھارے پاس قید ہین مار ڈالیگا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے یحی بن ابی کثیر سے روایت
کی ہی اُنھون نے کہا رسول خدا صلعم فرماتے تھے کوئی تم مین سے اپنے بھائی کے اسیر کو بزور چھین نلیوے
اسلیے کہ اُسکو قتل کرے اور جسوقت مردم مشرکین بندی مین آئے تو سعد بن معاذ کو ناگوار ہوا (یعنی بلکہ
مارا جانا اُن قیدیون کا گوارا تھا) چنانچہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ای عمرو گویا کہ اسیر ہونا ان اسیرن کا تجھپر بہت
شاق گذرا عرض کی ہان یا رسول اللہ البتہ یہ مجکو شاق ہوا کیونکہ یہ اول جنگ تھی کہ ہمارا اور مشرکین کا مقابلہ
ہوا لہذا مین نے چاہا کہ خدا تعالی ان مشرکون کو ذلیل و خوار کرے کہ ہم انکو قتل کر کے خون بہاوین اور اُس روز
نضر بن الحارث کو مقداد نے اسیر کیا تھا جسوقت رسولخدا صلعم بدر سے نکل کر مقام اثیل مین پہونچے تو وہان سارے
قیدی حضور مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پیش کیے گئے اُسوقت حضرت علیہ السلام نے نضر بن الحارث کی طرف
نظر کی اور دیر تک اُسکو دیکھتے رہے تب نضر بن الحارث نے ایک شخص سے جو اُسکے پہلو مین کھڑا تھا کہنے لگا کہ
واللہ محمد مجکو قتل کرینگے کیونکہ میری طرف ایسی نگاہ سے دیکھتے ہین کہ اُنکی آنکھون مین مجکو اپنی موت نظر آتی ہی
اُس شخص نے جواب دیا واللہ یہ بات نہین ہی مگر تجھپر رعب غالب ہی تب نضر نے مصعب ابن عمیر سے کہا
ای مصعب منجملہ اُن لوگون کے جو یہان موجود ہین تو مجھ سے از روے صلہ رحم کے قریب تر ہی تو اپنے صاحب
یعنے محمد صلعم سے میرے بارہ مین کلام کر کہ میری قوم مین سے جو کچھ کسی کے ساتھ کرین اسیطرح میرے ساتھ بھی
اور اگر تو میرے حق مین یہ کلام نکریگا تو واللہ وہ ضرور مجھے قتل کریگا مصعب نے جواب دیا مین کیونکر تیری
سفارش کرون تو وہ ہی کہ درباب کتاب اللہ و دربارۂ نبی صلعم ایسا ایسا یعنی برو ناسزا کہتا تھا اُسنے کہا ای مصعب تو ایسا
کچھ کر کہ میری قوم مین سے جو امر کسیکے واسطے کیا جاوے وہ میرے لیے کیا جاوے کہ اگر وہ سب قتل کیے جائین تو مین بھی
قتل کیا جاؤن اور اگر وہ رہائی پاوین تو مین بھی رہائی پاؤن مصعب نے کہا تو بہت ستاتا تھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو اُسنے کہا آگاہ ہو ای مصعب مگر اسطرح تجکو اسیر کرتے قریش تو میرے جیتے جی تو قتل نکیا جاتا مصعب نے

داخل کردی اور اُسکا نام مرزبان تھا اور اُسکی بڑی قدر و قیمت تھی اور مجھے آرزو تھی کہ وہ پھر مجھی کو ملے ناگاہ ارقم
نے رسولخدا صلعم سے اُسی کو مانگا اور حضرت کی یہ عادت تھی کہ جو کوئی کچھ مانگتا تھا تو انکار نہین کرتے تھے چنانچہ وہ
تلوار اُسیکو دیدی اور پھر ایسا ہوا کہ میرا بیٹا بقیہ گھر سے باہر نکلا تو اُسکو غول بیابانی نے اٹھالیا اور اپنی پیٹھ پر
لاد کر اُٹھا لے گیا اور درمیان اسکے ایک شخص نے ابو اسید سے پوچھا کیا اُس زمانے مین غیلان بھی تھے اُنھون نے
کہا ہان اُسوقت تو تھے مگر اب ہلاک ہوگئے ناگاہ صحرا مین میرے بیٹے کو ابن ارقم ملا تو میرا بیٹا اُسکو دیکھکر خوش ہوا
اور اُسنے رو کر استغاثہ کیا اُنھون نے پوچھا تو کون ہے غول بولا اُسکو مین نے اپنی گود مین پالا ہے اور وہ غول اُس سے
بازی کرتا تھا اور لڑکا اُسکو چھوٹا کہتا تھا پس ارقم نے اُسپر کچھ التفات نہ کی اور پھر ایسا ہوا کہ وہ میرے گھر سے
گھوڑا میرا رسی توڑا کر نکل گیا اور مقام غابہ مین ارقم کو ملا اُنھون نے اُسکو پکڑا اور اُسپر سوار ہوکر آتے تھے جب قریب
مدینے پہونچے تو گھوڑا اُسنے چھوڑا کر بھاگ گیا تب وہ میرے پاس عذرخواہی کو آئے اور کہا وہ گھوڑا مجھسے چھڑا
کر بھاگ گیا پھر مین اُسکے پکڑنے پر قادر نہوا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے سعد بن عامر سے روایت
کی ہے کہ روز بدر مین نے تلوار عارص بن منبہ کی رسول خدا صلعم سے مانگی حضرت نے مجھے عطا کی اور
میرے ہی باب مین یہ آیہ نازل ہوا یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ اور راوی کہتے ہین کہ جو چند غلام مملوک
بدر مین حاضر ہوئے تھے اُن کو حضرت علیہ السلام نے غنیمت سے حصہ نہین دیا وہ تین غلام تھے ایک
غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا تھا اور غلام عبدالرحمان بن عوف کا اور غلام سعد بن معاذ کا اور رسولخدا
صلعم نے شقران اپنے غلام کو اسیرون پر مہتمم مقرر کیا تھا سو اُن تینون غلامون نے ہر ایک قیدی سے
اسقدر مال پایا کہ اگر وہ آزاد ہوتے تو تقسیم غنیمت مین اتنا نہ پاتے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے
بدر عامر سے روایت کی ہے اُنھون نے کہا مین نے سہیل بن عمرو کو روز بدر تیر مارا تو اُسکی رگ عرق النسا کٹ
گئی پھر مین نے اُسکا پیچھا کیا اُسکے نشان خون پر یہانتک کہ مین نے اُسکو پایا اُس حال مین کہ مالک بن خشم
نے اُسکو پکڑ لیا تھا اور وہ اُسکے سر کے بال تھامے تھے تب مین نے کہا یہ میرا بندی ہے کہ مین نے اُسکو تیر مارا ہے اور
مالک نے کہا یہ قیدی میرا ہے کہ مین نے اُسکو گرفتار کیا ہے مگر رسولخدا صلعم نے اُسکو ان دونون سے خود لیلیا
آخر مقام روحا مین مالک کی حراست سے نکل بھاگا تب مالک نے لوگون مین اُسکے بھاگ جانے کا شور
کیا اور اُسکی تلاش مین نکلے اور رسول خدا صلعم نے حکم کیا جو شخص سہیل کو پاوے فوراً قتل کرے ناگاہ
خود آنحضرت صلعم نے اُسکو پایا مگر قتل نہین کیا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عاصم سے روایت
کی ہے اُنھون نے کہا کہ ابو بردہ بن نیاز نے مشرکین مین سے ایک شخص کو گرفتار کیا اُسکا نام معبد بن وہب
تھا اور وہ سعد بن لیث سے تھا اور اُس عرصہ مین عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بردہ سے ملاقات کی اور اُنکو دربارہ

کہا آیا کاش ہم جاتے پاتے ابوبکر کے پاس تو اسکو پاس صلہ رحم ہو قریش کا ساعی ضرور ہوتا اور اس سے برگزیدہ تر نزدیک محمد کے ہم کسی کو نہین جانتے ہین راوی کہتے ہین کہ وہ قیدی ابوبکر کے نزدیک بھیجے گئے اور ابوبکر اُنکے پاس آئے تو اُن لوگون نے کہا اے ابوبکر ہم مین باپ بیٹے بھائی چچا اور چچا کی اولاد ہین اور ہمارے دور والے بھی جنسے اگلی پشتون مین قرابت تھی وہ بھی ہمارے قرابت اور قرابت دار ہین تو ہماری سعی ہین کلام کرو اپنے صاحب یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ وہ ہم پر احسان کرین اور ہمکو امان دیوین خواہ ہمسے سبہا لیوین ابوبکر نے کہا اچھا انشاء اللہ تعالی مین خیر مین کوتاہی نہ کرونگا پھر ابوبکر خدمت مین رسولخدا صلعم کے گئے لوگون نے کہا ان قیدیون کو پاس عمر بن الخطاب کے بھیجو کہ بیشک وہ ایسا ہی شخص ہے کہ سپر آئینہ تم لوگ بھی جانتے ہو لیس ہمکو باور نہین ہے کہ وہ تم پر فساد کریگا بلکہ عجب نہین کہ وہ تم سے سیر مفاسد کرے لیس بھیجے گئے قیدی نزدیک حضرت عمرؓ کے اور آئے وہ رضی اللہ عنہ اُنکے پاس تب اُن قیدیون نے وہی کلام اُنسے کیا جو کچھ ابی بکر سے کیا تھا تب حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ مین کوتاہی نکرونگا شر کرنے سے تمھارے حق مین بعد ازان عمرؓ بھی گئے خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو دیکھا ابوبکر کو اور لوگون کو گرد آنحضرت صلعم کے اور ابوبکر ملائم و نرم دل کر رہے ہین حضرت صلعم کو اور اُنکے غضب کو قیدیون سے فرد اور کم کرتے جاتے ہین اور کہتے ہین یا رسول خدا فدا ہون میرے باپ مان آپ پر یہ لوگ قریش آپ کی قوم ہین انمین باپ بیٹے بھائی چچا اور چچازادے ہین اور اُنکے دور والے بھی وعون کی نسبت آپسے قریب ہین اپنر احسان کیجیے اور انکو امان دیجیے احسان و امان ہو خدا کا آپ پر یا فائدہ و فدا لیجیے اُنسے تا نجات دیوے انکو خدا بطفیل آپکے آتش جہنم سے پس لیجیے اُنسے کہ جو کچھ لیجیے گا وہ آذوقہ ہوگا واسطے مسلمین کے تو کیا عجب ہے کہ حقتعالے متوجہ کر دیوے انکے دلون کو بعد ازان اُٹھ کھڑے ہوے ابوبکر اُس جگہ سے اور ایک کنارے ہو رہے اور رسولخدا صلعم خاموش تھے کچھ جواب ابوبکر کو نہ دیا تھا کہ آئے عمر اور بیٹھے اُس جگہ جہان پہلے ابوبکر بیٹھے تھے پھر عرض کی یا رسولخدا یہ سارے اسیر دشمن خدا ہین کہ تکذیب کی آپکی اور مقاتلہ کیا آپسے اور وطن سے نکالا آپکو قتل کیجیے انکو کہ یہ سرغنہ کفر اور پیشوایان ضلالت ہین حق تعالی انکے مارے جانے سے اسلام کو بسیط کریگا اور اہل شرک کو خوار کریگا چنانچہ اسپر بھی سکوت کیا رسول خدا صلعم نے کہ عمر کو بھی کچھ جواب نہ دیا پھر رجوع کی ابوبکر نے اپنے اول مقام پر اور عرض کی یا رسول اللہ فدا ہون آپ پر میرے مان باپ یہ لوگ آپکی قوم ہین انمین آبا و ابنا و اعمام و بنو اعمام و اخوان ہین اور اُنکے دور والے بھی جنکی اگلی قرابت تھی آپ سے ہین پس احسان کیجیے انپر اور امان دیجیے انکو یا سرِبہا لیجیے اُنسے کہ یہ آپکے اصل یگانہ آبائی اور آپکی قوم ہین آپ اول قاتلین انکے متوجہ حق تعالی ان لوگون کو ہدایت کرے تو بہتر ہے اس سے کہ انکو ہلاک کرے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات مین بھی خاموش ہو رہے اور کچھ نہ فرمایا پس ابوبکر ایک کنارے اُٹھ گئے ... وہ اُٹھ گئے تھے آ بیٹھے اور عرض کی یا رسول اللہ آپ کیا انتظار کرتے

کہا واللہ ہر چند مین تجکو سچا نہین جانتا ہون ولیکن اگر تو یہ بات سچ بھی کہتا ہو تو بھی مین قتل تیرے سے ہون کہ تیری حمایت کرون کیونکہ اسلام نے قطع کر دیا عہود قرابت جاہلیت یا معاہدۂ فیمابین کو بعد معاہدے خروج و نقض عہود کے جب مقداد نے کہا یہ میرا قیدی ہی آنحضرت صلعم نے مقداد کو حکم کیا کہ اسکو قتل کر اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اَغْنِ الْمِقْدَادَ مِنْ فَضْلِكَ یعنی خداوندا مقداد کو غنی کر اپنے فضل سے پس علی بن ابیطالب علیہ السلام نے نضر بن الحارث کو جاننا کہ وہ اسیر تھا قتل کیا تلوار سے بمقام اثیل اور جب اسیر ہوا سہیل بن عمرو تو کہا عمر رضی اللہ عنہ نے شاید مراد راوی علی بن ابیطالب سے ہو کہ انھون نے کہا یا رسول اللہ انکے دندان پیشین کھنچوا ڈالیے تا زبان اُسکی جو باہر نکل رہیگی تو اُسکو پھر قدرت باقی رہیگی کہ آپ پر کبھی خطبۂ توہین بیان کرسکے حضرت نے فرمایا کہ مین انکے تئین اس قسم کی عقوبت یعنی قطع اعضا نہ کرونگا تا نہو کہ حق تعالے میرے لیے ایسی عقوبت کرے اگرچہ نبی ہون و علاوہ کیا عجب ہی کہ وہ کھڑا ہوگا اُس مقام پر جو تجکو ناگوار نہو گا پس ایسا ہی ہوا کہ جب خبر وفات آنحضرت صلعم کی مکے مین پہونچی تو سہیل کھڑا ہوا پڑھتا ہوا وہ خطبہ جو ابو بکر رضی اللہ عنہ مدینے مین پڑھ رہے تھے گویا سہیل اُسکو سن رہا تھا لیکن جس وقت یہ خبر یعنی کیفیت کلام سہیل حضرت عمر رض نے سنی تو کہا اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک تو رسول خدا ہی مراد حضرت عمر رض کی اس کلمہ سے یہ تھی جو کہ نبی صلعم نے حال سہیل سے خبر دی تھی کہ لَعَلَّهُ يَقُوْمُ مَقَامًا نَكْرَهُهُ یعنی وہ کھڑا ہوگا اُس مقام پر جو ناگوار نہ ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بعد وفات سرورکائنات وہ کھڑا ہوا مکہ مین پڑھتا ہوا خطبۂ خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ مین اور علی علیہ السلام دربیان حدیث کہتے تھے کہ آئے جبرئیل وقت جنگ بدر خدمت مین نبی صلعم کے اور منجانب حق تعالی نبی صلعم کے لیے دربارۂ اسیران بدر اختیار دیا کہ اُنکو قتل کرین خواہ اُنسے سر بہا لیوین تو اُتنے مسلمان یعنے جتنے اسیرون سے سر بہا لیا جائیگا سال آیندہ شہید ہونگے تب حضرت صلعم نے اپنے سب اصحاب کو طلب کیا اور فرمایا ابھی جبرئیل آئے ہوے ہین اور دربارۂ اسیرون کے تمھین اختیار دیتے ہین خواہ اُنکی گردنین مارین خواہ اُنسے بہاے سر لیوین تو درین صورت شہید ہونگے سال آیندہ تم مین سے بعدد انھین اسیرون کے جتنے فدا لوگے لوگون نے کہا بلکہ ہم فدیہ لینا قبول کرتے ہین کہ اُس سے اعانت اپنی چاہتے ہین اور جو کہ شہید ہونگے ہم مین سے تو داخل ہونگے ہم جنت مین یعنی فدیہ لینے مین فائدہ دنیوی تو یہ ہی کہ توسع و رفاہ حال حاصل ہو گی اور شہید ہونے مین جزاے اخروی یہ ملیگی کہ فائز جنت ہونگے پس آنحضرت صلعم نے حسب خواہش اصحاب کے سر بہا لینا اسیرون سے قبول کیا ولیکن سال آیندہ یعنی جنگ احد مین اصحاب مین سے اُسقدر شہید ہوئے جتنے باخذ فدیہ رہا ہوے تھے اور کہا راویان حدیث نے کہ جب اسیران بدر محبوس ہوے تھے تو اُن بندیون کی حراست پر شقران مولی رسولخدا کے مقرر ہوے تھے و چونکہ مسلمین اُنپر کچھ رفق و نرمی کرنے لگے تھے تو اُن لوگون کو کچھ بھروسا اپنی زندگی کا ہوا تب اُن قیدیون نے

تم سے کوئی شخص ان قیدیون مین سے مگر سربہا دینے یا قتل ہونے سے تب کہا عبد اللہ بن مسعود نے یا رسول خدا
سوائے سہیل بن بیضا کے یعنی یہ شخص مستثنی کیا جاوے قیدیون مین سے دکہا واقدی نے کہ سہیل وہم ہی راوی کا کیونکہ وہ مہاجرین
حبشہ مین سے ہی حاضر بدر نہین ہوا بلکہ وہ بہائی ہی سہل کا جسکا ذکر ابن مسعود نے کیا اور کہا) کہ مین نے اُسکو دیکہا تھا مکہ
مین کہ اظہار اسلام کرتا تھا پس سکوت کیا رسول خدا صلعم نے کہا کہ کبھی نہین گذری تھی مجھ پہ کوئی ایسی گھڑی جو
سخت تر مجھپر اُس گھڑی سے ہو چنانچہ مین دیکھنے لگا آسمان کی طرف خوف کہاتا ہوا اس بات سے کہ مجھپر آسمان
سے پتھر گرین اسواسطے کہ مین نے سبقت کی کلام کرنے مین بذکر سہیل پیش خدا و رسول پس رسول خدا صلعم نے سر اپنا بلند
کیا اور فرمایا الا سہیل بن بیضا یعنی آنحضرت صلعم نے بقول عبد اللہ کے اسکو مستثنی کیا تب عبد اللہ نے کہا کہ کوئی ایسی
ساعت خوشوقتی کی مجھپر نہین گذری کہ ٹھنڈھی ہوئی ہو آنکھ میری زیادہ اُس ساعت سے جبکہ فرمایا اس بات کو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یعنی دربارہ استثناء سہیل بن بیضا بعد ازان فرمایا کہ حق تعالی ہر آئینہ سخت کر دیتا ہی دلون
کو اپنے بارہ مین یہانتک کہ وہ دل سنگ سے بھی سخت تر ہو جاتا ہی اور حق سبحانہ نرم کر دیتا ہی دلون کو اپنے امر مین یہانتک
کہ وہ مسکہ سے بھی ملائم تر ہو جاتا ہی پھر قبول کیا رسول خدا صلعم نے سربہا اُن قیدیون سے اور فرمایا اگر نازل ہوتا عذاب روز
بدر کے نجات نہ پاتا کوئی اُس عذاب سے سوائے عمر کے اسلیے کہ وہ کہتے تھے قتل کرو اسیرون کو اور سربہا نہ لو اور سعد بن معاذ
بھی یہی کہتے تھے کہ قتل کیے جاوین قیدی اور فدا نہ لیا جاوے اُسنے واقدی نے کہا مجھسے بیان کیا جبیر نے اُسنے نقل
کیا زہری سے اُسنے محمد بن جبیر بن مطعم سے اُسنے سنی حدیث اپنی والدہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے روز بدر کہ اگر مطعم بن
عدی زندہ ہوتا تو مین اس قوم نابہنجار کے تئین اُسی کو بخشتا اور واسطے مطعم بن عدی کے ہی تھی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے جسوقت پھر اتھا وہ طائف سے کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو رواۃ کثیر نے سعید بن المسیب سے کہ اُسنے کہا کہ امان دی
رسول خدا صلعم نے روز بدر اسیرون مین ابا عزہ عمرو بن عبد اللہ بن عمیر الجمحی کہ اور یہ مرد شاعر تھا پس آزاد کر دیا اُسکو
حضرت صلعم نے تب اُسنے کہا میری پانچ بیٹیان ہین اُنکے لیے میرے پاس کچھ نہین ہی کچھ اُنکے واسطے مجھے دیجیے یا محمد چنانچہ عطا کیا
اور رسول خدا صلعم نے تب کہا ابو عزہ نے کہ مین آپسے عہد واثق کرتا ہون کہ مقابلہ نکرونگا آپ سے اور جمع نکرونگا لوگون کو آپ
پر بھی پس رخصت کر دیا اُسکو رسول خدا صلعم نے چنانچہ جب خروج کیا قریش نے طرف احد کے تو صفوان بن امیہ پاس ابی عزہ
کے گیا اور کہا نکل ہمارے ساتھ اُسنے کہا مین نے محمد سے عہد و میثاق کیا ہی کہ مین اُنسے کبھی مقابلہ نکرونگا اور نہ اُنپر لوگونکو
جمع کرونگا کبھی کہ مجھپر اُسنے احسان کیا اور نکلوا امان دی اور سوائے میرے کسی کے ساتھ یہ سلوک نہین کیا یہانتک کہ آزاد کیا اُسکو
اور کیا یا اُس سے سربہا لیا تب صفوان بن امیہ نے اس بات کی ضمانت کی کہ اگر تو قتل کیا جائیگا تو تیری بیٹیان میرے
بیٹیون کے ساتھ ہونگی اور زندہ رہیگا تو اسقدر مال کثیر دونگا کہ عیال تیرے کہا نہ سکینگے پس اس وعدہ پر ابو عزہ صفوان کے
ساتھ نکلا اور عرب کو بلا کر جمع کرتا تھا ... روز احد ابو عزہ ہمراہ جمعیت قریش کے نکلا تو اتفاقاً لشکر اسلام مین

ہین اُن لوگون کے بارہ مین اُنکو قتل کیجیے حق تعالی لبطا دیگا اسلام کو اور خوار کریگا مشرکین کو یہ لوگ دشمن خدا ہین
کہ تکذیب کی آپکی اور مقاتلہ کیا آپ سے اور جلاے وطن کیا آپکو یارسولخدا مومنون کو اُنکے مارے جانے سے خوشدل
کیا اگر یہ لوگ قادر ہوتے اسطرح سے ہمپر تو کبھی نہ کوتاہی دلی کرتے ہمارے قتل مین پس آنحضرت صلعم نے سکوت کیا
اور کچھ جواب نہ دیا چنانچہ عمر وہانسے اُٹھ گئے اور کنارے جا بیٹھے پھر تیسری بار اعادہ کیا ابوبکر نے اور کلام کرنے
لگے جیسا کہ پہلی اور دوسری دفعہ کہا تھا پھر حضرت صلعم نے کچھ جواب نہ دیا اور ابوبکر کنارے ہو رہے پھر اُٹھے عمر تیسری
دفعہ اور کلام کیا مثل اپنے اگلے کلام کے اور حضرت صلعم نے پھر بھی کچھ جواب نہ دیا بعدازان برخاست کیا رسولخدا صلعم نے
اور داخل ہوے اپنے مکان مین اُسمین تھوڑی دیر توقف کرکے پھر برآمد ہوے اور لوگ دربارۂ قیدیون کے خوض وغور
مین تھے کوئی تو کہتا تھا بات وہی درست ہی جو ابوبکر نے کہی اور اور لوگ کہتے تھے بات وہی ہی جو عمر کہتے ہین چنانچہ
جب رسولخدا صلعم برآمد ہوے تو فرمایا تم لوگ کیا کہتے ہو حق مین ان دونون صاحبون کے یعنی ابی بکر و عمر کے ان
دونون کو تو بجاے خود چھوڑو کیونکہ ان دونون کے لیے مثل ہی مثل ابی بکر کی مثل میکائل کی ہی کہ وہ نازل ہوا کرتے ہین زمین پر تو
خوشنودی خدا و آمرزش واسطے بندون کے لاتے ہین اور انبیا مین مثل ابی بکر کی مثل ہی ابراہیم کی
کہ وہ اپنی قوم کے حق مین نہایت نرم دل شیرین زبان تھے شہد سے زیادہ چنانچہ اُنکی قوم نے جب اُن کے لیے آگ کو
مشتعل کیا اور اُنکو اُسمین ڈالا تو زیادہ اس کلمہ کے اور کچھ نہ کہا اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
یعنی تفو تم پر اور اُسپر جس کو سواے خدا کے تم پوجتے ہو کیا تم بے عقل ہو اور اس حال مین خدا سے رجوع کی تو بس یہ کہا
کہ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ یعنی جسنے میری پیروی کی وہ مجھی مین سے ہی یعنی وہ میرا ہی اور جسنے
میری نافرمانی کی پس تو آمرزگار اور رحم کرنے والا ہی اور مثل ابکر کی مثل عیسی کے ہی کہ وہ اپنی امت کے حق مین
خدا سے کہتا تھا کہ إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ یعنی ان لوگون پر
عذاب کریگا تو یہ تیرے ہی تو بندے ہین اور اگر انکے لیے آمرزش کریگا تو ہر آئینہ تو بڑا حکیم ہی اور مثل عمر کی ملائک مین ہی مثل
جبرئیل کی کہ وہ نازل ہوتے ہین زمین پر غضب و قہر خدا کے لیے ہوے اوپر دشمنان خدا کے اور انبیا مین مثل عمر کی
مثل ہی نوح کی کہ وہ نہایت سخت تھے اپنی قوم پر زیادہ تر پتھر سے جب کہا اُنھون نے رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ
الْكَافِرِينَ دَيَّارًا یعنی خداوندا نہ چھوڑ روے زمین پر ان کافرون مین سے کسی کو بسنے والا پس نوح نے ایسی بد دعا کی اُس
قوم پر کہ خدا نے ساری زمین کو غرق کر دیا اور مثل عمر کی جیسے مثل موسی کی جب کہا اُنھون نے رَبَّنَا اطْمِسْ
عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ یعنی اے پروردگار ہمارے مٹا ڈال انکے
مالون کو جو باعث انکی سرکشی کا ہی اور سختی ڈال انکے دلون مین سلیے کہ یہ ایمان نہ لاوینگے جبتک نہ دیکھینگے عذاب دردناک
و بعد ذکر ان مثالون کے حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہر آئینہ تمھارے یہان ناداری محتاجی ہی پس ہرگز نہ چھوٹے گا

اور ستر اسیر ہوئے واقعۂ جنگ بدر مین راوی نے کہا کہ بعد ازان کھڑے ہوئے رسول خدا صلعم اہل غار پر اور کہنے
سے ایک ایک کو پکارنے لگے کہ اے عتبہ بن ربیعہ واے شیبہ بن ربیعہ اور اے امیہ بن خلف اور ابوجہل بن ہشام
آیا تمنے دیکھ لیا کہ جو کچھ تم پر وعید کی تھی خدا نے وہ سچ ہوئی اور ہر آئینہ ہمنے تو جو کچھ ہمسے خدا نے سچا وعدہ کیا تھا
وہ پورا کیا تم لوگ بُری قوم اپنے نبی کی تھے کہ تمنے تو میری تکذیب کی اور لوگون نے میری تصدیق کی اور تمنے
مجھے وطن سے نکالا اور لوگون نے مجھے جگہ دی اور تم لوگون نے مجھسے مقاتلہ کیا اور لوگون نے میری نصرت کی لوگون نے
کہا یا رسول اللہ آپ جنکو ندا دیتے ہین وہ تو مر گئے حضرت صلعم نے فرمایا بتحقیق کہ انکو معلوم ہوا ہے کہ جو کچھ اُنسے خدا نے وعدہ
وعید کیا تھا وہ سچ ہوا اور کہا راویون نے کہ جسوقت اُس قوم نے ہزیمت پائی اور منھ پھیرا تو ہنگام زوال شمس تھا پس
حضرت نے بدر مین قیام کیا اور حکم فرمایا عبد اللہ بن کعب کو کہ مال غنائم کو اپنے قبضے اور حفاظت مین لے اور اُسکو اٹھوا اور
لدوالے اور حضرت صلعم نے ایک اور شخص کو اُسکا معین مقرر کیا پھر حضرت صلعم نے نماز عصر بدر مین پڑھی بعد ازان اُسوقت
وہانسے روانہ ہوئے اور اُثیل مین پہونچے اُثیل ایک وادی ہے طول اُسکا تین میل اور درمیان اُثیل اور بدر کے دو میل کا فاصلہ
ہوا ایسی گویا کہ حضرت صلعم بدر سے چار میل پر جا کر قبل غروب آفتاب ٹھہرے اور وہان اُترے اور شب باش ہوئے اور حضرت کے
اصحاب کو خستگی بھی تھی مگر بہت خستگی نہ تھی اور فرمایا حضرت صلعم نے اپنے اصحاب سے کہ کون شخص آج کی شب ہماری حفاظت یعنی شب
نگہبانی کریگا پس سب تو خاموش رہے مگر ایک شخص کھڑا ہوا حضرت نے فرمایا تو کون ہے یعنی تیرا کیا نام ہے اُسنے کہا ذکوان بن
عبد قیس فرمایا تو بیٹھ جا پھر اعادہ کیا حضرت نے اپنے کلام کو یعنی کون نگہبانی شب کریگا پھر وہی شخص کھڑا ہوا فرمایا تو کون
ہے اُسنے کہا ابن عبد قیس حضرت نے فرمایا تو بیٹھ پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر ایک اور شخص کھڑا ہوا فرمایا تو کون ہے
اُسنے کہا ابو سبع پھر ایک ساعت کے بعد حضرت نے فرمایا تم تینون آدمی کھڑے ہو جاؤ تب تنہا ذکوان بن
عبد قیس کھڑا ہوا حضرت صلعم نے فرمایا تیرے دونون ہمراہی کہان ہین جو دوسری اور تیسری بار کھڑے ہوئے
تھے اُسنے کہا یا رسول اللہ مین نے ہی رات کی نگہبانی قبول کی تھی حضرت صلعم نے فرمایا خدا تیری نگہبانی کرے
پس اُس رات کو اُسی شخص نے نگہبانی کی مسلمین کی یہانتک کہ جب آخر شب ہوئی تو کوچ ہوا اور راوی نے کہا بعض کا
یہ بھی قول ہے کہ جب حضرت صلعم نے نماز عصر ادا کی تھی اثیل مین تو جسوقت ایک رکعت حضرت نے پڑھی تبسم کیا اور بعد
فراغ سلام کے لوگون نے سبب تبسم سے سوال کیا فرمایا ابھی میرے پاس میکائیل آئے تھے اُنکے شانون پر گرد تھی اُنھون
نے تبسم کیا اور کہا کہ مین تلاش و گرد آوری قوم مین مصروف تھا اور کہا راوی نے کہ جسوقت قتال اہل بدر سے
فراغ ہوئی تو جبرئیل ع خدمت رسول خدا صلعم مین آئے اس حال سے کہ اسپ مادہ پر جسکے بال گوندھے ہوئے
تھے سوار تھے اور وہ مادیان گرد و غبار آلودہ تھی اور کہا اے محمد حقتعالی نے مجھے آپ پاس بھیجا تھا اور حکم کیا تھا کہ تا [illegible]
آپ کی آپ سے جدا نہ ہون آیا آپ راضی ہوئے فرمایا ہان مین راضی ہون اور جب قیدی سامنے حضرت صلعم کے

اسیر ہوگیا اور اُسکے سوا قریش [illegible] اب ابوعزہ نے کہا ای محمد مین نے بخوشی اپنے خروج نہین کیا
بلکہ بجبر ہمراہ قریش آیا میری بیٹیان ہین اُنکا کوئی نہین مجھ پر احسان کیجیے مجکو امان دیجیے فرمایا رسول خدا صلعم نے ابوعزہ کو
عہد و میثاق جو تو نے ہمسے کیا تھا کہان ہی واللہ اب ایسا نہوگا کہ تو مکے مین جاکر اپنے منہ پر ہاتھ پھیر کر لوگون سے یہ بات
کہے کہ مین نے محمد کو دوبار فریب دیا راوی نے کہا کہ فلان فلان راوۃ کثیر نے مجکو خبر دی سعید بن المسیب سے کہ فرمایا
رسول خدا صلعم نے کہ ہر آئینہ مومن ایک سوراخ سے دوبارہ گزند نہین اُٹھاتا ہی یعنی ایک دغا باز سے دو دفعہ دھوکا نہین کھاتا ای عاصم
بن ثابت لے اسکو اور قتل کر پس عاصم آگے بڑھا اور قتل کیا اُسکو کہا راویون نے حکم کیا رسول خدا صلعم نے کہ غار یا عمیق
یعنے گڑھے گہرے کھودے جاوین بعد ازان حکم کیا حضرت صلعم نے کہ سارے مقتول اُس غار مین ڈالے جاوین سوا امیہ
بن خلف کے کہ وہ فربہ اندام تھا بعد قتل اُسی روز پھول گیا تھا جب لوگون نے ارادہ کیا کہ اُسکو غار مین ڈالین تو گوشت
اُسکا کھنڈ گیا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا اسکو چھوڑ دو یعنی یون ہی پڑا رہنے دو اور دیکھا رسول خدا صلعم نے کہ مردہ
عتبہ کا غار کی طرف کھینچا جاتا ہی اور یہ شخص فربہ تھا اُسکے چہرے پر چیچک کے داغ تھے پس اُسکے بیٹے ابی حذیفہ کا چہرہ متغیر
ہوگیا آنحضرت صلعم نے فرمایا ای ابو حذیفہ یہ حال اپنے باپ کا دیکھکر تجکو بہت ناگوار گذرا اُسنے کہا واللہ ایسا نہین یا
رسول اللہ ولیکن مین اپنے باپ مین چونکہ عقل و شرافت دیکھتا ہون تو مجکو امید تھی کہ وہ عقل اسکو بطرف اسلام ہدایت
کریگی مگر جب کہ عقل نے اُسکو قبول اسلام سے غلطی مین ڈالا یعنی ہرگاہ اُسنے اس امر مین خطا کی اور مین نے اُسکو ایسی
خواری مین دیکھا تو اُسکی خطا نے مجکو غیظ و غصہ مین ڈالا جسکا نتیجہ ایسا کچھ ہوا اور ابوبکر رضہ نے کہا یا رسول اللہ واللہ
یہ شخص بڑا حیادار اور حلیم تر تھا بہ نسبت غیر کے اپنی قوم مین اور کارہ تھا اس امر سے جو اُسکو پیش آیا لیکن مرگ سے ناچار ہوا
فرمایا رسول خدا صلعم نے شکر خدا کہ اُسنے منہ ابوجہل کا زیر خاک دابا اور اُسکو مٹی مین ملایا اور ہمارے دلون کو آرام دیا
پھر جب وہ سب مقتول غار مین باہم اکٹھا مل گئے اور رسول خدا صلعم اُنپر گشت کرتے تھے یعنی گرد اُنکے دیکھتے پھرتے تھے اور
وہ لوگ خندق مین ڈالے جاتے تھے اور ابوبکر اُن مقتولون مین سے ایک ایک کو بتاتے جاتے تھے کہ یہ فلان وہ فلان ہی
اور رسول اللہ حمد و شکر خدا کرتے تھے اور کہتے تھے حمد کرتا ہون اُس خدا کا جسنے وفا کیا جو مجھ سے وعدہ کیا تھا اور ہر آئینہ
اُسنے مجھسے وعدہ ایک گروہ کا دو گروہ مین سے کیا تھا لقولہ تعالی اذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انہا لکم
یعنی جس وقت خدا نے دو طائفون مین سے ایک کا تمسے وعدہ کیا کہ وہ تمہارے لیے ہی چنانچہ جب اصحاب کو خبر قافلہ ابی سفیان
کی معلوم ہوئی کہ جمعیت قلیل ہی اور مال کثیر تب سبنے ارادہ مقاتلہ اور غارت مال کا کیا اُسی اثنا مین ابوجہل قافلہ
قریش لیکر واسطے کمک ابی سفیان کے نکلا اُسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارادہ مقاتلہ ابی جہل کا کیا
اور فرمایا حق تعالی تم سے وعدہ ایک کا دونون طائفون مین کرتا ہی مگر نصرت پانا ابی جہل پر بہتر ہی واسطے دفع
شوکت کفار کے پھر سب جب مجتمع ہو [illegible] مقاتلہ کیا ابوجہل سے تو سر لشکر اُسکے [illegible]

لوگون نے نسبت زید کے تکذیب کرنی شروع کی اور کہنے لگے کہ زید جو خبر عجیب لایا ہی وہ رخنہ اندازی اور
فوج بھگانے کی باتین ہین یہانتک کہ لوگون کو اس بات نے اندیشہ مین ڈالا کہ وہ خوف کرنے لگے اور آنا
زید کا اُسوقت ہوا تھا جب رقیہ بنت رسول اللہ کو لوگ بقیع مین دفن کر چکے تھے تب منافقین مین سے
ایک شخص نے اسامہ بن زید سے کہا کہ صاحب تمھارا یعنی محمد اور اصحاب اُسکے سب قتل ہوے اور انھین
منافقین مین سے ایک اور شخص نے ابولبابہ بن عبد المنذر سے کہا کہ تمھارے لوگ ایسے متفرق اور پریشان
ہوگئے کہ پھر کبھی جمع نہین ہو سکتے وبتحقیق کہ مارا گیا محمد مع اصحاب اپنے اور دلیل قتل ہونے محمد کی یہ ہی کہ ناقہ
اُسی کا ہی ہم اسکو پہچانتے ہین اور یہ زید نہین جانتا ہی کہ وہ کیا کہتا ہی یعنی مجنون مالخولیا ہی یا یہ کہ نہین معلوم
کیا کہتا ہی رعب سے یعنی خوف زدہ آیا ہی اور آیا ہی ڈرانے والا ابولبابہ نے کہا تیری بات کو خدا جھوٹا کریگا اور
یہود کہتے تھے کہ زید باتین بنا کر لایا ہی اسامہ بن زید نے کہا کہ مین اپنے باپ کے پاس خلوت مین گیا اور مین نے کہا ای
ابّا جو آپ کہتے ہین کیا یہ سچ ہی اُنھون نے کہا بیٹا واللہ سچ ہی تب میرے دل کو قوت حاصل ہوئی اور مین اپنے
دل مین قوی ہو کر اُس منافق کے پاس گیا اور کہا تو بدخبری رسول خدا صلعم سے مسلمین کو لرزان و ترسان
کرنے والا ہی بتحقیق کہ وہ تیرے سامنے آتے ہین اور جب آوینگے تو بیشک تیری گردن مارینگے اُسنے کہا ای
ابو محمد مین یہ بات نہین کہتا ہون مگر مین نے لوگون سے سنی ہی کہ وہ لوگ ایسا کچھ کہتے ہین بعد ازان قیدی آپہونچے
اور اُنپر شقران غلام رسول خدا کے نگہبان تھے اور وہ قیدی جو شمار کیے گئے تھے انچاس نفر تھے و در اصل ستر
قیدی تھے اسپر اجماع ہی جسمین کچھ شک نہین اور لوگ حضرت صلعم سے ملاقات کو آئے روحا مین مبارکباد دیتے
ہوئے ساتھ فتح خدا کے پھر اسی طرح ملاقات کی آنحضرت سے اشراف قبیلہ خزرج نے تب کہا سلمہ بن سلامہ بن وقش
نے وہ کیا ہی جسکی مبارکبادی تم ہمکو دیتے ہو واللہ ہمنے جو قتل کیا تو بڈھون کل سرون کو جنکے سر کے بال کہنگی سال
سے گر گئے تھے پس یہ سنکر رسولخدا صلعم نے تبسم کیا اور فرمایا ای میرے برادرزادے وہ لوگ ایسے گروہ تھے کہ اگر
تو اُنکو دیکھتا تو اُنسے ہیبت کرتا اور اگر وہ تجکو حکم کرتے تو اُنکی تو اطاعت کرتا اور اگر تو اُنکے کردار شائستہ کو ساتھ
کردار بد کے دیکھتا تو حقیر جانتا تو اپنے کردار کو مگر باوجود اسکے یہ لوگ بد تھے حق مین اپنے نبی کے سلمہ نے کہا مین پناہ
مانگتا ہون ساتھ خدا کے غضب خدا و غضب رسول خدا سے بیشک یا رسول اللہ آپ ہمیشہ مجھسے درگذر کرتے آئے
ہین جیسے ہمنے روحا مین ابتدائی سکونت کی ہی پس فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ مکروہ بات کہ جو کہ تو نے
اعرابی سے کہی تھی کہ تو واقع ہوا اپنے ناقہ پر یعنی جماع کیا کہ وہ ناقہ تجھسے حاملہ ہوئی ہی یہ کلمہ فحش زبان پر تو لایا
اور تو نے وہ بات کہی جسکی تجھے خبر نہین ولیکن جو کہ تو نے دربارہ اس قوم کے کہا کہ نہین قتل کیا ہمنے مگر بڈھون کو
پس بیشک تو نے قصد کیا کہ اس نعمت کا نعماے خدا سے انکار کرے بعد ازان رسول خدا صلعم نے اُسکی معذرت کو

بمقام عرق ظبیہ پیش کیے گئے تو حضرت صلعم نے عاصم بن ثابت بن ابی افلح کو حکم کیا کہ قتل کرو عقبہ بن ابی معیط کے
تئین جسکو اسیر کیا تھا عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے یہ سنکے عقبہ کہنے لگا واویلا ای گروہ قریش ان لوگون مین سے
جو یہان موجود ہین مین کس بات پر مارا جاتا ہون حضرت صلعم نے جواب دیا اسواسطے تو قتل کیا جاتا ہی کہ تو عداوت
رکھتا ہی خدا اور رسول سے اُسنے کہا ای محمد آپکا احسان بہت بڑا ہی میری قوم مین سے جو کچھ کسی کے ساتھ کیا جاوے
وہی میرا بھی حال کیجیے اگر اُنکو قتل کیجیے تو مجھے بھی قتل کیجیے اور اگر اُن پر احسان کیجیے تو مجھپر بھی احسان کیجیے اور
اُنسے سر بہا لیجیے تو مین بھی ایک اُنمین سے ہون ای محمد میرے لڑکون کا کفیل کون ہوگا فرمایا آتش جہنم پھر فرمایا
ای عاصم اسکو قتل کر پس آگے بڑھا عاصم اور اُسکو قتل کیا پھر رسول خدا صلعم نے اُس مقتول کی طرف خطاب
کر کے فرمایا کہ واللہ تو بڑا بدذات آدمی تھا مین نہین جانتا ہون کسی کافر کو ایسا منکر خدا اور رسول و منکر کتاب خدا
اور ایسا موذی نبی اللہ کا ہو پس مین شکر کرتا ہون اُس خدا کا جسنے تجکو قتل کیا اور میری آنکھون کو ٹھنڈا کیا
تیرے قتل سے اور جب لوگ فرد کش ہوئے بمقام سیر شعب جو حد صفرا مین واقع ہی تو رسول خدا صلعم نے اُس
مقام مین تقسیم غنائم کی درمیان اپنے اصحاب کے راوی نے کہا ہی کہ مجھے خبر دی رواۃ کثیرہ نے کہ جب زید بن
حارثہ و عبد اللہ بن رواحہ اثیل سے چل کر خدمت مین رسول خدا صلعم کی حاضر ہوے وہ روز یکشنبہ تھا کہ وقت
ضحی یعنی پہر دن چڑھے پہونچے تھے اور یہ دونون اپنے گروہ مین سے آگے تھے اور جدا ہوا عبد اللہ زید سے بمقام عقیق
اور عبد اللہ نے اپنے شتر پر چڑھے ہوے ندا کرنی شروع کی کہ ای گروہ انصار خوش ہو سلامتی پر رسول خدا صلعم کی
اور قتل مشرکین اور اُنکے اسیر ہونے پر کہ مارے گئے دونون بیٹے ربیعہ اور دونون بیٹے حجاج کے اور مارا گیا ابو جہل
اور قتل ہوے زمعہ بن الاسود و امیہ بن خلف اور منجملہ اسیرون کے سہیل بن عمرو جسکا لقب ذوالانیاب تھا قید ہوا
اور وجہ لقب یہ ہی کہ اُسکے دندان پیشین دراز تھے مثل دندون کے اور وہ زبان دراز دریدہ دہن بھی تھا عاصم
بن عدی نے کہا کہ مین نے عبد اللہ کے پاس جا کر بطریق سرگوشی کے کہا کہ ای ابن رواحہ جو تو کہتا ہی کیا یہ سچ ہی
اُسنے کہا ہان واللہ سچ ہی اور کل صبح کو انشاء اللہ تعالی رسول خدا صلعم تشریف لاوینگے اور اُنکے ساتھ قیدی بھی
بندھے ہوے ہونگے بعد ازان عبد اللہ بمقام عالیہ انصار کے مکانات پر گیا اور عالیہ وہ مقام ہی جہان عمرو بن عوف
و خطمہ و وائل نے اپنے منازل بنا کیے ہین پس اُسنے اُنکے گھر گھر بشارت دی اور اطفال شور مچا کر کہتے تھے کہ ابو جہل
فاسق مارا گیا یہانتک کہ وہ لڑکے غل کرتے ہوے بنی امیہ بن زید تک گئے پھر زید بن حارثہ نے بھی سواری قصوی
ناقہ نبی صلعم کے پہونچ کر اہل شہر کو بشارت دینی شروع کی پس جب زید مقام مصلے پر پہونچا تو اپنے شتر پر سے چلا کر کہا
ہر آینہ عتبہ و شیبہ دونون بیٹے ربیعہ اور دونون بیٹے حجاج کے اور ابو جہل و ابو البختری و زمعہ بن الاسود و امیہ
بن خلف یہ سب مارے گئے اور بہت اسیر ہوے اُنمین سہیل بن عمرو جسکا لقب ذوالانیاب تھا اسیر ہوا پس

اور یہ واقعہ قتل واجب ہونے حجاب کے تھا سودہ نے کہا جب ہم لوگ ماتم خانہ سے اپنے اپنے گھر آئے تو
ہم لوگون نے سنا کہ قیدی لوگ آئے ہین تب مین نکلی اپنے گھر کے ایک طرف کو تو ہی جا پر رسول خدا صلعم بھی
آپہونچے تھے اور یکایک یہ دیکھا کہ ابو یزید کے ہاتھ بندھے ہوئے گردن مین اُس گھر کے کنارے آگیا ہی واللہ
جسوقت مین نے اُسکے ہاتھ بندھے ہوئے گردن مین دیکھا نہین قدرت رکھتی تھی یہ کہتی ای ابو یزید تمنے آپ
اپنے ہاتھ بندھائے کیون ابھی موت نہ مرے یعنی لڑکر کیون نہ مر گئے کہ اکرام ہوتا پس واللہ مجھے خوف مین نہین
ڈالا مگر صدائے رسولخدا صلعم نے جانب اُس بیت سے کہ ای سودہ علی اللہ وعلی رسول اللہ یعنی تو آمادہ حرب
کرتی ہی خدا اور رسولخدا پر مین نے کہا یا نبی اللہ قسم ہی اُسکی جسنے آپکو بحق مبعوث کیا اگر مجکو قدرت حاصل ہوتی
جسوقت کہ مین نے ابو یزید کو ہاتھ باندھے ہوے گردن مین دیکھا تھا تو وہی کہتی جو مین نے ابھی کہا واقدی
نے کہا مجھسے حدیث بیان کی خالد بن الیاس نے اُسنے کہا مجھسے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی جہم نے اُسنے کہا کہ خالد بن ہشام
بن المغیرہ و امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ یہ دونون منزل ام سلمہ مین آئے اور ام سلمہ بیچ مناحہ آل عفرا کے تھین یعنی ماتم
داری مین عوف و معوذ کی اُسوقت کسی نے اُن ماتم دارون سے کہا کہ قیدی لائے گئے پس نکلین ام سلمہ اور گئین قیدیون
کے پاس مگر اُنسے کچھ کلام نہین کیا یہانتک کہ وہان سے پھرین تلاش کرتی ہوئی رسول خدا صلعم کو کہ وہ اُسوقت
عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان مین تھے پس ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ میرے عم زادے جو بندی مین آئے ہین
چاہتے ہین داخل ہونا اپنا میرے پاس اسلیے کہ مین اُنکی مہمانی کرون اور اُنکی تیمارداری وسرپرستی کرون
اور پریشانیون سے اُنکی خاطر جمع کرون وحالانکہ مین نہین چاہتی کہ ایسا کرون یہانتک کہ آپسے اجازت حاصل
کرون تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ ان باتون مین کوئی امر مجکو ناگوار نہین ہی ان امور سے جو تجھے منظور ہووہ کر
واقدی نے کہا مجھسے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اُسنے کہا فرمایا رسولخدا صلعم نے استوصوا بالاسارٰی
خیرا یعنی قبول وصیت کرو اسیرون کے لیے امر خیر مین تب ابو العاص بن الربیع نے کہا کہ مین چند آدمیون کے
ساتھ تھا اور وہ انصار مین سے تھے حقتعالی اُنکو جزائے خیر عطا کرے کہ جب ہمارے تئین وقت طعام شام آتا تھا یا وقت
طعام چاشت ہوتا تھا یعنی جب ہمارے شام کے کھانے کا وقت یا صبح کے کھانے کا وقت آتا تو وہ لوگ مجھے
تو روٹیان کھلاتے تھے اور وہ سب آپ تمر کھاتے تھے کیونکہ اُنکے ساتھ روٹی کم تھی اور تمر اُنکے زاد راہ تھے
یہانتک کہ اُنمین اگر کسی کے ہاتھ مین کوئی روٹی کا ٹکڑا بطریق حصہ آجاتا تھا تو وہ بھی مجھی کو دے دیتا تھا اور اسی طرح
ولید بن الولید بن المغیرہ نے بھی مثل اُسی کے بیان کیا اور مزید برآن یہ بھی کہا کہ وہ ہمین اپنے اونٹ پر لادے چلتے تھے
براوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے اُسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد نے اُس سے واقدی نے
اُس سے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے کہ لائے گئے تھے قیدی ایک روز بیچ [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ

قبول کیا [illegible] سے تھا اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجھکو [illegible] کثیر نے زہری سے کہ جب
ابو ہند البیاضی مولی فروہ بن عمر نے آنحضرت صلعم سے آکر ملاقات کی اور اسکے ساتھ ایک مشک مین حیس تھا یعنی
خرما بریان بروغن پرورده بماست تو فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ ابو ہند ایک مرد انصار مین سے ہی اُسکو نکاح دو اور اُس
سے نکاح لو یعنی مناکحت فیما بین قبول کرو اور کہا راوی نے خبر دی مجھکو فلان فلان سے کثیر نے عبد اللہ بن ابی سفیان سے
اُسنے کہا و ملاقات کو آیا اسید بن حضیر اور کہا یا رسول اللہ حمد ہی اُس خدا کی جسنے ظفریاب کیا آپکو اور ٹھنڈا کیا آپ کی
آنکھون کو واللہ یا رسول اللہ تخلف میرا بدر سے اس مظنہ پر نہ تھا کہ آپ بمقابلہ عدو جاتے ہین بلکہ میرے خیال مین
یہ تھا کہ جنپر آپ جاتے ہین وہ عیر یعنی قافلہ ہی اور اگر مجھکو ظن اس بات کا ہوتا کہ آپ اسواسطے مقاتلہ دشمن کے جاتے ہین
تو ہرگز مین پیچھے نہ رہجاتا پس آنحضرت صلعم نے فرمایا تو سچ کہتا ہی اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی فلان و فلان
راویان لبیار نے حبیب بن عبد الرحمان سے اُس نے کہا جب عبد اللہ بن انیس تربان مین حضرت صلعم کی
ملاقات کو آیا تو کہا یا رسول اللہ مین حمد خدا کرتا ہون آپ کی سلامتی پر اور آپکی ظفریابی پر یا رسول اللہ مین رات کو
کو چلتا تھا حالت تپ مین پس اُسنے مجھسے مفارقت کی تھی کل تک کہ مین آپ کے پاس حاضر ہوتا حضرت صلعم نے
فرمایا خدا تجکو اجر عطا کرے اور کہا راوی نے کہ سہیل بن عمرو جب تھا شقوق مین اور شقوق فیما بین سقیا و ملل
کے واقع ہی تو تھا سہیل ساتھ مالک بن دخشم کے تب سہیل نے کہا مجھے جا ضرور کو جانے دے تب مالک بھی اُسکے ہمراہ
کھڑا ہوا سہیل نے کہا مجھے شرم آتی ہی تو ٹھہر جا تب اُسنے توقف کیا اور سہیل اُسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا کر سامنے چلا
جب چلا گیا اور دیر ہوئی تو مالک آگے بڑھا اور لوگون مین شور و غوغا کیا تو لوگ اُسکی تلاش مین نکلے اور
رسولخدا صلعم بھی ایک طرف اُسکی تلاش مین چلے اور حکم دیا کہ جو شخص اُسکو گرفتار کرے وہی اُسکو قتل کرے پس
اتفاقاً خاص رسول اللہ صلعم نے اُسکو درمیان مقام سمرات کے پالیا تب حکم کیا کہ اُسکے دونون ہاتھ اُسکی گردن
سے باندھے گئے اور اُسکو اپنے ناقہ کے ساتھ لے لیا پس تھوڑی دور چلے ہم کہ مدینہ مین پہونچے اور اسامہ بن زید و آئے
ملاقات کو آکے راوی کہتا ہی کہ مجھے خبر دی راویان لبیار نے جابر بن عبد اللہ سے کہ جب اُسامہ بن زید واسطے ملاقات
رسولخدا صلعم کے حاضر ہوئے اُسوقت آنحضرت صلعم قصوی اپنے ناقہ راحلہ پر سوار تھے تو اسامہ کو اپنے آگے
بٹھا لیا اور سہیل کے ہاتھ اُسکی گردن مین بندھے تھے پھر جب اسامہ نے سہیل کیطرف دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ
ابو یزید یہ ہی فرمایا ہان یہ وہی ہی جو مکہ مین روٹیان بانٹتا تھا اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو محمد نے اسکو عبد الوہاب
اُسنے کہا ہمسے حدیث بیان کی واقدی نے اُسنے کہا مجھسے عبد الرحمان بن عبد العزیز نے عبد اللہ بن ابی
بن حزم سے اُسنے یحیی بن عبد الرحمان بن زرارہ سے اُسنے کہا داخل ہوئے رسولخدا صلعم مدینہ مین اور جبکہ
کہ لائے گئے قیدی تو سودہ بنت زمعہ آل عفرا کے یہان ماتم داری مین عوف و معوذ کے تھی

اور یہ واقعہ قتل واجب ہونے حجاب کے تھا سودہ نے کہا جب ہم لوگ ماتم خانہ سے اپنے اپنے گھر کو آئے تو
ہم لوگون نے سنا کہ قیدی لوگ آئے ہین تب مین نکلی اپنے گھر کے ایک طرف کو تو ہمی جا پر رسول خدا صلعم بھی
آپہونچے تھے اور یکایک یہ دیکھا کہ ابو یزید کے ہاتھ بندھے ہوئے گردن مین اُس گھر کے کنارے آگیا ہی واللہ
جسوقت مین نے اُسکے ہاتھ بندھے ہوئے گردن مین دیکھا نہین قدرت رکھتی تھی یہ کہ کہتی ای ابو یزید تمنے آپ
اپنے ہاتھ بندھائے کیون ابھی موت نہ مرے یعنی لڑکر کیون نہ مرگئے کہ اکرام ہوتا پس واللہ مجھے خوف مین نہین
ڈالا مگر صدا ے رسولخدا صلعم نے جانب اُس بیت سے کہ ای سودہ علی اللہ و علی رسول اللہ یعنی تو آمادہ حرب
کرتی ہی خدا اور رسولخدا پر مین نے کہا یا نبی اللہ قسم ہی اُسکی جسنے آپکو بحق مبعوث کیا اگر مجکو قدرت حاصل ہوتی
جسوقت کہ مین نے ابو یزید کو ہاتھ باندھے ہوے گردن مین دیکھا تھا تو وہی کہتی جو مین نے ابھی کہا واقدی
نے کہا مجھسے حدیث بیان کی خالد بن الیاس نے اُسنے کہا مجھسے ابوبکر بن عبداللہ بن ابی جہم نے اُسنے کہا کہ خالد بن ہشام
بن المغیرہ و امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ یہ دو نون منزل ام سلمہ مین آئے اور ام سلمہ بیچ مناحہ آل عفر کے تھین یعنی ماتم
داری مین عوف و معوذ کی اُسوقت کسی نے اُن ماتم دارون سے کہا کہ قیدی لائے گئے پس نکلین ام سلمہ اور گئین قیدیون
کے پاس مگر اُنسے کچھ کلام نہین کیا یہانتک کہ وہان سے پھرین تلاش کرتی ہوئی رسول خدا صلعم کو کہ وہ اُسوقت
عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان مین تھے پس ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ میرے عم زادے جو بندی مین لائے ہین
چاہتے ہین داخل ہونا اپنا میرے پاس اسلیے کہ مین اُنکی مہمانی کرون اور اُنکی تیمارداری و سر براہی کرون
اور پریشانیون سے اُنکی خاطر جمع کرون وحالانکہ مین نہین چاہتی کہ ایسا کرون یہانتک کہ آپسے اجازت حاصل
کرون تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ ان باتون مین کوئی امر مجکو ناگوار نہین ہی ان امور سے جو تجھے منظور ہووہ کر
واقدی نے کہا مجھسے محمد بن عبداللہ نے زہری سے اُسنے کہا فرمایا رسولخدا صلعم نے استوصوا بالاسارے
خیرا یعنی قبول وصیت کرو اسیرون کے لیے امر خیر مین تب ابو العاص بن الربیع نے کہا کہ مین چند آدمیون کے
ساتھ تھا اور وہ انصار مین سے تھے حقتعالی اُنکو جزا ے خیر عطا کرے کہ جب ہمارے تئین وقت طعام شام آتا تھا یا وقت
طعام چاشت ہوتا تھا یعنی جب ہمارے شام کے کھانے کا وقت یا صبح کے کھانے کا وقت آتا تو وہ لوگ مجھے
تو روٹیان کھلاتے تھے اور وہ سب آپ تمر کھاتے تھے کیونکہ اُنکے ساتھ روٹی کم تھی اور تمر اُنکے زاد راہ تھے
یہانتک کہ اُنمین اگر کسی کے ہاتھ مین کوئی روٹی کا ٹکڑا ابطریق حصہ آجاتا تھا تو وہ بھی مجھی کو دے دیتا تھا اور اسی طرح
ولید بن الولید بن المغیرہ نے بھی مثل اُسی کے بیان کیا اور مزید ے بر ان یہ بھی کہا کہ وہ ہمین اپنے اونٹ پر لادے چلتے تھے
براوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبدالوہاب نے اُسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد نے اُس سے واقدی نے
اُس سے محمد بن عبداللہ نے زہری سے کہ لائے گئے تھے قیدی ایک روز بیش از تشریف آوری رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ

قبول کیا کہ وہ محتاج ترین اصحاب مین سے تھا اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو معاذ بن محمد نے زہری سے کہ
ابو ہند البیاضی مولی فروہ بن عمرو نے آنحضرت صلعم سے آکر ملاقات کی اور اسکے ساتھ ایک مشک مین حیس تھا یعنی
خرما بریان بروغن پرورده بماست تو فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ ابو ہند ایک مرد انصار مین سے ہی اسکو نکاح دو اور اس
سے نکاح لو یعنی مناکحت فیما بین قبول کرو اور کہا راوی نے خبر دی مجکو فلان فلان سے کہ کثیر نے عبداللہ بن ابی سفیان سے
اسنے کہا و ملاقات کو آیا اسید بن حضیر اور کہا یا رسول اللہ حمد ہی اس خدا کی جسنے ظفر یاب کیا آپکو اور ٹھنڈا کیا آپ کی
آنکھون کو واللہ یا رسول اللہ تخلف میرا بدر سے اس مظنہ پر نہ تھا کہ آپ بمقابلہ عدو جاتے ہین بلکہ میرے خیال مین
یہ تھا کہ جنپر آپ جاتے ہین وہ عیر یعنی قافلہ ہی اور اگر مجکو ظن اس بات کا ہوتا کہ آپ واسطے مقاتلہ دشمن کے جاتے ہین
تو ہرگز مین پیچھے نہ رہجاتا پس آنحضرت صلعم نے فرمایا تو سچ کہتا ہی اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی فلان و فلان
راویان لسیار نے حبیب بن عبدالرحمان سے اس نے کہا جب عبداللہ بن انیس تربان مین حضرت صلعم کی
ملاقات کو آیا تو کہا یا رسول اللہ مین حمد خدا کرتا ہون آپ کی سلامتی پر اور آپکی ظفر یابی پر یا رسول اللہ مین تربان
کو چلتا تھا حالت تپ مین پس اسنے مجھسے مفارقت کی تھی کل تک کہ مین آپ کے پاس حاضر ہوتا حضرت صلعم نے
فرمایا خدا تجکو اجر عطا کرے اور کہا راوی نے کہ سہیل بن عمرو جب تھا شنوق مین اور شنوق فیما بین سقیا و ملل
کے واقع ہی تو تھا سہیل ساتھ مالک بن دخشم کے تب سہیل نے کہا مجھے جا ضرور کو جانے دے تب مالک بھی اسکے ہمراہ
کھڑا ہوا سہیل نے کہا مجھے شرم آتی ہی تو ٹھہر جا تب اسنے توقف کیا اور سہیل اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا کر سامنے چلا
جب چلا گیا اور دیر ہوئی تو مالک آگے بڑھا اور لوگون مین شور و غوغا کیا تو لوگ اسکی تلاش مین نکلے اور
رسولخدا صلعم بھی ایک طرف اسکی تلاش مین چلے اور حکم دیا کہ جو شخص اسکو گرفتار کرے وہی اسکو قتل کرے پس
اتفاقاً خاص رسول اللہ صلعم نے اسکو درمیان مقام سمرات کے پالیا تب حکم کیا کہ اسکے دونون ہاتھ اسکی گردن
سے باندھے گئے اور اسکو اپنے ناقہ کے ساتھ لے لیا پس تھوڑی دور چلے ہم کہ مدینہ مین پہونچے اور اسامہ بن زید واسطے
ملاقات کو آئے راوی کہتا ہی کہ مجھے خبر دی راویان لسیار نے جابر بن عبداللہ سے کہ جب اسامہ بن زید واسطے ملاقات
رسولخدا صلعم کے حاضر ہوئے اسوقت آنحضرت صلعم قصوی اپنے ناقہ راحلہ پر سوار تھے تو اسامہ کو اپنے آگے
بٹھا لیا اور سہیل کے ہاتھ اسکی گردن مین بندھے تھے پھر جب اسامہ نے سہیل کیطرف دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ
ابو یزید ہی فرمایا ہان یہی ہی جو مکہ مین روٹیان بانٹتا تھا اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو محمد نے اسکو عبدالوہاب
اسنے کہا ہمسے حدیث بیان کی واقدی نے اسنے کہا مجھسے عبدالرحمان بن عبدالعزیز نے عبداللہ بن ابی
بن حزم سے اسنے یحیی بن عبدالرحمان بن زرارہ سے اسنے کہا داخل ہوئے رسولخدا صلعم مدینہ مین اور جسوقت
کہ لائے گئے قیدی تو سودہ بنت زمعہ آل عفرا کے یہان ماتم داری مین عوف و معوذ کے تھین

بھیڑین چرائی ہین کہ وہ بعضے نہر کی ترائی مین سے ہو ویلین مین نے چاہا کہ تثبت و تحقیق ہم ہوپہونچاؤن تحقیق کہ حق تعالی نے اپنے رسول کو نصرت دی ہی بدر مین پس مین حمد خدا کرتا ہون اس بات پر تب سپاہیان ہمراہی نے کہا خدا اصلاح کرے بادشاہ کی یعنی آپ کی خیر ہو ہر آئینہ یہ امر عجیب ہی تو نے کبھی ایسا نہین کیا کہ دو کپڑے پہنکر زمین پر بیٹھا ہو اُسنے کہا مین اُس قوم مین سے ہون کہ جب اُنکے لیے حق تعالی کوئی نعمت مہیا کرتا ہی تو وہ تواضع وفروتنی زیادہ کرتے ہین وبنا بر بعض قول کے اُسنے یہ کہا کہ جب عیسی بن مریم علیہ السلام کو کوئی نعمت حاصل ہوتی تھی تو وہ تواضع زیادہ کرتے تھے اور جب قریش نے مکے مین مراجعت کی تو ابوسفیان بن حرب اُنمین کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ ای گروہ قریش تم اپنے مقتولون کے لیے بکا نکرو اور نہ کوئی زن نوحہ خوان اُنپر نوحہ خوانی کرے اور نہ کوئی شاعر اُنپر مرثیہ پڑھے کہ ظاہر کرین جزع و فزع کو پس ہر آئینہ تم جسوقت اُنپر نوحہ کروگے اور اشعار پڑھکر روؤگے تو یہ بات تمھارے غیظ وغصہ کو زائل کردیگی پس مین بوجہ عداوت محمدؐ اور عناد اُسکے اصحابؓ کے یہ کلام تمھارے ساتھ کرتا ہون وعلاوہ اگر محمدؐ اور اُسکے اصحاب کو خبر تمھارے نوحہ و بکا کی پہونچے گی تو وہ لوگ شماتت کرینگے پس طعنہ زنی اُنکی بہت بڑی مصیبت ہوگی اور کیا عجب ہی تم بدلہ خون کا لوگے پس سر کا تیل اور شانہ اور صحبت نسوان مجھپر حرام ہی جبتک کہ پھر محمد سے جنگ کرون پس خاموش رہے قریش ایک مہینا کہ نہ بکا کیا کسی شاعر نے اور نہ نوحہ کیا اُنپر کسی زن نوحہ خوان نے چنانچہ جب قافلہ قیدیون کا مدینہ مین پہونچا تو خدا نے اس ذلت سے گردنین مشرکین ومنافقین اور یہود کی جھکادین اور کوئی یہود ومنافق مدینہ مین ایسا باقی نرہا جسکی گردن واقعہ بدر سے نہ جھکی ہو اور کہا عبد اللہ بن نبتل نے کاش ہم بھی نکلے ہوتے رسولخدا صلعم کے ساتھ تو مال غنیمت پاتے اور صبح واقعہ بدر سے یعنی بعد اس واقعہ کے حقتعالی نے فرق کردیا درمیان کفر واسلام کے لوگون نے دونون امرمین تمیز حاصل کی اور اسی درمیان مین یہود کہتے تھے کہ یہ وہ شخص ہی یعنی آنحضرت صلعم کہ ہم اُسکو منصف ہون اللہ پاتے ہین آج سے جو علم اُسکا اُٹھیگا وہ غالب ہوگا اور کعب بن اشرف نے کہا آج سے زیر زمین ہونا بہتر ہی رہنے بالاے زمین سے یعنی اس زندگی سے مرنا بہتر ہی کیونکہ یہ قریش جو بزرگ ترین خلائق اور سرداران مردم اور شاہان عرب اور صاحبان حرم اور اہل امن وامان تھے کہ مبتلاے مصائب ہوے وبعد ازان کعب مکے کو چلا گیا اور ابی وداعہ بن صبیرہ کے یہان اُترا اور وہان سے اشعار ہجو مسلمین کے اور مرثیے مقتولان قریش کے جو بدر مین مارے گئے بھیجنا شروع کیا چنانچہ یہ ابیات بھیجے جسکا مضمون یہ ہی چکی بدر کے واسطے ہلاک کرنے اہل بدر کے چلی اور کبھی اسطے قتل بدر کے شور وشیون واشکباری ہی کہ سرداران مردم اگر قتل کیے گئے حوالی بدر مین تو بعید نہین کیونکہ اکثر بادشاہ جنگ مین مارے جاتے ہین اور لوگ کہتے ہین کہ ہم ذلیل ہوے کہ باعث غضب اُنکے یعنی شہادت مسلمین سے ہر آئینہ کعب ابن اشرف جزع کرتا ہی لوگ سچ کہتے ہین مگر کاشکے زمین جس وقت وہ لوگ مارے گئے تھے تو اپنے اہل کو یعنی کل اہل زمین کو خسف کرڈالتی اور ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتی [illegible] شب بن ہشام لوگون مین مصروف باموز خیر ہی اور لوگون

وسلم کے اور بعضے لکھتے ہین کہ قیدی اسی روز آخر وقت آتے تھے جس روز اول وقت رسول خدا صلعم داخل ہوئے تھے یعنی جس روز پہلے آن حضرت صلعم پہونچے اسی دن آخر روز قیدی آئے اور راوی کہتے ہین کہ جب قریش بدر کی طرف متوجہ و عازم ہوے تو کچھ لوگ جو اُنسے پیچھے رہ گئے اُنہین چند جوان افسانہ خوان تھے شہاے ماہ مین بمقام ذی طوی داستان گوئی کرتے تھے چنانچہ جب رات ہوتی تھی تب وہ آپس مین اشعار پڑھتے تھے اور باتین کیا کرتے تھے اسی عرصہ مین اُن لوگون نے اپنے قریب ایک آواز سنی کہ کوئی شخص باواز بلند اشعار مین گاتا ہی اور وہ دکھلائی نہین دیتا ہی مضمون اشعار کا یہ ہی کہ حنیفون یعنی مسلمانون نے بدر مین وہ مصیبتین ڈالین اور دکھلائین کہ اُس سے ارکان وایوان کسرے و قیصر قریب ہین کہ زلزلہ مین آوین فریاد مین آئے اُس سے سخت جبال اور زاری کرتے ہین قبائل مابین وتیر اور خیبر کے اور اخشبان دونون پہاڑ مکے کے شور کرتے ہین اور زنان حرۂ بیوہ سر برہنہ ہوکر چھاتی پیٹتی ہین حسرت سے راوی کہتا ہی کہ ان اشعار کو میرے سامنے عبد اللہ بن ابی عبیدہ ابن محمد ابن عمار بن یاسر نے پڑھا پس اُن جوانون نے جب آواز سنی اور کسی کو نہ دیکھا تو وہانسے اُسکی تلاش مین نکلے جب کسی کو نہ دیکھا تو پھر آگے چلے گھبرائے ہوئے یہانتک کہ مقام حجر کے مقابل ہوے وہان چند مشائخ کو پایا کہ اُنہین سے چند بزرگ سمار تھے یعنی افسانہ خوان تب ان لوگون نے اُنکو اُس خبر سے مطلع کیا اُنھون نے اُنسے کہا جو کچھ تم کہتے ہو حق ہی کہ بتحقیق محمدؐ اور اصحابؓ اُسکے موسوم بحنیفہ مین اور وہ لوگ اُس روز تک اسم حنیفہ نہین جانتے تھے پس اُن جوانون مین جو ذی طوی مین تھے کوئی ایسا باقی نہ رہا جو یہ بات سنکر مبتلاے شدت تپ نہ ہوا ہو چنانچہ وہ لوگ وہان دو تین رات مقیم رہے تھے کہ حیسمان بن حابس الخزاعی خبر اہل بدر اور اُنکے مقتولین کی وہان لائے اور اُن لوگون کو ماجراے قتل عتبہ و شیبہ پسران ربیعہ سے اور قتل پسران حجاج و ابی البختری و زمعہ پسر اسود کی خبر دینے گئے راوی نے کہا کہ صفوان بن امیہ بمقام حجر بیٹھا تھا کہ یہ شخص یعنی حیسمان جو کلام کرتا ہی نہین جانتا ہی یعنی مخبوط ہی بھلا اُس سے میرا احوال تو پوچھو تب لوگون نے کہا اے حیسمان تجکو کچھ صفوان کا حال معلوم ہی اُسنے کہا ہان یہ شخص مقام حجر مین ہی اور مین نے اُسکے باپ و بھائی کو بدر مین مقتول دیکھا تھا اور یہ دیکھا تھا کہ سہیل بن عمرو اور نضر بن الحارث اسیر ہوے لوگون نے کہا یہ کیونکر تجکو معلوم ہوا کہ وہ دونون اسیر ہوے اُسنے کہا مین نے اُن دونون کو رسیون مین بندھا ہوا دیکھا ہی اور راوی نے کہا کہ جب نجاشی کو مکے مین خبر قتل قریش اور بشارت فتح پہونچی حق تعالی نے اپنے نبی کو مظفر و منصور کیا تو نجاشی دو سفید کپڑے پہنے ہوے اپنے گھر سے نکلا اور زمین پر بیٹھ گیا بعد از ان جعفر بن ابی طالب اور اُن کے اصحاب کو بلوایا اور کہا تم مین سے کون جانتا ہی کہ بدر کدھر ہی اُن لوگون نے اُسکو اُسطرف کا نشان بتلایا تب نجاشی نے کہا مین [illegible] ہون اکثر مین نے اُسکے حوالی مین

جو روتی ہو اسواسطے کہ اُسکا شتر لم ہوگیا ہو پس اُسوقت اسود اشعار پڑہنے لگا جسکا مضمون یہ ہو کہ وہ عورت روتی ہو
اسلیے کہ اُسکا شتر گم ہوگیا ہو اور بیداری رات کی اُسکی نیند سونے سے منع کرتی ہو پس بکا نہ کر شتر پر ولیکن بکا کر واقعہ
بدر پر جسنے بڑے گلے والون کو خوار کیا اگر بکا کرتی ہو تو بکا کر عقیل پر اور بکا کر حارث پر جو شیرون کے شیر تھے اور
بکا کر اُنکے لیے کہ اُنین سے کسی کا نظیر و مثل نہ تھا اور نہ ابی حکیمہ کا کوئی مثل و نظیر تھا اور بکا کر اُنکے لیے جو بدر پر
سردار تھے بنی حصیص و بنی مخزوم و گروہ ابی الولید سے آگاہ ہو کہ بعد اُن لوگون کے بہت ایسے لوگ سردار ہوگئے
کہ اگر واقعہ روز بدر کا نہ ہوتا تو وہ سردار نہ ہوتے اور کہا رواۃ نے کہ زنان قریش گئین ہند بنت عتبہ کے یہان
اور کہنے لگین کہ تو بکا کیون نہین کرتی ہو اپنے باپ و بھائی و چچا اور اپنے گھر والون پر اُسنے کہا ای سر مونڈی آیا
اُنکے لیے مین بکا کرون کہ یہ خبر محمد اور اُسکے اصحاب کو پہونچے تو وہ لوگ تشنیع و طعن کرینگے ہمکو اور زنان بنی خزرج کو
واللہ ہرگز بکا نہ کرونگی جب تک بدلہ قتل کا لیا جاوے محمدؐ و اصحاب محمدؐ سے اور اپنے سر مین تیل ڈالنا مجکو حرام ہو
جب تک غزوہ کیا جاوے محمد سے واللہ اگر مین جانتی کہ میرے دل سے غم جاتا رہیگا تو بکا کرتی ولیکن بکا اس غم
کو دور نہ کریگا مگر یہ کہ مین اپنی آنکھون سے بدلا قتل احبا کا دیکھون چنانچہ جس روز سے کہ اُسنے حلف کیا تا واقعہ
احد وہ اپنی اُسی حالت پر رہتی تھی کہ نہ استعمال روغن سر کیا نہ فرش ابی سفیان اپنے شوہر کے قریب گئی اور
جب نوفل بن معویۃ الدیلی کے پاس کہ وہ اپنی اہل مین تھا جنکے ساتھ حاضر موقع بدر ہوا تھا یہ خبر پہونچی کہ قریش
اپنے مقتولون پر بکا کرتے ہین تو وہان سے آیا اور کہا ای گروہ قریش تمھاری عقلین سبک ہوگئین اور تمھاری
راے نے خطا کی اور تم لوگون نے اپنی عورتون کی اطاعت کی عجب ہو کہ مثل تمھارے مقتولون کے بکا کیے جاوین
یعنی ایسے بہادرون کو روئین جو اعظم تر ہین بکا سے باوجود اس بات کے غیظ تمھارا عداوت محمدؐ و اصحاب محمدؐ سے
جاتا رہیگا پس لازم نہین ہو کہ غیظ و غصہ تمسے جاتا رہے تا وقتیکہ اپنے دشمن سے اپنا بدلا پاؤ چنانچہ ابو سفیان
ابن حرب نے یہ کلام اُسکا سنا تو کہا ای ابو معاویہ آجتک ماتم داریان زنان بنی عبد الشمس کی اُنکے مقتولون پر منع
کی گئی ہین اور بکا نہین کرتا ہو کوئی شاعر مگر اُسکو باز رکھتا ہون یہان تک کہ ہمارا بدلا محمد اور اصحاب سے لیا جاویگا
اسواسطے کہ ہمنے عوض خون اپنے قتلی اکا نہین پایا اور ہم کینہ خواہ ہین کہ ہمارا بیٹا حنظلہ مارا گیا اور ایسے سردار
اس وادی کے قتل کیے گئے جنکے ہوجانے سے یہ وادی ویران ہو واقدی نے کہا مجھسے روایت کی معاذ
بن محمدؐ انصاری نے عاصم ابن عمیر ابن قتادہ سے اُس نے کہا جب مشرکین قریش مکے کو پھرے اور قتل ہوے
تھے بڑے بڑے بزرگوار اُنکے تو عمیر بن ابو وہب بن عمیر الجمحی مقام حجر مین پہونچا اور پاس صفوان بن امیہ کے آکر بیٹھا
صفوان نے کہا قبح اللہ العیش بعد [illegible] یعنی بعد مقتولین بدر کے خدا عیش کو منغص کرے عمیر بن وہب نے
کہا سچ ہو واللہ بعد اُنکے [illegible] ایسا نہوتا کہ ادا کرنا اُسکا اپنے امکان مین

حج کرتا ہو تا کہ زیارت وملاقات کرے جمعیت ہمراہ لیکر یثرب والون سے اور سعی نہین کرتا ہو اور دستور قدیم سے
مگر بڑا دلیر واقدی نے کہا ان ابیات کو عبد الرحمان بن جعفر و محمد بن صالح و ابن ابی الزناد نے میرے پاس لکھ
بھیجا تھا کہا رواۃ نے کہ بعد پہونچنے ان ابیات کے رسول اللہ صلعم نے بلایا حسان بن ثابت کو جو بڑے شاعر تھے
اور اسکو ابیات کعب اور اسکے مقام سے خبر دی کہ وہ ابی وداعہ کے یہان مکہ مین مقیم ہے پس حسانؓ نے ہجو اسکی اور انکی جو اسکے
پاس تھے کرنی شروع کی یہانتک کہ کعب مدینے کو پھر آیا اور جبکہ اسنے ان ابیات کو مکے مکہ سے بھیجا تھا تو اس کو لوگون نے
اس سے لیکر بطریق مرثیہ خوانی پڑھتے تھے اور چھوکرے اور چھوکریان جو ان لوگون کے پاس آئین ان
ابیات کو مکہ مین پڑھتی تھین بعد ازان لوگون نے اسکا مرثیہ کیا پس قریش نے اپنے مقتولون پر ایک مہینے نوحہ
خوانی کی اور کوئی گھر مکے مین ایسا باقی نہین رہا جسمین ماتم بپا نہوا ہو اور عورتون نے اپنے سرون کے بال نوچ
ڈالے اور ایسا ہوا کہ مقتولین قریش مین سے کسی کا ناقہ یا گھوڑا لایا جاتا تھا اور عزادارون کے سامنے کھڑا کیا جاتا
تھا تو لوگ اسکے گرد نوحہ خوانی کرتے تھے۔ اور حال عورتون کا یہ ہوا کہ کوچون مین اور تنگ گلیون مین نکل پڑین تو
پردے ڈالدیے اور راستے بند کردیے اور وہان نوحہ کرتی پھرتی تھین اور خواب عاتکہ و جہیم بن صلت کی تصدیق
کرتی تھین اور یہ ہوا کہ اسود بن عبد المطلب کی آنکھین اپنے بیٹون کے مارے جانے سے جاتی رہی تھین اور سخت اندوہ و
قلق مین تھا اور چاہتا تھا کہ اپنے بیٹون پر روئے مگر قریش اسکو رونے سے منع کرتے تھے تب اسود ایک دن درمیان
دیگرا اپنے غلام سے کہا کرتا تھا کہ شیشہ شراب میرا ہمراہ لے اور مجھے لیچل اس درہ اور راہ پر جہان ابو حکیمہ یعنی اسکا بیٹا گیا
تھا پس مع غلام اسکو اس راستے پر نزدیک اس درہ کے لاتا تھا اور وہ وہان بیٹھتا تھا اور غلام اسکو شراب پلاتا تھا یہانتک
کہ نشے مین آکر ابی حکیمہ اور اسکے بھائیون پر روتا تھا بعد ازان اپنے سر پر خاک اڑاتا تھا اور کہتا تھا اپنے غلام سے مخفی رکھ
میرے حال کو تا قریش معلوم نہ کرین کیونکہ ہر آئینہ مین دیکھتا ہون قریش کے تئین وہ اپنے مقتولون پر رونے کو
جمع نہین ہوتے واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی مصعب بن ثابت نے عیسی بن معمر سے اسنے عبد اللہ بن
زبیر سے اسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انھون نے کہا کہ جب قریش بعد قتل ہونے اہل بدر کے مکہ کو پھرے تو کہتے
تھے کہ اپنے مقتولون پر بکا نہ کرو کہ یہ خبر محمد اور انکے اصحاب کو پہونچیگی تو تمام شماتت کرینگے اور ان اسیرون کے پاس جو
تم مین سے محبوس ہین کسی کو وہان نہ بھیجو کہ وہ قوم تم سے حصول مطالب کرینگے آگاہ ہو کہ باز رہو بکا سے اور کہا رضی
اللہ عنہا نے کہ اسود بن مطلب اپنے تین بیٹون کے غم والم مین مبتلا ہوا ایک زمعہ دوسرا عقیل تیسرا حارث بن زمعہ اور وہ چاہتا
تھا کہ ان قتلی پر بکا کرے اسی خیال مین وہ تھا کہ یکایک رات کو اسنے آواز ایک عورت نوحہ کرنیوالی کی سنی چونکہ اسکی
آنکھین جاتی رہی تھین تو اپنے غلام سے کہا آیا قریش اپنے مقتولون پر بکا کرتے ہین کاش کہ مین بھی ابی حکیمہ یعنی زمعہ
پر بکا کرون کہ ہر آئینہ سینہ و جگر میرا جل گیا ہے پس غلام [illegible] آکر جواب دیا کہ یہ ایک عورت ہے

پاس آیا ہون جو آپکے یہان قید ہین کہ اُنھین ہم سے قرابت رکھتے ہین اور وہ ہماری اصل قوم ہین حضرت صلعم
نے فرمایا تیری تلوار کا کیا حال ہی اُسنے کہا خدا اس تلوار کو خوار کرے اور تلوارون سے کیا ہمارے کچھ کام آئی
روز جنگ بدر کے مگر جب مین یہان آکر اُترا تو بھول گیا کہ میرے گلے مین لٹکی رہ گئی اور قسم ہی مجکو اپنی زندگانی
کی کہ میرا قصد اور ہی سوا اسکے جو آپ کو گمان ہی تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ سچ بیان کر کس ارادے سے
تو یہان آیا ہی اُسنے پھر کہا کہ مین اپنے اسیرون کے پاس آیا ہون فرمایا پھر کیا شرط تو نے کی تھی حجر مین صفوان
بن امیہ سے پس گھبرا گیا عمیر اور کہنے لگا وہ کیا شرط مین نے اُس سے کی تھی یعنی مین نے تو کچھ شرط نہین کی تھی فرمایا
تو نے اُس سے میرے قتل کی شرط کی ہی اس بات پر کہ وہ تیرے دین کو ادا کرے اور تیرے عیال کی کفالت کرے
وحالانکہ حق تعالی درمیان تیرے اور تیری گواہی کے حائل ہی عمیر نے کہا اشھد انك رسول الله یعنی مین
گواہی دیتا ہون کہ تو رسول خدا کا ہی اور بیشک تو سچا ہی واشھد ان لا اله الا الله - اور مین گواہی دیتا ہون اس
بات کی کہ سوا خدا کے کوئی دوسرا معبود نہین یا رسول اللہ مین آپ کی وحی کی جو آسمان سے نازل ہوتی ہی
تکذیب کرتا تھا وحالانکہ یہ بات جو درمیان میرے اور صفوان کے ہوئی تھی اور آپ نے اُسکی خبر دی تو سوا
میرے اور اُسکے اُسپر کسی کو اطلاع نہ تھی اور اُسنے مجکو حکم کتمان کیا تھا رات کو مگر خدا نے آپکو اُسپر مطلع کر دیا پس
مین ایمان لایا ساتھ خدا اور رسول اُسکے کے اور مین نے گواہی دی کہ جو کچھ آپ لائے ہین یعنی جو کچھ آپ کہتے
ہین وہ سب حق ہی حمد ہی اُس خدا کی جو مجھے اس راہ پر ہانک لایا تب اہل اسلام اس بات سے خوش ہوے کہ
خدا نے اُسکو ہدایت کی اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب مین نے اُسکو دیکھا تھا تو میرے نزدیک خوک اُس سے بہتر
تھا اور اسوقت میرے نزدیک یہ شخص میری بعض اولاد سے محبوب تر ہی حضرت صلعم نے حکم کیا کہ تم لوگ اس برادر کو
قرآن تعلیم کرو اور اُسکے قیدی کو اُسکے لیے رہا کر دو عمیر نے کہا یا رسول اللہ مین نور خدا کے بجھانے مین جہد کرنے والا
تھا ولیکن حمد ہی خدا کی کہ اُسنے مجھے ہدایت کی پس مجکو اذن دیجیے کہ مین قریش سے مکہ مین جا کر ملون اور اُنکو طرف
خدا کے اور طرف اسلام کے طلب کرون کیا عجب ہی کہ حق تعالی اُنکو ہدایت کرے اور ہلاکت سے اُنکو نکالے پس
حضرت صلعم نے اُسکو اجازت دی تو وہ چلا اور مکہ مین پہونچا اور حال صفوان کا یہ تھا کہ جو سوار مدینے کی طرف
سے آتا تھا اُس سے عمیر کی خبر دریافت کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کوئی خبر مدینے مین تمنے پائی ہی اور قریش مکہ سے
کہا کرتا تھا کہ خوشی مناؤ تم لوگ ساتھ ایسے امر کے جس سے واقعہ بدر تم کو بھول جائیگا پس ایک شخص مدینے سے
آیا صفوان نے اُس سے حال عمیر کا دریافت کیا اُسنے کہا وہ اسلام لایا یہ سنکر صفوان نے اور سب مشرکون نے
اُسپر لعن کی اور کہا عمیر بد دین ہو گیا پس صفوان نے حلف کیا کہ عمیر سے کبھی کلام نہ کریگا اور نہ اُسکو کچھ نفع دیگا
اور اُسکے عیال کو چھوڑ دیا اُسی حال مین عمیر اُنپر داخل ہوا اور لوگون کو طرف اسلام کے دعوت کی اور

نہین پاتا اور نہ ہوتے عیال کہ اُنکے لیے کچھ چھوڑنا نہ ہوتا البتہ طرف محمد کے مین قصد کرتا تا اُسکو قتل کرون بشرطیکہ آنکھ
بھرکے اُسکو دیکھون یعنی بشرطیکہ میری آنکھون کے سامنے پڑے کیونکہ مجکو یہ خبر معلوم ہوئی ہو کہ وہ بازارون مین آمد و شد
رکھتا ہو پس میرے لیے اُنکے نزدیک ایک باعث ہو کہ مین کہونگا اپنے بیٹے قیدی کے پاس آیا ہون چنانچہ صفوان اُسکی
ان باتون سے خوش ہوا اور کہا ای ابو امیہ آیا ہم تجکو ایسا کام کرنے والا دیکھینگے یعنی تو اس کام کو انجام دیگا
اُسنے کہا ہان قسم ہو رب کعبہ مین اس کام کو کرونگا تب صفوان نے کہا تو دین تیرا مجھپر ہو اور عیال تیرے میرے
عیال کے ساتھ ہین اور تو خوب جانتا ہو کہ مکے مین کوئی شخص توسع کرنے مین ساتھ عیال کے مجھسے زیادہ نہین ہو
عمیر نے کہا ای ابو وہب مین اس امر کو خوب جانتا ہون صفوان نے کہا تیرے عیال میرے عیال کے ساتھ ہین
مجھے وسعت نہ ہو کسی شی کی درحالیکہ مین اُنسے عاجز رہون یعنی اپنے حق مین دعاے بد کرتا ہو کہ اگر مین اُنکی
کفالت سے کوتاہی کرون تو مجکو کچھ میسر نہووے اور دین تیرا مجھپر ہو پس عمیر کو صفوان نے اپنے ناقہ پر سوار کیا
اور اُسکو زاد راہ دیا اور صرف اُسکے عیال کا مثل مصارف اپنے عیال کے جاری کیا اور امر کیا عمیر کو کہ اپنی
تلوار کو تیز کرلے اور زہر مین بجھالیوے بعد ازان عمیر مدینہ کو چلا اور صفوان نے کہدیا کہ اس راز کو چند روز
مخفی رکھیو یہانتک کہ مین بھی مدینے مین پہونچون چنانچہ عمیر گیا اور صفوان نے کسی سے اُسکا ذکر نہین کیا تب
عمیر مدینے مین باب مسجد پر پہونچا اور اپنے ناقہ کو بٹھایا اور اپنی تلوار کو گلے مین لٹکا کر طرف رسول خدا کے
عازم ہوا پس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہ چند اصحاب مین بیٹھے ہوے باتین کر رہے تھے اور نعمت خدا کو
جو بدر مین اُنپر متوجہ ہوئی تھی باہم یاد کر رہے تھے عمیر کو مسلح دیکھکر گھبرائے اور اپنے اصحاب سے کہا پکڑو اس کتے
کو یہ وہی دشمن خدا ہو جسنے روز جنگ بدر درمیان ہمارے فریب و فساد برپا کیا تھا اور قوم کو حزن مین ڈالا تھا اور ہمارے
مقدمہ مین ایک بلندی پر چڑھا اور اُترکر ہمارے احوال سے قریش کو خبر دیتا تھا کہ نہ ان کے یہان عدد و جمعیت ہو نہ
کمینگاہ ہو پس اصحاب نے آگے بڑھکر اُسکو گرفتار کیا واقدی نے کہا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خدمت مین
رسول خدا صلعم کے گئے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ عمیر بن وہب مسجد مین تلوار باندھے داخل ہوا تھا اور یہ غدار
خبیث ہو جس سے مجھے اصلا اطمینان نہین ہو حضرت صلعم نے فرمایا اُسکو میرے سامنے لاؤ پس عمرؓ گئے اور اُسکی
تلوار کا تسمہ پکڑکر ایک ہاتھ سے گرفت کرلیا اور دوسرے ہاتھ سے قبضہ پکڑلیا اور حضرت صلعم کی حضور مین اُسکو
حاضر کیا جب حضرت نے اُسکو دیکھا تو فرمایا ای عمر تامل کر اور جب عمیر حضرت صلعم کے قریب آیا تو اُس نے کہا
انعموا اللہ صباحًا یعنی خدا آپکی صبح بخیر کرے حضرت نے فرمایا حق تعالی نے ہم کو تیری تحیت یعنی تیری دعاے
خیر سے مستغنی کیا ہو تحیت ہماری سلام ہو کہ یہ تحیت اہل جنت کی ہو اُسنے کہا یہ عہد آپ کا جدید ہو حضرت نے فرمایا
حق تعالی نے اس تحیت کو ہمارے لیے خیر جاودانہ قرار دیا ہو پس ای عمیر تو یہان کیون آیا ہو اُسنے کہا اپنے اسیرون کے

تین شبون مین آئے اور کہا راوی نے باسناد [illegible] رسول خدا صلعم نے سربہا ہر ایک [illegible] چار ہزار سے ہزار تک
کے مقرر فرمایا اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی فلان وفلان رواۃ نے اسحاق بن یحیی سے کہ انھون نے کہا مین نے
پوچھا نافع بن جبیر سے کہ کسقدر سربہا مقرر تھا اُسنے کہا سربہا اُنکے اعلی درجہ کا چار ہزار تک مع ہزار تک ایک ہزار
تک یہان تک کہ جس قوم کے پاس کچھ مال نہ تھا اُنپر رسول خدا صلعم نے احسان کیا اور حضرت صلعم نے مقدمہ
ابی وداعہ کے فرمایا کہ مکہ مین اسکا بیٹا بڑا دانشمند ہے اُسکے پاس مال ہے اور وہ ناگزیر فدیہ اپنے باپ
کا دینے والا ہے پس اس سے چار ہزار فدیہ لو اور اسیرون مین سے جس سے اول فدا لیا گیا وہ ابو وداعہ تھا
اور یہ اسواسطے کہ جب بیٹا اُسکا مطلب مکے سے اپنے باپ کے واسطے مدینہ کو تیاری جانے کی کرنے لگا تو قریش نے
دیکھکر اُسکو کہا کہ تو سب سے پہلے جلدی نہ کر ہم ڈرتے ہین کہ ہمارے اسیرون کے باب مین تو ہمپر فساد ڈالیگا کیونکہ محمد
کو ہماری ہلاکت منظور ہے تو وہ سربہاے اسیران مین ہم پر غلو وگرانی کرینگے پس اگر تجکو وسعت ومقدرت ہے تو تیری
قوم کو وہ مقدور نہین ہے جو تجکو ہے مطلب نے کہا مین نہ چلونگا جب تک اور لوگ جاوینگے چنانچہ اُسنے اُنسے فریب کیا
کہ جب وہ غافل ہوے تو رات کو اپنے ناقہ پر سوار ہوکر نکلا اور چار شب مین مدینہ کو پہونچا اور چار ہزار سربہا اپنے
باپ کا دیکر چھڑا لایا پس قریش نے اُسکو اس بات پر ملامت کی اُسنے کہا مین ایسا نہ تھا کہ اپنے باپ کو اُس قوم کے ہاتھ
مین اسیر چھوڑون اور تم لوگ سور ہنے والے اور باز رہنے والے کام سے یعنی غافل وکاہل ہو ابو سفیان نے کہا یہ لڑکا
نوجوان خود راے ہمپر فساد ڈالنے والا ہے واللہ مین سربہا نہین دینے والا ہون عمرو ابن ابی سفیان یعنی اپنے
بیٹے کا اگرچہ وہ سال بھر وہان پڑا رہے یا چھوڑ دیوین اُسکو محمد واللہ مین تمسے زیادہ نادار نہین ہون لیکن
مین مکروہ جانتا ہون اس بات کو کہ واقع کردن ہنر وہ امر جو شاق ہو تمپر وحالانکہ عمرو بھی مثل اور اسیرون تمھارے کے ہے

نام اُن لوگون کے جو بمقدمہ اسیرون کے آئے تھے

بنی عبد شمس سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط وعمرو بن الربیع برادر ابی العاص تھا اور بنی نوفل بن عبد مناف
سے جبیر بن مطعم اور عبد الدار سے طلحہ بن ابی طلحہ اور بنی اسد سے عثمان بن ابی حبیش اور بنی مخزوم سے عبد اللہ
بن ربیعہ وخالد بن الولید وہشام بن ولید بن المغیرہ وفروہ بن السائب وعکرمہ بن ابی جہل اور بنی جمح سے ابی بن
خلف وعمیر بن وہب اور بنی سہم سے المطلب بن ابی وداعہ وعمرو بن قیس اور بنی ملک بن حل سے مکرز بن حفص
بن الاخیف راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ
جب اہل مکہ نے بمقدمہ فدے دینے اسیرون کے لوگون کو روانہ کیا تو زینب بنت رسول خدا صلعم نے بھی بمقدمہ
سربہاے ابی العاص بن الربیع اپنے شوہر کے ایک شخص کو بھیجا اور اسی مقدمہ مین ایک اپنا قلادہ یعنی ہمیل جو
حضرت رضی اللہ عنہا کی تھی [illegible] کہتے ہین کہ وہ قلادہ مہرہ یمانی کا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا

صداقت رسول خدا سے اُنکو خبر دی چنانچہ اُسکے ساتھ گویا ہمیشہ ایمان لائے راوی نے کہا مجھے خبر دی فلان فلان رواۃ کثیرہ نے کہ جب عمیر بن وہب اپنے اہل مین پہونچا اور صفوان بن امیہ کے پاس نہ گیا تب اظہار اسلام کا کیا اور لوگون کو طرف اسلام کے دعوت کی پس یہ خبر پہونچی صفوان کو اُسنے کہا مین نے اُسیوقت پہچانا تھا جب وہ قبل داخل ہونے اپنے گھر کے اول میرے پاس نہین آیا یہ ایک شخص ہے کہ ہمارے پاس سے اُلٹا پھرا اُسطرف جہانسے مخلصی پائی تھی اور مین اُس سے کبھی اپنی جانب سے کلام نہ کرونگا اور نہ کبھی اُسکو نفع دونگا اور نہ اُسکے عیال کو تب عمیر پاس صفوان کے حجر مین گیا اور خطاب کیا کہ اے ابو وہب مگر اُسنے اُس سے منھ پھیر لیا پھر عمیر نے کہا تو منجملہ ہمارے سردارون کے سردار ہے تو ہمکو بتا کہ جس امر پر ہم لوگ تھے کہ پتھر پوجتے تھے اور اُسکے لیے ذبح حیوان کرتے تھے آیا یہی دین ہے اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله یعنی مین گواہی دیتا ہون اُس خدا کی کہ سوا اُسکے کوئی خدا نہین ہے اور بیشک محمد بندہ اور رسول ہے خدا کا پس صفوان نے کسی کلمہ سے اُسکو جواب نہ دیا المطعمون یعنی تقسیم کنندگان طعام جنکے ساتھ قافلہ قافلہ کی روٹی مقرر تھی پس منجملہ مطعمون کے عبد مناف مین تو حارث بن عامر بن نوفل وشیبہ و عتبہ دونون بیٹے ربیعہ کے تھے اور بنی اسد مین سے زمعہ بن اسود بن المطلب بن اسد و نوفل بن خویلد بن العدیہ تھے اور بنی مخزوم مین سے ابو جہل تھا اور بنی جمح مین سے امیہ بن خلف تھا اور بنی سہم مین سے نبیہ و منبہ دونون بیٹے حجاج کے تھے راوی نے کہا کہ سعید بن المسیب کہتے تھے کہ نہین روٹی دیتا تھا کوئی بدر مین مگر یہ کہ مقتول ہوا یعنی ہر کوئی جو بدر مین قافلہ قافلہ کو ہمراہ روٹی کھلاتے تھے وہ سب مارے گئے راوی نے کہا ان لوگون کے باب مین ہمپر اختلاف واقع ہے اور یہ ہمارے نزدیک زیادہ ثابت ہے اور لوگون نے اور چند اشخاص کا ذکر کیا ہے کہ اُنہین سے سہیل ہے و ابو البختری وغیرہ راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے اُس سے حدیث بیان کی واقدی نے اُنھون نے کہا مجھ سے روایت کی ہشام بن عمارہ نے عثمان بن ابی سلیمان سے اُسنے نافع بن جبیر بن مطعم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ مین خدمت مین رسول خدا صلعم کے بوقت سربہا لیے جانے اسیرون کے مدینہ مین گیا پس مین بعد نماز عصر کے مسجد مین لیٹ گیا کیونکہ مجکو ماندگی بہت پہونچی تھی یہانتک کہ مین سو گیا تب نماز مغرب نے مجھے بیدار کیا کہ رسول خدا صلعم جسوقت نماز مغرب مین سورۂ والطور وکتاب مسطور پڑھنے لگے تو مین گھبرا کے اُٹھ کھڑا ہوا اور حضرت کی قرأت خوب سنتا تھا یہانتک کہ مسجد سے باہر نکلا پس وہ اول روز تھا کہ اسلام میرے قلب مین داخل ہوا اور راوی نے کہا کہ خبر دی مجھے فلان فلان رواۃ کثیرہ نے کہ چودہ آدمی قریش مین سے بیچ فداے اصحاب اپنے کے آئے تھے یعنی واسطے سربہا دینے عوض رہائی اپنے اصحاب کے اور کہا راوی نے بعد نقل اسناد رواۃ کثیرہ کے کہ بعد مدعی سربہاے اسیران پندرہ آدمی مکے سے آئے اُنہین سے [illegible] سکے سب

جنگ وغیرہ و لو کرہ المجرمون یعنی قریش اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملٰئکۃ مردفین یعنی بعض ملائکہ بعض کے یعنی پے درپے و پیہم وما جعلہ اللہ الا بشریٰ یعنی تعداد ان فرشتون کی جنکی خبر مسلمین کو دی گئی تھی اور تاکہ وہ لوگ یقین کرین کہ ہر آئینہ خدا تعالی مدد کرتا ہے اذ یغشیکم النعاس امنۃ منہ یعنی آویگی تمکو نیند جب امن پاؤگے دشمن سے آخر اُس امن کو خدا نے تمھارے دل مین ڈال دیا و ینزل علیکم من السماء ماء لیطہرکم بہ جبکہ بعض اصحاب کو جنب ہوا تھا و یذہب عنکم رجز الشیطان یعنی وسوسہ شیطان کہ نماز پڑھتے تھے اور غسل جنابت نکرتے تھے و لیربط علی قلوبکم یعنی ساتھ طمانینت کے و یثبت بہ الاقدام کیونکہ مقام دہشت کا تھا پس محکم کیا قدم کو لغزش سے اذ یوحی ربک الی الملٰئکۃ انی معکم فثبتوا الذین اٰمنوا پس ملک بصورت انسان متمثل ہوکر کہتے تھے ہم ثابت قدم ہین یعنی تم بھی ثابت رہو کہ قریش کوئی چیز نہین ہین سالقی فی قلوب الذین کفروا الرعب یعنی ہاتھ اُنکے کانپتے تھے اس واقعہ سے اور ترسان و لرزان تھے حالت اضطراب مین مثل سنگریزون کے طشت مین فاضربوا فوق الاعناق یعنی اعناق جمع عنق گردن و اضربوا منہم کل بنان یعنی دست و پا ذلک بانہم شاقوا اللہ و رسولہ یعنی جن لوگون نے ساتھ خدا کے کفر کیا اور رسول خدا کا انکار کیا و قولہ تعالی فذوقوہ یعنی بدر مین قتل اور آخرت مین عذاب نار اذا لقیتم الذین کفروا زحفا الے قولہ و بئس المصیر یعنی روز بدر خاصتہ فلم تقتلوہم و لکن اللہ قتلہم یعنی بنا بر قول ایک شخص کے اصحاب نبی صلعم مین سے کہ مین نے فلان کو قتل کیا و ما رمیت اذ رمیت و لکن اللہ رمی یعنی جس وقت نبی صلعم نے مشت خاک طرف کفار کے پھینکی تھی یہانتک کہ اُنھون نے حضرت کو سامنے سے جاتے نہین دیکھا و لیبلی المؤمنین منہ بلاء حسنا یعنی نصرت خدائی واسطے مومنین کے بروز بدر ان تستفتحوا فقد جاءکم الفتح قول ابو جہل اللہم قطعنا للرحم و اتانا بما لا یعرف فاحنہ یعنی ای خدا جو ہم مین سے قطع رحم کرتا ہی اور وہ باتین ہمارے پاس لایا ہی جو پہچانی نہین جاتی پس ہلاک کر اُسکو و ان تنتہوا یہ خطاب ہی اُن لوگون سے جو باقی رہگئے تھے قریش مین سے فہو خیر لکم یعنی اسلام قبول کرو و ان تعودوا یعنی واسطے قتال کے نعد یعنی واسطے قتل تمھارے و لن تغنی عنکم فئتکم شیئا یعنی قریش نے کہا تھا کہ ہمارے لیے مکہ مین جماعت ہی کہ خوب جنگ کرینگے محمد سے پس ہم فائز ہونگے اُس سے یا ایہا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ و رسولہ و لا تولوا عنہ و انتم تسمعون یعنی بلانا حضرت کا یہ آیہ نازل ہوا روز جد

نے زینب کے ہاتھ کر ابو العاص کے پاس بھیجا تھا اور جب کہ عقد ابو العاص کا ساتھ زینب بنت خدیجہ کے ہوا تھا
چنانچہ جب حضرت صلعم نے اُس قلادہ کو دیکھا تو پہچانا اور دلگیر ہوے یعنی دل بھر آیا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کو یاد
کیا اور اُنپر رحمت بھیجی اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اگر تمھاری راے ہو یہ کہ رہا کرو اسیر زینب یعنی ابو العاص کو اور
پھیر دو زینب کو اُسکی متاع یعنی قلادہ تو ایسا کرو تب اصحاب نے کہا بہت خوب یا رسول اللہ پس چھوڑ دیا
ابو العاص کو اور پھیر دی زینب کو اُسکی متاع کے تئین اور عہد لیا نبی صلعم نے ابی العاص سے اس بات کا کہ چھوڑ
زینب کو یہاں رخصت کر دیوے اُسنے وعدہ کیا اور بمقدمہ فداے ابی العاص کے بھائی اُسکا عمرو بن الربیع بھیجا ہوا
زینب کا آیا تھا اور جس شخص نے ابو العاص کو اسیر کیا تھا وہ عبد اللہ بن جبیر بن النعمان تھا جسکا بھائی خوات بن جبیر تھا

ذکر سورۂ انفال

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ راوی نے کہا جب رسول خدا صلعم نے روز بدر غنیمت حاصل کی تو لوگون نے
باخود ہا اختلاف کیا اس طور پر کہ ہر گروہ نے دعوی کیا کہ بابت اس غنیمت کے بڑے حقدار ہم ہین تب یہ
آیت مذکورہ نازل ہوئی دربارہ قولہ تعالی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ
عَلَیْھِمْ آیَاتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا یعنی یقیناً ودربارہ قولہ تعالی اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا یعنی یقیناً ودربارہ قولہ
تعالی کما اخرجک ربک من بیتک بالحق یعنی جب امر کیا تیرے پروردگار نے واسطے خروج کرنے طرف بدر کے ہی حق
تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے محمد بن عباد بن جعفر المخزومی سے دربارہ
قولہ تعالی من بیتک راوی نے کہا یعنی مدینہ سے ودربارہ قولہ تعالی وان فریقا من المومنین لکارھون
یجادلونک فی الحق بعد ما تبین کانما یساقون الی الموت وھو ینظرون یعنی اصحاب مین سے بعض قوم
کے تئین خروج وعزم رسول خدا صلعم کا طرف بدر کے ناگوار معلوم ہوا اور کہتے تھے ہم لوگ قلیل ہین یہ خروج خلاف
راے ہے چنانچہ اس باب مین لوگون کے درمیان اختلاف بسیار واقع ہے ودربارہ قولہ تعالی واذ یعدکم
اللہ احدی الطائفتین انھا لکم یعنی جسوقت رسول خدا صلعم قریب بدر کے تھے اور ارادہ قافلہ پر رکھتے تھے تو جبرئیل
حضرت کے پاس آے اور خبر دی کہ لشکر قریش مکہ سے چلا ہے پس وعدہ کیا ہے خدا نے آپ سے کہ یا قافلہ پر جاؤ یا
مقابلہ قریش کا کرو کہ ہم تمکو اُنسے بہرہ مند کرینگے چنانچہ جب لشکر اسلام قریب بدر تھا تو لوگون نے سقون کو پکڑا اور
اُنسے خبر قافلہ کی پوچھی وہ لوگ خبر لشکر قریش کی بیان کرنے لگے پس اصحاب اس بات کو مکروہ جانتے تھے یعنی اُنکا
مقابلہ نہین چاہتے تھے کہ اس مین کھٹکا اور خطر ہے اس لیے قافلہ کو چاہتے تھے کہ وہ بے خلش ہے ودرباب
قولہ تعالی ویرید اللہ ان یحق الحق بکلماتہ یعنی خدا غالب کریگا دین کو اور استیصال کریگا کفار کا یعنی وہ لوگ جو
بدر مین مارے گئے لیحق الحق یعنی تا غالب کرے حق ... باطل کو جو کفار لاے تھے سامان

لامحالہ قافلے آگے قافلے کے آتے یعنی قافلہ شترسواران یکے از دیگرے آگے پیچھے نکل جاتے لِیَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ یعنی قتل کیا گیا وہ شخص جو قتل کیا گیا ہی عذر و حجت سے یعنی جو کشتہ حجت ہی وَيَحْيَىٰ یعنی جو زندہ رہا انھین سے عذر و حجت پر اِذْ يُرِيكَهُمُ اللّٰهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا یعنی اُس روز جب خواب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو وہ لوگ قلیل نظر آئے حضرت کی نگاہ مین وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيرًا لَّفَشِلْتُمْ یعنے رعب مین آجاتے تم وَلَتَنَازَعْتُمْ یعنی تم باہم خلاف کرتے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ یعنے اختلاف فیما بین سے اِنَّهٗ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ یعنی تمھارے ضعف قلوب کو يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا یعنی جمع ہو کر تم سب کے سب پس فرار نکرو البتہ تکبیر خدا کرو وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا یعنی سیف پر حقتعالی فرماتا ہی کہ تکبیر کرو خدا کی اپنے دلون مین اور اظہار نکرو تکبیر کا کیونکہ اظہار تکبیر کا حرب مین جبن بودہ پن ہی وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ یعنی مثل قریش سے طرفدار کے وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّي جَارٌ لَّكُمْ یہ سارا کلام سراقہ بن جعشم کا تھا فرماتا ہی حق تعالی کہ جس امر مین کہ لوگ مشورہ کرتے تھے اُس روز ابلیس بصورت سراقہ ظاہر ہوا فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و قریش نَكَصَ یعنی ابلیس کیونکہ وہ دیکھتا تھا ملائکہ کو کہ قتل کرتے ہین اور اسیر کرتے ہین وَقَالَ اِنِّي بَرِيءٌ مِّنكُمْ اِنِّي اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ کہ اُسنے دیکھا ملائکہ کو اِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ یعنی کچھ لوگ تھے کہ اقرار کیا تھا اسلام کا پھر جب قلیل نظر آئے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکی نگاہ مین تو ذلیل و حقیر سمجھا اُنھون نے اور یہ کلام کیا پس مارے گئے اسی حالت کفر پر يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ یعنی اُنکے سرین کو کہ ادبار کنایہ ہی سرین سے راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیر کے مجاہد و اسامہ بن زید سے اور اسامہ نے اپنے باپ سے روایت کی كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ یعنی مثل کردار آل فرعون و در بارۂ قولہ تعالی اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الی قولہ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ یعنی قینقاع و بنی نضیر و قریظہ یہ تینون نام قبیلہ کا ہی فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ یعنی قتل کرو انکو وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً آخر آیہ تک نازل ہوا در بارۂ بنی قینقاع کے تب رسول خدا صلعم اس آیہ کو انکے پاس لیگئے وَاَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ یعنی تیراندازی وغیرہ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ یعنی باندھون گھوڑون کو کہ وہ سہیل کرتے ہین اور نمایش کیے جاتے ہین وَاٰخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ یعنی خیبر و اسلع وَاِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا الآیہ یعنی قریظہ وَاِن يُرِيدُوا اَن يَخْدَعُوكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِي اَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ یعنی قریظہ و نضیر جب کہ اُنھون نے کہا تھا کہ ہم اسلام لاوینگے اور ہم کی اتباع کرینگے يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ

اُسنے فرار کیا اور جو کوئی فرار کرے تین آدمی سے تو یہ فرار نہین ہی دربارہ قولہ تعالی اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ کُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَھُمْ دَارَ الْبَوَارِ مراد اس آیۃ مین قوم قریش ہین روز بدر و قولہ تعالی حَتّٰی اِذَا اَخَذْنَا مُتْرَفِیْھِمْ بِالْعَذَابِ یعنی بسیف روز بدر و قولہ تعالی وَلَنُذِیْقَنَّھُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰی دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَکْبَرِ عذاب ادنے یعنی سیف روز بدر راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابو ہریرہ سے دربارہ قولہ تعالی اَخَذْنَا مُتْرَفِیْھِمْ بِالْعَذَابِ اُسنے کہا یعنے یوم بدر اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے بطریق اسناد دیگر رواۃ کے مجاہد سے اُسنے کہا مراد ہی سیف سے روز بدر اور کہا راوی نے خبر دی مجھے محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ بسیار کے عمر بن عثمان مخزومی سے اُسنے عبد الملک بن عبیدہ سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابی بن کعب سے دربارہ قولہ تعالی یَاْتِیَھُمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَقِیْمٍ اُسنے کہا مراد ہی روز بدر سے

ذکر اُن لوگون کا جو اسیر ہوے تھے مشرکین مین سے

واقدی نے کہا مجھے خبر دی موسےٰ بن محمد بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُسنے کہا مجھے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُسنے محمود بن لبید سے کہ اسیر کیے گئے بنی ہاشم مین سے عقیل بن ابیطالب محمود نے کہا اُنکو اسیر کیا تھا عبید بن اوس الظفری نے اور اسیر کیے گئے نوفل بن الحارث و جبار بن صخر اور عتبہ جو حلیف بنی ہاشم کا تھا یعنی ہم عہد و ہم قسم تھا اس بات پر کہ دونون مین جس پر کوئی قتال واقع ہو دوسرا اُسکی کمک و مدد کرے اور وہ بنی فہر سے اور بنی المطلب بن عبد مناف سے تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابو الحویرث سے اُسنے کہا اسیر ہوے بنی المطلب بن عبد مناف سے دو آدمی ایک سائب بن عبید و عبید بن عمرو بن علقمہ کہ ان دونون کو سلمہ بن اسلم بن حریش اشہلی نے اسیر کیا تھا راوی نے کہا خبر دی مجکو محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے اُسکو محمد نے اُسکو واقدی نے اُسنے کہا مجھے بیان کیا اس بات کو ابن ابی حبیبہ نے عبد الرحمان الانصاری سے کہ کوئی ان دونون یعنے سائب و عبید سے قیدیون مین مقدم نہ تھا اور یہ دونون نادار تھے کچھ مال نہ رکھتے تھے پس نبی صلعم نے ان دونون کو بغیر فدیہ رہا کر دیا اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عقبہ بن ابی معیط قیدمین بمقام صفرا قتل کیا گیا اور عاصم بن ثابت بن ابی الافلح نے بحکم نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اُسکو قتل کیا اور اُسکو اسیر کیا تھا عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے و دیگر منجملہ اسیرون کے حارث بن ابی وجرہ تھا کہ اُسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا اور دربارہ فدیہ دینے اُسکے ولید بن عقبہ بن ابی معیط آیا تھا اور فدیہ اُسکا چار ہزار درہم طلے گیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابو عفیر سے کہ جب [illegible] صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے واسطے پھیرنے قیدیون کے تو جس شخص کو اسیر کیا تھا [illegible] لوگون پر تب وہ سعد کے حصہ مین کیا

وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ نازل ہوئی
یہ آیت بدر میں بعد ازاں منسوخ ہو گئی بقولہ تعالیٰ الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ
يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ پس حاصل تھا یہ مگر نہیں فرار کرتا تھا ایک آدمی دو آدمی سے مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ
یعنی اسیر لینا مسلمین کا بدر میں یعنی لوگوں کو اسیر رکھنا تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا یعنی سربہا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ یعنی خدا ارادہ
رکھتا ہے کہ وہ قتل کیے جاویں لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ یعنی حلال کر دینا غنیمت کا آگے سے ہو چکا ہے
فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا یعنی حلال کرنا غنیمت کا إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا مراد ہے قریش سے جنھوں نے ہجرت کی قبل بدر کے اور جگہ دی اور نصرت کی انصار نے اما قولہ تعالیٰ وَالَّذِينَ
آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُمْ مِنْ وَلَايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ حَتَّى يُهَاجِرُوا یعنی درمیان تمھارے اور انکے ورثہ نہیں ہے جبتک کہ وہ
بھی ہجرت کریں یعنی اپنا وطن ترک کریں وَإِنِ اسْتَنْصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ
یعنی مدت معین اور عہد وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ یعنی
کفار میں سے کسیکو دوست نہ سمجھو کہ وہ سب آپس میں ایک کا دوستدار ایک ہے بعد ازاں وراثت فیما بین مہاجرین کے تئیں آیت
میراث نے منسوخ کر دی وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ و در بارہ قولہ تعالیٰ يَوْمَ
نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى یعنی یوم بدر فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا یعنی یوم بدر أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ یعنی یوم بدر حَتَّى إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ
بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ یعنی یوم بدر سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ یعنی یوم بدر عَسَى أَنْ يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ یہ نہیں تھی وہ مدت
مگر اندک یہانتک کہ واقع ہوئی جنگ بدر وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا یہ آیہ اندکے پیش از جنگ بدر نازل ہوئی وَاجْعَلْ
لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا یعنی یوم بدر وَاصْبِرْ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ایک روز پیش از یوم بدر وَمَنْ يُوَلِّهِمْ
يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ یعنی خاص بروز بدر اور ہر آئینہ یہ امر انکے لیے قرار پا چکا تھا کہ جب بیس آدمی دو سو کے مقابل ہوں تو فرار نہ
کرینگے پس جب کہ وہ فرار نہ کرینگے تو غالب ہونگے بعد ازاں انسے تخفیف تکلیف کی گئی چنانچہ فرمایا إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ
مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ پس منسوخ ہوئی پہلی آیت پس ابن عباس کہتے تھے کہ جو شخص فرار کرے دو آدمی سے تو سزا...

اور اُسکو اسیر کیا تھا عبداللہ تمیمی نے روز جنگ بدر پس عبداللہ نے کہا تم ہو خدا کا کہ اُسنے غالب کیا مجکو تجھپر کہ ہر آئینہ تو چھوڑا بھاگا تھا اول مرتبہ مین روز نخلہ پس ان سب سے فدا ابن عبداللہ بن ابی ربیعہ نے اقدم کیا اور ہر ایک کے لیے چار ہزار فدیہ دیا اور منجملہ قیدیون کے ولید بن الولید بن المغیرہ تھا کہ اُسکو عبداللہ بن جحش نے اسیر کیا تھا پس اُسکے فدیہ کے واسطے اسکے دونون بھائی خالد بن الولید و ہشام بن الولید آئے پس باز رہا و بجائے خود رہا عبداللہ بن جحش یہانتک کہ اُن دونون نے چار ہزار فدا دیکر سے لیا ولیکن ارادہ ہشام کا اس مقدار تک نہ تھا بلکہ تین ہزار تک ارادہ رکھتا تھا تب خالد نے اپنے بھائی ہشام سے کہا کہ آیا وہ تیری مان کا بیٹا نہین ہے یعنے کیا برادر حقیقی نہین ہی واللہ اگر انکار کیا جاتا اسقدر سے اس اس مقدار تک توبھی مین الیسا کرتا بعد ازان وہ دونون اُسکو لیکر چلے جب پہونچے ذوالحلیفہ مین جو میقات احرام ہی اہل مدینہ کا پس یکایک ولید بن الولید اپنے بھائیون سے چھوٹا بھاگا اور حاضر ہوا خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور قبول اسلام کیا لوگون نے کہا تو نے قبل فدیہ کے قبول اسلام نہ کیا اُسنے کہا مجکو ناگوار ہوا اسلام لانا اپنا تاوقتیکہ فدیہ دون سطرح دینگی میری قوم تب اسلام لائی اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے کہ اس حدیث کو نقل کیا یحیی بن المغیرہ نے اپنے باپ سے اُسنے خبر دی بمثل اسکے جو مذکور ہوا سوائے اس بات کے کہ اُسکو اسیر کیا تھا سلیط بن قیس المازنی نے اور منجملہ قیدیون کے قیس بن سائب تھا جسکو اُسکے غلام ابن حسحاس نے اسیر کیا تھا چندروز تک اپنے پاس اُسکو محبوس رکھا اس ملحظہ سے کہ اُسکے پاس مال ہی چنانچہ فروۃ بن السائب برادر قیس کا واسطے فدیہ قیس کے آیا اور وہ بھی چندروز مقیم رہا بعد ازان چار ہزار درہم کسقدر نقد و جنس تھا فدا دیکر اُسکو لیگیا اور قیدیون مین قبیلہ بنی ابی رفاعہ سے صیفی بن ابی رفاعہ بن عائذ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھا اور اسکا کچھ مال نہ تھا اُسکو کسی نے مسلمین مین سے اسیر کیا تھا چنانچہ وہ چندروز پاس مسلمین کے نظر بند رہا پھر رہا ہوا اور قیدیون مین سے ابوالمنذر بن ابی رفاعہ بن عائذ تھا کہ دو ہزار درہم سر بہا اُسکا لیا گیا اور اسیرون مین عبداللہ تھا جسکی کنیت ابوعطا ابن سائب بن عائذ بن عبداللہ تھی کہ اسکا ایک ہزار درہم فدیہ لیا گیا اور اُسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا اور قیدیون مین مطلب بن حنطب بن الحارث بن عبید بن عمر بن مخزوم تھا یہ وہ شخص ہے جسکو ابوایوب انصاری نے اسیر کیا تھا اُسکا کچھ مال نہ تھا کہ بعد چندروز کے رہا کیا گیا اور اسیرون مین خالد بن الاعلم حلیف قریش کا تھا قبیلہ عقیل سے کہ وہ یہ شعر پڑھا کرتا تھا لسنا علی الاعقاب تدمی کلومنا + ولکن علی قدامنا تقطر الدماء ہم وہ نہین ہین کہ ہماری پس پشت پر ہمارے زخمون سے خون جاری ہو ولیکن ہم وہ ہین کہ ہمارے قدمون پر لوگون کے قطرات خون ٹپکین چنانچہ اسکے فدیہ کے لیے عکرمہ بن ابی جہل آیا اور اُسکو حباب بن المنذر بن الجموح نے اسیر کیا تھا اور یہ [illegible] خلف تھا اور اُسکو فروۃ بن عمرو البیاضی نے

اور عمرو بن ابوسفیان جسکو علی نے اسیر کیا تھا قرعہ سے حصہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آیا اُسکو حضرت صلعم نے
سائحہ بن النعمان بن اکال کے جب وہ عمرہ کرنے چلا تھا بھیجا تھا پس وہ مکہ مین محبوس ہوگیا اور ابوالعاص
بن الربیع کو اسیر کیا تھا خراش بن الصمہ نے راوی نے کہا مجھ سے اس بات کو بیان کیا اسحاق بن خارجہ بن
عبداللہ نے اپنے باپ سے اُسنے کہا واسطے فدیہ ابی العاص کے اُسکا بھائی عمرو بن الربیع آیا تھا اور اپنے بھائی
ابی العاص کو اور ابوریشہ اپنے حلیف کو فدیہ دیکر چھڑا لے گیا اور عمرو بن الازرق کو بھی عمرو بن الربیع کو چھڑا لیگیا اور وہ
حصہ مین بتیم معلی خراش بن صمہ کے تھا اور عقبہ بن الحارث الحضرمی کو عمارۃ بن حزم نے قید کیا تھا اور وہ اندوسے قرعہ
کے حصہ مین ابی بن کعب کے آیا تھا اُسکو عمرو بن سفیان بن امیہ نے فدیہ مین لیا اور ابوالعاص بن نوفل بن عبدشمس کو
اسیر کیا تھا عمار بن یاسر نے اُسکے فدا کے لیے اُسکا برادر عم زاد آیا تھا اور بنی نوفل بن عبد مناف سے عدی بن
الخیار تھا کہ اسکو خراش بن صمہ نے اسیر کیا تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبدالوہاب نے اُس
سے حدیث بیان کی محمد نے اُس سے واقدی نے اُسنے کہا مجھسے بیان کیا اس بات کو ایوب بن النعمان نے
کہ منجملہ قیدیون کے عثمان بن عبدشمس بن اخی عتبہ بن غزوان حلیف قریش کا تھا اُسکو حارثہ بن النعمان نے
اسیر کیا تھا اور ایک ابوثور تھا کہ ان لوگون کو جبیر بن مطعم نے فدیہ مین لیا تھا اور ابوثور کو مرثد الغنوی نے تین
آدمیون مین قید کیا تھا اور بنی عبدالدار بن قصی سے ابوعزیز بن عمیر تھا جسکو اسیر کیا تھا ابوالیسر نے بعد اتان قرعہ
کیا گیا اُسیر پس وہ حصہ مین محرز بن نضلہ کے آگیا اور ابوعزیز کے برادر مادری پدری یعنی حقیقی مصعب بن عمیر
تھے اُنھون نے محرز سے کہا کہ دونون ہاتھ ابوعزیز کے مضبوط باندھ لے یعنی اسکو قابو مین رکھ کہ اسکی مادر مکے مین
بڑی مالدار ہے تب ابوعزیز نے کہا اے میرے بھائی تو میرے حق مین اُسکو ایسی وصیت کرتا ہے مصعب نے کہا
وہی میرا بھائی ہے قریب تر تجھسے پس اُسکی مادر نے اُسکے لیے چار ہزار فدیہ بھیجا اور یہ بعد اسکے کہ اُسنے دریافت
کیا تھا کہ کسقدر زیادہ تر فدیہ دیا جاتا ہے قریش کا لوگون نے کہا چار ہزار اور منجملہ قیدیون کے اسود بن عامر بن
الحارث بن السباق تھا جسکو حمزہ بن عبدالمطلب نے اسیر کیا تھا پس دربارۂ فدیہ اُسکے طلحہ بن ابی طلحہ دو ہزار دینار سے
آیا تھا اور بنی اسد بن عبدالعزی مین سے سائب بن ابی حبیش بن مطلب بن اسد تھا اُسکو عبدالرحمان بن عوف
نے اسیر کیا تھا اور منجملہ اُنکے حارث بن عائذ بن اسد تھا جسکو حاطب بن ابی بلتعہ نے اسیر کیا تھا اور سالم بن شماخ تھا جسکو
سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا پس ان سب اسیرون کے فدیہ مین عثمان بن حبیش نے آنکر تینون کے فدیہ مین چار ہزار داخل
کیا اور بنی تیم سے ملک بن عبداللہ بن عثمان تھا اُسکو قطبہ بن عامر بن حدیدہ نے اسیر کیا تھا مگر وہ بحالت قید مدینہ مین مرگیا اور
بنی مخزوم سے خالد بن ہشام بن المغیرہ تھا اُسکو [illegible] تھا وہ بلال کا اسیر
تھا اور عثمان بن عبد [illegible]

بن مشنو بن وقدان بن قیس ہو اسکو نعمان بن مالک نے اسیر کیا تھا یہ سب تین آدمی تھے اور اسیرون مین بنی فہر سے طفیل بن ابی قنیع وابن حجدم تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے محمد بن یحیی بن حبان سے اُسنے کہا وہ سب اسیر جو شمار کیے گئے اُنچاس تھے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے ابن المسیب سے اُسنے کہا کہ ستر آدمی قید تھے اور ستر آدمی مقتول تھے اور ابن عباس سے بھی مثل اسی کے منقول ہو اور راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کے زہری سے اُسنے کہا کہ شمار قیدیون کا ستر سے زیادہ تھا اور تعداد مقتولون کی بھی ستر سے زائد تھی اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے عبد الرحمان بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ سے اُسنے کہا روز جنگ بدر چوہتر آدمی اسیر ہوے تھے

نام اُن لوگون کے مشرکین مین سے جو طعام داری کرتے تھے اپنے ہمراہیون کی اثناء راہ بدر مین

واقدی نے روایت کی عبد اللہ بن جعفر سے اُسنے محمد بن عثمان الیربوعی سے اُسنے عبد الرحمان بن سعید بن یربوع سے اُسنے کہا طعام داری کرنے والے بدر مین نو آدمی تھے از انجملہ بنی عبد مناف مین سے تین شخص تھے حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف اور شیبہ اور عتبہ دونون بیٹے ربیعہ کے اور بنی اسد مین سے دو شخص تھے زمعہ بن الاسود بن المطلب بن اسد و نوفل بن خویلد بن العدویہ اور بنی المخزوم سے ایک ابو جہل بن ہشام تھا اور بنی جمح سے ایک اُمیہ بن خلف تھا اور اولاد سہم سے دو شخص تھے بنیہ و منبہ دونون بیٹے حجاج کے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے اُس سے حدیث بیان کی محمد نے واقدی نے کہا مجھسے روایت کی اسمعیل بن ابراہیم نے موسی بن عقبہ سے اُسنے کہا اول جسنے نحر کیا دس شتر واسطے قافلہ کے بیچ راہ ظہران کے وہ ابو جہل تھا بعد ازان امیہ بن خلف نے عسفان مین نو شتر ذبح کیے اور سہیل بن عمرو نے بمقام قدید دس شتر ذبح کیے پھر متوجہ ہوے وہ لوگ پانی کی طرف جانب دریا تو راستہ بھول گئے پس وہان ایک روز مقام کیا چنانچہ نحر کیا اُن لوگون کے لیے شیبہ بن ربیعہ نے نو شتر بعد ازان صبح کو جحفہ مین داخل ہوے وہان عتبہ بن ربیعہ نے لوگون کے لیے دس شتر ذبح کیے بعد ازان بمقام ابوا پہونچے تو قیس الجمحی نے اُن لوگون کے واسطے نو شتر ذبح کیے بعد ازان فلان نے دس شتر نحر کیے اور نحر کیا اُنکے لیے حارث بن عامر نے نو شتر بعد ازان ابو البختری نے آب بدر پر یعنے چاہ پر پہونچ کر دس شتر ذبح کیے اور اسی مقام پر مقیس نے بھی نو شتر ذبح کیے بعد ازان مشتغل بحرب ہوے پس کھاتے رہے اپنے پاس کے زاد و توشہ سے اور کہا [illegible] مظلمہ مین مقیس ایک شتر پر بھی قدرت نہین رکھتا تھا اور واقدی [illegible]

نے باسناد فلان و فلان [illegible]

اسیر کیا تھا در باب فدیہ اُسکے باپ اُسکا ابی بن خلف آیا تھا پس فروہ نے ایک مدت تک اُسکو باز رکھا وہ
قیدیون مین ابو عزہ عمرو بن عبداللہ بن وہب تھا جس پر احسان کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور
اس سے حلف لیا تھا کہ اپنی کسی کے لیے لوگون کو جمع نہ کرے پس حضرت صلعم نے اُسکو بغیر فدیہ چھوڑ دیا چنانچہ پھر وہ
روز جنگ اُحد گروہ مشرکین مین سے قید ہو کر قتل کیا گیا اور قیدیون مین وہب بن عمیر بن وہب بن خلف تھا کہ
اُسکے فدیہ کے واسطے اُسکا باپ عمیر بن وہب بن خلف آیا تھا جب کہ اُسکو صفوان نے طرف رسول خدا صلعم کے
بھیجا تھا پس عمیر اسلام لایا تو اُسکے بیٹے کو حضرت نے بغیر فدیہ چھوڑ دیا اور اُسکو رفاعۃ بن رافع الزرقی نے اسیر
کیا تھا و منجملہ قیدیون کے ربیعہ بن دراج بن العنبس بن وہبان بن وہب بن خدافہ بن جمح تھا و نادار تھا تو اُس سے
کچھ لے کر چھوڑ دیا اور اسیرون مین فاکہ مولی امیہ بن خلف تھا اُسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا یہ سب چار آدمی
تھے اور اسیرون مین اولاد سہم بن عمرو سے ابو وداعۃ بن ضبیرۃ تھا اور اول جس اسیر کا فدیہ لیا گیا وہی تھا اُسکے
فدیہ کے واسطے اُسکا بیٹا مطلب آیا تھا اور چار ہزار درم فدیہ اُسکا دیا تھا اور اسیرون مین فروۃ بن جنیس بن حذافہ
بن سعید بن سعد بن سہم تھا کہ ثابت بن اقرم نے اُسکو اسیر کیا تھا اُسکے فدیہ کے باب مین مزہ بن قیس آیا تھا کہ چار
ہزار درم اُسکے فدا مین دیا تھا اور اسیرون مین حنظلہ بن قبیصۃ بن حذافہ بن سعید و بن سعدم بن سہم تھا کہ
اُسکو عثمان بن مظعون نے اسیر کیا تھا اور اسیرون مین حجاج بن الحارث بن سعد تھا اُسکو عبدالرحمان بن عوف نے
اسیر کیا تھا و ناگاہ اُسکو پکڑ لیا تھا ابو داؤد المازنی نے یہ سب چار آدمی تھے اور اسیرون مین اولاد و مالک بن
حسل سے سہیل بن عمرو بن عبدشمس بن عبدود بن نضر بن مالک تھا اُسکے فدیہ کے باب مین مکرز بن حفص بن
الاصیف آیا تھا اور سہیل کو مالک ابن وخشم نے اسیر کیا تھا اور اشعار پڑھے جسکا مضمون یہ ہے کہ مین نے اسیر کیا
سہیل کو کہ تمامی مردم مین سے مجکو سوائے سہیل کے اور کسی کی تلاش نہ تھی اور قبیلہ خندف جانتے ہین کہ
ہر آئینہ جوانمرد سہیل جوانمرد ہی اُنکا جب کہ اُس سے تظلم اور استغاثہ کرتے ہین و حالانکہ مین نے یہ تلوار اُسکو ماری
کہ وہ خم ہو گیا یعنے عجز سے جھک گیا پس ایسے صاحب شہرت کو قتل کرنا مین نے اپنے دل پر جبر کیا پس جبکہ
مکرز آیا تو در بارہ سہیل کے منتہائے رضائے مسلمین اعلی درجہ کا فدیہ چار ہزار درم قرار پائے تب مسلمین نے کہا
حاضر کر اُسنے کہا بہت اچھا مگر ایک شخص کو اُس شخص کی جگہ محبوس رکھو اور اُسکو چھوڑ دو کہ وہ اپنے وطن سے
جا کر زر سر بہا بھیج دیگا تب عبداللہ بن جعفر اور محمد بن صالح اور ابن ابی الزناد نے کہا کہ اسی کو اُسکے بدلے رکھو
پس مکرز کو محبوس رکھا اور سہیل کو رہا کیا چنانچہ سہیل نے جا کر مکہ سے زر فدا اپنا بھیج دیا اور اسیرون مین عبد
اس زمعہ بن قیس بن نضر بن مالک تھا کہ اُسکو عمیر بن عو [illegible] نے اسیر کیا اور اسیرون مین عبدالرحمان
تھا اُسکا نام پہلے عبدالعزی تھا [illegible] عبدالرحمان

اسرت سہیلا فلم
ابتغی بہ غیرہ من
جمیع الامم و خندف
تعلم [illegible] الفتی سہیل
فتا ہا اذا الظلم یعتزی
ضربت بذی السیف حتی انثنی
[illegible] جبت نفسی علی ذی العلم

بن الحارث بن الاوسج مین سے یزید بن الحارث بن لسحم ہین جنکو شہید کیا نوفل بن معویۃ الدیلی نے اور کہا راوی نے مجھے خبردی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابن عباسؓ سے انھون نے کہا کہ انسہ مولی النبی صلعم بدر مین شہید ہوے اور کہا راوی نے مجھے خبردی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے زبیر بن عدی سے اسنے عطا سے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہداء بدر پر نماز جنازہ پڑھی اور کہا راوی نے مجھے خبردی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابن عباس سے مثل اس حدیث کے اور واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی یونس بن محمد الظفری نے اسنے کہا میرے باپ نے مجکو چار قبرین دکھلائین بمقام سیر شعب کے تنگنائے سفر سے اور کہا یہ لوگ مسلمین سے شہداء بدر ہین اور تین قبرین بمقام ودبہ سقین جو زیر عین المستعجلہ واقع ہین اور قبر عبیدہ بن الحارث کی مجھے دکھلائی بمقام ذات اجدال ایک گوشہ تنگ مین جو نیچے صین الجدول کے واقع ہے اور کہا راوی نے کہ خبردی مجکو عبدالوہاب نے باسناد رواۃ کثیرہ کے معاذ بن رفاعہ سے انھون نے کہا کہ معاض بن ماعض زخمی ہوے تھے بدر مین اور اسی زخم سے وفات کی مدینہ مین اور عبید بن السکن جس وقت چلے تھے لینے بدر سے تو بیمار ہوے اور وفات پائی اور کہا راوی نے مجھے خبردی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے سعید بن عمرو سے انھون نے کہا کہ اول انصاری جو شہید ہوے مسلمین مین سے وہ عاصم بن ثابت بن ابی الاعلی تھے کہ انکو عامر بن الحضرمی نے بدر مین شہید کیا اور مسلمانون مین اول جو شخص شہید ہوا مہاجرین مین سے وہ مہجع تھے انکو شہید کیا عامر بن الحضرمی نے اور نیز انصار مین سے عمیر بن الحمام تھے انکو شہید کیا خالد بن الاعلم نے اور بعضے کہتے ہین کہ انصار مین شہید اول حارثہ بن سراقہ ہین جنکو حبان بن العرقہ نے تیر سے شہید کیا

نام اُن لوگون کے مشرکین مین سے جو قتل کیے گئے بدر مین

بنی عبدشمس بن عبد مناف سے حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب تھا اسکو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبردی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے داؤد بن الحصین سے اسنے کہا کہ منجملہ مقتولین مشرکین کے حارث بن الحضرمی تھا اسکو عمار بن یاسر نے قتل کیا اور عامر بن الحضرمی تھا اسکو قتل کیا عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے اور مقتولین مین عمیر بن ابی عمیر اور پسر اسکا اور دو غلام اُنکے تھے کہ سالم مولے ابی حذیفہ نے عمیر بن ابی عمیر کو قتل کیا اور عبیدہ بن سعید بن العاص کو زبیر بن العوام نے قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبردی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے عاصم بن عمر بن قتادہ سے کہ عاص بن سعید کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عقبہ بن ابی معیط کو جب کہ وہ صفرین مین قید تھا تو عاصم بن ثابت نے بحکم نبی صلعم بسیف قتل کیا اور عتبہ بن ربیعہ کو حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور شیبہ بن ربیعہ کو عبیدۃ بن الحارث نے قتل کیا چونکہ ضربت عبیدہ سے وہ زخمی ہو گیا تھا نیز حمزہ اور علی نے [illegible] علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا

رواۃ کثیرہ کے ام بکر بنت المسور نے اُس نے اپنے باپ سے اس نے کہا طعام ودی [illegible] بہت سے لوگ شریک ہوتے تھے مگر نسبت ایک شخص کی طرف دی جاتی تھی اور باقی غیر مشہور تھے واقدی نے روایت کی محمد بن جعفر سے اُس نے کہا مین نے سوال کیا زہری سے کہ کس قدر لوگ مسلمین سے شہید ہوئے جنگ مین اُس نے کہا چودہ بعد ازان اُس نے مجھے شمار کرا دیا پس وہ وہ لوگ ہین جن کا مین نے نام لیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُس کو عبد الوہاب نے باسناد فلان رواۃ کے عاصم بن عمرو بن رومان سے مثل خبر مذکور کے اور کہا چھ مرد مہاجرین مین سے تھے اور آٹھ انصارین سے چنانچہ بنی المطلب بن عبد مناف مین سے عبیدہ بن الحارث تھے اُنکو شیبہ بن ربیعہ نے قتل کیا اور اُن کو رسول خدا صلعم نے صفرا مین دفن کیا اور بنی زہرہ مین سے عمیر بن ابی وقاص تھے اُنکو قتل کیا تھا عمرو بن عبد نے راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ اسمعیل بن محمد سے اُسنے کہا اور شہدا بدر مین عمیر بن عبد عمرو ذو الشمالین تھے یعنے اُنکے دست چپ مین بھی زور برابر دست راست کے تھا کہ دونون ہاتھ کی قوت سے برابر کام کرتے تھے سیلیے حضرت نے اُنکو خطاب ذو الشمالین کا دیا اور بعضے کہتے ہین اُنکے بائین ہاتھ مین ایک دوسرا ہاتھ بطریق غدود کے نکلا تھا اسواسطے وہ ذو الشمالین مشہور تھے لیکن صحیح بات اول ہی اُنکو اسامہ جشمی نے قتل کیا اور بنی عدی بن کعب سے عاقل بن ابی البکیر حلیف بنی سعد بن بکر تھے اُنکو قتل کیا مالک بن زہیر جشمی نے اور شہید ہوئے مہجع مولی عمر اُنکو عامر بن الحضرمی نے قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے زہری سے اُسنے کہا کہتے ہین کہ اول قتیل جو شہید ہوا مہاجرین مین سے وہ مہجع مولی عمر تھے اور بنی الحارث بن فہر سے صفوان بن بیضا تھے اُنکو قتل کیا طعیمہ بن عدی نے راوی نے کہا مجھے اس حدیث کو بیان کیا محرز بن جعفر بن عمرو نے جعفر بن عمرو سے کہ انصار مین بنی عمرو بن عوف سے مبشر بن عبد المنذر تھے جنکو شہید کیا ابو ثور نے اور سعد بن خیثمہ تھے جنکو شہید کیا عمرو بن عبد نے اور بعضے کہتے ہین کہ طعیمہ بن عدی نے اور بنی عدی بن النجار سے حارثہ بن سراقہ تھے جنکو تیر مارا تھا حبان بن العرقہ نے کہ اُنکے گلو مین لگا تو شہید ہوے واقدی نے کہا مین نے دو شخص اہل مکہ سے سُنا کہ وہ ابن العرقہ کہتے تھے یعنے بالفتح اور بنی مالک بن النجار سے عوف ومعوذ دونون پسر عفرا کے تھے کہ اُن دونون کو ابو جہل نے شہید کیا اور بنی سلمہ بن حرام سے عمیر بن الحمام بن الجموح تھے اُنکو شہید کیا خالد بن الاعلم نے کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیر کے کہ اول قتیل جو شہید ہوے انصار مین سے بیچ اسلام کے وہ عمیر بن الحمام تھے جنکو خالد بن الاعلم نے شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ اول قتیل حارثہ بن سراقہ ہین جنکو تیر مار حبان بن العرقہ نے اور بنی [illegible]

علیہ السلام سے نے قتل کیا اور ابو سافع الاشعری حلیف قریش کو ابو دجانہ نے قتل کیا اور حرملہ بن عمرو بن
ابی عتبہ کو علی نے قتل کیا ابو عبیدہ راوی نے کہا اس بات پر ہمارے جمیع اصحاب کا اتفاق ہی اور
بنی الولید بن المغیرہ سے ابو قیس بن الولید کو علی علیہ السلام نے قتل کیا اور کہا راوی نے خبر دی مجکو
محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے جعفر بن عمرو سے کہ بنی الفاکہ بن المغیرہ سے ابو قیس بن الفاکہ بن المغیرہ کو
حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا اور کہا جعفر بن عمرو نے کہ اسحاق بن خارجہ نے مجھ سے بیان کیا کہ
ابو قیس بن الفاکہ کو حباب بن عمرو بن المنذر نے قتل کیا اور بنی امیۃ بن المغیرہ سے مسعود بن ابی امیہ کو
علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا محمد بن عمر الواقدی نے کہا کہ اور مقتولین مشرکین بدر مین
رفاعہ بن ابی رفاعہ تھا بنی عائذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم سے جو منجملہ بنی رفاعہ ہی کہ اُس کو امیہ بن
عائذ بھی کہتے ہین اُسکو سعد بن الربیع نے قتل کیا اور ابو المنذر بن ابی رفاعہ کو معیر بن عدی العجلانی نے
قتل کیا اور عبد اللہ بن ابی رفاعہ کو علی بن ابی طالبؑ نے قتل کیا اور زبیر بن ابی رفاعہ کو اسید
الساعدی نے قتل کیا اور واقدی نے کہا اس حدیث کو بیان کیا ابی بن عباس بن سہل نے
اُسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ سائب بن ابی رفاعہ کو عبد الرحمان بن عوف نے قتل کیا اور بنی ابی
السائب سے کہ وہ صیفی بن عائذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ہی سائب بن ابی السائب تھا اُسکو
زبیر بن العوام نے قتل کیا اور اسود بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم کو حمزہ بن
عبد المطلب نے قتل کیا اور کہا راوی نے کہ ہم کو خبر دی اس بات کی ہمارے سب اصحاب نے
بالاتفاق کہ واسطے قریش کے دو شخص حلیف تھے قبیلہ طی سے ایک عمرو بن سفیان تھا اُسکو یزید بن
رقیش نے قتل کیا اور دوسرا اُسی کا بھائی جبار بن سفیان تھا اُسکو ابو بردہ بن نیار نے قتل کیا اور بنی
عمران بن مخزوم سے حاجز ابن سائب بن عویمر بن عائذ تھا اُسکو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے
قتل کیا اور عویمر بن عائذ بن عمران بن مخزوم کو نعمان بن ابی مالک نے قتل کیا یہ سب وہ بیس آدمی قتل
ہوئے اور بنی جمح بن عمر بن ہصیص سے اُمیہ بن خلف تھا اُسکو خبیب بن اساف اور بلال نے شریک
ہو کر قتل کیا اور راوی نے کہا ہمکو خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے معاذ بن رفاعہ بن رافع سے اُسنے
کہا اُمیہ بن خلف کو ابو رفاعہ بن رافع بن مالک نے قتل کیا اور علی بن امیہ بن خلف کو عمار بن یاسر نے
قتل کیا اور اوس بن المغیرہ بن لوذان کو عثمان بن مظعون و علی بن ابی طالب نے شریک ہو کر قتل کیا
اور دوسری روایت مین عائشہ بنت قدامہ سے مذکور ہی اُسنے کہا کہ اوس بن المغیرہ کو عثمان بن
مظعون نے قتل کیا [illegible] قتل کیا اور بعضے کہتے ہین علی نے اور بعضے کہتے ہین

اور عامر بن عبداللہ کو جو حلیف تھا قریش کا اور قبیلہ انمار سے تھا علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور
دوسری روایت مین جو داؤد بن الحصین سے منقول ہو عامر بن عبداللہ کو سعد بن معاذ نے قتل کیا یہ سب بارہ آدمی
قتل ہوے اور بنی نوفل بن عبد مناف سے حارث بن عامر بن نوفل کو خبیب بن یساف نے قتل کیا اور طعیمہ بن
عدی کو حمزہ بن عبد مناف نے قتل کیا یہ دو آدمی قتل ہوے اور بنی اسد سے ربیعہ بن اسد کو ابو دجانہ نے
قتل کیا اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے جعفر بن عمرو سے اسنے کہا ربیعہ بن اسد کو
ثابت الجذاع نے قتل کیا اور حارث بن ربیعہ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عقیل بن الاسود
بن المطلب کو حمزہ و علی نے شریک ہو کر قتل کیا واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی ابو معشر نے
اُسنے کہا کہ عقیل بن الاسود کو تنہا علی نے قتل کیا اور ابو البختری عاص بن ہشام کو مجذر بن زیاد نے قتل کیا
اور دوسری روایت مین باسناد رواۃ کثیرہ عباد بن تمیم سے مروی ہو کہ ابو البختری عاص بن ہشام کو ابو داؤد
المازنی نے قتل کیا اور ایک روایت مین ابو ایوب بن النعمان نے اپنے باپ سے نقل حدیث کی ہو کہ ابو البختری کو ابن الیسر
نے قتل کیا اور نوفل بن خویلد بن اسد جسکو ابن العدویہ کہتے ہین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے قتل
ہوا اور واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن رومان سے اس سے ابن ابی حبیبہ
نے داؤد بن الحصین سے اس سے حدیث بیان کی عمرو بن عائکہ ابی الاسود نے ان پانچ مقتولون کو اور بنی عبدالدار بن
قصی سے نضر بن الحارث بن کلدہ کو جب وہ اثیل مین قید تھا تو علی بن ابی طالب نے بحکم نبی صلعم تلوار سے قتل
کیا اور زید بن ملیص کو بھی جو مولی عمیر بن ہشام بن عبد مناف ابن عبد الدار کا تھا علی بن ابیطالب نے قتل کیا اور دوسری
روایت مین باسناد رواۃ لبیبا یعقوب بن عتبہ سے منقول ہو کہ زید بن ملیص کو بلال نے قتل کیا یہ دو آدمی قتل
ہوئے اور بنی تیم کو علی بن ابیطالب علیہ السلام نے قتل کیا اور دوسری روایت مین رواۃ کثیرہ سے منقول ہو
کہ عثمان بن مالک کو خبیب نے قتل کیا اور واقدی نے کہا مجھسے اس حدیث کو بیان کیا موسی بن محمد نے
اپنے باپ سے کہ یہ دو آدمی قتل ہوئے اور ابو جہل جو بنی مخزوم بن یقظہ سے ہو و بعد از ان بنی المغیرہ
بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم سے ہو اُس کو معاذ بن عمرو بن الجموح اور معوذ و عوف دونون بیٹے عفرہ کے
ان تینون نے ملکر زخمی کیا اور عبد اللہ بن مسعود نے اُسکا کام تمام کیا اور عاص بن ہشام بن المغیرہ کو عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے انکو رواۃ کثیرہ نے نافع
بن جبیر سے اور محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن رومان سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا
یزید بن تمیم التمیمی کو جو حلیف قریش کا تھا قتل کیا عمار یاسر نے اور دوسری روایت مین باسناد
رواۃ کثیرہ عبد اللہ بن ابی [illegible] کہتے ہین یزید بن تمیم کو علی

پس ہر ایک شخص نے ایک حصہ انکو حوالہ کیا چنانچہ انکو حاصل ہوا زیادہ اس سے جو کچھ کہ قوم مین حاصل ہوا
چنانچہ یہ سب غیر حاضران بدر جنھون نے سہم پایا سوا سے شقران کے آٹھ آدمی تھے واقدی نے کہا مجھے
حدیث بیان کی عبد العزیز بن محمد نے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ ہر آئینہ رسول صلعم
نے جعفر بن ابی طالب کو سہم اور اجر انکا عطا کیا اور ہمارے اصحاب نے ذکر انکا نہین کیا ہے اور صاحب کتاب مین
نام انکا داخل نہین ہے یعنے کتاب مجاہدین بدر مین اور بنی المطلب بن عبد مناف سے عبیدہ بن الحارث بن المطلب بن عبد
مناف تھے اور حصین بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف و طفیل بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف و مسطح بن
اثاثہ بن عباد بن المطلب بن عبد مناف یہ چارون حاضرین بدر سے تھے اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عثمان
بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس حاضر بدر نہ تھے بلکہ تخلف انکا واسطے نگہبانی رقیہ بنت نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ہوا تھا مگر سہم اور اجرت انکی حضرت صلعم نے عطا فرمائی تھی اس خبر کو بالاتفاق سب نے ذکر کیا ہے اور
حضار بدر مین ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ و سالم مولی ابی حذیفہ تھے اور حلفا سے قریش مین بنی غنم بن دودان سے
عبد اللہ بن جحش بن زیاب تھے اور عکاشہ بن محصن و ابو سنان بن محصن و سنان بن ابی سنان بن محصن و شجاع بن وہب
و عقبہ بن وہب و ربیعہ بن اکثم و یزید بن رقیش و محرز بن نضلہ بن عبد اللہ تھے اور حلفاے قریش مین بنی سلیم سے مالک
بن عمرو و مدلاج بن عمرو و ثقاف بن عمرو اور قبیلہ طی سے سوید بن مخشی حلیف قریش تھے واقدی نے کہا حدیث کی مجھے
ابو معشر و ابن حبیبہ نے داود بن الحصین سے بیان کیا اُسنے کہا بعض نے مجھے نقل کی کہ عبد اللہ بن جعفر الزہری وہی عبد اللہ بن
حمیرہ ہے اور ابو مخشی اُسکی کنیت ہے اور وہ بنی اسد بن خزیمہ مین اُنکے اقربا سے ہے اور کہا داود بن الحصین نے کہ ہمکو ہمارے
بعض اصحاب نے خبر دی کہ صبیح مولی العاص جب تیاری بدر جانے کی کر چکا تو بیمار ہو گیا پس اُسنے اپنے شتر پر بجاے خود
ابا سلمہ بن عبد الاسد کو سوار کر کے ساتھ کر دیا کہ وہ ہمراہ حضرت صلعم کے جملہ مشاہد مین حاضر رہا یہ سب سولہ آدمی ہین
سوا صبیح کے اور بنی نوفل بن عبد مناف سے عتبہ بن غزوان بن جابر بن اہیب بن نسیب بن مالک بن حارث
بن مازن بن منصور بن عکرمہ تھے برادر سلیم کے بعد بنی مازن سے خباب مولی عتبہ بن غزوان تھے یہ دونون
شخص حاضر بدر تھے اور بنی اسد بن عبد العزی سے تین شخص حاضر تھے ایک زبیر بن العوام دوسرے حاطب بن ابی
بلتعہ حلیف قریش تیسرے سعد مولی حاطب اور بنی عبد بن قصی سے طلیب بن عمیر بن وہب تھے راوی مصنف
کتاب نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو فلان و فلان رواۃ نے اسمعیل بن محمد سے و فلان و فلان رواۃ نے
عائشہ بنت قدامہ سے اُسنے کہا کہ بنی عبد الدار بن قصی سے دو شخص حاضر تھے مصعب بن عمیر و سویبط بن حرملہ بن
مالک بن عمیلہ بن السباق بن عبد الدار اور بنی زہرہ بن کلاب سے عبد الرحمان بن عوف بن عبد عوف بن
عبد الحارث [illegible] اور سعد بن ابی وقاص [illegible] بن عبد مناف بن زہرہ تھے اور عمیر بن ابی وقاص تھے اور

ابو اسید الساعدی سے اور کہا راوی نے کہ ہمکو خبر دی ... اسکو عبد الوہاب نے انکو محمدؐ نے
اس کو واقدی نے اس سے حدیث بیان کی ابی عباس نے اپنے باپ سے اُسنے ابو اسید سے سنا سنے
کہا منبہ بن الحجاج کو مین نے قتل کیا اور نبیہ بن الحجاج کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا
اور عاص بن منبہ کو بھی علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور ابو العاص بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم
کو ابو دجانہ نے قتل کیا اور دوسری روایت مین باسناد رواۃ کثیرہ کے وارد ہی کہ واقدی نے کہا مجھسے
حدیث بیان کی ابو معشر نے اپنے اصحاب سے کہا اُنھون نے کہا کہ ابو العاص بن قیس کو علی علیہ السلام نے
قتل کیا اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمدؐ نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ عاصم بن ابی عوف بن جبیرہ بن
سُعد بن سعد مقتول ابو دجانہ کا تھا یہ سب سات آدمی تھے اور معویہ بن قیس حلیف قریش کا جو عامر بن
لوی سے جو منجملہ بنی مالک بن حسل کے تھا اُسکو عکاشہ بن محصن نے قتل کیا اور معبد بن وہب حلیف
قریش کا جو قبیلۂ کلب سے تھا اُسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور دوسری روایت مین بھی عاصم سے منقول ہی کہ
اُسکو ابو دجانہ نے قتل کیا پس جملہ مقتولین از روے شمار کے اُنچاس آدمی تھے اُنمین سے کتنون کو امیر المومنین
علی علیہ السلام نے قتل کیا اور بائیس مرد اور تھے جو قتل کرنے مین شریک تھے

نام اُن لوگون کے قریش اور انصار مین سے جو حاضر بدر ہوئے اور جو غیر حاضر تھے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکا حصّہ غنائم سے عطا کیا تھا یہ سب تین سو تیرہ مرد تھے

واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی سلیمان بن بلال نے عمرو بن ابی عمرو سے اُسنے عکرمہ سے
اُسنے ابن عباسؓ سے اُنھون نے کہا کہ بیس مرد موالی و غلامون سے حاضر بدر ہوے تھے اور کہا راوی نے
مجھے خبر دی محمدؐ نے اُسکو عبد الوہاب نے اُسکو محمد نے اُسکو واقدی نے اُس سے حدیث بیان کی
عبد اللہ بن جعفر نے اُس نے کہا مین نے عبد اللہ بن حسن سے سنا وہ کہتے تھے کہ بدر مین جو لوگ حاضر
تھے وہ قرشی تھے یا انصاری یا حلیف قرشی یا حلیف انصاری یا موالی ان لوگون کے یعنے بندگان آزاد
و ... بنی ہاشم سے تو محمد رسول خدا صلعم بذات طیب و مبارک اور حمزہ بن عبد المطلب اور علی
بن ابی طالب اور زید بن حارثہ و ابو مرثد کناز بن حصین الغنوی و مرثد بن ابی مرثد کہ یہ دونون حلیف
... تھے وانسہ مولی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ... النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حاضر بدر تھے
شقران مملوک رسول ... [illegible] ... تعنات تھے

خرچہ روزمرہ کا باپ کے ساتھ تھا اور باپ اُنکا اپنے دین پر تھا جب لشکر اسلام قریب ہوا تو عبد اللہ مسلمین مین
آملا اور قبل قتال خدمت مین رسولخدا صلعم کے حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوا اس بات سے باپ اُنکا غیظ و طیش مین
آیا تب سہیل نے کہا کہ حق تعالی اس امر مین اُسکے لیے اور میرے لیے خیر کرے اور بنی الحارث بن فہر سے ابو عبیدہ
تھے اور نام اُنکا عامر بن عبد اللہ بن الجراح تھا و صفوان بن بیضا و سہیل بن بیضا و عیاض بن زہیر و معمر بن ابی
سرح و عمرو بن ابی عمرو اور یہ سب چونتیس کہ بنی ضبہ سے تھے حاضر بدر تھے واقدی نے کہا مجھ سے حدیث
بیان کی نافع بن ابی نافع ابو المصعب و ابن ابی سبرہ و ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ روز
بدر صحابہ قریش کے سو تخمیناً تھے اور واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی موسیٰ بن محمد نے اپنے
باپ سے اُسنے کہا قریش چھیاسٹھ آدمی تھے اور انصار دو سو ستائیس تھے کہ مجموعاً تین سو تیرہ آدمی ہوے
اور دوسری روایت مین قریشی تہتر آدمی تھے اور انصار دو سو چالیس تھے چنانچہ انصار مین بنی عبد الاشہل
سے سعد بن معاذ بن النعمان بن امرئ القیس بن زید بن عبد الاشہل تھے و عمرو بن معاذ بن النعمان
تھے و حارث بن اوس بن معاذ بن نعمان و حارث بن انس بن رافع بن امرئ القیس تھے اور بنی عبد
بن کعب بن عبد الاشہل بن زعورا سے سعد بن مالک بن عبید بن کعب اور سلمہ بن سلامہ بن وقش اور عباد بن
بشر بن وقش و سلمہ بن ثابت بن وقش و رافع بن یزید کرز بن سکن بن زعورا بن عبد الاشہل اور حارث بن خزمہ
بن عدی بن ابی غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف جو حلیف قوم بنی حارثہ سے تھے اور اہل قوافلہ سے
بھی اُنکا علاقہ تھا اور اُنھین مین اُنکا گھر تھا اور محمد بن سلمہ خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن الحارث قبیلہ بنی حارثہ
سے تھے اور سلمہ بن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ تھے جو شہید ہوے روز جنگ جسر ابی عبید سنہ ۱۴ھ چودہ مین اور
ابو الہیثم بن التیہان تھے اور عبید بن التیہان یہ دونون حلیف انصار تھے اور قبیلہ بلی سے تھے اور عبد اللہ
سہل تھے یہ سب پندرہ آدمی تھے اور بنی حارثہ بن الحارث بن الخزرج بن عمرو بن مالک بن الاوس سے مسعود
بن عبد سعد بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ تھے اور ابو عبس بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم
بن حارثہ اور حلفاے قوم مین سے ابو بردہ بن نیار قبیلہ بلی سے تھے یہ تینون شخص حاضر بدر تھے کہا راوی نے
مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابو عبس سے و دیگر رواۃ نے عاصم بن عمر سے اُسنے محمود بن لبید سے
مثل روایت مذکور کے اور کہا کہ منجملہ انصار کے عبد المجید بن ابی عبس بن محمد بن ابی عبس بن جبر تھے اور بنی ظفر
بنی سواد بن کعب سے قتادہ بن النعمان بن زید و عبید بن اوس بن مالک بن سواد تھے اور بنی رزاح بن کعب سے
نصر بن الحارث بن عبد رزاح بن ظفر بن کعب تھے اور حلفاے قریش مین سے دو شخص قبیلہ بلی سے تھے ایک
عبد اللہ بن طارق بن مالک بن تیم بن شعبہ بن سعد اللہ بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ تھے جو شہید ہوے

حلیفان تھے ان میں سے عبد اللہ بن مسعود الہذلی اور مقداد بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن ربیعہ بن ثمامہ بن مطرود بن
دہیر بن ثعلبہ بن مالک بن الشرید بن فاس بن ذریم بن القین بن اہود بن بہرا تھے اور یہی وہ ہیں کہ بعضے انکو
مقداد بن الاسود بن عبد یغوث بن عبد بن الحارث بن زہرہ کہتے تھے اور خباب بن الارت بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن
کعب بن سعد تھے مولی ام سباع بنت انمار کے اور دوسری روایت میں مسعود بن الربیع بن القارہ وذو الیدین بن عمیر بن
عبد عمرو بن نضلہ بن غبشان بن سلیم بن مالک بن قصی قبیلہ خزاعہ میں سے یہ آٹھوں آدمی حاضر تھے اور بنی تیم سے ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ تھے کہ نام انکا عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم ہے اور طلحہ بن عبید اللہ تھے
کہ رسول اللہ صلعم نے سہم انکا بھی لگایا تھا اور بلال بن رباح اور عامر بن فہیرہ مولی ابی بکر اور صہیب بن سنان یہ
پانچوں شخص حاضر تھے اور بنی مخزوم بن یقظہ سے ابو سلمہ بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم اور شماس
بن عثمان بن الشرید اور ارقم بن ابی الارقم وعمار بن یاسر ومعتب بن عوف بن الحمرا حلیف قریش قبیلہ خزاعہ سے
پس یہ پانچوں آدمی بھی حاضر تھے اور بنی عدی بن کعب سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بن نفیل بن عبد العزی
بن رباح اور زید بن الخطاب اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کہ انکو اور طلحہ کو رسول خدا صلعم نے واسطے دریافت خبر
قافلہ یعنی واسطے سراغ رسانی کے بھیجا تھا اسوجہ سے طلحہ کو باوجود غیر حاضری بدر کے سہم واجرہ دیا گیا اور عمرو بن سراقہ
بن المعتمر بن انس بن آداہ بن رباح واز جملہ خلفائے قریش قبیلہ بنی سعد بن لیث سے بن ابی البکیر تھے جو شہید ہوئے
بدر میں اور خالد بن ابی البکیر تھے کہ وہ بھی روز واقعہ رجیع شہید ہوئے واناس بن ابی البکیر وعامر بن ابی البکیر ومہجع
مولی عمر جو اہل یمن سے تھا اور حوالی اور پسر اسکا کہ یہ دونوں حلیف قریش تھے اور عامر بن ربیعۃ العنزی جو بطن
یعنے گروہ کمتر ہے قبیلہ ربیعہ سے اور وہ حلیف قریش تھے اور واقد بن عبد اللہ التمیمی حلیف قریش کہ یہ سب تیرہ آدمی
حضار بدر سے تھے اور بنی جمح بن عمرو سے عثمان بن مظعون وقدامہ بن مظعون وعبد اللہ بن مظعون وسائب
بن عثمان بن مظعون ومعمر بن الحارث یہ پانچوں آدمی حاضر بدر تھے اور بنی سہم بن عمرو سے خنیس بن حذافہ بن
قیس اور بنی مالک بن حسل سے عبد اللہ بن مخرمہ بن عبد العزی وعبد اللہ بن سہیل بن عمرو کہ یہ مشرکین کے
[illegible] تھے اور طرف مسلمین کے آگئے ووہب بن سعد بن ابی سرح تھے واقدی نے کہا روایت کی مجھسے
[illegible] رواۃ نے زہری سے اس سے حدیث بیان کی ابن ابی حبیبہ نے اُسنے داؤد بن الحصین سے اسنے
عکرمہ سے اسنے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے اسمعیل بن محمد سے کہ منجملہ حضار بدر کے ابو سبرہ بن
ابی رہم تھے اور عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو وسعد بن خولہ اہل یمن سے حلیف قریش اور حاطب بن عمرو
بن عبد شمس بن عبد ود تھے کہا راوی نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ یہ لوگ چھ آدمی تھے سوا حاطب کے
اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ عبد اللہ بن سہیل اپنے باپ کے ہمراہ نکلے اور

بنی انیف سے ابوعقیل بن عبداللہ بن ثعلبہ بن بیحان تھے اور نام ابوعقیل کا عبد العزی تھا کہ رسول خدا صلعم نے
عبدالرحمان عدو الاوثان نام رکھا تھا اور وہ روز جنگ یمامہ شہید ہوے اور نسب انکا یہ ہے ابوعقیل بن عبداللہ
بن ثعلبہ بن بیحان بن عامر بن انیف بن جشم بن عایذ اللہ بن تیم بن ایراش بن عامر بن عقیلہ بن قسمیل بن قسران بن
بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ پس یہ دو شخص تھے اور بنی غنم بن السلام بن امری القیس بن مالک بن الاوس
بن حارثہ سے سعد بن خیثمہ تھے جو شہید بدر ہوئے و منذر بن قدامہ و مالک بن قدامہ و ابن عرفجہ و تمیم مولی بنی غنم
بن السلام یہ سب پانچ شخص تھے پس یہ سب اوس اور بنی معویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے جابر بن عتیک
بن الحارث بن قیس بن ہیشہ بن الحارث بن معویہ و مالک بن ثابت بن نبیلہ حلیف قوم قبیلہ مزینہ سے اور نعمان
بن عصر حلیف قوم قبیلہ بلی سے اور حارث بن قیس بن الحارث بن امیہ کہ یہ ثابت نہین بلی مین سے نہ تھا یعنے
ہونا انکا بلوی ثابت نہین اور بنی مالک بن النجار بن عمرو بن الخزرج سے جو منجملہ بنی غنم ابن مالک سے اور یہ منجملہ بنی
ثعلبہ بن عبد عوف بن غنم کے ہین ابو ایوب تھے کہ نام انکا خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ تھا جو زمین روم مین مر گئے
تھے زمانہ معویہ مین اور بنی عسیرہ بن عبد عوف سے ثابت بن خالد بن النعمان بن خنسان بن عسیرہ تھے اور بنی
عمرو بن عبد عوف سے عمارہ بن حزم بن زید تھے اور سراقہ بن کعب بن عبد العزی بن غزیہ بن عمرو بن عبد تھے
اور بنی عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک سے حارثہ بن النعمان تھے اور سلیم بن قیس بن قہد اور نام قہد کا خالد بن قیس
بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم تھا اور بنی عائذ بن ثعلبہ بن غنم سے سہیل بن رافع بن ابی عمرو بن عائذ بن ثعلبہ
بالقاف ۱۲
بن غنم تھے اور عدی بن ابی الزغبا تھے اور نام ابی الزغبا کا سنان بن سبیع بن ثعلبہ بن ربیعہ بن بدیل بن سعد
بن عدی بن نصر بن کاہل بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ تھا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی زید بن
ثعلبہ بن غنم سے مسعود بن اوس بن زید تھے اور ابو خزیمہ بن اوس بن اصرم بن زید بن ثعلبہ تھے اور رافع بن الحارث
بن سواد بن زید بن ثعلبہ یہ سب تین آدمی تھے اور بنی سواد بن مالک بن غنم بن عوف سے عوف و معوذ و معاذ
پسران حارث بن رفاعہ بن سواد اولاد عفرا کہ یہ دختر عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ کے تھے اور نعیمان بن عمرو بن
رفاعہ بن حارث بن سواد تھے اور عامر بن مخلد بن سواد تھے اور عبداللہ بن قیس بن خالد بن خالدہ بن الحارث
بن سواد تھے و عمرو بن قیس بن سواد و قیس بن عمرو بن قیس زید بن سواد و ثابت بن عمرو بن زید بن عدی بن سواد
اور عصیمہ حلیف قوم اور ایک شخص قبیلہ جہینہ سے جسکو ودیعہ بن عمرو بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عمرو بن غنم بن الربعہ
بن رشدان بن قیس بن جہینہ کہتے تھے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ بن ابی عبیدہ نے
اپنے باپ سے اسنے کہا مین نے سنا ربیع دختر معوذ بن عفرا سے وہ کہتی تھی کہ ابو الحمرا مولی حارث بن رفاعہ کا
حاضر بدر تھا واقدی نے کہا مجھ سے ... محمد نے اسکو عبد الوہاب نے اسکو محمد نے اسکو واقدی نے اسنے کہا

واقعہ رجیع مین اور انکے برادر مادری معتب بن عبید بن اناس بن تیم بن سعد بن سعد اللہ بن قران بن بلی بن عمرو
بن الحاف بن قضاعہ تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے اُسکو واقد کثیر و نے ابی حبیش سے
و محمد بن صالح نے عاصم بن عمر سے اُسنے محمود ابن لبید سے اُسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابی حبیبہ نے داود
بن الحصین سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا کہ بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف سے بشیر بن عبدالمنذر
بن زہیر تھے کہ شہید ہوے بدر مین اور رفاعہ بن عبدالمنذر و سعد بن عبید بن النعمان بن قیس بن عمرو بن امیہ
بن زید بن امیہ و عویم بن ساعدہ و رافع بن عنجدہ کہ عنجدہ انکی مان کا نام تھا و عبید بن ابی عبید و ثعلبہ بن حاطب
و ابولبابہ بن عبدالمنذر کہ انکو رسول خدا صلعم مدینہ مین عامل مقرر کر آئے تھے اور انکو روحا سے پھیر دیا تھا اور غنائم سے
انکا حصہ عطا ہوا تھا اور حارث بن حاطب کہ انکو بھی حضرت صلعم نے روحا سے پھیر دیا تھا اور حصہ انکا انکو عطا ہوا یہ سب
نو آدمی تھے اور بنی ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے عاصم بن ثابت بن قیس اور قیس
جسکی کنیت ابوالافلح بن عصمہ بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ ہے اور عاصم روز جنگ رجیع شہید ہوے تھے اور احوص الشاعر
جو مشہور ہے اولاد عاصم بن ثابت سے ہے و معتب بن قشیر بن ملیل بن زید بن العطاف و ابوملیل بن الازعر بن
زید بن العطاف کہ انکے اولاد نہ تھی و عمیر بن معبد بن الازعر کہ انکے بھی اولاد نہ تھی و سہیل بن ضیف بن واہب بن
حکیم بن الحارث بن ثعلبہ یہ سب پانچ شخص تھے اور بنی عبید بن زید بن مالک بن عمرو بن عوف بن انیس بن قتادہ
بن ربیعہ بن خالد بن الحارث بن عبید بن زید تھے جو روز احد شہید ہوے اور وہ شوہر تھے خنساء بنت خذام شاعر
کے انکے اولاد نہ تھی اور حلفاے انصار سے معن بن عدی بن الجد بن العجلان تھے کہ قتل ہوے روز جنگ
یمامہ اور ربعی بن رافع اور ثابت بن اقرم مقتول ہوے روز جنگ طلیحہ اور عبداللہ بن سلمہ بن مالک بن الحارث بن
عدی بن الجد بن العجلان و زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن الجد بن العجلان تھے کہ انکے اولاد نہ تھی اور عاصم بن
عدی بن الجد بن العجلان جب یہ شخص ہمراہ چلا تھا تو رسول خدا صلعم نے اسکو لوٹا دیا طرف مسجد ضرار کے کہ وہان کے
لوگون کی کچھ خبر پہونچی تھی چنانچہ وقت تقسیم غنیمت کے حضرت صلعم نے حصہ اور اجورہ عاصم کا عطا کیا اور سالم
[illegible] لی شبیبہ بنت [illegible] کہ وہ روز جنگ یمامہ قتل ہوا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے عبداللہ
بن جبیر بن النعمان تھے جو شہید ہوے روز جنگ احد کہ انکو رسول خدا صلعم نے روز احد رماۃ پر امیر کیا تھا اور عاصم بن
قیس و ابوضیاح بن ثابت و ابو حبیہ کہ یہ شخص بدر مین نہ تھا و سالم بن عمیر کہ یہ شخص بکا مین [illegible] تھا و حارث بن النعمان
بن ابی خزمہ و خوات بن جبیر بن النعمان کہ روحا مین کسی کام کے لیے لشکر سے جدا ہو گئے تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے
اور بنی جحجبان ابن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف سے منذر بن محمد بن عقبہ بن احیحہ بن الجلاح بن حریش بن جحجبان
بن کلفہ تھے اور انکی کنیت ابوعبیدہ تھی اُسکے اولاد نہ تھی [illegible] قوم مین

حلیف القوم تھے بنی اسد سے یہ سب تین آدمی تھے اور بنی خنسا بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن سے عمیر تھے جنکی کنیت ابوداؤد بن عامر بن مالک بن خنسا تھی اور سراقہ بن عمرو بن عطیہ بن خنسا بن مبذول تھے یہ دو آدمی تھے اور بنی ثعلبہ بن مازن سے قیس بن مخلد بن ثعلبہ بن صخر بن حبیب بن الحارث بن ثعلبہ بن مازن تھے اور بنی دینار بن النجار سے بعدازان بنی مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار سے نعمان بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل تھے اور ضحاک بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل تھے وسلیم بن الحارث بن ثعلبہ تھے کہ وہ برادر مادری تھے نعمان وضحاک پسران عبد عمرو کے اور کعب بن زید تھے جو جنگ خندق مین شہید ہوے تھے اور معرکہ روز بیر معونہ مین درمیان مقتولان سے زخمی اٹھوائے گئے تھے اور جابر بن خالد بن عبد الاشہل بن حارثہ تھے اور سعید بن سہیل بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار تھے اور بنی قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار سے کعب بن زید بن مالک تھے وبجیر بن ابی بجیر حلیف القوم تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی الحارث بن الخزرج سے بعدازان بنی امری القیس بن ثعلبہ سے سعد بن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امری القیس تھے جو شہید ہوے اُحد مین اور عبد اللہ بن رواحہ بن ثعلبہ بن امری القیس تھے جو روز مؤتہ شہید ہوے وخلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امری القیس تھے جو روز جنگ بنی قریظہ شہید ہوے اور خارجہ بن زید بن ابی زہیر بن مالک تھے جو یوم اُحد شہید ہوے اور یہ خسر تھے ابی بکرؓ کے کہ دختر خارجہ کی زوجہ ابی بکرؓ تھی چنانچہ یہ سب چار آدمی تھے اور بنی زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج سے بشیرؓ بن سعد بن ثعلبہ بن جلاس تھے جو روز عین التمر ہمراہ خالد بن الولید شہید ہوے وسبیعؓ بن قیس بن علشہ بن امیہ بن عامر بن عدی بن کعب بن الخزرج تھے اور عبادہ بن قیس بن مالک تھے اور سماکؓ بن سعد تھے اور عبد اللہؓ بن عبس بن عمیر اور یزید بن الحارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج تھے اور اُنھین یزید کو بعضے فسحم بھی کہتے تھے چنانچہ یہ سب چھ آدمی ہوے اور بنی جشم بن الحارث بن الخزرج سے اور اُسکے بنی اخی سے کہ اخی اُسکا زید بن الحارث وبن الخزرج تھا اور یہ دونون توامان تھے یعنی بنی جشم اور بنی زید برادران توامان سے خبیبؓ بن اساف بن اساف اور علبۃ بن عمر بن خدیج بن عامر بن جشم وعبد اللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید بن الخزرج بن الحارث تھے اور یہ عبد اللہ وہ ہین جنھون نے خواب مین اذان دیکھی تھی اور برادر اُنکے حریث بن زید تھے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی شعیب بن عبادہ نے بشیر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے کہ حریث بے شک حاضر بدر تھے اور ہمارے اصحاب کا اس بات پر اتفاق ہی اور سفیان بن بشر بھی حاضر بدر تھے یہ سب پانچ آدمی ہوے اور بنی جدارۃ بن عوف بن الحارث بن الخزرج سے تمیم بن یعار بن قیس [illegible] بن جدارۃ تھے اور عبد اللہ بن عمیر بنی جدارۃ سے اور یزید بن المزین

حدیث بیان کی ابن ابی حبیبہ نے داؤد بن الحصین سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا یہ بارہ آدمی تھے مع ابی الحمرا پس جملہ حضار بدر بنی غنم بن مالک بن النجار سے تئیس آدمی تھے مع ابو الحمرا اور بنی عامر بن مالک بن النجار سے بعدازان بنی عمرو بن مبذول سے بعدازاں بنی عتیک بن عمرو بن مبذول سے ثعلبہ بن عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک تھے یعنی ثعلبہ قبیلہ بنی عامر سے تھے پھر اسی سلسلہ مین طرف عمرو کے کہ وہ نامی تھا نسبت دی گئی بعدازان اسی سلسلہ مین عتیک سے کہ وہ بھی سرغنہ قبیلہ تھا نسبت پائی اور سہل بن عتیک بن النعمان بن عمرو بن عتیک اور حارث بن صمہ بن عمرو بن عتیک جو کسی کام کے لیے لشکر سے جدا ہو گئے تھے روحا مین مگر رسولخدا صلعم نے حصہ و اجورہ انکا غنیمت سے عطا کیا تھا اور شہید ہوئے دفعتہً بیر معونہ مین پس یہ تین آدمی ہوئے اور بنی عمرو بن مالک سے کہ وہ بنو حدیلہ ہین بعدازان بنی قیس بن عبید بن زید بن رفاعہ بن معویہ بن عمرو بن مالک سے ابی بن کعب بن قیس بن عبید تھے اور انسؓ بن معاذ بن انس بن قیس ابن عبید کہ یہ دونون آدمی حاضر بدر تھے اور بنی عدی بن عمرو بن مالک بن النجار سے اوسؓ بن ثابت بن المنذر بن حرام برادر حسان بن ثابت تھے اور ابو شیخ تھے جنکا نام ابیؓ بن ثابت بن المنذر بن حرام بن عمرو تھا اور ابو طلحہ تھے انکا نام زید بن سہل بن الاسود بن حرام تھا یہ سب تین شخص تھے اور بنی عدی بن النجار سے حارثہ بن سراقہ بن الحارث بن عدی بن مالک تھے جو شہید بدر ہوئے اور عمرو بن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی تھے اور کنیت عمرو کی ابو حکیمہ تھی اور سلیط بن قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن عامر تھے اور ابو سلیط تھے جنکا نام اسیرہ بن عمرو بن عامر بن مالک تھا وہ روز احد شہید ہوئے اور عمرو تھے جنکی کنیت ابو خارجہ بن قیس بن عدی بن عامر بن خنساء بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر تھی اور عامر بن امیہ بن زید بن الحسحاس بن مالک بن عدی بن عامر تھے ومحرز بن عامر بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی تھے و ثابت بن خنساء بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر تھے جو روز بدر شہید ہوئے اور سوادؓ بن غزیہ بن اہیب حلیف القوم قبیلہ بلی سے یہ سب نو آدمی ہوئے اور بنی حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار سے قیسؓ بن السکن بن قیس بن زید بن حرام تھے اور کنیت قیس کی ابو زید تھی اور ابو الاعور کعب بن الحارث بن جندب بن ظالم بن عبس بن حرام بن جندب تھے اور سلیم بن ملحان و حرام بن ملحان بن خالد بن زید بن حرام تھے یہ سب چار آدمی تھے اور بنی مازن بن النجار سے بعدازان بنی عوف بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن سے قیسؓ بن ابی صعصعہ تھے اور نام ابی صعصعہ کا عمرو بن زید بن عوف بن مبذول تھا واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد نے عبد اللہ بن عبد الرحمان سے کہ قیس کو نبی صلعم نے مشاۃ یعنی پیادون پر مقرر کیا تھا اور عبد اللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن غنم بن مازن تھے کہ روز بدر حضرت صلعم کی طرف سے غنائم یعنی مال غنائم پر مقرر تھے اور عصیم

اور روز ... بیر معونہ شہید ہوئے پس یہ دونون آدمی حاضر بدر تھے اور بنی ساعدہ سے بعد ازان بنی البدی بن عامر بن عوف سے ابو اُسید الساعدی تھے جنکا نام مالک بن ربیعہ بن البدی تھا اور مالک بن مسعود کہ یہ بھی منسوب طرف بنی البدی تھے راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اسکو عبدالوہاب نے اسکو محمد نے اسکو واقدی نے اُسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی اُبی بن عباس بن سہل نے اپنے باپ سے اُسنے اُسکے جد سے اُسنے کہا کہ جب سعد بن مالک نے طرف بدر کے خروج کی تیاری کی تو بیمار ہوکر مرگئے کہ اُنکی قبر نزدیک دار ابن خارطہ کے واقع ہی پس حصہ و اجر اُنکا رسول خدا صلعم نے عطا کیا تھا اور واقدی نے کہا کہ مجھے روایت بیان کی عبدالمہیمن نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ سعد مقام روحا مین مرے اور اُنکا حصہ حضرت صلعم نے عطا کیا تھا اور وہ بنی البدی سے تھے اور بنی طریف بن الخزرج بن ساعدہ سے عبد ربہ بن حق بن اوس بن قیس بن ثعلبہ بن طریف تھے و کعب بن حمان بن مالک بن ثعلبہ حلیف القوم قبیلہ غسان سے تھے و ضمرہ بن عمرو بن کعب بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مزوعہ بن عدی بن غنم بن الربیعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ تھے اور زیاد بن کعب بن عمرو بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مزوعہ بن عدی بن عمرو بن الربیعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ تھے اور بسبس بن عمرو بن ثعلبہ بن خرشہ بن زید بن عمرو بن سعید بن ذبیان بن رشدان بن قیس بن جہینہ یہ پانچ آدمی تھے اور بنی جشم بن الخزرج سے جو منجملہ بنی سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن یزید بن جشم ہین و بعد ازان منجملہ بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ ہین خراش بن صمہ بن عمرو بن الجموح بن حرام تھے اور عمیر بن حرام تھے اور تمیم مولی خراش بن صمہ تھے و عمیر بن الحمام بن الجموح تھے جو روز بدر شہید ہوئے اور معاذ بن الجموح و معوذ بن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام تھے اور عبداللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام تھے اور اُنکی کنیت ابو جابر تھی وہ جنگ احد مین شہید ہوئے و حباب بن المنذر بن الجموح بن زید بن حرام بن کعب تھے اور خلاد بن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام اور عقبہ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام تھے اور حبیب بن الاسود مولی اُن لوگون کے اور ثابت بن ثعلبہ بن زید بن ثعلبہ تھے جنکو جذع بھی کہتے ہین اور عمیر بن الحارث بن ثعلبہ بن حرام یہ سب گیارہ آدمی تھے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبدالعزیز بن محمد نے یحیی بن اسامہ سے اُسنے دونون پسران جابر سے اُنھون نے اپنے باپ سے کہ حاضر ہونا معاذ بن صمہ بن عمرو بن الجموح کا بدر مین متفق علیہ نہین ہی اور بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سے بعد ازان منجملہ بنی خنسا بن سنان بن عبید سے بشر بن البراء بن معرور بن صخر بن سنان بن صیفی بن صخر بن خنسا تھے اور عبداللہ بن الجد بن قیس بن صخر ... و عتبہ بن عبداللہ بن صخر بن خنسا تھے

... جبر بن ... عبداللہ بن الجد یہ دونون

اور عبد اللہ بن عرفطہ یہ سب چار آدمی تھے اور بنی الابجر بن الخزرج سے عبد اللہ بن الربیع بن قیس بن عباد
بن الابجر بن واحد تھے اور عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی بن مالک بن الحارث بن عبید بن مالک بن تھے بنی
عوف بن الخزرج سے بعد ازان عبید بن مالک بن سالم بنی غنم بن الخزرج سے اور یہ لوگ بنو الحبلی کہلاتے تھے
اسلیے کہ سالم بزرگ شکم تھا اسوجہ سے وہ حبلی مشہور تھا اور مادر ابی کی سلول ایک عورت تھی اور اوس بن خولی
بن عبد اللہ بن الحارث بن عبید بن مالک تھے یہ دونوں شخص حاضر تھے اور بنی جزین عدی بن مالک بن
سالم بن غنم سے زید بن ودیعہ بن عمرو بن قیس بن خری تھے اور رفاعہ بن عمرو بن زید بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک
بن سالم بن غنم تھے اور عامر بن سلمہ بن عامر بن عبد اللہ حلیف القوم اور وہ اہل یمن سے تھے اور عقبہ بن
وہب بن کلدہ حلیف اُنکے بنی عبد اللہ بن غطفان سے تھے اور معبد بن عباد بن قشعر بن القدم بن سالم
بن غنم تھے اور اُنکی کینت ابو خمیصہ تھی اور عاصم بن الاکین اُنکے حلیف تھے یہ سب چھ آدمی تھے اور
بنی سالم بن عمرو بن عوف بن الخزرج سے بعد ازان بنی العجلان بن غنم بن سالم سے نوفل بن عبد اللہ
بن نضلہ بن مالک بن العجلان تھے وغسان بن مالک بن ثعلبہ بن عمرو بن العجلان تھے وملیل بن دبرو
بن خالد بن العجلان وعصمہ بن الحصین بن دبرہ بن خالد بن العجلان یہ چار آدمی تھے اور بنی اصرم بن فہر
بن غنم بن سالم سے عبادہ بن الصامت بن اصرم تھے اور برادر حقیقی اُنکے اوس بن الصامت تھے اور
بنی وعد بن فہر بن غنم سے نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن وعد تھے اور یہ نعمان باسم قوقل بھی مشہور تھے واقدی
نے کہا اسلیے نام اُنکا قوقل رکھا گیا تھا کہ جب کوئی شخص اُنکی ہمسائگی کرتا تھا تو اُس سے کہتے تھے کہ قوقل اعلا
یثرب واسفلہا یعنی یثرب کی بلندی و پستی میں امن سے رہو اسواسطے اُنکا لقب قوقل مشہور ہوا اور بنی
قریوش بن غنم بن سالم سے اُمیہ بن لوذان بن سالم بن ثابت بن ہزال بن عمرو بن قریوش بن غنم تھے اور بنی
وعد سے دو شخص تھے اور بنی مرضحہ بن غنم بن مالک سے مالک بن الدخشم ایک شخص تھا اور بنی لوذان بن
غنم سے ربیع بن ایاس تھے اور برادر اُنکے ورقہ بن ایاس بن عمرو بن غنم تھے اور عمرو بن ایاس حلیف اُنکے
اہل یمن سے تھے اور اُنکے حلفا مین قبیلہ بلی سے وبعد ازان عصیہ سے المجذر بن زیاد بن عمرو بن زمرة
ابن عمرو بن مرہ تھے اور عبدہ بن الحسحاس بن عمرو بن زمرہ تھے وبحاث بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو
بن عمارہ تھے اور اُنکے برادر عبد اللہ بن ثعلبہ بن اصرم اور حلیف اُنکے بن بہرا جنکو عتبہ بن ربیعہ بن
حلف بن معویہ کہتے ہین چنانچہ یہ سب آٹھ شخص تھے اور بنی ساعدہ بن کعب بن الخزرج سے اور
بھر زید بن ثعلبہ بن الخزرج سے ابو دجانہ تھے جنکا نام سماک بن خرشہ بن لوذان بن عبدود بن
ثعلبہ تھا جو روز جنگ یمامہ شہید ہوے اور منذر بن عمرو کہ وہ رسول خدا صلعم کی طرف سے قوم پر امیر تھے

اور بنی بیاضہ بن عامر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ سے زیاد بن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ سے تھے و فروہ بن عمرو بن ودفہ بن عبید بن عامر و خالد بن قیس بن مالک بن العجلان بن علی بن عامر بن بیاضہ تھے و رخیلہ بن ثعلبہ بن خالد بن ثعلبہ بن بیاضہ یہ چار آدمی تھے اور بنی امیہ بن بیاضہ سے حلیفہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن عامر بن فہیرہ بن عامر بن بیاضہ تھے و غنام بن اوس بن غنام بن اوس بن عمرو بن مالک بن عامر بن بیاضہ سے تھے

ذکر مارے جانے عصماء بنت مروان کا

واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن الحارث نے اپنے باپ سے کہ عصماء بنت مروان بنی امیہ بن زید کی جو زوجہ یزید بن حصن الخطمی کی تھی رسول خدا صلعم کو بدزبانی سے ایذا دیتی تھی اور توہین اسلام کرتی تھی اور لوگون کو رسول خدا صلعم پر آمادہ شر کرتی تھی اور اشعار پڑھتی تھی جسکا مضمون یہ ہی قباست بنو مالک تا آخر اشعار (یعنے برے ہو گئے بنو مالک و نبات مالک اور قبیلہ عوف اور بنو خزرج (یعنی یہ سب بودے و بیدل ہو گئے) کہ تم لوگ مطیع ہو گئے اُن مسافرون کے جو تم سے مغائرت رکھتے ہین یعنی وہ مرادی ہین نہ مذحج ہین تم اُسکو یعنے محمدؐ کو بعد قتل اپنے رئیسون سرداردون کے باقی چھوڑتے ہو جسطرح شوربا سے پختہ باقی چھوڑا جاتا ہی (یعنی جس طرح بوٹیاں کھا کر شوربا چھوٹ رہتا ہی یہ کنایہ ہی توہین و تحقیر شے سے چنانچہ اصحاب مین سے جو عمیر بن عدی بن حارثہ بن امیہ الخطمی تھے اُنکو جسوقت یہ خبر پہونچی کہ عصماء شان مین نبی صلعم کے ایسے کلمات کہتی ہی اور لوگون کو ابھارتی ہی تو اُنھون نے دعا کی اور یہ نذر مانی کہ خداوندا تیرے لیے مین نے اپنے اوپر نذر واجب کی ہی کہ اگر رسول خدا صلعم مدینے مین تشریف لائین تو مین عصماء کو قتل کرونگا اور اُس وقت رسول خدا صلعم بدر مین تھے پس جب حضرت صلعم نے بدر سے مدینے مین مراجعت فرمائی تو عمیر بن عدی نصف شب کو عصماء کے پاس اُسی کے گھر مین پہونچے اور وہ عورت سوتی تھی اور اُسکے گرد چند نفر پسران اُسکے سوتے تھے اور اُسکے لڑکون مین سے ایک لڑکا شیرخوار تھا جسکو وہ دودھ پلاتی تھی وہ بھی مان کے سینے پر تھا تب عمیر نے اس عورت کو اپنے ہاتھ سے ٹٹولا کیونکہ عمیر اعمی تھے پس اس شیرخوار کو اُس عورت سے جدا کر کے تلوار اپنی اُس عورت کے سینے پر رکھی کہ پشت تک اُتر گئی تب عمیر نے وہان سے آ کر نماز صبح کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینے مین جا کر پڑھی جب حضرت علیہ السلام سلام سے پھرے تو عمیر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا تو نے بنت مروان کو قتل کیا اُسنے عرض کی ہان یا رسول اللہ میرے باپ مان فدا ہون آپ پر اور عمیر خائف تھے اس بات سے کہ قتل عصماء مبادا خلاف مرضی حضرت کے واقع ہوا ہو بعد ازان عمیر نے عرض [illegible] گناہ یا قصاص فرمایا حضرت نے لا ینتطح فیہ [illegible] یہ واقعہ دو بکیر دن

حلیف القوم تھے قبیلہ اشجع بنی دہمان سے اور بنی نعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم سے عبد اللہ
بن عبد مناف بن النعمان بن سنان تھے اور نعمان بن سنان مولی انصار تھے اور جابر بن عبد اللہ بن
بن رباب بن النعمان تھے اور خلیدہ بن قیس بن نعمان بن سنان تھے جنکو لبدہ بن قیس بھی کہتے ہین اور یہ
چار آدمی تھے اور بنی خناس بن سنان بن عبید بن عدی سے یزید بن المنذر بن سرح بن خناس اور برادر انکا
معقل بن المنذر بن سرح بن خناس تھے اور عبد اللہ بن النعمان بن بلذمہ بن خناس یہ تین شخص تھے اور بنی خنسار
بن عبید سے حبان بن صخر بن امیہ بن خنسار بن عبید یہ تن واحد تھے اور بنی ثعلبہ بن عبید سے ضحاک بن حارثہ بن
ثعلبہ بن عبید تھے اور سوادؓ بن زید بن ثعلبہ بن عبید تھے اور بنی عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سے عبد اللہ بن قیس
بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم تھے اور برادر انکے معبد بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن
غنم تھے اور بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ سے وبعد ازان منجملہ بنی حدیدہ سے یزید بن عامر بن حدیدہ تھے اور کنیت یزید
کی ابو المنذر تھی اور سلیم بن عمرو بن حدیدہ و قطبہ بن عامر بن حدیدہ تھے اور عنترہ مولی سلیم بن عمرو بن حدیدہ اور
بنی عدی بن نابی بن عمرو بن سواد سے عبس بن عدی بن ثعلبہ بن غنمہ بن عدی و ثعلبہ بن غنمہ و ابو الیسر اور نام انکا
کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد تھا و سہل بن قیس بن ابی کعب بن القین تھے جو شہید ہوے اُحد مین
اور معاذ بن جبل بن عائذ بن عدی بن کعب تھے اور ثعلبہ و عبد اللہ دونون پسران انیس تھے اور ان دونون نے
بنی سلمہ کے بتون کو توڑا تھا اور بنی زُریق بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج سے
بعد ازان منجملہ بنی مخلد بن عامر بن زریق سے قیسؓ بن محصن بن خالد بن مخلد اور حارثؓ بن قیس بن خالد
بن مخلد تھے اور جبیرؓ بن ایاس بن خالد بن مخلد تھے اور سعدؓ بن عثمان بن خالد بن مخلد تھے اور انکی کنیت ابو عبادہ
تھی اور عقبہؓ بن عثمان بن خالد تھے اور ذکوانؓ بن عبد قیس بن خالد بن مخلد تھے اور مسعودؓ بن خلدہ بن عامر
بن مخلد یہ سب سات آدمی تھے اور بنی خالد بن عامر بن زریق سے عبادہ بن قیس بن عامر بن خالد بن عامر
بن زریق تنہا تھے اور بنی خلدہ بن عامر بن زریق سے اسعدؓ بن یزید بن الفاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر تھے
اور فاکہ بن بشیر بن الفاکہ بن زید بن خلدہ تھے اور معاذ بن ماعص بن قیس بن خلدہ تھے اور برادر انکے
عائذ بن ماعص تھے اور مسعود بن سعد بن قیس بن خلدہ تھے جو شہید ہوے بیئر معونہ مین یہ سب پانچون
آدمی حاضر بدر تھے اور بنی العجلان بن عمرو بن عامر بن زریق سے رفاعہؓ بن رافع بن مالک بن العجلان تھے
اور خلاد بن رافع بن مالک بن العجلان تھے اور عبید بن زید بن عامر بن العجلان یہ سب تین آدمی تھے اور بنی
حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب [illegible] جارثہ بن زید
بن حارثہ بن [illegible] تھے

[illegible] بن مصعب بن [illegible] بن زید بن ثابت سے اُنھون نے اپنے شیوخ سے روایت کی ہو کہ ایک شخص تھا بنی عمرو
بن عوف سے اور وہ کبرسن تھا چنانچہ جس زمانہ مین رسول خدا صلعم مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین تشریف
لائے ہین اُسوقت عمر اُس شخص کی ایک سو بیس برس کی تھی اور وہ اسلام مین داخل ہوا تھا اور وہ لوگون کو حضرت کی عداوت
پر آمادہ کرتا تھا پس جب کہ حضرت علیہ السلام نے جنگ بدر کے واسطے خروج کیا اور وہان سے مظفر و منصور مدینے
مین مراجعت فرمائی تو وہ شیخ حسد و بغاوت مین اشعار پڑھتا تھا اشعار لقد عشت حینا وما ان ارى + من الناس
دارا ولا مجمعا + اجم عقولا والى الى + منیبت سراعا اذا ما دعا + فسلبهم امرهم راكب + حراما حلالا لشتى معا
فلو [illegible]ان بالملك صدقتم + وبالنصر تابعتم تبعا + یعنی مین اُسوقت تک زندہ رہا اور مین نے کسی مکان و کسی مجمع مین آپ
سے آدمی نہین دیکھے جو عقلون سے خالی ہین اور دوڑکر آنے والے ہین طرف پریشان کرنے والے کے جس وقت وہ
بلاتا ہو یعنی محمد صلعم پس اُسنے اُن لوگون کے امر کو سلب کرلیا یعنی انکا دین بدل ڈالا کہ وہ مرتکب حرام و حلال
مختلف کا ہوا پس اگر یہ بات ہو کہ تم لوگون نے باعث اُسکے بادشاہی کے اُسکی تصدیق کی ہو اور باعث غلبہ کے
اُسکی متابعت کی ہو تو تصدیق و متابعت تبع کی کی ہوتی کہ وہ اولیٰ تر ہو راوی کہتا ہو کہ سالم بن عمیر بنی النجار سے
جو بڑے باکی تھے اُنھون نے کہا مجھے نذر واجب ہو کہ ابو عفک کو قتل کرونگا یا اُس سے پہلے مین خود مرجاؤن پس
سالم نے چندے تامل کیا اور حیلہ ڈھونڈھتا تھا یعنی گھات مین رہا یہانتک کہ ایک شب گرم تاب موسم گرما مین
ابو عفک بیرون مکان درمیان بنی عمرو بن عوف یعنی اُنکے محلے مین سوتا تھا کہ سالم بن عمیر جا پہونچے اور تلوار اُسکے
پیٹ مین بھونک دی کہ فرش تک وہ آئی تب دشمن خدا نے شور کیا اُسوقت اتباع اُسکے طرف اُسکے دوڑے اور اُسکے
گھر مین اُٹھا لیگئے اور دفن کردیا اور کہنے لگے کسنے اسکو قتل کیا اگر قاتل کو ہم جانتے تو اسکو بھی اُسکے بدلے قتل
کرتے واقدی نے بو سطہ معن کے رقیس سے روایت کی ہو کہ ابو عفک ماہ شوال مین بیسوین مہینے ہجرت
سے قتل ہوا اور ہندیہ عورت جو مسلمان تھی اُسنے حال مین ابو عفک کے یہ اشعار پڑھے اشعار تكذب دين الله و
من همه احمد لعمر الذي امنالك اد[illegible] ما يمنى + حباك حنيف اخر الليل طعنة + اباعفك خذها على كبر السن +
فانی وان اعلم بقاتلك الذی + اباتك جلس الليل من انس او جنی + یعنی اے ابو عفک تو تکذیب کرتا تھا
دین خدا کی اور اُس شخص کی جسکا نام احمد ہو قسم ہو اُسکی جسنے تجھے ہلاک کیا پس اس صورت مین کہ تو تکذیب
کرتا تھا بُری موت نے تجکو مارا اُس مرد حنیف یعنے سالم نے آخر شب ایک ضربت ماری اور کہا لے اس
ضربت کو اپنے بڑھاپے مین شاعرے کہا البتہ مین جانتا ہون تیرے قاتل کو جسنے تجھے فرش شب پر سلایا یا یہ کہ
قاتل ملازم شب تھا یعنی ہنگام شب تجھے سلایا یعنے قتل کیا کہ وہ انسان ہو یا جن ہو یہ جملہ متعلق ہو علم سے ای
تیرے قاتل [illegible] [illegible] سے

ناہم [illegible] مثل اول حضرت ہی سے تھے یعنی آپ کی پیشتر بھی ہی سے اُن کو نہین کہا تھا عمیر نے کہا کہ بعد اذان انحضرت صلعم اُن لوگون کی طرف جو گرد تھے متوجہ ہوے اور فرمایا جب چاہو کہ دیکھو ایسے شخص کو جو غائبانہ نصرت خدا اور رسول کی کرتا ہو تو عمیر بن عدی کو دیکھو تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا دیکھو اس اندھے کو جسنے اپنے تئین طاعت خدا مین بیچا ہی حضرت علیہ السلام نے فرمایا ای عمر اسکو اندھا نکہو بلکہ وہ بینا ہی پھر جب عمیر رسول خدا صلعم کے حضور سے پھرے تو اثناے راہ مین معلوم کیا کہ پسران عصما ایک جماعت کے ساتھ عصما کو دفن کر رہے ہین پس اُن لوگون نے جب عمیر کو مدینے کی طرف سے آتے دیکھا تو سب اُن کے پاس آئے اور کہنے لگے ای عمیر آیا تو نے عصما کو قتل کیا ہی عمیر نے کہا ہان مین نے قتل کیا ہی اور یہ آیت پڑھی فکیدونی جمیعًا ثم لا تنظرون یعنی جو شر و فساد تم سے میرے حق مین ہو سکے وہ تم کرو اور مجھے مہلت نہ دو یعنے میرے ساتھ کچھ نہین کر سکتے ہو پس قسم ہی اُس خدا کی جس کے قبضہ قدرت مین میری جان ہی اگر تم لوگ بھی وہی کلمہ کہتے جو کچھ عصما کہتی تھی تو ہر آئینہ تمکو بھی اسی تلوار سے مارتا یہانتک کہ مین مرتا یا تمکو قتل کرتا پس اُسی روز سے بنی خطمہ مین اسلام ظاہر ہوا اور اُن مین سے بعض اشخاص ایسے بھی تھے کہ اپنی قوم کے خوف سے بہ ظاہر اخفاے اسلام کرتے تھے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ حسان بن ثابت نے جو اشعار مدح مین عمیر کے کہے تھے وہ ہمارے سامنے عبداللہ بن حارث نے پڑھے اشعار بنی وائل وبنی واقف + وخطمة دون بنی الخزرج + متی مادعت اختکم ویحها + بعولتها والمنایا تجی + فهزت فتی ماجد اعرقه کریم المداخل والمخرج + فضرجها من نجیع الدماء + قبیل الصباح ولم یحرج + فاورد الله برد الجنان + جذلان فی نعمة المولج + یعنی ای بنی وائل اور ای بنی واقف اور ای بنی خطمہ ہمسایہ بنی الخزرج کے جو وقت تمھاری خواہر عصما رونے والے ہوا اُسپر اپنے شوہرون کو بلایا وحالانکہ مرگ خود اُس کی طرف متوجہ تھی پس وہ عورت ایک ایسے جوان کی رگ حمیت کو جنبش مین لائی جو بزرگ منش ہی اور وہ نیک مداخل و نیک مخارج یعنے اُسکا آغاز و انجام کار دونون بخیر ہی چنانچہ اُس جوان نے آخر اُس عورت کو رنگ خون مین رنگین کیا اور یہ امر کچھ پہلے صبح سے تھا اور اس کام مین اُس کو کچھ باک نہ تھا پس ای عمیر حق تعالی تجکو خنکی جنت مین وارد کرے اس طرح تو خوشدل رہنے نعمتہاے وافرہ متوالیہ سے اور **واقدی** نے کہا کہ مجھ سے روایت کی عبداللہ بن الحارث نے اپنے باپ سے کہ تاریخ قتل عصما پچیسوین رمضان اٹھارہوان مہینا ہجرت سے تھا اور وہی روز مراجعت حضرت کا تھا بدر سے مدینے مین

ذکر مارے جانے [illegible]

واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھ [illegible]

عذر باقی نہ رہے ہو [illegible] کہ حق [illegible] خائن عہد شکن کو دوست نہین رکھتا پس رسول خدا [illegible] نے بعد نزول
اس آیہ کے طرف اہل قینقاع کے لشکر کشی کی کہا زہری وغیرہ نے کہ لشکر نے انکو انھین کے قلعہ مین پندرہ شبانہ روز
سخت محاصرہ مین رکھا یہانتک کہ حق تعالے نے ان کے دلون مین ہیبت ڈالی تب محصورین نے درخواست کی کہ
آیا ہم لوگ اپنے حصن سے اتر آوین اور چلے جاوین حضرت نے فرمایا یون نہین کہ تم نکل کر چلے جاؤ مگر یہ کہ ہمارے حکم پر بااطاعت
حاضر ہو پس وہ لوگ حکم واطاعت رسول خدا صلعم پر قلعہ سے باہر آئے حکم ہوا کہ انکو باندھ لو پس باندھے گئے جسطرح باندھے
باندھے جاتے ہین اور رسولخدا صلعم نے ان بندیون پر منذر بن قدامۃ السامی کو مقرر کیا تھا اس عرصہ مین ابن ابی عبیدان
کے پاس آیا اور کہا انکو کھول دو منذر نے کہا جس قوم کو رسولخدا نے بندھوایا ہے اسے تم کھلاتے ہو واللہ جو کوئی انکو کھولیگا مین
اسکو قتل کرونگا تب ابن ابی برہم ہو کر پاس رسول خدا صلعم کے آیا اور حضرت کے دامن پیراہن پر پیچھے سے ہاتھ ڈالا اور کہا ای
محمد میرے موالی اور اقارب سے حسن سلوک کیجیے پس حضرت اسپر غضبناک ہوے کہ چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا اور فرمایا خدا تجھے
ہلاک کرے میرا دامن چھوڑ دے اسنے کہا نہ چھوڑونگا جب تک میرے موالی کے احسان کیجیے کہ انمین چار سو آدمی پیراہن
پوش ہین اور تین سو برہنہ ہین اور یہ وہ لوگ ہین جنھون نے روز جنگ حدائق و روز جنگ بعاث رومیون اور حبشیون سے
ہماری حمایت کی تھی دران دونون مقام مین محاربہ فیما بین اقوام واقع ہوا پس تیرا ارادہ کیا یہ ہے کہ ان لوگون کو ایک ہی
روز قتل کر ڈالے ای محمد مین وہ شخص ہون کہ اندیشہ کرتا ہون گردش انقلاب اور ہزیمت سے اور یہ قول اسکا کہ انی اخشی الدوائر
بطریق تخویف ہے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ان لوگون کو کھول دو خدا انپر اور اسپر لعنت کرے چنانچہ جب ان
بندیون کے بارہ مین ابن ابی نے کلام کیا تو رسول خدا صلعم نے ان سب کو قتل کرنے سے چھوڑ دیا اور حکم کیا کہ یہ سب
مدینے سے نکالے جاوین پس جب وہ لوگ نکالے جاتے تھے تو پھر ابن ابی اپنے حلیفون کو ہمراہ لیکر اس ارادہ پر
آیا کہ انکے مقدمہ مین حضرت صلعم سے کلام کرے تا وہ لوگ اپنے گھرون مین بدستور آباد رہین اسوقت در دولت پر
عویم بن ساعدہ بہ طریق دربانی حاضر تھے پس ابن ابی جب دروازہ پر پہونچا اور چاہا کہ اندر داخل ہو تو عویم نے
اسکو روکا کہ جب تک تیرے بارہ مین اذن رسولخدا نہو گا تو اندر جانے نہ پاویگا مگر ابن ابی نے نہ مانا اور اندر چلا
تب عویم نے اسپر حملہ کر کے سر اسکا دیوار سے ٹکرایا کہ خون بہنے لگا پس یہود نے جو اسکے حلیف تھے باہم غوغا کرنے
لگے اور کہا ای ابو الحباب اب اس شہر اس گھر مین جہان تمکو یہ صدمہ پہونچا و [illegible] ہم ہرگز نہ رہینگے اور نہ ہم [illegible] پر قادر
ہین کہ اپنے اس ارادے سے باز رہین تب ابن ابی انپر شور کرنے لگا اور اپنے چہرے کا خون پوچھتا جاتا تھا اور کہتا تھا
واسطے ہو تمپر قرار پکڑو اور مستقل رہو پھر وہ لوگ آپسمین غوغا کرنے لگے کہ ہم ہرگز نہ رہینگے اس مقام پر جہان تجھے
تجکو گزند پہونچا ہے [illegible] ہمکو قدرت ہے کہ اپنے ارادے کو ترک کرین اور یہ لوگ یہود مین بڑے شجاع تھے بعد
ازان ابن ابی [illegible] کہ مین بھی تمھارے ساتھ قلعہ مین

غزوہ قینقاع

روز شنبہ نیمہ شوال بیسوان مہینا ہجرت سے کہ محاصرہ انکا تا ہلال ذیقعدہ رہا محمد بن الواقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر حارث بن فضیل نے اُسنے ابن کعب القرظی سے اُسنے کہا جب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین تشریف لائے تو ہیکی قوم یہود نے حضرت صلعم سے درخواست کی کہ درمیان اُنکے اور حضرت کے ایک نوشتہ بطریق عہدنامہ لکھا جاوے چنانچہ لکھا گیا اور حضرت صلعم نے کل قوم کو جو باہم حلیف یکدیگر تھے ملحق ومجتمع کرکے درمیان اپنے اور اُنکے عہد امان مقرر کرایا اور چند شرطین اُنپر قائم کی گئین اور منجملہ اُن شرائط کے ایک یہ ہی کہ حضرت پر دشمن کے ساتھ غلبہ اور چڑھائی نہ کرین پس جب کہ رسول خدا صلعم اصحاب بدر پر فتحیاب ہوکر مدینے مین تشریف لائے تو یہود نے بغاوت کی اور عہود وپیمان کو قطع کیا چنانچہ بعد عہد شکنی اُنکے حضرت صلعم نے سفیر اپنا اُنکے پاس بھیجا اُسنے سب قوم کو جمع کیا تب حضرت نے پہلے اُنسے کلام بدعوت اسلام کیا چنانچہ فرمایا ای گروہ یہود واللہ تم خوب جانتے ہو کہ بہ تحقیق مین رسولخدا ہون پس تم سب اسلام قبول کرو قبل اس سے کہ تم پر مثل ہلاکت قریش کے واقع ہو تب اُن لوگون نے جواب دیا ای محمد تو مغرور نہ ہو ظفر یابی سے اہل بدر پر کہ تو نے انبوہ کثیر پر غلبہ پایا واللہ کہ بے شک ہم لوگ اہل حرب ہین اگر تو ہمسے مقاتلہ کریگا تو تجکو خوب معلوم ہو جائیگا کہ تو نے کبھی ہم ایسون سے قتال نہ کیا ہوگا چنانچہ اس عرصہ مین کہ وہ لوگ بعد اظہار دشمنی وعہد شکنی کے برسر عناد تھے اتفاقاً ایک زن اجنبیہ عربیہ جسکے دونون جانب سر سے بال جھڑے تھے اور وہ انصار مین سے کسی شخص کی زوجہ تھی بازار قینقاع مین آئی اور اپنا زیور بنوانے کے لیے پاس ایک زرگر کے بیٹھی تھی کہ ناگاہ ایک شخص یہود قینقاع مین سے آیا اور اُس عورت کے پس پشت بیٹھا اور اُس عورت کو خبر نہ تھی پس اُسنے دامن پیراہن اُس عورت کا پیچھے سے اُلٹ کر ایک کانٹے سے پیٹھ پر کرتے مین اٹکا دیا پس وہ عورت جب وہان سے اُٹھی تو اندام نہانی اُسکا کھل گیا پس لوگون نے اُسکی اس بے پردگی سے مضحکہ کیا تب ایک مرد مسلمین مین سے اُٹھکر اُس یہودی کے پیچھے جسنے عورت کو برہنہ کیا تھا دوڑا اور اُسکو قتل کیا بعد ازان بنو قینقاع جمع ہوئے اور اپنی جمعیت جمع کرکے اُس مرد مسلم کو قتل کیا اور اُس عہد کو جو فیما بین مین اُنکے اور رسول خدا صلعم کے تھا پس پشت ڈالا اور آمادہ حرب ہوے اور اپنے گڑھی کی پناہ مین جا بیٹھے پس رسولخدا صلعم نے طرف اُن کے لشکر بھیجا اُس لشکر نے اُنکا محاصرہ کیا پس اول جسنے اُن یہود پر لشکر کشی کی اور اُنکو آوارہ خانمان کیا وہ رسول خدا صلعم تھے اور یہود مین سے جسنے اول محاربہ کیا ہی رسولخدا صلعم سے وہ یہود قینقاع تھے اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے کہا جب یہ آیت نازل ہوئی و اما تخافن من قوم خیانة فانبذ الیہم علی سواء ان اللہ لا یحب الخائنین ترجمہ آیہ اگر اندیشہ کرو [illegible] کہ علانیہ مساوات ہی تا اُنکو

کہ ای [illegible] ن پر ہمارا دین ہی حضرت نے فرمایا [illegible] جاؤ اور چھوڑو جو کچھ ہو اور راویان اخبار نقل کرتے ہین کہ در بارہ نکالے جانے اہل قینقاع باعث عہد شکنی کے ہمنے سوائے حدیث ابن کعب کے دوسری روایت بھی سنی ہی کہا واقدی نے مجھسے حدیث بیان کی محمد نے زہری سے اُسنے عُروہ سے اُسنے کہا کہ بہ تحقیق رسول خدا صلعم نے جب بعد فتح بدر سے مراجعت فرمائی تو لوگون کو حسد عظیم واقع ہوا اور کینہ درونی ظاہر کرنے لگے پس جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لیکر نازل ہوئے واما تخافن من قوم خیانۃ فانبذ الیہم علی سواء ان اللہ لا یحب الخائنین جب جبرئیل تبلیغ اس آیہ سے فارغ ہوئے تو حضرت صلعم نے اُنسے کہا کہ البتہ مین ان لوگون سے خوف و اندیشہ رکھتا ہون پس حضرت نے بعد تبلیغ اس آیہ کے ابتر لشکر کشی کی یہان تک کہ وہ لوگ حکم رسول خدا صلعم پر حاضر ہوے اور اس بات پر صلح ٹھہری کہ مال اُن کا مال رسول خدا ہی اور اُنکے زنان و فرزندان انھین کے ہین واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن القاسم نے اپنے باپ ربیع بن سبرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہ مین پھرا ہوا شام سے آتا تھا جب مقام فلحتین مین پہونچا کہ ناگاہ بنی قینقاع سے ملاقات ہوئی کہ وہ لوگ اپنے فرزندان و زنان کو اونٹون پر سوار کیے ہوے چلے جاتے تھے مین نے اُنسے حال پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ ہم کو ہمارے وطن و مسکن سے نکال دیا اور مال و منال ہمارا چھین لیا مین نے کہا تم لوگ کہان کے ارادے سے جاتے ہو کہا شام کو جاتے ہین سبرہ نے کہا جب یہ لوگ وادی قرے مین پہونچے تو وہان ایک مہینا قیام کیا بعد ازان یہود وادی قرے نے یہودیون کو سوار اور زاد راہ سے تقویت کرکے اذرعات مین جو ایک موضع ہی شام مین پہونچا دیا اور انھون نے وہین بود و باش کی مگر بقا ر انکی بہت تھوڑے دنون رہی کہ تباہ وہلاک ہو گئے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یحیی بن عبد اللہ بن ابی قتادہ نے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے اُسنے کہا کہ رسول خدا صلعم نے ابولبابہ بن عبد المنذر کو تین بار مدینے پر خلیفہ کیا ایک وقت بدر القتال دوسرے بنی قینقاع تیسرے غزوہ سویق مین اور غزوہ سویق ماہ ذیحجہ مین ہجرت سے بائیسون مہینے واقع ہوا کہ خروج کیا تھا رسول خدا صلعم نے روز یکشنبہ پانچوین تاریخ ذیحجہ کو اور پانچ روز مدینے سے حضرت غائب یعنی باہر رہے تھے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اور اسحاق بن حازم نے محمد بن کعب سے اُسنے کہا جب مشرک بدر سے شکست پاکر مکے کو پھرے تو ابوسفیان نے تیل ڈالنا سر مین یعنے زینت کرنا اپنے اوپر حرام کیا یہانتک کہ محمد و اصحاب محمد سے اپنی قوم کا بدلا لیوے چنانچہ بنا بر حدیث زہری کے دوسو سوار ہمراہ لیکر مکے سے نکلا و بنا بر حدیث ابن کعب کے چالیس سوار ہمراہ تھے یہان تک کہ وہ سب چلے نجد کی راہ سے اور وقت شب پاس بنی النضیر کے پہونچے پھر شبا شب [illegible] بن اخطب [illegible] تا کہ اخبار نبی و اصحاب کی

داخل ہونگا مگر اُنسے دغا کی کہ اُنکے ساتھ نہین [illegible] کہ اپنے قلعہ مین جا کر بند ہوئے اور [illegible]
مقاتلہ کیا یہانتک کہ حکم رسول خدا صلعم مین اس صلح پر پھر قلعہ سے اُتر آئے کہ مال اُنکا مال رسول خدا ہی ہے جب
کہ اُنھون نے دروازۂ قلعہ کھولدیا اور قلعہ سے اُتر آئے تو محمد بن مسلمہ اُنکو شہر بدر کر آیا اور مال اُنکا ضبط کرلیا چنانچہ
اُنکے اسباب حرب مین سے رسولخدا صلعم نے تین کمانین پسند کرلین ایک کمان جس کو کتوم کہتے تھے کہ بعد ازان
وہی جنگ احد مین ٹوٹ گئی اور ایک کمان جسکو روحا کہتے تھے اور ایک کمان جو بیضا کہلاتی تھی اور اُنکے سلاح
مین سے دو زرہین لین ایک کا نام صغدیہ تھا اور دوسرے کو فضہ کہتے تھے اور تین تلوارین لین ایک کو سیف قلعی
کہتے تھے اور ایک کو بیار اور ایک اور تھی اور تین برچھیان لین اور اُنکے قلعہ مین ہتھیار بہت تھے اور اسباب
زرگری کا بھی بہت تھا کہ اکثر اُنمین زرگر تھے محمد بن مسلمہ نے کہا کہ رسولخدا صلعم نے اُنکی زرہون مین سے ایک زرہ
مجکو مرحمت فرمائی اور سعد بن معاذ کو بھی ایک زرہ جسکو سحل کہتے تھے عنایت فرمائی اور اُنکے پاس زمین و زراعت نہ
تھی اور اُنکے کل اسباب سے جو دستیاب ہوا تھا خمس رسولخدا صلعم نکال کر باقی صحابہ پر تقسیم کیا گیا اور جب رسولخدا صلعم نے
حکم کیا تھا عبادہ بن صامت کو تا اُن لوگون کو جلا وطن کرے تو اہل قینقاع کہتے تھے کہ اے ابو الولید تو تو بنی الاوس
اور بنی الخزرج مین سے ہے اور ہم لوگ تیرے موالی دوستدار ہین تو ہم سے یہ سلوک پیش آتا ہے تب عبادہ نے اُن کو
جواب دیا کہ جس وقت تم لوگ محاربہ کرتے تھے تو مین نے خدمت مین رسولخدا صلعم کے حاضر ہو کر عرض کی تھی کہ یا
رسول اللہ مین اُن لوگون سے اور اُنکے حلیف ہونے سے بری و بیزار ہو کر آپکی طرف آیا ہون اور ابن ابی و
عبادہ بن صامت اُنھین مین سے تھے اور حلیف ہونے مین دونون بمنزلۂ شخص واحد کے تھے اسوجہ سے عبداللہ بن
ابی نے اس سے کہا کہ تو بیزار و جدا ہو گیا اپنے موالی کے حلیف سے یہ تونے کیا کام کیا یعنی تونے برا کام کیا اسکو یاد
دلائے اکثر مقامات جسمین وہ مبتلا ہوئے تھے واز یکدیگر دفع بلا کی تھی تب عبادہ نے کہا کہ اے ابو الحباب قلبین بدل
گئین اور اسلام نے عہود سابقہ کو مٹا ڈالا واللہ تو باز رہنے والا ہے ایسے امر سے کہ قریب ہی انجام اُسکا تو فردا
دیکھے گا اور جب عبادہ اُن لوگون پر زجر و تاکید کوچ کر جانے اور نکل جانے کی کرتا تھا تو اہل قینقاع نے طلب
مہلت و درخواست دم لینے کی کی عبادہ نے کہا آج کے روز تمھارے لیے بموجب حکم رسول خدا صلعم کے تین ساعت
یا ثلث یوم کی مہلت ہے مین اُسپر ایک ساعت زیادہ نہین کرسکتا اور اگر ایسا حکم نہ ہوتا بلکہ مین خود مختار ہوتا تو تمکو
دم بھر دم نہ لینے دیتا پس جب کہ وہ تین ساعتین یا ثلث یوم گزر گئے تو اُنکو نکالا اور آپ بھی اُنکے پیچھے چلا یہانتک
کہ وہ لوگ روانہ سمت ملک شام ہوئے تو عبادہ کہتے جاتے تھے کہ دور سے دورتر اور منتہی سے منتہا چلے جاؤ چنانچہ عبادہ
اُنکے پیچھے عقیب اذرعات تک جا کر لوٹ آئے اور وہ لوگ اذرعات مین پہونچے اور وہ ایک موضع ہے ملک شام مین
اور قریب ہی شام سے [illegible] عذر کرتے تھے

اسد ابن جابر سے چرے روز پانی پلانے والون کی ہو اسواسطے وہ لوگ طرف پانی کے بلندی وادی پر چڑھ گئے ہین
اور ہم لوگ غزاب ہین یعنے بے خانمان ہین انھین اونٹون مین رہنے والے ہین اور ہانک لانے والے چوپایون
کے جب وہ چراگاہ مین دور چلے جاتے ہین پس رسول خدا صلعم نے ان چوپاؤن کو ہمراہ ہنکوا لیا اور مدینے کو
پھرے جب وہان پہونچکر نماز صبح پڑھی تو دیکھا کہ وہی لیسار لڑکا چرواہے کا نماز پڑھ رہا ہی پھر حضرت صلعم نے
لوگون کو حکم تقسیم غنائم کا کیا لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہر آئینہ ہمارے قومی لوگ تو سارے چوپائے ہانک لائے
ہین اور ہم مین وہ لوگ ہین جو اپنے حصہ سے ضعیف ہین یعنے ضعیف الجثہ ہین فرمایا حضرت نے آپسین تقسیم کر لو
لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ کے لیے وہ غلام ہی جس کو آپ نے نماز پڑھتے دیکھا ہی پس اسے ہم آپ کو دیتے
ہین کہ وہ آپ کے حصہ مین ہی حضرت نے فرمایا تم سب اس بات مین خوش ہو انھون نے کہا ہم سب کی
خوشی ہی پس حضرت نے اس غلام کو اپنے حصہ مین قبول کیا اور اس کو آزاد کیا اور یہ ہوا کہ جب
لوگون نے مقام غزوہ سویق سے کوچ کیا اور رسول خدا صلعم مدینہ مین تشریف لائے اور غنیمت تقسیم
کی گئی تو ہر شخص کو اصحاب مین سے سات سات شتر حصہ مین ملے اور اہل حصہ دو سو آدمی تھے اور دوسری
روایت مین واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبدالصمد بن محمد السعدی نے حفص بن عمر بن
ابی طلحہ سے اسنے اس سے جسنے انکو خبر دی اسنے ابی اروی الدوسی سے اسنے کہا مین ہمراہ لشکر ان لوگون
مین تھا جو اونٹون کو ہانک لائے تھے پس جب ہم لوگ صرار مین پہونچے اور صرار ایک مقام ہی مدینہ سے
تین میل کے فاصلہ پر تو وہان جملہ شتر پانچ حصے کیے گئے اور شتر پانسو تھے پس انمین سے سو شتر خمس نکالکر
باقی چار سو تقسیم کیے گئے مسلمین پر کہ ہر ایک کے حصہ مین دو دو شتر آئے اور واقدی نے کہا مجھ سے
حدیث بیان کی عبداللہ بن نوح نے انسے ابی عفیر نے انھون نے کہا کہ رسول خدا صلعم ابن مکتوم کو
مدینے مین خلیفہ مقرر کر گئے تھے یعنے بروقت خروج جانب غزوہ سویق کے چنانچہ ابن مکتوم اہل مدینہ کو
جمع کرکے پہلو سے منبر مین کھڑے ہو کر خطبہ بیان کیا کرتے تھے اور منبر کو اپنے بائین جانب کرتے تھے

ذکر قتل ابن الاشرف کہ [illegible] ماہ ربیع الاول [illegible] پچیسوین مہینے ہجرت سے ہوا ہی

واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی [illegible] انھون نے یزید بن رومان وغیرہ سے ان دونون
نے زہری سے اسنے ابن کعب بن مالک اور ابراہیم بن جعفر سے اسنے اپنے باپ سے اسنے جابر بن عبداللہ سے
پس ہر ایک نے حدیث بیان کی عبداللہ بن جابر سے بطرق سوائے اپنے اپنے کے پس جس امر پر لوگون کا اجتماع و
اتفاق ہوا وہ یہ ہی کہ ہر آئینہ ابن الاشرف شاعر تھا اور شان مین پیغمبر خدا صلعم اور انکے اصحاب کی ہجو کیا کرتا تھا
اور کفار قریش کو مسلمین پر آمادہ شر کرتا تھا اپنے شعر [illegible] رسول خدا صلعم مکہ سے

اُس سے دریافت کرین اُسنے انکار کیا کہ دروازہ اُنکے لیے دکھولا اور نہ اُنسے ملاقات کی پھر اُسی شب کو پاس سلام بن مشکم کے گئے اور اُسکا دروازہ کھٹکھٹایا اُسنے انکے لیے دروازہ کھولا اور اُنکی مہمانداری کی اور ابی سُفیان کو بطریق مہمانی شراب پلائی اور اخبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب سے اُسکو خبر دی جب صبح ہوئی تو ابوسفیان وہان سے نکلکر بمقام عریض پہونچا تو وہان ایک شخص انصاری کو پایا کہ وہ مع اپنے مزدور کے اپنے کھیت مین مشغول تھا پس ابوسفیان سنے اُس انصاری اور اُسکے مزدور کو قتل کیا اور عریض مین دو گھر انصاریون کے اور اُنکے کھیت جلا دیے پھر جب اُسنے یہ دیکھا کہ قسم اُسکی درباب ترک زینت و بدلا لینے کے اُتر گئی تو وہان سے بخوف پاداش کردار اپنے بھاگ گیا پس یہ خبر رسولخدا صلعم کو پہونچی حضرت سنے اپنے اصحاب کو مامور کیا کہ وہ واسطے تعاقب ابوسفیان کے نکلے اور حال یہ تھا کہ ابوسفیان اور اصحاب اُسکے سبکبار رہتے تھے کہ بفور استماع آمد لشکر اسلام سبکروی سے مفرور ہو جاتے تھے یہانتک کہ مشک اور تھیلے ستو کے جو اکثر خورش اُنکی اور زاد روزمرہ تھی وہ بھی ڈال جاتے تھے کہ مسلم جب اس مقام پر گذر کرتے تھے تو اُٹھا لیجاتے تھے اسی وجہ سے اس غزوہ کا نام غزوہ سویق ہوا اور جب رسول خدا صلعم سنے مع لشکر مدینے کو مراجعت فرمائی تو ابوسفیان اشعار پڑھتا تھا جو حدیث زہری مین منقول ہی جسکا مضمون یہ ہی کہ سلم بن مشکم نے حالت تشنگی مین مجکو مدام کمیت یعنی شراب سرخ پلائی اور سیراب کیا اور وہ ابن مشکم ابوعمرو ہی جو صاحب جود ہی اور گھر اُسکا یثرب مین ہی کہ وہ امیدگاہ و پناہ تمام بہترین عطا کا ہی

ذکر غزوہ قرارة الکدر

واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی محمد نے زہری سے اُسنے کہا کہ غزوہ قرارة الکدر جسکو قرقری بھی کہتے ہین ساتھ بنی سلیم وغطفان کے ماہ ذیحجہ مین بائیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ یہ محرم تیئیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا اور آنحضرت پندرہ شب مدینے سے غائب یعنے باہر رہے واقدی سنے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے ابن ابی عون سے اُسنے یعقوب بن عتبہ سے اُسنے کہا کہ باعث خروج رسول خدا صلعم مدینے سے طرف قرارة الکدر کے یہ تھا کہ حضرت برانگیختہ و برہم اس بات سے ہوے تھے کہ انکو خبر مجمع غطفان وسلیم کی پہونچی کہ وہ لوگ بطریق بغاوت قرارة الکدر مین جمع ہین پس حضرت نے اُنپر لشکرکشی کی اور اُنکی راہون کو مسدود کیا اور جب وہان پہونچے تو آثار اُنکے چارپایون کے اور نشان آمد و رفت اُن مویشیون کا وہان دیکھا مگر کسی کو اُس میدان مین نپایا تب حضرت سنے چند آدمی کو اپنے اصحاب مین سے بلندی وادی پر روانہ کیا اور خود مع چند اصحاب بتلاش اُنکے بطن وادی مین متوجہ ہوے چنانچہ اُس وادی مین چرواہون کو دیکھا کہ اُنمین ایک لڑکا تھا جسکا نام یسار تھا اُنسے خبر باغیون کی دریافت کی تو یسار نے کہا کہ مجھے [illegible] پانچوین روز پانی پلانے والے وارد ہو چکے ہین

سقانی فروانی کمیتا مدامة على ظماء منی سلام بن مشکم وذاك ابو عمرو فیجود ... یثرب ... (حاشیہ)

نخشعو البقتل ابی الحکیم وجدع + وابنا ربیعۃ عندنا وشیبۃ + جل مالٍ مثل المسکین یثبع + یعنی چلی
بدر کی واسطے ہلاک کرنے اہل بدر کے چلی + اور لازم ہی واسطے ایسے اہل بدر کے کہ شور و فغان اور
اشک روان کرین + کیونکہ قتل کیے گئے سرداران مردم گردچشمہ سار بدر کے + اور یہ بعید نہین ہی
اس لیے کہ اکثر ملوک ہی مارے جاتے ہین + اور اکثر اقوام ارذال اپنے غصہ اور غیظ مین کہتے ہین
کہ ہر آئینہ کعب ابن اشرف بے صبر ہو گیا + سچ کہتے ہین کہ حال یہ ہی کہ جسوقت وہ لوگ قتل ہوے کاش
زمین اُس وقت پھٹ جاتی اور خسف کرلیتی اپنے اہل کو + اور البتہ قتل ہوے بدر مین وہ لوگ جو بہترین
و برترین مردم تھے + اور وہ ایسے خوبیون والے تھے کہ مردم حاجتمند ان کی طرف پناہ پاتے تھے +
اور وہ لوگ کشادہ دست تھے جب ستارے غائب ہوتے ہین یعنے ہر صبح سخاوت کرنے والے
تھے + پھر جو لوگ بھاری بوجھ اٹھانے والے ہین وہی سرداری کرتے ہین اور آزمائے جاتے ہین
مجھے خبر پہونچی ہی کہ بنی المغیرہ سب کے سب بسبب مارے جانے ابوالحکیم کے ڈر گئے ہین اور ناک کاٹی
گئی یعنی نکٹے و خوار ہو گئے + چنانچہ درجواب اسکے حسان بن ثابت نے یہ اشعار کہکر مکے مین بھیجدیے
شعر بکت عین کعب ثم عل بعبرۃ + منہ وعاش مجدعا لا یسمع + ولقد رایت ببطن بدر منھم
قتلی تسیح لھا العیون وتدمع + فابکی فقد ابکیت عبدا راضعا + شبہ الکلیب للکلیبۃ یتبع +
ولقد شفی الرحمان منھم سیدا + واھان قوما قاتلوہ وصرعوا + ونجا وافلت منھم من قلبہ
شغف یظل لخوفہ یتصدع + ونجا وافلت منھم متسرعا + فسل قلیل یا رب ینمرع + یعنے
کعب کی آنکھین روئین اور بہائے گئے اشک + اُسکی آنکھ سے یعنی رویا اور آنسو بہایا اور زندہ رہا
نکٹا پھر ایہ کنایہ ہی کہ وہ ذلیل و خوار جیا + اور مین نے بدر کے میدان مین مشرکین کے + ایسے مقتولون
کو دیکھا کہ اُنکے لیے بہت سی آنکھین روتی ہین + اور رو تو ای کعب کہ تو نے شیرخوارون کو رولایا ہی
مانند پلّون کتّے کے کہ وہ پیچھے کتیا کے ہوتے ہین یعنے ہرگاہ تو نے زنان مشرکین کو اُنکے مقتولون
کا مرثیہ بیان کرکے رولایا تو اُنکے بچے بھی مثل سگ بچون کے کتیا کے ساتھ روئے + اور البتہ خدا نے
ہمارے سردار یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُنکی طرف سے تشفی خاطر عطا کی + اور سزا وار ہلاکت کیا
اُس قوم کو جنھون نے اُس سید سردار سے مقاتلہ کیا حالانکہ وہ مارے گئے + اور اُنہین سے
وہ شخص بچ گیا اور نکل بھاگا جسکا دل پژمردہ اور خوف سے پارہ پارہ تھا + اور اسیطرح بچ گیا
اور نکل بھاگا وہ شخص جو [illegible] دوڑنے والا + اور [illegible] والا اور تیز بھاگنے والا
[illegible] بعد ازان رسول [illegible] اور فرمایا کہ کعب فلانی

مدینہ میں تشریف لائے اور اہل مدینہ باہم مختلط تھے اُن میں سے مسلم تھے جو دعوت اسلام پر جمع ہوے
تھے مگر اُنمین سے اہل جمعیت و اہل حصون تھے اور اُنمین حلیف بھی تھے واسطے دو قبیلہ اوس و خزرج کے پس
رسولخدا صلعم جب مدینے مین تشریف لائے تو اُن سب کی نیکو خواہی چاہی اور اُنکو مصالحہ باہمی پر طلب کیا اور
اُسوقت حال یہ تھا کہ اگر کوئی مسلم تھا تو اُسکا باپ مشرک تھا اور سارے مشرک اور یہود اہل مدینہ رسول خدا
صلعم اور اصحاب کو بایذا ے شدید ستاتے تھے پس حق تعالی نے اپنے نبی اور تمام مسلمین کو اس بات
پر امر بصبر فرمایا اور فرمایا کہ اُن سے عفو کرو اور اُنھین لوگون کے باب مین یہ آیہ نازل ہوئی ولتسمعن
من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم و من الذین اشرکوا اذی کثیرا و ان تصبروا و تتقوا فان ذلک من عزم
الامور ترجمہ سہر آئینہ تم لوگ سنتے ہوا گلے اہل کتاب یعنی یہود سے اور مشرکین سے ایذا ے کثیر یعنی بد زبانیان
انکی وحالانکہ صبر کرنا تمھارا اور تقوی رکھنا لازم ہی کیونکہ یہ امر غالب امور ہی فقط اور انھین لوگون کے
باب مین خدا نے نازل کی یہ آیت ود کثیر من اهل الکتاب الآیہ ترجمہ یعنی آرزو کرتے ہین اکثر مردم
اہل کتاب مین سے کہ بعد ایمان کے تمکو کفر کی طرف پھیرین باعث حسد درونی کے پس جب کہ ابن الاشرف
ایذا رسانی نبیؐ اور اصحاب نبی سے باز نہ آیا اور غلبہ مسلمین کی خبر اُسکو پہونچی تھی جب زید بن حارثہ بدر سے
خوشخبری فتح لائے کہ مشرکین قتل ہوے اور اکثر اسیر ہوے و بالآخر ابن الاشرف نے بچشم خود دیکھا کہ بندی
بندھے ہوے آئے ہین تو سرنگون اور ذلیل ہوا اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ واے تم پر واللہ آج کے روز شکم
زمین تمھارے لیے بہتر ہی پشت زمین سے یعنی زمین پر چلنے سے قبر مین جانا بہتر ہی کہ ایسے لوگ سرداران
مردم قتل کیے گئے اور اسیر ہوے پس تمھارے نزدیک کیا ہی اور کیا تمھاری راے ہی لوگون نے کہا ہم
جب تک زندہ ہین ہمکو محمدؐ سے عداوت ہی اُسنے کہا تم کیا ہوے کہ ہر آینہ قوم اُنکی غالب آئی اور ظفریاب
ہوئی ولیکن مین قریش کے پاس جاتا ہون اور اُنکو برانگیختہ و آمادہ جنگ کرتا ہون اور اُنکو انکے مقتولون کو
یاد دلا کر رُلاتا ہون کیا عجب ہی کہ وہ لوگ نادم ہوکر خروج کرین تو مین بھی اُنکے ہمراہ خروج کرون پس ابن الاشرف
یہ کہکر مدینے سے چلا اور مکے مین پہونچ کر پاس ابو وداعہ جبیرۃ السہمی کے جس کی زوجہ عاتکہ بنت اسید بن ابی
العیص تھی مقیم ہوا اور قریش کے مرثیے مین اشعار کہتا تھا شعر طحنت رحا بدر لمهلك اهله + و لمثل بدر
تستهل و تدمع + قتلت سراة الناس حول حياضه + و ذلا يبعد ان الملوك تصرع + و يقول اقوام اذل
بسخطهم ان ابن اشرف ظل كعب يجزع + صدقوا فليت الارض ساعة قتلوا + ظلت تسيخ باهلها
و تصدع + لم قد اصيب بها من ابيض ماجد + و هي البهمة يأوي اليه الضيع + طلق اليدين
اذا الكواكب اخلفت [illegible] بسود و يربع + انبئت ان [illegible]

سلکان بن سلامہ اور حارث بن اوس اور ابوعبس بن جبیر تھے اور ان لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ ہم
اسکو قتل تو کرینگے مگر ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم اُس سے کچھ باتین کرینگے کیونکہ ہمارے تئین اُس سے کرنی ضرور
ہونگی (یعنی خدع وحیلہ) حضرت نے فرمایا اچھا باتین کرو پس ابونائلہ پاس کعب کے گئے جب اُسنے انکو دیکھا تو شان
اُنکی اُسکو دگرگون نظر آئی اور ترسان و ہراسان ہوا اس بات سے کہ ایسا نہو اسکے پیچھے لوگ کمینگاہ
مین ہون پس ابونائلہ نے کہا کہ تیری طرف میرے تئین ایک حاجت پیش آئی ہی اور اُسوقت کعب کی
مجلس مین اُسکے قوم کی جماعت بیٹھی تھی تب کعب نے کہا میرے نزدیک آ اور اپنی حاجت سے مجھے خبر دے
مگر اُسوقت رعب سے رنگ اُسکا متغیر تھا اور ابونائلہ و محمد بن مسلمہ اُسکے برادر رضاعی تھے پس دونون نے
اُس سے باتین کین اور دونون نے اشعار پڑھے اور کعب خوش ہوتا تھا اور درمیان مین کہتا جاتا تھا کہ تمھاری
وہ حاجت کیا ہی مگر ابونائلہ اسکے سامنے اشعار پڑھ رہے تھے یہان تک کہ پھر کعب نے کہا آخر حاجت
تیری کیا ہی شاید تو یہ چاہتا ہی کہ جو لوگ میرے پاس ہین وہ اُٹھ جاوین پس جب قوم نے یہ بات سنی تو
وہ اُٹھ گئے تب ابونائلہ نے کہا مجکو ناگوار تھا کہ قوم ہمارے سر کلام کو سُنین اور مظنہ بد کرین ای
کعب آنا اس شخص یعنی محمد کا گویا ہمپر منجملہ بلایا کے ہی کہ ہم سے عرب نے حرب کیا اور ہمپر تیراندازی کی
ایک کمان سے یعنے ہم اور سب عرب گویا کہ ہم کمان مخبس ہین اور ہماری راہون کو ہمسے قطع کیا
اور ہمارے نفوس نے تعب و رنج اُٹھائے اور عیال ہمارے ضائع ہوے اور ہمنے صدقہ لینا اختیار کیا
تو باوجود اسکے پھر ہم کو اسقدر میسر نہین ہوتا کہ ہم سیر ہو کر کھا دین تب کعب نے کہا واللہ تحقیق کہ مین
بھی یہی باتین تجھسے کیا چاہتا تھا ای ابن سلامہ اب قریب ہی کہ امر و لایت و ریاست اسکی طرف یعنی رسولخدا
صلعم کے ہوا چاہتی ہی ابونائلہ نے کہا کہ میرے ساتھ چند شخص ہین میرے اصحاب مین سے وہ بھی میری راے
پر ہین میرا ارادہ ہی کہ انکو بھی تیرے پاس بلاؤن کہ ہم تجھسے باہم خرید و فروخت گندم و تمر کا کرین اور اس باب
مین تو ہمارے ساتھ احسان کرے اور رہن کر بینگے ہم تیرے پاس جو چیز تیرے نزدیک موافق ہو تب کہا کعب نے
آگاہ ہو کہ بردار خانہاے ہمارے پُر ہین تمر قسم عمدہ سے عجوہ قسم عمدہ ہی پر مغز اور دلدار کہ اُسمین دانت غائب
ہو جاتے ہین یعنے سما جاتے ہین آگاہ ہو ای ابونائلہ مین نہین چاہتا تھا کہ تجکو ایسی زحمت مین دیکھون کیونکہ
تو میرے نزدیک مکرم ترین مردم سے ہی تو میرا برادر ہمشیر ہی کہ مین نے اور تو نے ایک پستان سے دودھ پینے
مین حصہ [illegible] کی ہی تب ابونائلہ سلکان سے کہا جو باتین [illegible] تجھسے کہا ہین اسکو پوشیدہ رکھ ذکر
اسکا کسی [illegible] باتین آپس سے ایک [illegible] تو اپنے دل کی
[illegible] کے بارے مین تیرا کیا ارادہ ہی
[illegible]

عاتکہ کے مین اُترا ہو تب حسان نے اشعار ہجو تکرو بان کی جنانچہ شعر کہا شعر الا ا بلغا عنی اسید ا
رسالۃ + فخالک عبد بالسراب مجرب + لعمرک ما اوفی اسید بجارہ + ولا خالد ولا مفاضۃ
زینب + وعتاب عبد غیر موف بذمہ + کذاب سون الرای فرد مدرب + الا ابلغا الخ
(مترجم کہتا ہو ابلغا تثنیہ ہو کہ عرب اپنے اشعار مین اکثر خطابات مین استعمال صیغہ تثنیہ کا کرتے ہین۔
کبھی وزن کی شعر کی رعایت سے الف زائد لاتے ہین) یعنے آگاہ ہو کہ اُسید کو میری طرف سے یہ
پیام پہونچا دو + کہ خال تیرا غلام اور مکر وفریب مین آزمودہ تھا + قسم ہو زندگانی کی کہ اُسید اپنے ہمسایہ
اور اپنے ذمیون کے ساتھ وفا کرنے والا نہ تھا + اور نہ خالد ایسا تھا اور نہ مفاضہ زینب ایسی تھی + دمفاضہ
یعنے عورت بڑے پیٹ والی) اور عتاب بھی غلام بیوفا تھا اپنے ذمیون سے + اور وہ بڑا کاذب
اوندھی کھوپڑی والا اور سکھلایا ہوا بدر تھا + غرض کہ جب کہ اشعار حسان بن ثابت جسمین مذمت
کعب اور اُسید بدرعاتکہ کی تھی عاتکہ کو پہونچی تو اُسنے اسباب کعب کا اپنے گھر سے باہر نکال دیا اور کہا
مجکو اس یہودی سے کیا کام ہو کیا تو نہین دیکھتا کہ حسان نے کیسی تشنیع ہما ری کی ہو چنانچہ کعب وہان
سے اپنا اسباب اُٹھالے گیا اور دوسری قوم کے پاس اُٹھ گیا تب حضرت علیہ السلام نے حسان کو
بلوا کر فرمایا کہ کعب فلان فلان جگہ اُترا ہو پس حسان ہمیشہ اُن لوگون کی ہجو کہتے تھے یہان تک
کہ اُنھون نے بھی اسکا رخت اقامت اپنے یہان سے پھینک دیا پھر جب کہ کعب نے کہین ٹھکانا نہ پایا
تو مدینے مین چلا آیا جب رسول خدا صلعم کو اس کے آنے کی خبر ہوئی تو حضرت نے دعا کی اللّٰھم
اکفنی ابن الاشرف بما شئت فی اعلانہ الشر وقولہ الاشعار کہ ای پروردگار میرے تو کفایت
و مکافات کر میری جانب سے ابن اشرف کو جس طرح تیری مشیت ہو اُس بارہ مین کہ اُس نے
اعلان شر اور اشتہار اپنے اشعار کا کیا ہو بعد ازان رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ کون میری جانب سے
اُسکو کفایت کریگا اسواسطے کہ اُسنے مجکو بہت ایذا دی ہو تب محمد بن مسلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ
مین اُس سے انتقام کرونگا کہ اُسکو قتل کرونگا فرمایا اچھا تو ہی اس کام کو کر پس محمد بن مسلمہ نے بانتظار
موقع وقت چند روز درنگ کی اور کھانا پینا چھوڑ دیا تب حضرت نے اُنکو بلایا اور فرمایا ای محمد کیا تو نے
ترک آب و طعام کیا ہو اُنھون نے کہا ہان یا رسول اللہ اسواسطے کہ مین نے آپ سے قتل کہا اور نہین
جانتا ہون کہ مین اسکو وفا کرسکونگا یا نہین حضرت نے فرمایا ذمہ تیرا صرف کوشش کرنے تک ہی
تجھکو فقط جہد [illegible] ہو اور فرمایا [illegible] معاف [illegible] باب مین
مشورہ کر [illegible]
[illegible] اشخاص قبیلہ اوس سے [illegible]

ملاحظہ
ربیع الاول سنہ ۳ھ
قتل کعب بن اشرف

کی لپٹین لین اور سلسلہ بندی کی اور اُسکے سر کے دونون قرن کو محکم کرکے اپنے اصحاب سے بکار اکہ ان جلدی کرو
اس دشمن خدا کو پس ان سب نے اُسپر تلوارین ماریں کہ تلوارین اُسپر ایک ساتھ پڑین مگر کوئی کارگر نہوئی
بلکہ ایک دوسرے پر پڑی اور کعب ابو نائلہ کو لپٹ گیا محمد بن مسلمہ نے کہا اسوقت مجھے یاد آیا کہ ایک قرولی
میرے تلوار کے میان مین ہے مین نے اسکو جلدی سے کھینچکر اُسکے ناف پر رکھکر زور کیا اور بھونک دیا کہ وہ
چھری اُسکے پیڑو تک اُتر گئی تب اُس دشمن خدا نے ایسی چیخ ماری کہ یہود نے جو جا بجا ٹیلون پر رہتے تھے اُسکے
شور سے متحیر ہوکر ان ٹیلون پر آگ روشن کی اور کوئی ٹیلہ ایسا باقی نہ تھا جسپر روشنی آگ کی نہوئی ہو چنانچہ یہود مین
ابن سینہ ایک یہودی تھا قبیلہ بنی حارثہ سے وہ موقع واردات سے تین میل کے فاصلہ پر رہتا تھا اُسنے
اپنے مقام پر کہا کہ یثرب سے بوے خون ریختہ کی آتی ہے اور ایسا ہوا کہ جب وہ لوگ کعب کو تلوارین مار رہے
تھے تو انمین سے حارث بن اوس کی پنڈلی پر تلوار کعب کی پڑگئی کہ اُسکو مجروح کیا پھر جب قتل کعب سے
فارغ ہو چکے تو سر اُسکا کاٹ لیا اور ہمراہ لیچلے اور چلنے مین بہت جلدی کرتے تھے اس خوف سے کہ شاید یہود جو
بلندی ارصاد نگران ہونگے تو مزاحمت و مضائقہ کرینگے یہان تک کہ ان جماعت مسلین نے بنی امیہ بن
زید کی راہ لی یعنے اُن تک پہونچ گئے کہ وہ سب ہوا رتھے پھر پہونچے قریضہ پاس اور روشنی اُسنکے
آگ کی جو ٹیلون پر یہود نے جلائی تھی بلند تھی بعد ازان سریہ مسلین بعاث مین پہونچا اور جب وہ سب
صرۃ العریض مین پہونچے کہ وہان کی زمین سنگلاخ ہے پس وہان حارث بن اوس کو خون کی قے آئی تو
وہ ٹھہر گیا اور اصحاب کو آواز دی کہ رسول خدا صلعم کو میرا سلام عرض کرنا تب سب اُسکے پاس لوٹ آئے
اور اُسکو سوار کر لیا یہان تک کہ حضرت کی خدمت مین پہونچے اور جسوقت سریہ مسلین بقیع غرقد مین پہونچا
تو سب نے صداے تکبیر بلند کی اور اُسوقت شب کو رسول خدا صلعم نماز پڑھ رہے تھے جب آواز انکی تکبیر
کی سنی تو خود بھی تکبیر کی اور پہچانا کہ بے شک لوگون نے کعب کو قتل کیا بعد ازان وہ لوگ جلد قدم
اُٹھاتے ہوے آپہونچے اور رسول خدا صلعم کو باب مسجد پر کھڑے ہوے پایا پس حضرت نے دعا دی کہ
افلحت الوجوہ یعنی تم سب کے مُنھ کو فیروزی اور بقا ہو یعنی تمھارا مُنھ اُجالا رہے ان سب نے جواب دیا
ووجھک یا رسول اللہ یعنی آپ کے مُنھ کو بھی بقا ہو پس ان لوگون نے سر کعب کا حضرت کے روبرو ڈال دیا
حضرت نے اُسکے قتل پر حمد خدا کی بعد ازان لوگ اپنے صاحب حارث کو سامنے لائے حضرت نے اُسکے زخم مین
تھوک ڈال دیا پھر اُسکو اُس زخم سے ایذا نہ ہوئی اور اس معرکہ مین جو اشعار کہ عباد بن بشر نے موزون
کیے ہین اور پڑھے ہین اُنکا مضمون یہ ہے اشعار صرخت بہ فلم یحفل لصوتی + واوفی طالعا من فوق
قصر + فعدت فقال من ھذا المنادی + فقلت اخوک عباد بن بشر + فقال محمد اسرع الینا +

کرنا چاہتا ہون کعب نے کہا ای ابا نائلہ تم لوگ جو مجھ سے رہن کیا چاہتے ہو تو کیا اپنی زنان وفرزندان کو میرے
پاس رہن کروگے اُسنے کہا کیا تو ہماری تفضیح چاہتا ہی اور کیا تو ہمارے اسرار امر کو ظاہر کریگا ولیکن ہم تیرے پاس
حلقہ رہن کرینگے یہانتک کہ تو راضی ہو کعب نے کہا حلقہ مین البتہ صورت وفا ہی اور معنی حلقہ بقاف انگشتری
یا نقش یعنے خاتم و مہر اور احتمال ہی کہ وہ لفظ حلفہ بفا ہو یعنی حلف حلیف ہونا جیسا کہ معمول عرب تھا پس ابو
نائلہ وعدہ پھر آنے کا کرکے اُسکے پاس سے نکلے اور اپنے اصحاب کے پاس آئے اور اُنسے مشورہ کیا کہ شام کو
حسب وعدہ پاس کعب کے جمع ہوکر آنا چاہیے بعد ازان یہ لوگ وقت عشا خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر
ہوئے اور ماجرائے فیمابین سے حضرت کو مطلع کیا اور ابو نائلہ اپنے ہمراہیون کے ہمراہ بقیع مین گئے بعد ازان
لوگون کو روانہ کیا اور کہا جاؤ خدا کے توکل پر کہ وہ تمکو برکت عطا کرے اور تمھاری اعانت کرے اور بعضے
کہتے ہین کہ اُنکو بعد نماز عشا کے بھیجا اور وہ چاندنی رات تھی مثل دن کے روشن کیونکہ شب چہاردہم ربیع الاول
کی تھی اور وہ پچیسوان مہینا سال ہجرت سے تھا پس وہ لوگ اُسوقت چلے اور ابن اشرف کے یہان آئے جب
اُسکے محل کے نیچے پہونچے تو ابو نائلہ نے اُسکو آواز دی اُسوقت ابن اشرف اپنی زوجہ کے پاس تھا اور کسی عرصہ
مین اُسکی نئی شادی ہوئی تھی کہ وہ اپنی دلھن کے پاس سے یکایک اُٹھا تو اُسکی زوجہ نے گوشہ لحاف کا پکڑ لیا
اور کہا تو اسوقت کہان جاتا ہی تو مرد مبارز ہی ایسے شخص کے دشمن بہت ہوتے ہین پس تجھسا آدمی چاہیے
کہ اسوقت گھر سے نہ نکلے اُسنے کہا مجھسے وعدہ کیا ہی اور وہ میرا بھائی ابو نائلہ ہی واللہ وہ تو ایسا مہربان ہی کہ اگر
مجکو سوتے ہوئے پاتا تو بلحاظ میری تکلیف کے مجکو نجگاتا بعد ازان لحاف کو جو مثل دولائی کے موتا ہی ہاتھ کے
جھٹکے سے چھوڑ کر یہ کہتا ہوا باہر چلا کہ اگر جوانمرد برچھیون کے سامنے بلایا جاوے تو چاہیے کہ بلا تامل حاضر ہو
بعد ازان اُنکے پاس آیا اور اُنسے ملاقات بدعائے تحیۃ کی کہ احیاکم اللہ یعنی تمکو خدا جیتا رکھے یہ کلمہ بجاے سلام
قبل سلام معمول عرب تھا بعد ازان سب باہم بیٹھے اور ایک ساعت باتین کین تا آنکہ کعب اُنسے مائل بانبساط ہوا تب
اُن لوگون نے کہا ای ابن اشرف آیا ہو سکتا ہی کہ مقام شرج العجوز تک تو چلے کہ وہان ہم تم باہم باتین کرین اور
بقیہ شب وہین باتون مین بسر کرین پس وہ سب وہان سے نکلے اور چلے جب قریب مقام شرج پہونچے تو ابو
نائلہ نے اپنا ہاتھ کعب کے سر مین لگایا اور رفق ومحبت سے کہا ای ابن اشرف تیرے عطر کی کیا خوب خوشبو ہی
کہ ہم تک اُسکی مہک چلی آتی ہی اور یہ تھا کہ کعب سر مین تیل جو لگاتا تھا اُسمین مشک و عنبر پانی سے گھس کر
ملاتا تھا بلکہ اُسکو بطور افشان یا مثل ضماد صندل کے دونون کنپٹی پہ جماتا تھا اور اُسکی زلفین بہت خوب تھین
بعد ازان [illegible] ابو نائلہ نے پھر ایسا ہی کیا کہ ہاتھ زلفون مین لگایا اور خوشبو کی
مدح کی اور کعب [illegible] یہان تک کہ ابو نائلہ نے دونون ہاتھونکی [illegible]

حلیف تھا کہ آخر کو حویصہ ایمان لایا چنانچہ محیصہ نے سنینہ پر حملہ کر کے اسکو قتل کیا پس حویصہ جو سنینہ کا حلیف تھا محیصہ کو مارنے لگا اور وہ محیصہ سن دار زیادہ تھا اور کہتا تھا ای دشمن خدا تو نے سنینہ کو کیون قتل کیا کیا واللہ تیرے پیٹ مین چربی بہت ہے اسکے مال سے یعنی تو اُس سے بڑا مالدار ہی محیصہ نے کہا واللہ جس شخص نے مجھے اسکے قتل پر مامور کیا اگر وہ تیرے قتل کو مجھے امر کرتا تو مین تجھے بھی قتل کرتا حویصہ نے کہا بھلا اگر محمد صلعم تجکو میرے قتل کے لیے امر کرتے تو آیا تو مجھے قتل کرتا یعنی تو میرے قتل کرنے مین بھی انکا حکم بجا لاتا اُسنے کہا ہان مین انکا بھی امتثال امر کرتا تب حویصہ نے کہا واللہ جو دین کہ اس مرتبہ اخلاص کو پہونچا وے خوشگوار ہی پس اُسی روز حویصہ نے اسلام قبول کیا محیصہ نے یہ اشعار کہے راوی نے کہا یہ بات ثابت ہی مین نے کسی کو نہین دیکھا کہ اس روایت کو دفع کرے شعر یلوم ابن امی لو امرت بقتلہ + لطبقت ذفراہ بابیض قاضب + حسام کلون الملح خالص صقلہ + متی ما تصوبہ فلیس بکاذب + وما سرنی ان اقتلک طائعا + وان لی ما بین بصری و مارب + یعنی میرا مان جایا حویصہ مجھے ملامت کرتا ہی قتل سنینہ پر حالانکہ اگر مین خود اُسی کے قتل پر نبی کی طرف سے مامور ہوتا تو جدا کر دیتا مین اُسکے دونون طرفون سر کو تلوار کاٹنے والی سے اور وہ تلوار ایسی ہو کہ رنگ اُسکا مثل سفید نمک کے ہی کہ نہایت صاف ہی صیقل اُسکا اور جب تو اُسکو راست سینے علم کرے تو وار اُسکا جھوٹھا نہین ہوتا یعنی خالی نہین جاتا اور نہین خوش آتا ہی مجکو قتل کرنا تیرا بطیب خاطر اگرچہ اُسکی عوض مین میرے لیے حاصل ہو ما بین شہر بصری و مارب کا یعنی باوجود اسقدر حاصلات کے قتل تیرا مجھے خوش نہین آتا لیکن اگر رسول خدا صلعم مجکو حکم تیرے قتل کا کرتے تو لامحالہ مین تجکو قتل کرتا الغرض یہود اور مشرکین جو انکے شریک تھے بہت گھبرائے اور خدمت مین رسول خدا صلعم کے صبح کو آئے اور کہنے لگے کہ صاحب ہمارا ابن الاشرف جو ہمارے سردارون مین ایک سردار تھا وہ رات کو اپنے گھر سے نکلا فریب و ناگہانی سے مارا گیا کوئی جرم و خطا اُس کی ہمکو معلوم نہین ہوئی فرمایا رسول خدا صلعم نے اگر وہ بجائے خود قائم رہتا جیسا کہ اور لوگ غیر اُسکے جو اُسکی رائے پر ہین تو ناگہانی سے مارا نہ جاتا ولیکن اُسنے ہم کو اذیت پہونچائی اور ہماری ہجو مین اشعار موزون کیے وحالانکہ تم مین سے کسی نے ایسا کام نہین کیا والا اُسکے لیے بھی تلوار ہی وبعد ازان حضرت نے انکو بلوایا کہ انکے درمیان مین ایک نوشتہ لکھا جاوے تاکہ جو کچھ اُسمین لکھا جاوے اُسی کی طرف منتہی رہین پس وہ لوگ گھر مین رصلہ بنت حارث کے جمع ہوے اور زیر درخت خرما بیٹھ کر سب نے ملکر ایک نوشتہ درمیان اپنے اور رسول خدا صلعم کے لکھدیا الغرض جملہ یہود روز قتل ابن اشرف سے ترسناک وخوف زدہ اور ذلیل وخوار رہے اور کہا [illegible] حدیث بیان [illegible] اپنے باپ سے کہ مروان بن

نقد جئنا التشکر نا ولقریت وتر قدنا فقد جئنا سفاھا بنصف الوسق من حب وتمر وھلیا ا دمعنا رھنا
محمد ھل الشھران وفاو نصف شھر فقال معاشر شبعوا وجاعوا لقد عدموا الغنی من غیر فقر واقبل نحونا
یھوی سریعا وقال لنا لقد جئتم لامر وفی ایماننا بیض حداد مجربة بھا الکفار نفری فعانقہ ابن مسلمۃ
المرادی بہ الکفان کاللیث الھزبر وشد بسیفہ صلتا علیہ فقطرہ ابوعبس بن جبر وصلت
وصاحبای فکان لما قتلناہ الخبیث کذبح عنز ومر وبراسہ لفر کرام ھم ناھوک من صدق
وبر وکان اللہ سادسنا فانا بافضل نعمة واعز نصر یعنی مین نے کعب کو شور سے پکارا مگر اُسنے میری
آواز کی کچھ پروا نکی اور چڑھ گیا واسطے اشراف یعنی جھانکنے کے لیے بالاے قصر سے پھر مکرر مین نے پکارا تو
اُسنے کہا یہ پکارنے والا کون ہی مین نے کہا مین تیرا بھائی عباد بن بشر ہون پھر محمد بن مسلمہ نے کہا تو ہمارے
پاس جلد آ کہ ہم تیرے یہان آئے تاکہ تو ہماری قدر و منزلت کرے اور مہمانداری کرے اور تو ہمارے ساتھ
بخشش و نوازش کر بوزن نصف وسق کے دانہ غلہ یا تمر سے کہ ہم تیرے یہان گرسنہ آئے ہین اور
یہ ہماری زرہ ہی کہ ہم رہن کرتے ہین تو اسکو لے اگر وفا کرے وہ زرہ واسطے ایک ماہ یا نیم ماہ کے پھر تب
لوگ بولے کہ یہ لوگ جو گرسنہ ہین اور بھوکے آئے ہین تو البتہ معدوم الغنی ہین بدون فقر کے (یعنی اسوقت
عدم غنا و ناداری انکی محتاجگی سے نہین ہی کہ ہمیشہ کے محتاج ہون بلکہ تنگدستی اتفاقیہ ہی) یہ سُن کے
کعب ہماری طرف بہت جلد متوجہ ہوا اور ہم سے بولا البتہ تم کسی کام کے لیے آئے ہو پھر شاعر کہتا ہی
کہ اور ہمارے ہاتھون مین سیف درخشان تھی اور وہ آزمودہ تھی کہ اس سے کفار کو ہم قطع و قتل
کرینگے ناگاہ ابن مسلمہ مرادی نے اسکو اپنی آغوش مین لپٹا لیا کہ دونون ہاتھ ابن مسلمہ کے مثل شیر
زبردست کے تھے آخر ابن مسلمہ نے اپنی سیف مسلول سے اُسپر حملہ کیا اور ابوعبس بن جبر نے اسکا
خون بہایا اور مین نے اور میرے دونون یارون نے بھی تلوار کھینچی پھر جب ایسا ہوا کہ ہمنے اس خبیث
کو مثل گوسپند کے ذبح کیا تو سر اسکا اشخاص کرام کاٹ لیگئے کہ وہ بالغ و کامل ہین صدق و نیکوکاری
مین اور چھٹا ہمارا اللہ تھا یعنے ہم اور محمد بن مسلمہ وغیرہ پانچ آدمی تھے اور چھٹا ہمارے ساتھ اللہ
جل شانہ تھا پھر ہم لے پھرے بہترین نعمت اور برترین نصرت کو اور جب کہ شب قتل ابن الاشرف تمام
ہوئی تو اسکی صبح کو رسول خدا صلعم نے حکم عام دیا کہ جب تم لوگ کسی کو یہود مین سے قابو مین پاؤ تو
اُسکو قتل کرو تو یہود پر خوف طاری ہوا کہ کوئی رئیس اُن کے روسا مین سے گھر سے نہ نکلا اور نہ کچھ کلام
کیا اور نہ کمربندی کی اور اندیشہ کرنے لگے اس بات سے کہ مثل ابن اشرف کے کہین شب باشی
یا شب گذاری کریں [illegible] مسعود کا

اور انہین سے جس شخص نے سب کو جمع کیا ہی وہ دعثور بن الحارث بن محارب ہی پس رسول خدا صلعم نے بھی
مسلمین کو طلب کیا کہ وہ چار سو پیادے تھے اور پچاس آدمی اور تھے کہ انکے پاس گھوڑے تھے پس حضرت
صلعم ان سب کو ہمراہ لیکر نکلے اور مقام مقا کو جا لیا پھر وہانسے جنت کی گھاٹی کو چلے پھر وہان سے ذوالقصہ
کو جا پہونچے وہان ایک شخص کو جماعت باغیون مین سے پایا اسکا نام جبار تھا بنی ثعلبہ مین سے مسلمین نے اس
سے پوچھا تو کہان کا ارادہ رکھتا ہی اُسنے کہا یثرب کو جاتا ہون لوگون نے کہا یثرب مین تیری کیا حاجت ہی
اُسنے کہا میرا ارادہ ہی کہ مین وہان جا کر اپنی بود و باش کی جگہ دیکھ آؤن یعنی جسطرح قافلہ اعراب کی طرف
سے زائد مقرر ہوتا ہی کہ وہ کسی وادی مین جا کر جا لے اور وہ تجویز کر آتا ہی پس مسلمین نے کہا کسی جماعت پر تیرا گذر
ہوا ہی یا تجکو کچھ خبر تیرے قوم کی پہونچی ہی اُسنے کہا مین نے کسی جماعت کو تو نہین دیکھا مگر مجکو اسقدر خبر معلوم ہوئی
ہی کہ دعثور بن الحارث اپنی قوم کے چند آدمیون کے ساتھ کہین گوشہ گیر ہی پس لوگ اُسکو حضرت صلعم کی خدمت
مین لے گئے تو حضرت نے پہلے اُسکو طرف اسلام کے دعوت کی اُسنے اسلام قبول کیا اور کہا یا رسول اللہ وہ
لوگ ہرگز آپکا سامنا نہ کرینگے اگر وہ لوگ اسطرف گذر کرنا آپکا سُنین گے تو پہاڑون کی چوٹی پر بھاگ جاوینگے
اور مین ہمراہ آپ کے چلتا ہون اور آپ کو لے چلتا ہون اور بتلاتا ہون شقوق جبال کو جہان وہ لوگ چھپے
ہین پس حضرت صلعم اُسکو ہمراہ لیچلے اور اُسکے ساتھ بلال کو لگا دیا تو وہ لیچلا اُسکو ایسی راہ پر کہ ایک ٹیلے سے
اُنکے سرون پر قریب تر اُتار لایا اور اعراب وہان سے بھاگ کر بالا کوہ ہو رہے اور آگے اس سے تھوڑا عرصہ ہوا
تھا کہ وہ اپنے چرائی کے جانورون کو غائب کر چکے تھے اور پہاڑ کی چوٹی پر چراگاہون مین ہنکا چکے تھے پس یہان
حضرت سے کسی کی ملاقات نہوئی مگر یہ کہ وہ لوگ قلہ کوہ نظر آتے تھے آخر کار حضرت وہان سے ذا امر مین پھر آئے
اور لشکر گاہ مین اُترا اور اُنکو وہان مینھ نے لیا کہ خوب پانی برسا اور اُسیوقت رسول خدا صلعم واسطے قضائے
حاجت کے تشریف لے گئے تھے کہ پانی برسنے لگا سارے کپڑے تر بتر ہو گئے تب حضرت نے وادی ذا امر کو اپنے
اور اصحاب اپنے کے بیچ مین کر کے یعنی اس وادی کے حجاب مین کپڑے اپنے اُتارے اور پھیلا دیے تا خشک
ہو جاوین اور کپڑون کو ایک درخت پر ڈال دیا تھا اور اسی درخت کے ایک جانب زمین پر آپ لیٹ گئے اور آرام
فرمایا اور وہ اعراب وہان سے جو کچھ یہان حضرت کرتے تھے سب دیکھتے تھے اُن اعراب نے دعثور سے
کہ وہ انکا سردار اور انہین بڑا شجاع تھا کہنے لگے کہ اب محمد تیرے امکان اور قابو مین آگیا اور اپنے اصحاب
سے جدا اور تنہا ہی وہان سے اگر اپنے اصحاب کو پکارے گا اور استغاثہ کریگا تو وہ لوگ اپنی فریاد و مدد کو نہین پہونچ
سکتے [illegible] پہونچین گے
چنانچہ [illegible]

جب مدینہ پر حاکم تھا ایک روز اُسنے اپنی مجلس مین کہا کہ ابن اشرف کیونکر قتل ہوا تھا اسوقت اُس مجلس مین
ابن یامین حاضر تھا اُسنے کہا ناگہانی اور فریب سے مارا گیا اور محمد بن مسلمہ شیخ بزرگ تھے وہ بھی بیٹھے تھے اُنہون
نے مروان کی طرف خطاب کرکے کہا کہ ای مروان کیا رسول خدا صلعم تیرے زعم مین غادر تھے واللہ ہمنے ابن اشرف
کو نہین قتل کیا مگر بحکم رسولخدا صلعم واللہ سوائے مسجد کے کسی گھر کی چھت مجکو اور تجکو جگہ نہ دے گی یعنی خدا تعالی
مجکو اور تجکو ایک گھر مین جمع نہ کرے سوائے مسجد کے واما تو ای ابن یامین پس خدا کی جانب سے مجھپر واجب ہی کہ
اگر تو مجھسے اپنے تئین چھوڑا کر بھاگے اور مین تجھے پکڑنے کی قدرت رکھتا ہون اور میرے ہاتھ مین تلوار بھی ہو
تو مین تجکو قتل کرون پس اُس روز سے ابن یامین ایسا خوف زدہ ہوا کہ کبھی قبیلہ بنی قریظہ سے باہر نہین نکلتا
تھا اور جب کہین جانا اسکو منظور ہوتا تھا تو کسی آدمی کو آگے بھیجتا تھا کہ محمد بن مسلمہ کو دیکھتا رہے اور جب وہ
اپنے کسی کھیت یا پانی پر ہوتے تھے تب ابن یامین اپنی کسی قضائے حاجت کو نکلتا تھا و بعد ازان پھر چلا جاتا
تھا والا یون نہین نکلتا تھا اسی عرصہ مین ایک روز محمد بن مسلمہ ایک جنازہ کے ساتھ تھے اور ابن یامین بھی
البقیع مین موجود تھا پس محمد نے اس نعش کو دیکھا کہ اُسپر جریدہ سبز ہی یعنی چھڑیان تازی دیکھین جسکو جریدہ سدر
کہتے ہین اور وہ نعش عورت کی تھی تو محمد بن مسلمہ اُسکے پاس آکر جریدہ کو کھولنے لگے پس لوگ اُنکے سامنے
آگئے اور کہنے لگے اے ابا عبد الرحمان یہ تو کیا کرتا ہی ہم لوگ تیری طرف سے کفایت کرتے ہین مگر محمد نے
ابن یامین کے پاس جا کر اسکو چھڑیان چھڑیان مارنی شروع کین یہانتک کہ سارے جریدے اُسکے سر و منہ پر
ٹوٹ گئے اور یہانتک مارا کہ اُسکے بدن مین کوئی عضو صحیح و سالم باقی نہ رہا بعد ازان چھوڑ دیا کہ اُس مین
کچھ طاقت و قوت باقی نہ رہی تھی اور کہا واللہ اگر اسوقت مجھے تلوار ملتی تو مین تجکو قتل کرتا

غزوہ غطفان ذاامر یعنے بمقام ذاامر

چنانچہ یہ غزوہ ماہ ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا کہ رسولخدا صلعم نے روز پنجشنبہ
تاریخ بارھوین ربیع الاول کے خروج فرمایا اور مدینے سے گیارہ روز غائب یعنی باہر رہے **واقدی**
نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن زیاد بن ابی ہندہ نے اس کو خبر دی زید بن ابی عتاب نے
اُسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی عثمان بن الضحاک بن عثمان نے اُس سے حدیث بیان کی عبد الرحمان
بن محمد بن ابی بکر نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اور منجملہ ان رواۃ کے بعضون نے بعض پر اس حدیث
مین کچھ کچھ زیادہ بیان کیا ہی اور سوائے انکے اور رواۃ نے طرق دیگر سے بھی اس حدیث کو بیان کیا ہی
چنانچہ کہا راویون نے کہ جب رسول خدا صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ ایک جماعت نے قبیلہ بنی ثعلبہ و محارب سے
بمقام ذی امر جمعیت کی [illegible] تاخت شبخون مارین

کل سکے روز متفرق ہو کر اپنے اپنے مقام پر لوٹ گئے تب حضرت نے اُسکے محبوس رکھنے کا کیا اور اُسی سکے قوم سے ایک شخص کی حوالات مین سپرد ہوا بعد ازان وہان سے کوچ کیا تا آنکہ بحران مین پہونچے دیکھا کہ فی الواقع وہان کوئی نہ تھا پس کئی روز مقام کرکے وہان سے پھرے اور جب کہ کوئی کید و مکر اس قوم کا پایا اس قیدی کا پایا نہ گیا تو اسکو قید سے رہا کیا اور اس واقعہ مین غیبت حضرت کی مدینے سے دس روز کی تھی اور اس عرصہ مین ابن ام مکتوم حسب استخلاف رسول خدا صلعم کے مدینے مین خلیفہ مقرر رہے تھے

ذکر سریۃ القردہ

سریہ اُس لشکر کو چک کو کہتے ہین جس کے ہمراہ رسول خدا صلعم نہ ہوتے تھے بلکہ اُس مین کوئی اور امیر و سرگروہ مقرر کیا جاتا تھا چنانچہ اُس سریہ مین زید بن حارثہ تھے اور یہ اول سریہ ہی جسمین امیر و سرگروہ زید تھے اور روانگی لشکر کی روز ہلال ماہ جمادی الآخر کے ہوئی کہ یہ ستائیسوان مہینا ہجرت سے تھا **واقدی** نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی محمد بن الحسن بن اسامہ بن زید نے اپنے اہل سے کہ وہ لوگ بیان کرتے تھے اس ذکر کو کہ قریش لوگ شام کے رستے سے حذر کرتے تھے اور اُدھر کی آمد و شد سے ڈرتے تھے اسلیے کہ وہ لوگ قوم تاجر تھے انکو رسول خدا صلعم اور اُنکے اصحاب کی جانب سے بڑا اندیشہ تھا چنانچہ صفوان بن امیہ نے آپس کے مشورہ مین کہا کہ ہر آئینہ محمد اور اُسکے اصحاب نے ہماری تجارات اور تجارت کے مقامات کو ناقص کر دیا ہی پس ہم نہین جانتے ہین کہ اُسکے اصحاب سے کیا چارہ کرین کہ وہ ہمیشہ ساحل مین یعنی دریا کے کنارے کنارے کچھارون اور ترائی مین آیا کرتے ہین اور اہل ساحل اُنسے مصالحہ رکھتے ہین اور اُنکی رعایا بھی اُنکے شریک ہین تو ہم نہین جانتے کہ کدھر سے آمد و شد کرین اور اگر ہم قیام رکھین تو اصل مال کھا جاوینگے اور ہم جو اپنے ان گھرون مین پڑے رہینگے تو یہان ہمارے لیے کوئی صورت بقا نہین ہی اور نہین ہی بود و باش ہماری ان گھرون مین مگر از روے تجارت کے کہ شام سے ارض حبشہ تک ایام گرما و سرما مین بطریق تجارت آمد و رفت رکھتے ہین تب اسود بن المطلب نے اُس سے کہا کہ پھر راہ ساحل سے کنارہ کر اور رستہ عراق کا اختیار کر صفوان نے کہا مین اُس رستے سے واقف نہین ہون ابو زمعہ نے کہا کہ انشاء اللہ مین تیرے لیے ایک رہبر ٹھہرا دونگا کہ وہ اس طرف کا رہبر ہی اور اس راہ سے آتا جاتا ہی اُسکی آنکھ باریک بنا دور بین ہی صفوان نے کہا وہ کون ہی اُسنے کہا فرات بن حیان العجلی کہ وہ رستہ اُسکا منجا ہوا ہی اور اکثر اُدھر آیا گیا ہی صفوان نے کہا خدا یہ تدبیر نہایت خوب ہی پس فرات کو میرے پاس بھیجدے چنانچہ وہ آیا تو صفوان نے کہا کہ مین شام کے [illegible] کا ارادہ [illegible] کہ [illegible] ناقص کر دیا کہ ہمارے قافلہ [illegible] رجانا لگا

ہوئے حضرت کے بالین پر جا پہونچا اور میان سے تلوار کھینچکر سرہانے کھڑا ہوا اور کہنے لگا ای محمد اب آج تجکو مجھسے کون بچا سکتا ہی حضرت نے فرمایا حق سبحانہ تعالی بچاتا ہی اُسوقت جبرئیل علیہ السلام نے اُسکے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ تلوار اُسکے ہاتھسے چھوٹ پڑی اس تلوار کو حضرت نے اُٹھالیا اور اُسکے سر پر اُٹھائی اور فرمایا اب آج تجکو کون میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہی اُسنے کہا فی الواقع نہین کوئی بچا سکتا یہ کہکے اُسنے کلمہ شہادتین پڑھا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ سواے حق تعالے کے کوئی دوسرا لائق پرستش نہین ہی اور گواہی دیتا ہون کہ محمد بے شک رسول اُسی خدا کا ہی اور کہا واللہ اب کبھی مین لوگون کو آپ پر جمع نہ کرونگا تب حضرت نے اُسکی تلوار اُسی کو دیدی اور وہان سے اپنے لشکر کی طرف پھرے اور دعثور حضرت کے سامنے آکر کہنے لگا کہ بخدا آپ اسوقت مین مجھسے بہتر ہین حضرت نے فرمایا بخدا البتہ مین تجھسے اس بات مین بہتر ہون پھر دعثور اپنی قوم مین آیا سب نے کہا وہ باتین جو تو کہتا تھا کیا ہوئین حالانکہ تو اُسپر قادر ہو چکا تھا اور تیرے ہاتھ مین تلوار بھی موجود تھی اُسنے کہا واللہ ایسا تو تھا ولیکن مین نے ایک شخص سفید رنگ یعنی گورا بدن طویل قامت کو دیکھا کہ اُسنے میرے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ مین چت گر پڑا تو مین نے خوب پہچانا کہ وہ فرشتہ ہی تب مین نے شہادت پڑھی کہ لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ اور مین نے عہد کیا کہ بخدا اب لوگون کو اُسپر جمع نکرونگا پھر تو اُسنے اپنی قوم کو بھی طرف اسلام کے دعوت کرنی شروع کی اُسوقت یہ آیت اُسی کے بارہ مین نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ ہم قوم ان یبسطوا الیکم ایدیہم فکف ایدیہم عنکم ترجمہ یعنی ای اہل ایمان یاد کرو نعمت خدا کو اپنے اوپر جب کہ قصد کیا اُس قوم نے کہ تمھاری طرف دست درازی کرین پس اُنکے ہاتھون کو تمسے روک لیا یعنی اُنکو تمسے باز رکھا اور اُس واقعہ مین حضرت صلعم گیارہ شب مدینے سے غائب یعنی باہر رہے اور اُس عرصہ تک حضرت نے مدینہ مین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا تھا

ذکر غزوہ بنی سلیم بمقام بحران

جو بجانب فرع کے واقع ہی اور چند شبین ماہ جمادی الاول سے جو ستائیسوان مہینا ہجرت کا تھا گذری تھین چنانچہ اس واقعہ مین آنحضرت صلعم دس دن مدینے سے غائب یعنی باہر رہے اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی معمر بن راشد نے زہری سے انھون نے کہا جب رسول خدا صلعم کو خبر پہونچی کہ مقام بحران مین جماعت کثیر قبیلہ بنی سلیم سے جمع ہی تو حضرت نے اُس طرف تیاری کی اور سامان مہیا کیا مگر حضرت نے یہ کچھ ظاہر نہ کیا کہ کدھر جاوینگے پس تین سو آدمی اپنے اصحاب مین سے ہمراہ لیکے نکلے آمادہ سفر ہوے [illegible] قبیلہ بنی سلیم [illegible]

شتران [illegible] سفیان شام سے لایا تھا اب دار الندوہ مین متوقف ہے اور دار الندوہ مکے مین ایک ہنار ہی جسمین قوم مشاورہ کے لیے جمع ہوتے تھے پس وہ سب وہان اسیطرح ٹھہرے ہوے تھے کہ ابو سفیان نے وہان سے انکو حرکت کرنے نہ دی تھی اور وہان سے جدا انہونے دیا تھا تاکہ اہل عیر غائب ہو جاوین اسی عرصہ مین اشراف قریش مثل اسود بن المطلب بن اسد و جبیر بن مطعم و صفوان بن امیہ و عکرمہ بن ابی جہل و حارث بن ہشام و عبد اللہ بن ابی ربیعہ و حویطب بن عبد العزی و حجر بن ابی اہاب یہ سب پاس ابی سفیان بن حرب کے جمع ہوے اور کہنے لگے ای ابو سفیان دیکھ ان کاروان شتر کو جنکو تو لایا تھا اور انکو روک رکھا ہی پس تو جانتا ہی کہ یہ مال اہل مکہ اور مال یتیمان قریش ہی اور وہ سب بطیب خاطر اس کاروان شتران کا ایک لشکر بھاری تیار کر دیتے ہین کہ طرف محمدؐ کے قصد کرین اور تو نے دیکھا کہ کیسے کیسے لوگ قتل ہوے ہمارے پدران و فرزندان اور ہمارے اقربا سے ابو سفیان نے کہا آیا اس بات مین خوشی خاطر قریش کی پائی جاتی ہی سب نے کہا ہان انکی یہی مرضی ہی ابو سفیان نے کہا تو پھر اس امر کے قبول کرنے والون مین اول مین ہی ہون اور بنی عبد مناف میرے ساتھ ہونگے واللہ مین قصاص و بدلا اپنے مقتولون کا لینے والا ہون کہ حنظلہ میرا بیٹا اور اشراف میری قوم کے مارے گئے ہین چنانچہ بدستور وہ گلہ شتران متوقف تھا تا آنکہ طرف احد کے تیاری چلنے کی کی پس ان لوگون نے اپنے عیرات کو بطریق بیع خیار بیع کر ڈالا ابو سفیان نے اسکو وعدہ پر خرید لیا پس وہ اسکے پاس وعدہ پر رہن رہے کہ ہم انکو بیچ کر روپیہ دیا جائیگا یا یہ کہ عیرات کو بیچ ڈالا کہ وہ زر نقد ہو گیا پس وہ عیرات خواہ زر نقد اسکا ابو سفیان پاس رہے اور بعضون سے یون روایت ہی کہ لوگون نے کہا ای ابو سفیان ونٹون کو بیچ ڈال اور منافع اسکا علحدہ رکھ اور گلہ شتر کا شمار مین ہزار شتر کا تھا اور وہ مالیت پچاس ہزار دینار کی تھی و یا کہ مال پچاس ہزار دینار نقد بھی تھا اور انکا معمول یہ تھا کہ اپنی تجارت مین منافع بدل ایک دینار کے ایک دینار لیتے تھے اور متجرہ یعنی جاے خرید و فروخت انکا صرف سرزمین شام تھی تمام اسی کی نواح و اطراف مین خرید و فروخت کرتے پھرتے تھے دوسری سرحد مین تجاوز نہین کرتے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ ابو سفیان نے کاروان شتران بنی زہرہ کا ضبط و قید کر رکھا تھا اسلیے کہ وہ لوگ بدر کے راستے ہی سے پھر گئے تھے یعنی [illegible] تھے اور باقی کاروان شتران جو کچھ مخرمہ بن نوفل کا تھا یا جو کچھ اسکے باپ کی اولاد کا تھا یا جو کچھ بنی عبد مناف بن زہرہ کا تھا وہ سب انھین لوگون کو سپرد کر دیا اسوقت مخرمہ نے اپنے عیر کے لینے سے عذر و انکار کیا تا وقتیکہ عیر بنی زہرہ کا تمام انھین کو سپرد کیا جاے اور اس باب مین اخنس نے بھی کلام کیا کہ کیا وجہ ہی کہ عیر بنی زہرہ کا انکو نہین ملتا اور جمیع قریش کو انکے عیرات دیے جاتے ہین ابو سفیان نے کہا اسلیے کہ بنی زہرہ قریش سے پھر گئے تھے یعنی بدر کے جانے مین راہ سے لوٹ گئے تھے اخنس نے کہا تو ہی نے قریش سے کہلا بھیجا تھا کہ تم لوگ پھر جاؤ

راہ عراق سے کہ اصحاب محمدؐ مین سے ادھر کا گذر نہین ہوتا کہ وہ راہ بلند اور میدان ہے اور میدانون کا حال یہ ہے کہ ہم لوگ ایام سرما مین چلتے ہین اور ان دنون ہمارے تئین حاجت پانی کی کمتر ہے پس صفوان بن امیہ نے سامان سفر کا مہیا کیا تو ابوزمعہ نے تین سو مثقال طلا و نقرہ صفوان کو سپرد کیا اور اکثر مردم خویش نے اپنی اپنی بضاعت سرمایہ اُسکے ہمراہ کر دی اور عبداللہ بن ابی ربیعہ و حویطب بن عبدالعزی باد یگر مردم قریش اُسکے ہمراہ چلے پس صفوان مع مال کثیر نقرہ و ظروف نقرہ کہ اُن سب کا وزن تیس ہزار درہم تھا روانہ ہوا اور سب کے سب ذات عرق کی راہ پر چلے اتفاقاً نعیم بن مسعود الاشجعی کہ وہ اپنی قوم کے دین پر تھا مدینہ کو گیا اور کنانہ بن ابی الحقیق کے یہان محلہ بنی النضیر مین مقیم ہوا اور اُسکے بطریق مہمانی کے شراب پینے مین مشغول ہوا اور اُنکے ساتھ سلیط بن النعمان بن اسلم بھی شریک تھے اور اُس روز تک شراب حرام نہوئی تھی اور سلیط اکثر بنی النضیر کے یہان آتے جاتے تھے اور اُنکے ساتھ شراب پیا کرتے تھے پس ایک روز نعیم نے اس مجمع مین بحالت نشہ شراب حال روانگی صفوان کا بہمراہی قافلہ مع مال کثیر جو اُنکے ہمراہ تھا ذکر کیا پس سلیط اُسی وقت حضور مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہوے اور اس خبر سے مطلع کیا چنانچہ حضرت نے زید بن حارثہ کو سو سوار کے ساتھ روانہ کیا پس اُنھون نے جا کر اُسکا مقابلہ کیا اور قافلہ کو گھیر لیا جو لوگ سردار قافلہ تھے نکل بھاگے ایک یا دو آدمی اُنمین سے اسیر ہو گئے اور قافلہ شتران محمولہ مال کو خدمت نبی صلعم مین حاضر لائے اُسکے پانچ حصے ہوے کہ اس روز پانچوان حصہ یعنے خمس بیس ہزار درہم تھے اور باقی اہل سریہ پر تقسیم کیا گیا اور اسیرون مین وہ ہی فرات بن حیان تھا پس حضرت کے سامنے اُسکو حاضر کیا اُس سے کہا گیا اسلام قبول کر اُس نے قبول کیا پس قتل سے اُسنے امن پائی

غزوہ اُحد

غزوہ اُحد روز دوشنبہ ساتوین شوال بائیسوین مہینے ہجرت کو واقع ہوا اور رسول خدا صلعم نے ایام احد مین ابن ام مکتوم کو مدینہ پر خلیفہ مقرر کر دیا تھا واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ بن مسلم نے اور موسی بن محمد بن ابراہیم بن الحارث نے اور عبداللہ بن جعفر اور ابن ابی سبرہ اور محمد بن صالح بن دینار اور معاذ بن محمد اور ابن ابی حبیبہ اور محمد بن یحیی بن سہل بن ابی حثمہ اور عبدالرحمان بن عبدالعزیز اور یحیی بن عبداللہ بن ابی قتادہ اور یوسف بن محمد الظفری اور معمر بن راشد اور عبدالرحمان بن ابی الزناد اور ابو معشر نے درمیان مجمع اُن اشخاص کے جنکا نام مجھکو معلوم نہین پس ہر ایک نے مجھسے حدیث بیان کی باتفاق جماعت اس حدیث سے اور بعض قوم اُنمین [illegible] مین نے

تمامتر جمع [illegible]

اور بعد اسکے سال کے پھر ایسا ہوگا تو بہتر ہے [illegible] اور اگر قصد دلی وعدے
لیا جاوے تو بہتر ہے ہین کہ تم مجکو وعدہ نصرت سال آئندہ کا ندو اور کہا راوی نے ابوعزہ کے ہمراہ
اور چند آدمی بھی ستھے پس عرب کے پاس آئے اور سب کو جمع کیا اور ثقیف مین پہونچے تو انکو بھی فراہم کیا
جب کہ گشت تمام کر چکے اور مردم عرب جو اُنکے ساتھ تھے ہر جانب سے مجتمع ہو چکے اور حاضر آئے اُسوقت
قریش نے دربارہ ہمراہ لیچلنے سواریان زنانی کے اختلاف کیا واقدی نے کہا مجھے حدیث بیان
کی بکر بن مسمار نے زیاد مولی سعد سے اُسنے تسطاس سے اُسنے کہا کہ صفوان بن امیہ نے کہا کہ زنانی سواریان
لیچلو اور سب سے پہلے مین خود ایسا کرتا ہون اسلیے کہ عورتین برپا کرینگی اس بات کو کہ تم کو یاد دلا وین گی
مقتولان بدر کے تئین اور اُس عہد کو تازہ کرینگی اور ہم لوگ طالب موت ہین ارادہ نہین رکھتے ہین کہ اپنے گھرون
کو زندہ پھر آوینگے یہانتک یا بدلا لیوینگے یا بغیر اسکے مرجاوینگے تب عکرمہ بن ابی جہل نے کہا جو تیرا ارادہ ہے اُسکے
قبول کرنیوالون مین اول مین ہون اور عمرو بن العاص نے بھی اسیطرح سے کہا مگر نوفل بن معویۃ الدیلی
اس امر مین بمضائقہ پیش آیا کہ اے گروہ قریش یہ میری راے نہین ہے کہ اپنے حرم کو دشمن کے حوالہ کرو کیونکہ مجکو
یہ یقین نہین کہ خواہ مخواہ اُنکی شکست ہوگی پس تم لوگ اپنی عورتون کے باب مین فضیحت ہوگے صفوان بن
امیہ نے کہا جو بات قرار پائی ہے اُسکے خلاف کبھی نہوگا پس نوفل ابوسفیان کے پاس آیا اور جو کچھ لوگون
سے دربارہ عورتون کے کہا تھا بیان کیا پس ہند بنت عتبہ نے شور کیا کہ روز بدر تو سلامت رہا اور اپنی
عورتون کے پاس پھر آیا ہان ہم تو ضرور چلین گے اور معرکہ قتال مین ساتھ رہینگے کیونکہ سفر بدر مین مقام جحفہ
سے جو درمیان مکہ و مدینہ کے ہے کنیزین مغنیہ یعنی گانین جنکا گانا باعث تحریک حرب ہوتا ہے پھیری گئین تھین آخر
اُسی روز بہترین مردم مارے گئے ابوسفیان نے کہا مین مخالفت قریش کی نہ کرونگا کیونکہ مین بھی تو انھین مین
سے ہون جو کچھ کیا وہ کیا بالآخر زنانی سواریان ہمراہ لیچلے چنانچہ ابوسفیان بن حرب نے اپنی دونون عورتون کو
ہمراہ لیا کہ ایک ہند بنت عتبہ تھی اور دوسری امیہ بنت سعد بن وہب بن اشیم قبیلہ کنانہ سے اور صفوان
بن امیہ نے بھی اپنی دونون عورتین ہمراہ لین ایک برزہ بنت مسعود الثقفی تھی جو مادر عبداللہ اکبر کی تھی اور
دوسری جورو اسکی بغوم بنت المعذل تھی قبیلہ کنانہ سے جو مادر عبداللہ اصغر تھی اور طلحہ [illegible]
اپنی زوجہ سلامہ بنت سعد بن شہید کو ساتھ لیا اور وہ قبیلہ اوس سے تھی اور [illegible]
کہ وہ مادر مسافع وحارث وکلاب وجلاس کی تھی اور یہ چارون پسران طلحہ بن ابی طلحہ تھے اور عکرمہ بن ابی جہل
نے اپنی زوجہ ام حکیم بنت الحارث بن ہشام کو ساتھ لیا اور حارث بن ہشام نے اپنی زوجہ فاطمہ بنت الولید
بن المغیرہ کو ساتھ لیا اور عمرو بن العاص کے ساتھ اُسکی عورت ہند بنت منبہ بن الحجاج چلی اور وہ مادر عبداللہ بن عمرو

اسلیے کہ ہم مرگ جو ہماری کمک کو آسکے ہو تو ہم اپنا قافلہ بچالاسکین تم لوگ روٹ جاؤ پس یہ بنی زہرہ بھی کہ عیر لوٹ گئے غرض کہ بنی زہرہ نے بھی عیر اپنا پایا الا ہر قوم نے اہل مکہ مین سے حاصل صعف مین جیسکے نہ اقربا مین نہ انکا کوئی مانع ضرور مددگار ہو کل انکا جو کچھ عیر مین تھا اپنا لے لیا راوی نے کہا ہے یہ قول ہے کہ ہر قوم نے منافع اپنے اپنے عیر کا نکالا یعنی ہر قوم نے منافع اپنی بضاعت کا اس کام مین دیا اور انھین لوگون کے بارہ مین یہ آیت نازل ہوئی ان الذین کفروا ینفقون اموالهم لیصدوا عن سبیل الله یعنی قوم کفار مال اپنا صرف کرتے ہین اسلیے تا لوگون کو راہ خدا سے روکین الغرض جب لوگون نے روانگی پر اتفاق و اجتماع کیا تو اسوقت سب نے باخود باہم مشورہ کیا کہ آؤ اب ہم عرب مین پھر کر اُنسے نصرت کی درخواست کرین کہ ہر آئینہ پرستندگان و بندگان مناۃ ہمسے تخلف نہ کرینگے کیونکہ وہ صلہ رحم مین ہمسے قریب تر ہین اور انکو ہمارے صلہ رحمی کا بڑا پاس ہوگا اور اُن لوگون سے طلب نصرت کرین جو ہمارے اتباع ہین ہر قوم و ہر قبیلہ سے پس اتفاق راے ہوا لوگون کا اس بات پر کہ چار آدمی قریش مین سے بھیجے جاوین تا وہ لوگ عرب مین گشت کرکے اُنکو نصرت پر طلب کرین چنانچہ عمرو بن العاص اور ہبیرہ بن وہب اور ابن الزبعری اور ابو عزۃ الجمحی ان چارون کو بھیجنے کے لیے تجویز کیا سب نے اقبال کیا مگر ابو عزہ نے جانے سے انکار اور عذر کیا کہ محمد نے روز بدر مجھپر بڑا احسان کیا ہے اور مین نے اُنکے روبرو حلف کیا ہے کہ تمھارے دشمن کو کبھی تمپر چڑھا نہ لاؤنگا تب ابو عزہ کے پاس صفوان بن امیہ گیا اور کہا تو کیون نہین چلتا اُسنے کہا مین نے روز بدر محمد سے عہد کیا ہے کہ مین کسی دشمن کو آپ پر کبھی نہ چڑھا لاؤنگا پس مین نے جس بات پر عہد کیا ہے اُسکو وفا کرونگا کیونکہ انھون نے مجھپر وہ احسان کیا ہے کہ ویسا میرے سوا کسی اور پر نہین کیا یہان تک کہ اورون کو یا قتل کیا یا اُنسے سر بہا لیا صفوان نے کہا تو ہمارے ساتھ چل اگر تو ہمارا کہنا مانے گا تو جسقدر مال تو مانگے گا اُتنا ہم تجکو دیوینگے اور اگر تو قتل ہو جاویگا تو پرورش تیرے عیال کی ہم اپنے عیال کے برابر کرینگے مگر ابو عزہ نے نمانا یہانتک کہ دوسرا دن ہوگیا تب صفوان ابو عزہ کے پاس سے ناامید ہوکر چلا گیا پھر دوسرے روز صفوان اور جبیر بن مطعم دونون باہم ابو عزہ کے پاس آئے پس صفوان نے اپنے [illegible] کا اعادہ کیا مگر ابو عزہ نے انکار کیا اور وہی عذر بیان کیا تب جبیر نے کہا مجھے گمان اس بات کا نہ تھا [illegible] یہانتک کہ تیرے پاس ابو وہب چلکر آوے اور اُسکی بات سے تو انکار کرے پس اس بات کو [illegible] تب ابو عزہ نے کہا کہ مین چلتا ہون آخر ابو عزہ نکلا عرب مین اور لوگون کو جمع کرتا تھا اور وہ اشعار [illegible] پڑھتا تھا جسکا مضمون یہ ہے کہ اے بنی عبد مناۃ اور عبد مناۃ ایک شخص تھا یعنی بندہ منات بت کا پس اُسکی اولاد بنی عبد منات ایک قبیلہ کے کہلاتے تھے پس اُسنے خطاب کیا کہ اے اولاد عبد مناۃ تم بڑے بہادر ہو تم بھی مددگار رہو اور تمھارا باپ بھی مددگار تھا مجکو نہ چھوڑو کہ یہ اسلام ہے چھوڑنا حلال نہین ہے

ای ابو وہب کنتم جیرا و بنی سہم یا بنی عبد منات الرزام انتم حماۃ و ابوکم حام لا تعدونی نصرکم بعد العام لا تسلمونی لا یحل اسلام

اور کہا کرتے تھے کہ محمدؐ کے پاس ابھی کوئی ایسا مژدہ نہین آیا ہی جو انکو خوش کرے الغرض حضرت صلعم
کو امر بالخلاف راز کرکے مدینے کو پھرے اور ایسا ہوا کہ جب آن حضرت صلعم سعد کے گھر سے باہر نکلے تو زوجہ سعد
بن ربیع ایک گوشہ سے نکلکر سعد کے پاس آئی اور کہنے لگی تجھسے رسولخدا نے کیا کہا ہی اُسنے کہا لا ام لک یعنے
تیری مان مرے تجکو ان باتون سے کیا کام اُسنے کہا مین تمھاری طرف سے کان لگائے سُنتی تھی چنانچہ اُسنے اس خبر کو
سعد سے بیان کیا تو سعد نے استرجاع کیا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون اور کہا مین نے تجکو نہین دیکھا تھا کہ تو ہماری
باتین سنتی ہی وحالانکہ مین نے رسول خدا صلعم سے عرض کی تھی کہ گھر مین کوئی نہین ہی آپ بے تامل ارشاد دعا
کیجیے بعد ازان سعد نے اس عورت کے سر کی لٹون کو ملا کر پکڑا یعنی اُسکی چوٹی پکڑکے کھینچتا ہوا باہر نکالا تا آنکہ رسولخدا
صلعم کو پل پر پایا اور وہ عورت بہت خستہ ہو گئی تھی تب سعد نے کہا یا رسول اللہ جو باتین آپ نے مجھسے پردہ
فرمائی تھین اسکو اس عورت میری زوجہ نے مجھسے پوچھا مین نے اس سے چھپایا اُسنے کہا مین نے کلام رسولخدا
سُنا ہی تب اُسنے وہ ساری باتین بیان کین پس مین ڈر گیا یا رسول اللہ ایسا نہو یہ خبر ظاہر ہو جاوے تو آپ ملامت میری
جانب کرین کہ مین نے آپ کے راز کو ظاہر کر دیا حضرت نے فرمایا اس عورت کو چھوڑ دے بالآخر خبر روانگی قریش کی
لوگون مین مشہور ہو گئی اور اسی عرصہ مین عمرو بن سالم الخزاعی پہونچے کہ اُنکے ساتھ اور بھی چند آدمی بنی خزاعہ
سے تھے اور ان لوگون کو مکے سے چلے ہوے چوتھا روز تھا اور پہونچے تھے قریش کے پاس جبکہ لشکر انکا مقام
ذی طوی مین پڑا تھا چنانچہ ان لوگون نے آنکر یہ خبر رسول خدا صلعم سے بیان کی پھر یہ لوگ لوٹ گئے اور بطن
رابع مین قریش سے جا ملے مگر اُنسے علیحدہ یعنے کنارہ کیے رہے اور رابع کئی رات کی راہ پر ہی مدینے سے باقی
احوال آئندہ مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی محمدؐ بن عمر الواقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن عمرو
بن زبیر نے عبد اللہ بن عمرو بن ابی حکیمۃ الاسلمی سے انھون نے کہا جب دوسرا دن ہوا تو ابو سفیان نے کہا قسم ہی
خدا کی کہ یہ لوگ یعنی عمرو بن سالم وغیرہ خزاعی محمد کے پاس گئے تھے اور ہمارے آنے کی اُسکو خبر کر آئے ہین اور اُسکو
ڈرا کر ہوشیار کر دیا ہی اور ہمارے لشکر کی مردم شماری سے انکو خبر دی ہی پس وہی لوگ اب آن کر
مین بیٹھے ہین تو کیا عجب ہی کہ ہمکو اُنسے کچھ ضرر پہونچے تب صفوان نے کہا کہ اگر وہ لوگ ... میدان ...
شریک نہون تو ہم لوگ نخلستان اوس اور خزرج مین جاکر اسکو قطع کر ڈالین اور انکو نادار و مفلس ...
کبھی جبر نقصان انکا نہو سکے اور اگر وہ لوگ میدان مین نکلکر ہمارے شریک ہون تو ہمکو کچھ اُنسے ... نہین
کیونکہ جمعیت ہمارے لشکر کی انکی تعداد مردم سے زیادہ ہی اور ہتھیار ہمارے پاس اُنکے ہتھیار سے زیادہ ہین
اور ہمارے پاس گھوڑے ہین اُنکے ساتھ کوئی گھوڑا نہین اور ہم جو کہ مقاتلہ کرتے ہین تو اسلیے کہ ہمکو اپنے دعوی
خون کا ہی اور ... آگیا کر ... صلعم ... تشریف لیگئے تھے تو اُسی عرصہ

بن العاص اور خناس بنت مالک بن [illegible] عزیز بن [illegible] ہمراہ [illegible]
بن عبدالاسد کے ہمراہ اسکی عورت رملہ بنت طارق بن علقمہ نکلی اور کنانہ بن علی بن ربیعہ بن عبدالعزی اپنی عورت
ام حکیم بنت طارق کو ہمراہ لیچلا اور سفیان بن عویف کی جورو قتیلہ بنت عمرو بن ہلال ساتھ چلی اور نعمان وجابر
دونون فرزندان مسک الذیب نے دعیبہ اپنی مادر کو ہمراہ لیا اور غراب بن سفیان بن عوایف نے اپنی زوجہ عمرہ بنت
الحارث بن علقمہ کو ساتھ لیا اور یہ عمرہ وہ عورت ہے جسنے نشان قریش کا جب وقت ہزیمت زمین پر گرا تھا
تو اٹھا لیا تھا اور لیے رہی تھی جب تک کہ قریش اپنے نشان کے پاس پھر آئے اور سفیان بن عویف نے اپنی
دسون بیٹیون کو بھی ہمراہ لیا اور بنو کنانہ بھی جمع ہوے اور روز روانگی مکہ سے تین نشان تھے جو دارالندوہ مین
آراستہ و تیار کیے گئے تھے ایک نشان تو وہ تھا جسکا حامل سفیان بن عوف تھا اور ایک نشان قبیلہ احابیش
کا تھا کہ انھین مین سے ایک شخص اسکا حامل تھا اور ایک نشان کو طلحہ بن ابی طلحہ نے اٹھایا تھا اور بعضے
یون روایت کرتے ہین کہ جب قریش مکے سے نکلے ہین تو اُن تینون نشانون کو ایک ساتھ لپیٹ لیا تھا اور اسکو
طلحہ بن ابی طلحہ اٹھائے تھا ابن واقدی نے کہا یہ امر ہمارے نزدیک ثابت تر ہی اور قریش جب مکہ سے چلے
ہین تو تین ہزار آدمی تھے مع اُن لوگون کے جو اُنسے آملے تھے کہ انمین بنی ثقیف سے سو آدمی تھے اور
ساز و رخت بسیار اور سلاح کثیر ساتھ لیچلے تھے اور دو سو گھوڑے کوتل ہمراہ تھے اور اُس لشکر مین سات سو
زرہ پوش تھے اور لشکر مین تین ہزار شتر تھے اور جب سب چلنے پر آمادہ ہو چکے تو اُس وقت عباس بن
عبد المطلب نے ایک خط مہری لکھکر ایک آدمی کو بنی غفار مین سے قاصد اجورہ دار مقرر کرکے مدینہ کو بھیجا اور
اُس سے یہ شرط کر لی کہ تین شبانہ روز مین پاس رسول خدا صلعم کے پہونچے اُس خط مین یہ خبر لکھی تھی کہ ہر آئینہ
قریش جمعیت کثیر فراہم کرکے آپ کی طرف بقصد حرب چلے ہین پس جب یہ لوگ وہان پہونچین تو جو کچھ آپکو
فکر و تدبیر کرنی ہی اسکا بندوبست کیجیے اور یہ لوگ جو جمع ہوکر چلے ہین وہ سب تین ہزار آدمی ہین اور
[illegible] دو سو گھوڑے ہین اور اُنمین سات سو زرہ پوش ہین اور تین سو شتر ہمراہ ہین اور بہت سے
[illegible] لیچلے ہین جب غفاری مدینہ مین آیا تو وہان رسول خدا صلعم کو نہ پایا تب باہر نکلا اور باب مسجد قبلہ
[illegible] اُس وقت اپنے حمار پر سوار ہوتے تھے اُسنے خط پیش کیا حضرت نے ابی بن کعب کو جو منشی تھا
[illegible] اُنھون نے خط لیکر حضور مین پڑھا حضرت نے ابی کو بکتمان مضمون ارشاد کیا اور خود بنفس اقدس
اُسی وقت منزل سعد بن ربیع پر تشریف لائے اور فرمایا اس گھر مین اور کوئی بھی ہی سعد نے کہا یہان کوئی نہین
ہی آپ اپنی ارشاد و حاجت کیجیے چنانچہ آپ نے اخبار مندرجہ خط عباس بن عبدالمطلب سے سعد کو مطلع فرمایا انھون
نے عرض کی یا رسول اللہ مجکو اس امر مین امید خیر ہی اور [illegible] سے خبر لیتے رہتے تھے

آنکر انکو اتارا اور اسی شب پنجشنبہ کو رسول خدا صلعم نے دو شخص دیدبان وجاسوس کا جن بن دمونس دونون پسران
فضالہ کو مقرر کرکے بھیجا تھا کہ وہ دونون مقام عقیق مین شامل قریش ہوے تھے اور ان کے ساتھ رہے یہانتک
کہ وہ سب بانوط پر آکر اترے تب وہ دونون حاضر خدمت رسول خدا صلعم ہوے اور دونون نے حضرت
کو اُنکے حالات سے خبر دی اور حال یہ ہی کہ مسلمانون نے قریب مدینہ موضع عرض[1] زراعت کی تھی اور
عرض مابین وطا اور اُحد کے ہی متصل باحد طرف جرف کے اور جرف یعنی نالہ واقع ہی اُس میدان مین جس کو
اندنون عرصۃ البقل کہتے ہین اور مالک اُس عرض اور اُس عرصہ کے بنو سلمہ و بنو حارثہ و بنوظفر و بنو عبدالاشہل
تھے اور اُن دنون پانی جرف مین بطور آبکشی کے چاہ سے تھا کہ آب پاشی اُس سے نہین ہوتی تھی تو شتران
آبکش مسابقت کرتے تھے (یعنے کھینچنے مین ڈولو کلان) مجلس[1] اور احد تک اور پھر آتے تھے ایک ساعت مین
(یعنی اتنی دیر مین) یہانتک کہ پانی اسکا نہر غابہ سے گیا یعنی چشمہ غابہ مین جس کو معاویہ بن ابی سفیان نے
کھدوایا تھا ملگیا غرض کہ اُس روز اکثر مسلمان اپنے آلات زراعت شب پنجشنبہ کو مدینہ مین پہونچانے گئے
تھے کہ ناگہان لشکر مشرکین وہان آپہونچا اور انھون نے اپنے اونٹون اور گھوڑون کو ان کھیتون مین چھوڑدیا
کہ وہ کھیت اونٹون کے لوٹنے بیٹھنے چلنے پھرنے سے پامال اور روندگیا اور اُس نواح عرض مین ملکیت اُسید
بن حضیر سے بیس شتر آبکش تھے کہ وہ سب کھیت جو کا سینچتے تھے اور حال یہ تھا کہ مسلمین کو نسبت اپنے شتران
اور شبان و مزارعان کے اور نسبت آلات زراعت مثل قلبہ وغیرہ کے اندیشہ تھا اور حال مشرکین کا یہ تھا کہ روز پنجشنبہ
انھون نے اونٹ چرائی پر چھوڑے تھے تا آنکہ جب شام ہوئی تو اونٹون کو جمع کرکے اور شب جمعہ کو رات بھر
کھلانے کے لیے کھیت کاٹ کاٹ کر اونٹون اور گھوڑون پر لادے گئے پھر روز جمعہ جب صبح ہوئی تو انھون نے
اپنے اونٹون بیلون گھوڑون کو کھیتون مین چھوڑ دیا اور چرائے یہان تک کہ اس سرزمین مین کچھ سبزی باقی
نہ رہی پھر جب وہ لوگ اپنے خیمون مین اُترے اور اسباب کھولے اور اطمینان سے مقیم ہوے تو اسی حالت
مین رسول خدا صلعم نے حباب بن المنذر بن الجموح کو اُس قوم کی طرف بھیجا پس وہ [illegible] ان گیا اور
اندازہ جمعیت مردم اور عیر اور اسلحہ وغیرہ کا کرنے لگا اور جو ارادہ تھا بخوبی اُسکا نگران [illegible] نے
حباب کو خفیہ بھیجا تھا تو اس سے تاکید کردی تھی کہ جماعت مسلمین مین کسی سے کچھ خبر [illegible] ب کہ
توان لوگون کی جمعیت قلیل دیکھے تو اظہار اسکا مضائقہ نہین پس حباب لوٹ کر آئے اور حضرت کو تنہائی
مین خبر دی حضرت نے پوچھا تو نے کیا کیا دیکھا انھون نے کہا یا رسول اللہ مین نے انکی جمعیت کا جو اندازہ کیا
تو تین ہزار کچھ کم و بیش ہونگے اور دو سو گھوڑے ہونگے اور مین نے [illegible] رہین رکھی ہوئی دیکھین اور انکا اندازہ
کیا تو وہ [illegible] انہون نے کہا ان مین نے عورتون کو بھی دیکھا کہ انکے پاس

[illegible]

ساتھ قیام پذیر ہوے اور ابو عامر اپنی قوم کو بلا کر کہا کرتا تھا کہ محمد سے بہتر غلبہ کیا پس ہمکو لیچلو اُس قوم کے پاس
تاہم اُسنے درخواست پشت پناہی کی کرین چنانچہ ابو عامر قریش کی طرف نکلا اور انکو ابھارنے لگا اور انکو معلوم
کراتا تھا کہ تم لوگ حق پر ہو اور جو کچھ محمد کہتے ہین باطل ہے پس اُسی کے ابھارنے سے قریش نے قصد بدر کیا تھا اور
ابو عامر اُنکے ساتھ ہو گیا تھا ولیکن جب قریش نے بقصد اُحد خروج کیا تو ابو عامر بھی انکے ساتھ نکلا اور قریش سے
یہ کہتا تھا کہ اگر مین اپنی قوم مین مقدم الجیش اور طلایہ شرو ہوتا یعنی بدر مین تو انمین سے دو آدمی بھی تمسے باہم خلاف
نکرتے اور اب یہ چند آدمی ہین میری قوم سے کہ ہونگی وہ پچاس نفر ہین یعنی یہ سب باہم متفق ومجموع رہینگے پس ان لوگون نے
اسکے قول کی تصدیق کی کہ تو سچ کہتا ہے اور ان لوگون کو اسکی نصرت کی طمع ہوئی اور ایسا ہوا کہ عورتین
اس لشکر کی ہاتھون مین دف لیے ہوے لشکر مین نکلین کہ گا بجا کر مردون کو ابھارتی تھین اور ان کو طیش
مین لاکر آمادہ جنگ کرتی تھین اور اُنکو اُنکے مقتولان بدر کو ہر منزل مین یاد دلا کر غیظ وغضب مین لاتی تھین
اور جب قریش کے لوگ منزل پر پانی کی جگہ اُترتے تھے تو منجملہ گلہ شتران کے جو شتر نحر کرتے اور کھانے کے واسطے لاتے
تھے انکو ذبح کر کھانا کھلاتے تھے اور اُس سے تقویت وتوانائی راہ نوردی کی پاتے تھے اور جو کچھ اُنکے ساتھ زاد
تھا اُس مال سے جو اُنکے پاس جمع تھا اُسی سے باہم کھاتے تھے اور جب گذر قریش کا مقام ابوا پر ہوا تو وہ
لوگ باہم کہنے لگے کہ تم لوگ زنانی سواریان ہمراہ لائے ہو ہم اپنی عورتون کے بارہ مین خوف کرتے ہین پس آؤ
ہم لوگ قبر مادر محمد کو نبش کرین اور کھود کر نکالین اسلیے کہ عورتین ننگ وناموس ہین انظار اغیار سے مخفی کیجاتی ہین پس
اگر وہ تمھاری عورتون مین سے کسی کو پاویگا اور ستاویگا تو تم کہوگے کہ یہ اُستخوان بوسیدہ تیری مان کے ہمارے پاس
ہین پس اگر وہ بنا بر گمان اپنے اپنی مان کے ساتھ نیکوکار ہوگا تو قسم ہے مجکو اپنی زندگانی کی یہ استخوان کہنہ
اُسکی مادر کے البتہ تمکو فائدہ دینگے کہ اُسکی شرم سے تمھاری عورتون سے وہ باز رہیگا اور اگر وہ تمھاری عورتون
[illegible] ہوا تو مین قسم کھاتا ہون اپنی زندگانی کی کہ تو بھی اُسکی مان کی پرانی ہڈیان تمکو نفع دینگی
[illegible] مان کے نیکوکار ہے تو باز خواست اُن استخوان بوسیدہ کی بحال کثیر کرے گا چنانچہ ابوسفیان بن
حرب نے اس باب مین اہل عقل ورائے مردم قریش سے مشورہ طلب کیا اُنھون نے کہا اس بات کا کچھ ذکر مت کرو
نہ کر کیونکہ اگر ہم ایسا فعل کرینگے تو بنو بکر وبنو خزاعہ ہمارے تمام مردون کی قبرین کھود ڈالین گے اور ایسا ہوا کہ قریش
اپنے نکلنے کے مکہ سے دسوین روز صبح کو مقام ذو الحلیفہ مین [illegible] اور وہ یوم پنجشنبہ تھا اور پانچ شب ماہ
شوال کی گذر گئین تھین یعنے تاریخ [illegible] ماہ شوال کی تھی [illegible] تھے بہت سے اور ان لوگون کے
ساتھ [illegible] فرسان [illegible]

باہر نکلین اور رسول خدا صلعم چاہتے تھے کہ موافق اس خواب کے اور مثل میرے اپنے اس خواب کے عمل کرین یعنی اس خواب اور اسکی تعبیر کی موافقت کرین اسوقت عبد اللہ بن اُبَیّ سامنے کھڑے ہوے اور عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ ایام جاہلیت مین جو مدینہ مین سے مقاتلہ کرتے تھے تو عورتون کو اور لڑکون کو اسی قلعہ مدینہ مین متمکن کر دیتے تھے اور انکے پاس بہت سے پتھر سنگریزے رکھدیتے تھے واللہ مہینہ مہینہ بھر وہ لڑکے ٹھہرے رہتے تھے اور ہمارے دشمنون کو بیشمار پتھر مارتے تھے اور ہم لوگ شہر مدینہ کو کل تو دہ سے گھیر لیتے تھے پس یہ ہر جانب سے مثل قلعہ کے ہوجاتا تھا کہ بالاے بنیان اور ٹیلون پر سے صبیان اور نسوان تو وہی سنگریزے مارتے تھے اور ہم لوگ کوچون اور راہون مین تلوارون سے قتل کرتے تھے یا رسول اللہ ہمارا یہ شہر مدینہ عذرا یعنی باکرہ ہے یعنی کسی کو اسپر دسترس نہین ہوا اور اسمین ہمپر کبھی کوئی آفت و شکستگی نہین پہونچی اور کبھی ایسا نہین ہوا کہ مدینہ سے ہم دشمن کی طرف نکلے ہون اور اُس نے ہم سے ہزیمت نہ پائی ہو اور جب کبھی ایسا ہوا کہ اسمین دشمن ہمپر داخل ہوا تو ہمین نے اُسپر ظفر پائی یا رسول اللہ چھوڑیے انکو کہ اگر یہ لوگ مقام رکھین گے تو مقام انکا بدترین مجلس ہوگا اور اگر نا امید و محروم لوٹ جاوین گے تو پھر کبھی خیر و فلاح کو نہ پہونچین گے یا رسول اللہ اس باب مین میری عرض پذیرا کیجیے اور یقین جانیے کہ مین اس راے و تدبیر کا وارث ہون کہ مجکو میرے اکابر قوم سے میراث پہونچی ہے کہ انمین اہل راے تھے و اہل حرب اور اہل تجربہ بھی تھے چنانچہ راے رسول خدا صلعم کی موافق راے ابن اُبی کے تھی اور یہی راے جملہ صحابۂ کبار مہاجرین و انصار کی تھی پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مدینے مین قیام کرین رہو اور نسوان و صبیان کو ٹیلون پر کردو اگر وہ ہمپر چڑھ آوینگے تو ہم اُنسے مقاتلہ کرینگے مورچون اور کوچون مین کیونکہ گلیون سے ہم بہ نسبت اُنکے زیادہ واقف ہین اور کوٹھون اور ٹیلون پر سے نسوان و صبیان اُنکو پتھر مارینگے اور حال یہ تھا کہ مسلمین نے شہر کو ہر طرف تو دہاے گل اور دیوارون سے گھیر دیا تھا کہ وہ مانند قلعہ کے تھا اور حال بہادری و دلیری مسلمین کا یہ تھا کہ نوجوانان مدینہ جو جنگ بدر مین حاضر نہ تھے تو وہ اذن خروج طرف دشمن کے رسول خدا صلعم سے چاہتے تھے اور رغبت شہادت و درخواست مقابلہ دشمن کی کرتے تھے اور اصرار کرتے تھے کہ یا رسول اللہ ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم اپنے دشمنون کی طرف خروج و پیش قدمی کرین اور مردم سردار و اولو العزم مثل حمزہ [illegible] و سعد بن عبادہ نعمان بن مالک بن ثعلبہ و غیرہم قبیلہ اوس و خزرج سے یہ سب کہتے تھے یا [illegible] اس بات کا ہے کہ ہمارے خروج و پیش قدمی نہ کرنے سے انکو مظنہ ہوگا کہ گویا ہمکو اُنکی طرف خروج و پیش قدمی اور بڑھ کے مقابلہ کرنا بجہت نامردی کے ناگوار انکا رہے پس یہ اُنکی جانب سے ہمپر پاداش ہو جاوے گی اور اُنکی جرأت و جسارت ہمپر [illegible] جاوے گی اور حال یہ ہے کہ ہم لوگ [illegible] سو مرد سمجھے کہ حق تعالی نے آپ کو [illegible] کیا تھا [illegible] کہ ہم لوگ [illegible] کی تمنا کرتے تھے اور حق تعالی سے [illegible]

[illegible] مین اور

باجے دف و ڈھول تھے حضرت نے فرمایا اُن عورتون کا یہ ارادہ ہی کہ قوم ابھارین اور مقتولان بدر کی یاد دلا کر اُن کو غیظ و غضب مین لاوین اور اسطرح کی خبر انکی جو ہمارے پاس آئی ہی تو چاہیے کہ اُنکے حالات سے ایک حرف بھی ذکر نکر بعد ازان فرمایا حسبنا اللہ و نعم الوکیل یعنی حق تعالی ہمکو کفایت کرتا ہی اور وہ بہترین کفیل ہی اللھم بک احول و بک اصول یعنی اى پروردگار تیری اعانت سے میری توانائی ہی اور تیری مدد سے مین مقصد کو پہونچون گا

اُسی روز جمعہ کو سلمہ بن سلامہ بن وقش باہر نکلے جب قریب تر زمین عرض کے پہونچے تو یکایک ایک طلایہ دس سوارون کا لشکر مشرکین سے پیش آیا تو اُن لوگون نے سلمہ کے پیچھے گھوڑے ڈالے تو سلمہ ایک ٹیلہ سنگلاخ پر کھڑے ہو گئے اور اُن پر کبھی تیر لگاتے تھے کبھی پتھر مارتے تھے یہان تک کہ وہ سب ہٹ گئے پھر جب وہ لوگ چلے گئے تو سلمہ قریب تراش عرض سے اپنے کھیت پر آئے اور ایک تلوار اپنی اور زرہ آہنی کہ یہ دونون گوشہ مزرعہ مین دفن تھین کھود کر نکالی اور تیغ بدست فدرہ در بر وہان سے پھرے اور بنی عبد الاشہل کے یہان پہونچکر اپنی قوم کو طلب کیا اور ماجراے ملاقات طلیعہ سواران لشکر سے خبر دی اور حال یہ ہی کہ ورود لشکر مشرکین کا روز پنجشنبہ تاریخ پانچوین شوال کو ہوا تھا اور روز شنبہ ساتوین شوال کو محاربہ فیما بین واقع ہوا چنانچہ اشراف اوس و خزرج مثل سعد بن معاذ و اُسید بن حضیر و سعد بن عبادہ باچند کس دیگر شب جمعہ کو مسلح ہو کر مسجد مین دروازہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اندیشہ شب خون مشرکین سے شب باش رہے اور تمام شب حراست مدینے کی تا آنکہ صبح ہوئی اور اُس شب جمعہ کو رسول خدا صلعم نے خواب دیکھا جب صبح ہوئی اور مسلمین مجتمع ہوے تو حضرت صلعم نے خطبہ ارشاد کیا واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُنھون نے محمود بن لبید سے اُنھون نے کہا پیغمبر خدا صلعم منبر پر چڑھے اور بعد حمد و ثنا کے فرمایا اى گروہ مسلمین مین نے ایک خواب دیکھا ہی کہ گویا مین ایک زرہ محکم پہنے ہون اور مین نے دیکھا گویا کہ یہ میری تلوار ذوالفقار ٹوٹ گئی ہی نزدیک پیپلے یعنے نوک سے اور مین نے ایک گاے کو دیکھا کہ ذبح کیجاتی ہی اور مین نے دیکھا کہ مین وریے ایک مینڈھے کے [illegible] ان ہون لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے اسکی کیا تاویل کی ہی فرمایا کہ وہ زرہ محکم تو مدینہ ہی [illegible] مین قیام رکھو اور شکستگی میری سیف کی نزدیک نوک سے وہ مصیبت ہی میری ذات پر وا ما گاو مذبوح وہ مقتول ہین میرے اصحاب مین سے و اما در پے ہونا میرا کبش کے تئین پس سردار لشکر مشرکین کو ہم قتل کرینگے انشاء اللہ تعالی واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اُنھون نے عروہ سے اُنھون نے مسور بن مخرمہ سے اُنھون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اور مین نے خواب مین دیکھا میری تلوار شکستہ ہی پس یہ مجکو ناگوار ہوا اور یہ وہ ہی جو روے مبارک پر گزند پہونچا یعنے صدمۂ دندان اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ تم لوگ مجکو مشورہ دو [illegible] خواب کے دیکھے

زیادہ تر حقدار اور پہلے سے اب ... حق پر ہین اسوجہ سے کہ بطفیل آپ کے حقتعالی نے ہماری تائید کی ہی اور پہنچایا
ہماری جاے بازگشت یعنی جنت کو تو ہم لوگ اپنے گھرون مین محاصرہ کیے جاوینگے اور اسی طرح خثیمہ ابو سعید
بن خثیمہ سامنے حضرت کے کھڑے ہوے اور کہنے لگے یارسول اللہ قریش نے ایک سال توقف کیا یعنی بعد بدر
کہ جمعیت جمع کرتے رہے اور عرب کو اور اُنکے رعایا کو ہر قسم کی قوم سے اپنے وادی مین کھینچوا بلوایا بعد ازان
آئے ہمارے یہان گھوڑون کی باگین لیے ہوے اور اونٹون کی باربرداری کھینچتے ہوے تا آنکہ ہمارے
نواح میدانون مین آکر اُترے ہین اور ہمکو ہمارے گھرون اور کوٹھون مین محاصرہ کیا ہی بعد ازان جب وہ
یہان سے مال وافر لیکر بلا جرح وگزند پھرینگے تو یہ بات انکو جرائت دلاویگی ہمپر یہانتک کہ وہ تبغاریں ہمپر
تاخت لاوینگے اور تاراج کرینگے اور ہماری متاع کو لیجاوینگے اور خراب کرینگے ہمارے چشمون اور رصدون
کو باوجود اسکے کہ کیا کچھ کرچکے ہین ہمارے کھیتون مین و بعد ازان ان عربون کو جو ہمارے گرد نواح مین ہین ہمپر
دلیری ہوگی یہان تک کہ جب یہ لوگ دیکھین گے کہ ہم لوگ طرف اعدا کے خروج نہین کرتے تو انکو بھی ہم مین طمع
ہوگی پس لازم ہی کہ ہم لوگ دشمنون کو اپنے گرد سے دور کرین قریب ہی کہ حقتعالی ہمکو انپر ظفریاب کریگا تو ہمارے
نزدیک یہ عادت اللہ ہی کہ گویا اعادہ پیروزی بدر کا کیا یا یہ کہ ہمارے لیے دوسرا امر ہو کہ وہ شہادت ہی اور حال
یہ ہی کہ جنگ بدر نے مجکو خطا اور غلطی مین ڈالا تھا یعنے مجکو دھوکا دیا وحالانکہ مجکو اُس معرکہ کی بڑی حرص تھی اور
میرے حرص کی یہ نوبت پہونچی تھی کہ مین نے اپنے فرزند کے ساتھ دربارہ خروج طرف بدر کے ساہمہ کیا
یعنے باہم قرعہ ڈالا مگر اُسی کے نام قرعہ نکلا پس اُسکو شہادت روزی ہوئی وحالانکہ شہادت پر مین اُس سے
زیادہ حریص تھا اب مین نے شب کو اپنے فرزند کے تئین نہایت صورت پاکیزہ خواب مین دیکھا کہ اثمار جنت
اور اُسکی نہرون مین بلا قید چھوٹا داپھر رہا ہی اور وہ مجھسے کہتا ہی کہ جنت مین آکر ہم سے مل اور جنت مین ہماری
رفاقت کر کیونکہ میرے پروردگار نے جو کچھ مجھسے وعدہ کیا تھا اُسکو مین نے برحق پایا و ہر آئینہ واللہ یارسول اللہ
مین آج صبح سے اُسکی مرافقت کا جنت مین بنہایت مشتاق ہون اور میرا سن بھی دراز ہو گیا اور ہڈیان گھل گئین
ہین اور ملاقات اپنے پروردگار کی مجکو محبوب و مطلوب ہی پس آپ دعا کیجیے خدا سے ...
مجھے شہادت روزی کرے اور جنت مین مرافقت سعد کی نصیب کرے چنانچہ رسول خدا صلعم ...
اس بات کی دعا کی کہ آخر وہ احد مین شہید ہوے اور اسی طرح انس بن قتادہ نے کہا یارسول اللہ یہ معرکہ احد
احد الحسنیین ہی یعنی ہمارے لیے دونو ... مین ایک ضرور ہی یا شہادت یا غنیمت و فیروزی بقتل کفار
تب رسول خدا صلعم نے فرمایا ... راوی کہتے ہین کہ جب لوگون نے غیر از خروج
کے مدینے ... بعد ازان لوگون کو وعظ

[illegible] ہماری زد پر ہانک دیا وہ مال اللہ بن [illegible]
سب ہتھیار لگائے ہوئے اپنی تلواروں کو ہلاتے ہوئے بہادر و تجربہ کار آگے بڑھے جاتے تھے اور اپنے اسلحہ سے اپنے
تئین آراستہ کیے ہوئے نوجوانوں کی طرح جوانمردی و دلاوری کرتے تھے اور مالک بن سنان ابو ابی سعید الخدری نے
کہا یا رسول اللہ ہم لوگ دو خوبیوں کے درمیان میں ہیں کہ دونوں میں سے ایک ہمارے لیے بالضرور ہے پہلے فتح یا
شہادت کہ اگر حق تعالی ہمکو اُنپر ظفریاب کرے یہ تو ہماری مراد ہی ہے پس حق تعالی انکو جیسے خوار کریگا کہ یہ جنگ
مثل جنگ بدر کے فیروزمند ہو جاوینگی تو انمین سے کسی کو باقی نہ چھوڑینگے سوا اُن لوگون کے جو سامنے
سے بھاگ جاوینگے اور دوسرے یہ کہ یا رسول اللہ حق سبحانہ تعالی ہم کو شہادت نصیب کرے اور یا رسول اللہ
ہم کچھ پروا نہین کرتے ہین کہ دونون مین سے کون ہو کیونکہ ہر آئینہ اُس ہر ایک مین خیر و خوبی ہے راوی
نے کہا پس ہمکو یہ خبر نہین پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے کسی قائل کے قول کو پھیر ایا رد کیا ہو بلکہ ہر ایک کے کلام مین
سکوت کیا تب حمزہ بن عبدالمطلب نے کہا یا رسول اللہ مین قسم کھاتا ہون اُس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا
مین آج کھانا نہ کھاؤنگا جب تک مدینے کے باہر نکلکر اپنی اس تلوار سے اُنکے ساتھ جنگ کرون اور بعضے روایت
کرتے ہین کہ اُس روز جمعہ کو حمزہ صائم تھے اور روز شنبہ بھی صائم تھے یعنی بہ نیت عہد تا بدون جنگ و جدال افطار
نہ کرین پس اُسی روز شنبہ کو صائم تھے مشرکین سے جاکر مقابلہ کیا اور مروی ہے کہ نعمان بن مالک بن ثعلبہ برادر
بنی سالم نے کہا یا رسول اللہ مین شہادت دیتا ہون کہ ہر آئینہ گاوان ذبیحہ جنکی تعبیر آپ نے مقتولان اصحاب اپنے سے
کی ہے مین بھی اُنمین سے ہون پھر آپ مجکو کیون محروم رکھتے ہین جنت سے پس قسم ہے اُس خدا کی جسکے سوا سے
کوئی معبود نہین ہے البتہ وہ مجکو داخل جنت کریگا حضرت نے فرمایا کیونکر مین تجکو جنت سے محروم رکھتا ہون انھون
نے کہا مین خدا و رسول سے محبت رکھتا ہون روز معرکہ صف جنگ سے گریز نہ کرونگا حضرت نے فرمایا تو سچا ہے چنانچہ
وہ اسی روز شہید ہوے رضی اللہ عنہ اور اسی طرح ایاس بن اوس بن عتیک نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ اولاد عبد الاشہل
بھی انھین گاوان ذبیحہ مین سے ہین ہمکو تمنا ہے یا رسول اللہ کہ ہم اُس قوم مین ذبح کیے جاوین اور وہ لوگ ہمارے
[illegible] جاوین پس داخل جنت ہون اور وہ جہنم مین جاوین و علاوہ اسکے یا رسول اللہ مین نہین چاہتا ہون کہ
وہ [illegible] قوم کی طرف پھر کر جاوین اور بیان کرین کہ ہمنے محمد کو شرب کے کوٹھون اور ٹیلون پر گھیر لیا تھا
پس یہ بات باعث انکی جرأت و دلیری کی ہوگی و بہ تحقیق کہ انھون نے ہمارے مزرعات کو پامال کیا اور
تما خرمائے نخلستان کو قطع کر ڈالا پس اگر ہم اُن کو اپنے موضع عرض سے دفع نہ کرینگے تو ہماری زراعت
سرسبز نہ ہونگی یا رسول اللہ اور یہی دستور ہمارا ایام جاہلیت [illegible] کسی قسم کی [illegible]
[illegible] کرکے ہمارے یہان [illegible] رہتے تھے پس ہم آ[illegible]

انکار کیا وہ ما انکہ نبی کے تئین لازم و سزاوار نہین ہو کہ جب اُسنے اپنی زرہ کو پہن لیا تو پھر اسکو اُتار دالے یعنے نبی کو شروع عزیمت جہاد لازم نہین ہو جب تک حق تعالی درمیان اُس کے اور اُسکے اعدا کے حکم مناسب نہ کرے اور یہی طریقہ تھا انبیاے سابقین علیہم السلام کا کہ جب کوئی زرہ اپنے تن پر آراستہ کر لیتا تھا پھر اُس کو نہین اُتارتا تھا جب تک کہ حق تعالی درمیان اُسکے اور اُسکے اعدا کے حکم مناسب کرتا تھا بعد ازان رسولخدا نے فرمایا دیکھو جس امر کا مین نے تمکو امر کیا ہو اُسکی اطاعت کرو اور بسم اللہ کر کے چل نکلو کہ جس قدر تم صبر و استقامت رکھو گے تمھارے لیے نصرت ہو اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد الظفری نے اپنے باپ سے کہ مالک بن عمرو النجاری انصاری جمعہ کو مرگئے جب رسول خدا صلعم زرہ پہنکر بقصد حرب روانہ ہوے تو جنازہ اُنکا جہان جنازے رکھے جاتے تھے رکھا ہوا دیکھکر اُسپر نماز جنازہ پڑھی اور گھوڑا اپنی سواری کا طلب کیا پھر سوار ہو کر اُحد کو تشریف لیگئے واقدی نے کہا مجھے خبر دی اسامہ بن زید نے اپنے باپ سے اُنھون نے بیان کیا جعل بن سراقہ نے احد کو جاتے ہوے رسولخدا صلعم سے عرض کی یا رسول اللہ لوگ مجھسے کہتے ہین کل تو قتل ہوگا اور حال یہ تھا کہ اس کرب سے دم اُس شخص کا گھٹتا تھا تب حضرت نے اپنا ہاتھ اُسکے سینے پر مارا یعنے اُس کا شرح صدر کیا اور تسلی دی اس کلمۂ لاجواب سے کہ الیس الدھر کلہ غدا یعنی کیا کُل زمانہ کل نہین کہلاتا ہی بعد ازان رسول خدا صلعم نے تین برچھیان طلب فرمائین انکے تین نشان علم تیار کرائے چنانچہ ایک لواء قبیلہ اوس کا قرار دیکر اسکو اُسید بن حضیر کے ہاتھ مین دیا اور ایک لواء الخزرج حباب بن المنذر بن الجموح کو عطا کیا اور بعضے کہتے ہین کہ سعد بن عبادہ کو دیا اور علم مہاجرین کا علی بن ابی طالب علیہ السلام کو عنایت ہوا اور بعض کا قول ہو کہ مصعب بن عمیر کو ملا بعد ازان رسول خدا صلعم نے اپنا گھوڑا طلب کیا اور اُسپر سوار ہوے اور دوش مبارک پر کمان لگائی اور قتادہ یعنی نیزہ کو چک ہاتھ مین لیا کہ اُس روز بن نیزہ کا برچھی تھا یعنی لونڈی نیچے کا پھل برچھی تھی اور سارے مسلمین ہتھیار بند تھے چنانچہ زرہ پوشون کی قطار ردیف وار جاتے تھے کہ اُنمین سو زرہ پوش تھے پھر جب سوار ہوے رسول خدا صلعم تو دونون سعد حضرت کے آگے آگے دوڑتے چلے ایک سعد بن عبادہ تھے اور ایک سعد بن معاذ اور یہ ہر ایک زرہ پوش تھے اور [illegible] حضرت کے داہنے بائین چلے جاتے تھے تا آنکہ بدائع مین پہنچے اور وہا سے زقاق حسی مین گئے [illegible] کا ہو کہ ایام جاہلیت مین ان دونون ٹیلون پر ایک بوڑھا اندھا [illegible] آپس مین باتین کیا کرتے تھے اسیواسطے ان دونون ٹیلون کا نام [illegible] اور دیکھا تو ایک لشکر ہتھیار بند نظر آیا اسکا شور اُسنے پیچھے سے [illegible] کیسا شور ہو لوگون [illegible] حضرت نے فرمایا طلب

و بند فرمایا اور امر بجد و جہاد کیا اور انکو خبر دی اگر تم لوگ صبر و استقامت رکھو گے تو تمھارے لیے نصرت و ظفر ہی پس لوگ اس مژدہ سے خوش ہوے جب کہ رسول خدا صلعم نے انکو خبر دی واسطے مقابلے دشمن کے یعنے جب کہ اذن جہاد دیا وحالانکہ اکثر اشخاص اصحاب مین سے اس خروج کو ناگوار سمجھتے تھے چنانچہ رسولخدا صلعم نے انکو حکم کیا کہ اپنے دشمنون کے لیے تیاری و کمر بندی کرو بعد ازان حضرت نے لوگون کو نماز عصر پڑھائی اور لوگ مجتمع و مستعد ہوے اور اہل عوالی بھی حاضر ہوے اور عورتون کو اونچے ٹیلون پر چڑھا دیا بعد ازان بنوعمرو بن عوف اور جو لوگ انکے شریک تھے اور قبیلہ مبنیت اور سترکار اُن کے سب حاضر آئے اور ہتھیار لگائے اسوقت رسولخدا اپنی دولت سرا مین تشریف فرما ہوے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی حضرت کے ساتھ تھے کہ اُن دونون نے حضرت صلعم کو عمامہ و لباس پہنایا اور باہر درمیان حجرہ و منبر کے یعنی حجرہ سے تا منبر مسجد لوگ صف بستہ بانتظار برآمد ہونے حضرت کے کھڑے تھے کہ دفعۃً ان لوگون کے پاس سعد بن معاذ و اُسید بن حضیر آپہونچے اور اُنسے کلام کرنے لگے کہ تم لوگون نے رسول خدا صلعم سے کہا جو کچھ کہا اور سامنے حضرت کے یعنے خروج سے انکار کیا اور حال یہ ہی کہ امر اُنپر نازل ہوتا ہی آسمان سے پس چاہیے کہ اس امر کو اُنھین کی طرف رد کرو اور اُنھین کی طرف رجوع کرو اور جو کچھ انھون نے تم کو امر کیا ہی اسکو بجالاؤ اور جس بات مین تم اُنکی خواہش دیکھتے ہو اور جو کچھ اُنکی راے ہو تمھین اُنکی اطاعت کرو پس اسی درمیان مین کہ قوم گفتگو اس امر کی کر رہی تھی اور بعضے کہتے تھے کہ بات وہی ہی جو سعد نے کہی اور بعضون نے از روے علم و یقین واسطے مقابلہ و تندہی کے اپنی زرہ کو زیب تن کیا اور بعضے خروج سے کارہ و منکر تھے کہ ناگاہ رسول خدا صلعم برآمد ہوے اور اسی وقت زرہ اپنی پہنے ہوے تھے وقد لبس اللامۃ و ہی آلۃ زرہ اپنی پہنے تھے مگر اسکو اوپر سے پہنے تھے یعنی زرہ پر زرہ یا پیراہن پر زرہ اور میانہ زرہ کو منطقہ چرمی سے کہ وہ حمائل یعنے پرتلہ سیف ہی کسے تھے یعنی تسمہ پرتلہ سے مضبوط باندھے تھے چنانچہ منطقہ بالآخر پاس آل ابی رافع مولی رسولخدا صلعم کے رہا تھا اور آن حضرت صلعم عمامہ پہنے ہوے اور سیف حمائل کیے ہوے تھے پس جب حضرت اس تیاری سے برآمد ہوے تو لوگ اپنے کردار و گفتار پر پشیمان ہوئے اور جو لوگ آنحضرت سے سوال خروج بالحاح و اصرار کرتے تھے کہنے لگے ہمکو کیا ہوا تھا کہ ہم حضرت سے اصرار کرتے تھے اُس امر مین جو خلاف مرضی مبارک تھا یعنی پہلے راے حضرت کی قیام پر تھی چنانچہ اہل راے جو مشورہ عدم خروج کا کرتے تھے اہل اصرار کو نادم کرنے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ ہمکو کیا ہوا ہی جو ہم آپکی مخالفت کرین کیجیے جو کچھ آپکا ارادہ ہو اور ہمکو کیا فائدہ جو آپکے امر [illegible] سے انکار کرین وحالانکہ یہ امر منجانب خدا و رسول ہی تب فرمایا [illegible] لوگون نے

گشت کر رہے تھے اور ایسا ہوا کہ رسول خدا صلعم نے بعد فراغ نماز عشا کے فرمایا کہ کون شخص امشب ہماری نگہبانی
ونگرانی کریگا تو ایک شخص نے اٹھکر کہا مین پاسبانی کرونگا یارسول اللہ حضرت نے فرمایا تو کون ہے تیرا کیا نام ہے
اُسنے کہا ذکوان بن عبد قیس فرمایا بیٹھ جا پھر فرمایا کون شخص امشب ہماری نگہبانی وپاسداری کریگا تو ایک شخص
کھڑا ہوا اور کہنے لگا مین یہ کام کرونگا فرمایا تو کون ہے اُسنے کہا مین ابو سبع ہون فرمایا بیٹھ جا پھر حضرت نے پوچھا
کہ آج رات کون آدمی ہماری چوکیداری کریگا تو ایک مرد اُٹھ کھڑا ہوا اور بولا مین ایسا کرسکتا ہون کہا تو کون ہے
اُسنے عرض کی مین ابن عبد قیس ہون فرمایا بیٹھ جا پس رسول خدا صلعم نے تھوڑی دیر توقف کرکے فرمایا تم تینون
آدمی جو اُسوقت اٹھے تھے کھڑے ہو جاؤ پس ذکوان بن عبد قیس کھڑے ہوے حضرت نے فرمایا تیرے دونون ساتھی کیا
ہوے اُنھون نے عرض کی مین نے ہی آپ سے اقرار شب نگرانی کا کیا تھا فرمایا اچھا تو ہی جا حق تعالی تیری نگرانی
کریگا پس اُنھون نے اپنی زرہ پہنی اور سپر لگائی اور رات کو لشکر مین گشت کرنے لگے اور بعضے کہتے ہین کہ صرف
حضرت صلعم کے گرد پھرتے تھے اور ایکدم جدا نہوتے تھے اور رسول خدا صلعم نے خواب فرمایا آخر شب تک
پھر جب وقت سحر ہوا تو حضرت نے فرمایا رہبر لوگ کہاں ہین کون شخص ہمکو راہ بتادیگا اور راہ مطلوب پر لگا دیگا کہ ہمکو قریب
کی راہ سے اس قوم پر لیچلے تب ابو حثمہ الحارثی اٹھ کھڑے ہوے اور کہنے لگے یارسول اللہ مین اُس راستے پر لیچلونگا
اور بعضون نے کہا وہ اوس بن قیظی تھے اور بعضون نے کہا ہے وہ محیصہ تھے اور راوی نے کہا ہمارے نزدیک
ہونا ابو حثمہ کا ثابت ومتحقق ہے چنانچہ جب رسول خدا صلعم خوابگاہ سے برآمد ہوے اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوے
تو ابو حثمہ حضرت کو بنی حارثہ مین لیگئے پھر بمقام اموال جا پہونچے تا آنکہ احاطے مین مربع بن قیظی کے گذر ہوا اور مربع
اندھا منافق تھا پس جب رسول خدا صلعم مع اصحاب داخل احاطہ ہوے تو مربع کھڑا ہوا اور سب کے سامنے [illegible]
اُڑانے لگا اور کہنے لگا کہ اگر تو رسول خدا کا ہے تو میرے احاطے کے اندر قدم نہ رکھ تب سعد بن زید الاشہلی [illegible]
جو اُنکے ہاتھ مین تھی اُس اندھے منافق کو مارنے لگے اُسکے سر کو ایسا زخمی کیا کہ خون [illegible]
اُن لوگون مین سے جو مربع کی راے پر تھے سعد پر غضبناک ہوے اور کہنے لگے [illegible]
عداوت کی باتین ہین کہ اُسکو تم ہمارے حق مین کبھی نچھوڑوگے تب اُسید بن حضیر نے
تمھارے نفاق کا ہے واللہ اگر نہوتی [illegible] کہ مین نہین جانتا ہون کہ اس امر [illegible]
[illegible] کوئی مثل اسلے اُسکی راے [illegible] اُسکو بھی قتل کرتا پس اُن سب [illegible]
[illegible] آگے چلے اور اس [illegible] بیان ہین کہ حضرت [illegible] ابو بردہ بن نیار کے
گھوڑے [illegible] اور ابو بردہ کے نیام شمشیر پر [illegible] گھوڑے کی [illegible] تلوار ننگی ہوگئی حضرت نے
فرمایا [illegible] تلوار [illegible] کھینچیگی پھر اسکا اکثار ہوگا

نصرت اہل شرک سے اور اہل شرک کے شین کہا تی ہو پھر وہان سے رسول خدا صلعم آگے بڑھے تا آنکہ شیخین پہونچے وہان لشکر کا کیا وہان گروہ نوجوانان حضرت کے سامنے آئے مثل عبد اللہ بن عمر و زید بن ثابت و اسامہ بن زید و نعمان بن بشیر و زید بن ارقم و براء بن عازب و اُسید بن ظہیر و عرابہ بن اوس و ابو سعید الخدری و سمرہ بن جندب و رافع بن خدیج مگر حضرت نے سب کو پھیر دیا رافع بن خدیج نے کہا اسوقت ظہیر بن رافع نے عرض کی یعنے میری سفارش کی کہ یا رسول اللہ یعنی رافع بن خدیج تیر انداز و تفنگ انداز ہی اور مین نے اپنی گردن بلند کرنی شروع کی تا کہ اونچا معلوم ہون اور مین موزے پہنے ہوے تھا کچھ اُس سے بھی اونچا تھا چنانچہ حضرت نے مجکو اجازت میدان دی پھر جب مجکو اجازت مل گئی تو سمرہ بن جندب نے اپنے ربیب مری بن سنان سے جسنے اُسکو پالا تھا اور اُسکی مان کا شوہر تھا کہا ہی ابا رسول خدا صلعم نے رافع بن خدیج کو تو رخصت حرب کی دی اور مجکو پھیر دیا وحالانکہ مین رافع کو کشتی مین گرا دیتا ہون تب مری بن سنان الحارثی نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے میرے بیٹے کو لوٹا دیا اور رافع بن خدیج کو لے لیا وحالانکہ میرا بیٹا اُسکو کشتی مین گرا دیتا ہی حضرت نے فرمایا اچھا دونون کشتی کرین پس دونون نے باہم کشتی کی تو سمرہ نے رافع کو گرا دیا تب حضرت نے سمرہ کو بھی اجازت دی اور مادر سمرہ کی بنی اسد سے تھی اور آگے بڑھا ابن اُبی اور لشکر اسلام سے ایک کنارہ اُترا تب اسکے حلیف یہودی اور منافقین جو اسکے ساتھ تھے ابن ابی سے کہنے لگے کہ تو نے اپنی راے محمد سے ظاہر کردی اور اسکی خیر خواہی کی اور اُسکو خبر دی تو نے کہ یہی راے اُن لوگون کی تھی جو گذر گئے تمھارے باپ دادا اور پہلی راے انکی بھی موافق تیری راے سے ہوئی تھی مگر محمد نے اُسکے قبول کرنے سے انکار کیا اور کہنا مانا اُن چھوکرون کا جو اسکے ساتھ ہین پھر رفیقون نے ابن ابی سے ازراہ نفاق و کینہ کے روگردانی کی غرض رسول خدا صلعم نے اپنے لشکر کے ہمراہ مقام شیخین مین شب باشی کی اور ابن ابی نے اصحاب کے [illegible] ہوا اور یہ یون ہوا کہ جب رسول خدا صلعم جائزہ سے اُن لوگون کے جو پیش کیے گئے تھے فارغ [illegible] غروب کیا تب بلال نے مغرب کی اذان دی اور حضرت نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی بعد ازان [illegible] حضرت نے مع اصحاب نماز عشا ادا کی اور رسول خدا صلعم درمیان بنی النجار کے اترے [illegible] پچاس جوان کے ساتھ مقرر فرمایا کہ گرداگرد لشکر کے گشت کرین تا آنکہ شب [illegible] صلعم اول شب سے آکر شیخین مین شب باش ہوے تو مشرکین نے بھی اپنے [illegible] کی نگہبانی [illegible] عکرمہ بن ابی جہل کو بسر کردگی [illegible] پچاس سوار کے مقرر [illegible] نزدیک آتے تھے [illegible] بلندی پر [illegible] تا آنکہ وہان سے سوار [illegible] پچاس سوار سے

روایت کی ہو کہ رسول خدا صلعم نے عینین کو پس پشت کیا تو آفتاب بھی پشت پر تھا اور مشرکین نے آفتاب کو مواجہہ مین لیا تھا ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک قول اول صحیح تر ہو کہ اُحد حضرت کے پس پشت تھا اور مدینہ کی طرف رخ تھا اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد الظفری نے حفص بن عبد الرحمان بن عمرو سے اُنھون نے محمود بن عمرو بن یزید بن السکن سے انھون نے کہا جب ہوئے رسول خدا صلعم اُحد مین اور کفار قریب عینین اُترے سکتے تب حضرت نے اُحد کو پس پشت کیا اور حضرت نے منع کیا جب تک مین کسی کو حکم کرون کوئی قتال نہ کرے جب اس بات کو عمرو بن یزید بن السکن نے سنا تو کہنے لگا لیا مین کھیت چرواددون اپنے بیٹے کا جسکو اُن لوگون نے قتل کیا اور ہنوز ہمنے انکو نہین مارا اور متوجہ ہوے مشرکین کہ اُنھون نے بھی اپنی صفون کو آراستہ کیا اسطرح کہ میمنہ پر خالد بن الولید کو اور میسرہ پر عکرمہ بن ابی جہل کو مقرر کیا اور اُنھون نے اپنے یہان دوسو سوار کے دوگروہ بنائے یعنی دو غول اپنے بائین اور سوارون پر صفوان بن اُمیہ کو افسر کیا تھا اور بعضے کہتے ہین عمرو بن العاص کو افسر کیا تھا اور تیرانداز ون پر عبد اللہ بن ربیعہ کو افسر کیا تھا اور تیرانداز سو آدمی تھے اور نشان لشکر کا طلحہ بن ابی طلحہ کو دیا تھا اور نام ابی طلحہ کا عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار بن قصی تھا اور اُس روز ابوسفیان نے پکار کر کہا کہ اے بنی عبد الدار ہم خوب جانتے ہین کہ تم لوگ نشان برداری مین ہمسے زیادہ حقدار ہو اور ہمکو چند روز کے لیے صرف بدر مین نشان برداری ملی تھی اور تمھاری قوم سابق سے حامل لوا رہے ہین پس تم اپنے اس لوا کو مضبوط پکڑے اور اُسکی حفاظت کرو یا ہمارے اور اُسکے درمیان چھوڑ دو یعنی اسکو ہمارے درمیان چھوڑدو اسواسطے کہ ہم لوگ طالب موت اور طالب خون ہین کہ عوض چاہتے ہین جو ابھی تازہ عہد ہو اور ابوسفیان کہتا تھا کہ جب نشانون پر زوال آ دیگا تو بعد اُسکے پھر لوگون کو نہ قیام ہوگا اور نہ بقا ہوگی پس یہ سنکر بنی عبد الدار غضب مین آئے اور کہنے لگے کہ ہم اپنے لوا کو تمھارے سپرد کرین یہ کبھی نہ ہوگا ولیکن اُس کی محافظت کرنی بس قریب ہو کہ تو دیکھیگا تب اُسوقت اعیان لشکر نے اُس نیزہ نشان کے تئین طلحہ کو سپرد کیا اور بنو عبد الدار نے نشان کو [illegible] ابوسفیان کو سخت وناسزا کہا اسوقت ابوسفیان نے کہا ہم دوسرا نشان تیار کرینگے اُن لوگون [illegible] سواے کسی بنی عبد الدار کے کوئی غیر نہ اُٹھانے پاویگا اور سواے اس امر کے [illegible]

رسول خدا صلعم کا یہ تھا کہ پا پیادہ ہو کر صفوف اصحاب کو برابر کرتے تھے اور اپنے اصحاب کو [illegible] آمادہ کرتے تھے اور فرماتے تھے تو آگے بڑھ اور ای فلانے تو پیچھے ہوجا اور یہ اسلیے تاکہ اگر کسی شخص کا بازو نکلا ہوا دیکھین تو اُسکو آگے پیچھے کردیتے تھے پس حضرت اُن لوگون کو ایسا راست کرتے تھے گویا کہ اُس صف [illegible] مشرکین تو حضرت [illegible] پوچھا کہ اُن [illegible]

اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم فال کو پسند کرتے تھے اور تطیر سے کراہت کرتے تھے یعنی فال نیک شگون وغیرہ
بدشگون اور رسولخدا صلعم نے مقام شیخین سے فقط زرہ و احد پہنی تھی جب احد میں پہونچے تو دوسری زرہ بھی پہنی اور
سر پر مغفر یعنی قلنسوہ آہنی خود رکھا پھر جب حضرت نے منزل شیخین سے کوچ کیا اسیوقت مشرکین نے بھی لشکر اپنا طلیعہ کو
روانہ کیا پھر وہانسے وہ ایک مقام پر زمین ابن عامر میں اسی روز پہونچے پھر جب رسولخدا صلعم احد میں گئے اور اسی
روز موج قنطر میں آئے اور وقت نماز کا آگیا تھا اور اسوقت اس جگہ سے مشرکین بھی نظر آتے تھے تب حضرت نے
بلال کو اذن اذان دیا اور وہان ٹھہر کر صحابہ کی صفین بندھین حضرت نے نماز صبح پڑھائی اور اسی مقام سے
ابن ابی اپنے لشکر کو لیکر جدا ہوا اور مدینہ کو پھر چلا اور آگے آگے اپنے لشکر کے شتر مرغ کیطرح سر اٹھائے چلا جاتا
تھا اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام ان لوگون کے پیچھے ہوے اور فہمایش کرتے جاتے تھے کہ مین تمکو پند و نصیحت
کرتا ہون اور یاد دلاتا ہون دربارہ خدا و رسول و دین تمھارے و بمقدمہ عہد تمھارے جو تم لوگون نے رسولخدا
صلعم سے شرط کی ہو کہ تم انکی حمایت کروگے اور انکو باز رکھوگے اس ضرر سے جس سے تم اپنی جانون کو اور اپنے
مال و فرزندان کو باز رکھتے ہو ابن ابی نے جواب دیا کہ میری راے نہین کہ فیما بین انکے اور انکے قتال ہو اے ابو جابر
اگر تو میرا کہنا مانے تو تو بھی ہمارے ساتھ مدینہ کو پھر چل کیونکہ جو لوگ اہل عقل و راے ہین وہ سب مدینے کو پھر گئے
اور ہم لوگ محمد کی نصرت کرنیوالے ہین مگر مدینے مین حالانکہ انھون نے ہماری مخالفت کی ہر چند ہمنے انسے
اپنی راے بیان کی مگر انھون نے ہمارا کہنا نہ مانا مگر کہنا مانا چھوکرون کا جن پر جہاد واجب بھی نہین پھر جب ابن ابی
نے عبد اللہ کے ساتھ لوٹنے سے انکار کیا اور مدینے کی گلیون مین داخل ہو گئے تو ابو جابر نے اُن لوگون سے
کہا خدا تمکو دور رکھے اور تمپر لعنت کرے قریب ہی کہ حق تعالی اپنے نبی اور سارے مومنین کو تمھاری نصرت سے
بے نیاز و بے پروا کریگا مگر ابن ابی پیچھا پھیر کے چلا ہی گیا اور یہی کہتا رہا آیا ہو سکتا ہی کہ محمد میرا کہنا نہین اور
لڑکون کا کہا کرین پس عبد اللہ بھی وہان سے پھر کر دوڑتے ہوے رسولخدا صلعم سے آملے اور اسوقت حضرت صف کو
[illegible] رہے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ جب اصحاب رسولخدا صلعم کو گزند عظیم پہونچا تھا تو انکو اُتی شماتت
[illegible] کرتا تھا اور کہتا تھا کہ محمد [illegible] خلاف کیا اور بے عقلون کی راے پر چلا
[illegible] تیر اندازون کو عینین کی طرف
[illegible] عبد اللہ [illegible] ابن اقدی راوی
[illegible]
[illegible] سے مرتب کی کر احد کو [illegible]
ترتیب اپنے لشکر کی

سلہ عینین احد العینین نام کوہ دراس رسمین [illegible]

اور گناہ میں [illegible] اسکو حرام سے طلب نہ کرو کیونکہ جو چیز خدا کے پاس ہو کوئی [illegible] معصیت [illegible]
نہین پا سکتا اگر پا سکتا ہی تو خدا کی طاعت سے وبہ تحقیق کہ خدا نے تمھارے لیے حلال وحرام کو بیان واضح کردیا ہی
سوائے اُن امور کے جو درمیان حلال وحرام کے مشتبہ الحکم ہین یعنی حکم اُس کی حلت وحرمت کا معلوم نہین کہ
وہ متشابہات مین سے ہین مگر مردمان کثیر اُسکو نہین جان سکتے سوائے بعض کے جو معصوم یعنی گناہ سے دور ہین
پس جو کوئی اُن مشتبہات کا ارتکاب نہ کریگا تو وہ محفوظ رکھیگا اپنی آبرو اور اپنے دین کو اور جو کوئی اُن مشتبہات
کے اندر پڑیگا تو وہ مثل اُس چرواہے کے ہی جو کنارے ایک حدّ یا حدیقہ کے ہو عنقریب ہی کہ اُسمین درآوے
یعنی کیا عجب کہ اُسکا گلۂ غنم وغیرہ اوس حدیقہ مین گھُس جاوین اور حال یہ ہی کہ ایسا کوئی بادشاہ نہین جسکا کوئی
حدّ محدود وہ یا حدیقہ مخصوصہ نہو پس آگاہ ہو کہ حدود خدائے عزوجل اور حدیقہ اُسکا اُسکے محارم ہین یعنی وہ
چیزین اور وہ باتین جنکو خدا نے حرام کیا پس اجتناب اُس سے موجب حفاظت دین ہی اور مومن مومنون مین
جیسے سر ہوتا ہی دھڑ پر جب درد سر ہوتا ہی تو تمام بدن اُسکی طرف متوجہ ومصروف ہو جاتا ہی والسلام علیکم راوی
مصنف کتاب نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے مطلب بن عبد اللہ سے انھون نے
کہا کہ مشرکین مین سے اول جس شخص نے بنا حرب کی ڈالی وہ ابو عامر تھا کہ اپنی قوم سے پچاس آدمی ہمراہ لے کر
میدان مین آیا اور اُسکے ساتھ اکثر عبید یعنی غلامان قریش تھے اور ابو عامر خود بھی غلام عمرو کا تھا قبیلہ اوس مین
پس اُسنے ندا دی اے قوم مین ابو عامر ہون مسلمین نے جواب دیا اے فاسق لا مرحبا بک ولا اھلا یعنی تجھکو
فراخی وسعت نصیب نہو اور تیرا کوئی مونس نہو اُسنے کہا میری قوم کو میرے بعد مصیبت پہونچی (یعنی میری غیبت
مین روز بدر کہ وہ حاضر نہ تھا) اور اُسکے ساتھ اکثر غلامان اہل مکہ تھے پس وہ سب پتھر پھینکنے لگے اور مسلمین بھی اُنکو پتھر
مارنے لگے اور ایک ساعت تک پتھر چلے تا آنکہ ابو عامر اور اُسکے ساتھی بھاگے اور طلحہ لوگون کو پکارتا تھا کہ
میدان مین لڑنے کو آؤ اور لوگ کہتے تھے کہ عبیدہ یعنی غلامون نے کبھی قتال نہین کیا ہی اور نہین کر سکتے اسلیے
اُنکو حکم کیا کہ وے لوگ پاسبانی لشکر کی کیا کرین اور قبل اس سے کہ دونون لشکر باہم مقابلہ مین آوین زنان
مشرکین سامنے صفوف مشرکین کے دہل ودف ودائرہ بجاتی تھین تا آنکہ پھرتی ہوئین پیچھے صفوف کے
ہو جاتی تھین اور مطلب بن عبد اللہ نے کہا کہ جب صف مشرکین کی ہمارے قریب آجاتی تھی تو وہ عورتین
صفون کے پیچھے ہو رہتی تھین اور صفون کے عقب کھڑی رہتی تھین جب کوئی شخص انمین سے پیچھے ہٹتا اور
منھ پھیرتا تھا تو وہ عورتین اُبھارنا اور غیرت دلانا شروع کرتی تھین اور اُسکو مقتولان بدر کی یاد دلاتی
تھین اور ایسا ہوا کہ [illegible] مان ایک شخص تھا منافقین مین سے کہ وہ معرکہ اُحد سے پیچھے رہ گیا تھا جب لشکر اسلام
[illegible] سے چلا [illegible] اور کہنے لگین اے قرمان مردون نے جانب

مشرکین کا کون شخص اٹھائے ہی لوگون نے کہا اُنکے لوا رکے حامل بنی عبدالدار ہین فرمایا ہمارے لوگ وفا داری
مین اُنسے زیادہ سزاوار ہین پھر فرمایا مصعب بن عمیر کہان ہی مصعب نے عرض کی مین یہ حاضر ہون فرمایا تو ہمارا
علم لے بس مصعب بن عمیر وہ علم لیکر روبروے رسول خدا صلعم کے کھڑے ہوئے بعد ازان حضرت کھڑے
ہوے اور لوگون کے سامنے خطبہ شروع کیا جسکا ترجمہ یہ ہی فرمایا ای گروہ مردم مین تمھارے تئین پند وا ندرز
کرتا ہون اُس بات کی جسکی بابت حق تعالے نے اپنی کتاب مین مجکو نصیحت کی ہی کہ وہ عمل بطاعت اور
پرہیز گاری حرام چیزون سے ہی اور تم لوگ آ چکے روز بمقام ذخیرہ خیر واجر عظیم کے ہو کیونکہ یہ سب اُس شخص کے
لیے ہی کہ جو کچھ اُسپر واجب ہی یاد کرے اور اُس امر کے واسطے اپنے نفس کو استقامت اور یقین پر قائم
رکھے و بخوشدلی کوشش کرے اسواسطے کہ جہاد با دشمن سخت دشوار ہی اس امر پر قائم رہنے والے بہت قلیل
ہین اور وہ وہی ہین جنکے رشد و قوت کو خدا نے استوار کیا ہی پس جو کوئی فرمان بردار خدا کا ہی اُسکا مددگار
خدا ہی اور جو کوئی تابعدار شیطان کا ہی اُسکا یار شیطان ہی پس چاہیے کہ جہاد پر استقامت کرنے
سے اپنے اعمالون کو کشادہ کرو اور بدینوسیلہ جو کچھ خدا نے تمھارے حق مین وعدہ کیا ہی خدا سے طلب
کرو اور طریق طلب یہ ہی کہ جو کچھ مین تمکو حکم کرتا ہون اُسکو اپنے نفس پر لازم کرو اور بجا لاؤ کہ ہر آئینہ مین تمھاری
راست بازی کا حریص ہون اور آپسمین اختلاف ڈالنا و تنازع و نا پروائی کرنا موجب پستی ہمت و ضعف ایمان
کا ہی اور ایسی باتین خدا پسند نہین کرتا اور نہ ایسی باتون پر خدا نصرت و فیروزی دیتا ہی ای گروہ مردمان اسوقت
ایک امر تازہ میری خاطر مین گذرا ہی کہ جو شخص حرام سے ہی حق تعالی اُسکو اپنے نبی سے دور رکھیگا اور جو کوئی مجھ پر
ایک مرتبہ صلوٰۃ و درود بھیجے گا اُسپر خدا اور ملائکہ دس بار رحمت بھیجین گے اور جو کوئی نیک کام کریگا مسلم ہو یا
کافر اجر اسکا خدا کے نزدیک ثابت ہی خواہ وہ بلا مدت اسی دنیا مین ملے خواہ مدت آخرت مین حاصل ہو اور جو کوئی ایمان
یقین دلاتا ہی خدا پر اور بر حق جانتا ہی روز حشر کو اُسپر نماز جمعہ روز جمعہ واجب ہی مگر اطفال نابالغ اور نسوان پر اور
مریضون پر واجب نہین ہی اور نہ اُس غلام پر جو مالک کے قبضے مین ہی اور جو کوئی ان امور سے ناپروا ہی
[illegible] بے پروا ہی اور خدا بے نیاز و صاحب حمد و ثنا ہی اور مجکو کوئی عمل ایسا معلوم نہین ہی جس سے تمکو
تقرب خدا حاصل ہو سوائے اُس امر کے جسکا مین تمکو حکم کرتا ہون اور مجکو کوئی ایسا عمل معلوم نہین ہی جس سے
تمکو قربت جہنم کی حاصل ہو سوائے اُن کامونکے جس سے مین تمکو منع کرتا ہون اور [illegible] روح الامین جبرئیل نے
میرے دلمین القا کیا ہی یعنی مجھسے وحی کی ہی کہ کوئی جاندار اُسوقت تک ہرگز نمریگا کہ جب تک پورا اور تمام رزق اپنا پالیوے
اور اُسمین سے کچھ نہوگا اگرچہ اُسکی طلب و حاصل کرنے مین سستی و تاخیر کرے پس خوف خدا [illegible] اور طلب رزق مین
خوبی و شائستگی عمل مین لاؤ یعنی [illegible] کہ تمکو خدا کی نافرمانی

جدا نہ ہو جیو پھر حضرت نے دعا کی اللھم انی اشھدک علیھم یعنی اے خداوند مین تجکو انپر حاضر و ناظر کرتا ہون اور فرمایا
کہ تم انکے گھوڑون کو چھوڑے بھال کے تیرون سے مارو کیونکہ گھوڑے تیرون کے مقابل رخ نہین کرتے ہین اور
حال یہ ہو کہ مشرکین کے یہان دو غول سوارون کے تھے میمنہ والے رسالے پر تو خالد بن الولید افسر تھا اور
میسرہ والے پر عکرمہ بن ابی جہل تھا اور راویون نے بیان کیا کہ جب رسول خدا صلعم نے لشکر رہت و چپ
جسکو میمنہ میسرہ کہتے ہین مرتب کر چکے تو لوا اکبر مصعب بن عمیر کو عطا فرمایا اور لوا اوس اُسید بن حضیر کو عنایت ہوا
اور لوا خزرج کو سعد یا حباب نے پایا اور گروہ تیر اندازان اپنے پیچھے والون کی حفاظت کرتے ہوے سواران
مشرکین پر تیر مارتے جاتے تھے پس گھوڑے سامنے سے مُنھ پھیر کر بھاگے چنانچہ بعض تیر اندازون نے بیان کیا
کہ ہم اپنے تیرون کو نگاہ کرتے تھے تو جو تیر ہم اُنکے خیل پر چلاتے تھے تو ہمنے کسی تیر کو نہین دیکھا کہ وہ زمین پر گرا ہو
یعنی خالی گیا ہو بلکہ وہ گھوڑے پر پڑا یا سوار کو لگا اور راویون نے کہ وہ قوم باہمدیگر قریب قریب ہو گئے
اور اُنھون نے اپنے صاحب لوا یعنی نشان بردار طلحہ کو آگے کیا اور صفون کو آراستہ کیا اور اپنی عورتون
کو پس پشت مردون کے قریب اُنکے شانون کے کیا کہ ہند اور اُسکے ساتھ والیان طبل و دف بجا بجا کے اور گا گا کر
لوگون کو جوش مین لاتی تھین اور اپنے مردون کو آمادہ جنگ کرتی تھین اور واقعات بدر کو یاد دلاتی تھین
اور اشعار گاتی تھین جنکا مضمون یہ ہو کہ ہم لوگ دختران طارق ہین کہ فرشہاے نرم پر سوتے بیٹھتے تھے اگر تم لوگ
اس جنگ مین آگے بڑھکر لڑوگے تو ہم تم باہم پھر ملین گے اور اگر پیٹھ پھیروگے تو ہم تمسے مفارقت کرینگے اور ہمارے
تمھارے درمیان مین ایسا فراق ہوگا کہ پھر ملاقات نہ ہوگی تب اُدھر سے طلحہ بن طلحہ نشان بردار نے پکار کے کہا کہ
کون شخص لڑنے کو نکلتا ہو پس علی علیہ السلام نے جواب دیا کہ آیا تو لڑنے کو نکلے گا اُسنے کہا ہان مین نکلونگا تب وہ
دونون اپنی اپنی طرف سے درمیان دونون صفون کے باہر نکلے اور رسول خدا صلعم دوہری زرہ اور خود و قبہ بالاے
خود پہنے ہوے زیر علم بیٹھے تھے ناگاہ وہ دونون باہم ہوے پس علی نے جابکدستی و چالاکی سے بڑھکر ایک ایسی ضربت
اُسکے سر پہ لگائی کہ تلوار اُسکے سر مین تیر گئی یہانتک کہ سر اُسکا اُسکے ریش و ذقن تک دو پارا ہو گیا پس طلحہ تو زمین
پر گرا اور علی علیہ السلام اپنی صف مین پھر گئے لوگون نے علی سے کہا کہ آپ نے اُس لبل کا سر کیون نہ کاٹ لیا اور
اُسکو جان سے کیون مار نڈالا اُنھون نے کہا اسواسطے کہ جب وہ گرا تو میرے سامنے اُسکی شرمگاہ کھل گئی تو مجکو اُسپر
رحم و ترس آیا کہ مین اُسپر بار ڈال کر پھر آیا کہ وہ سردار لشکر ہی اور مجکو یقین ہوا کہ عنقریب خدا اُسکو قتل کریگا یعنی
وہ ایسا زخمی ہو کہ خود مر جائیگا اور بعض روایت مین یون ہو کہ طلحہ نے علی پر حملہ کیا پس اُسکے وار کو علی نے سپر پر روکا
پس اُسکی تلوار [illegible] ان تک اُسنے کھینچی تھی یاد من گردانے ہوے
پہنے [illegible] کہ جدا ہو گئے پھر

کے صحابہ نے کوچ کیا اور ساتھ نہ گئے تو وہ گیا اے قزمان جو تو نے ایسا کیا ہے پس تجھ کو شرم نہین آتی ہے تو مرد نہین مگر زن ہی
تیری قوم تو چلی گئی تو گھر مین بیٹھا رہ گیا پس وہ عورتین اُسکو یہ سب باتین یاد دلاتی تھین تا آنکہ قزمان
اپنے گھر کے اندر گھس کر کمان اپنی اور ترکش اور اپنی تلوار باہر لیکر نکلا اور وہ معروف بشجاعت تھا پس
دوڑتا ہوا لشکر کو چلا تا آنکہ رسول خدا صلعم کے پاس پہونچا اور اُسوقت حضرت صلعم صفوف مسلمین برابر کر
رہے تھے پس وہ صفوف کے عقب سے آیا تا آنکہ صف اول تک جا پہونچا اور اُسی صف مین شامل رہا پس مسلمین مین سے
پہلے پہل جسنے تیر چلایا وہ یہی قزمان تھا پس اُسنے تیر چلانا شروع کیا اور تیر اُسکے گویا رماح یعنی برچھے تھے
اور وہ غضب مین آکر مثل شتر کے بلبلاتا تھا بعد ازان اُسنے تلوار پکڑی پھر بڑے کام کیے مگر آخر کو اُسنے
خودکشی کی کہ آپ اپنے تئین قتل کیا اور حال یہ تھا کہ اُسکے حین حیات جب ذکر اُسکی شجاعت و قتال کا پیش
رسول خدا صلعم کے آجاتا تھا تو فرماتے تھے وہ اہل جہنم مین سے ہے اور ایسا ہوا کہ جب مسلمین اُس معرکہ مین بیدل
ہونے لگے تھے تو قزمان نے اپنی تلوار کا میان توڑ ڈالا اور کہتا تھا کہ فرار سے موت بہتر ہے اے آل اوس
مقاتلہ کرو اپنے حسب و نسب کی غیرت پر اور ایسا کرو جیسا مین کرتا ہون مطلب بن عبد اللہ راوی نے کہا کہ
قزمان تلوار پکڑکر درمیان مشرکین کے گھس جاتا تھا یہانتک کہ لوگ کہتے تھے کہ ضرور وہ مارا گیا اور پھر وہ
اُنمین سے نکلا چلا آتا تھا اور کہتا تھا مین ظفری کا لڑکا ہون یعنی قبیلہ ظفر سے ہون غرض اُسکے اس کلمہ سے
کنایہ بشجاعت بنی ظفر ہے چنانچہ اُسنے مشرکین مین سے سات آدمی قتل کیے اور آپ بھی زخمی ہو گیا اور زخم
کثرت سے لگے تھے کہ گر پڑا پس قتادہ بن النعمان اُسکے پاس آئے اور اُسکو آواز دی کہ اے ابو الغیداق تیرا
کیا حال ہے قزمان بولا یا لیتک یعنی کاش تو میری جگہ ہوتا تو حال تجکو معلوم ہوتا تب قتادہ نے کہا تجکو شہادت
مبارک ہو قزمان نے کہا اے ابو عمرو واللہ مین نے دین کے واسطے قتال نہین کیا بلکہ اس نظر سے مین نے
مقاتلہ کیا کہ قریش مکہ اگر ہمارے یہان آوینگے تو ہمارے نخلستان وغیرہ کو تباہ کر ڈالینگے یا آنکہ جب قریش
مسلمین پھر کر مدینے مین آوینگے تو ہماری املاک کو خراب کرینگے اور جب کہ حال اُسکے مجروح ہونیکا پیش رسول
خدا صلعم مذکور ہوا تو فرمایا وہ اہل جہنم مین سے ہے چنانچہ جب اُسکے زخمون نے بہت شدت کی تو اُسنے اپنے تئین
آپ ہلاک کیا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ حق تعالی تائید دین کی کبھی مرد فاسق سے بھی کرا دیتا ہے اور بیان
کیا راوی نے کہ رسول خدا صلعم نے تیر اندازون کو آگے مقدم کیا اور اُن لوگون سے فرمایا ہمارے
پیچھے سے سوارون کی [illegible] کرو کیونکہ مین اندیشہ کرتا ہون کہ دشمن ہمارے عقب سے نہ آپڑین اور اپنی جگہ کو پکڑے
رہو اُس سے نہ ہٹو نہ تجاوز کرو اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہم اُنکو بھگا کر اُنکے لشکر مین گھس گئے ہین تب بھی تم اپنی جگہ کو
نہ چھوڑیو اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہم لوگ قتا[illegible] کرنے کو اپنے مقام سے

کہ سعد نے اُسکو قتل کیا تب مسافع بن طلحہ ابن [illegible] نے وہ نشان [illegible] اُٹھایا اُسوقت عاصم بن ثابت ابن ابی الاقلح
نے مسافع کو تیر مارا اور کہا لے اُسکو یعنی تیر کو مین ابن ابی الاقلح ہون پھر اُسکو قتل کیا پس جب کہ مسافع کو کہ ابھی
اُسمین جان باقی تھی اُسکی مان سلافہ بنت سعد بن الشہید کے پاس اُٹھا لے گئی اور وہ اُسوقت سب عورتون کے
ساتھ تھی تو سلافہ نے کہا تجکو کس نے مارا وہ بولا مین نہین جانتا ہون مگر مین نے اسقدر کہتا اُسکا سُنا کہ لے اُسکو یعنی تیر
کو کہ مین ابن ابی الاقلح ہون سلافہ نے کہا واللہ وہ میرے ہی گروہ سے ہی اور بعض روایت مین یون ہی کہ سعد نے
کہا لے اُس وار کو اور مین بعد ابن کسرہ ہون اور لوگ ایام جاہلیت مین بنی کسر الذہب کہتے تھے چنانچہ جب
سلافہ نے مسافع اپنے پسر سے پوچھا کہ تجکو کس نے مارا اُسنے کہا مین نہین جانتا ہون مین نے اُس سے اسی قدر
کہتے سنا کہ لے اسکو اور مین ابن کسرہ ہون سلافہ نے کہا احدی واللہ کسری یعنی وہ کسری ایک شخص ہی ہم مین
سے پس اُسی روز سلافہ نے نذر کی اس بات کی کہ مین عاصم کے کاسہ سر مین قوم کو شراب پلاؤنگی اور پیون گی اور
جو کوئی اُسکا سر لادے مین اُسکو سو شتر دونگی بعد ازان جب اُس نشان کو کلاب بن طلحہ بن ابی طلحہ نے اُٹھا لیا تو
اُس کو زبیر ابن العوام نے مار لیا تب نشان کو جلاس بن طلحہ بن ابی طلحہ نے اُٹھا لیا تو اُسکو طلحہ بن عبید اللہ
نے قتل کیا بعد ازان ارطاۃ بن عبد شرحبیل نے وہ نشان اُٹھایا اُسکو علی علیہ السلام نے قتل کیا بعد ازان
شریح بن فارظہ حامل نشان ہوا راوی کہتا ہی ہم نہین جانتے اُس کو کس نے قتل کیا بعد ازان صواب غلام
بنی عبد الدار نے نشان اُٹھایا اُسکے قاتل مین اختلاف ہی بعضے قائل ہین کہ سعد بن ابی وقاص نے اُسکو قتل
کیا اور بعضے کہتے ہین علی نے قتل کیا اور بعض کا قول ہی کہ قزمان اسکا قاتل ہی راوی نے کہا ہمارے نزدیک
صحیح تر قزمان ہی کہ جب قزمان صواب کے نزدیک پہونچا تو اُسپر حملہ کیا اور اُس کا دست راست تن سے جدا کیا
تو اُسنے نشان کو دست چپ سے اُٹھایا جب وہ ہاتھ بھی کٹ گیا تو اُسنے نشان کو دونون بازو سے آغوش مین
چمٹا لیا اور اُسپر جھک گیا پھر اُسنے صدا دی کہ ای بنی عبد الدار آیا میرا عذر پذیرا ہی تب قزمان نے اُسپر حملہ کیا
اور قتل کیا [illegible] راوی یعنی صحابہ نبی کہتے ہین کہ حق تعالی نے اپنے نبی کو کسی جگہ کبھی ایسا فیروزمند نہین کیا جیسا
اُنکو اور اُنکے اصحاب کو روز احد ظفریاب کیا مگر باوجود اس بات کے اصحاب نے نافرمانی رسول خدا صلعم کی کی
تھی اور حکم [illegible] ڈالی تھی چنانچہ جب نشان برادران لشکر مشرکین قتل ہوے اور مشرکین
[illegible] اور رخ نہ کرتے تھے اور اُنکی عورتین دہل و دف بجا بجا کے اور کوس کوس کے اُنکو اُکسا
[illegible] تھے واللہ مین ہند کو اور اُسکے ساتھ والیون کو دیکھتا تھا کہ وہ سب بدحواس بھاگی
[illegible] اور جب خالد بائین طرف سے رسول خدا صلعم پر
[illegible] تو اُسکو تیر انداز [illegible]

جب ارادہ کیا کہ اُسکو قتل کرین تو اُسنے کہا مجھپر رحم و ترس کرو پس علی نے اُسکو چھوڑ دیا تا آنکہ کوئی مسلین مین سے اُسکے پاس گیا اور اُس نیم جان کا سر کاٹ لایا اور بعض روایت مین ہی کہ خود علی نے اُسکو قتل بھی کیا پس جب طلحہ قتل ہوگیا تو رسولخدا صلعم کو سرور ہوا اور اظہار تکبیر کا فرمایا پھر سارے مسلین نے تکبیر کی بعد ازان اصحاب نبی نے لشکر مشرکین پر سخت حملہ کیا اور اُنکو ایسا مارنا شروع کیا کہ صفین اُن کی پراگندہ ہوگئین اور اُسوقت تک کہ سواے طلحہ کے کوئی قتل نہوا تھا تو بعد طلحہ کے لواء مشرکین کو ابو شیبہ عثمان بن ابی طلحہ نے اُٹھایا تھا اور وہ آگے آگے عورتون کے شعر رجز پڑھتا تھا جسکا مضمون[۵۱] یہ ہی کہ اہل لواء یعنی نشان بردار پر حق یہ ہی کہ نیزہ اسکا خون مین رنگین ہو یا پرزے کیا جاوے آخر کار ابو شیبہ نشان لیے ہوے آگے بڑھا اور عورتین دف بجا بجا کر گاتی تھین کہ لوگون کو اُبھارتی اور جوش مین لاتی تھین چنانچہ ابو شیبہ عثمان حامل نشان پر حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے حملہ کیا اور اُسکے دونون شانون کے درمیان مین ایسی تلوار ماری کہ اُسکا ہاتھ و شانہ جدا ہوگیا یہان تک کہ تلوار اُسکی کمر و ناف تک اُتر گئی کہ اُسکا پھیپھڑا تک کھل گیا بعد ازان حضرت حمزہ یہ کہتے ہوے پھرے کہ مین اُس شخص کا بیٹا ہون جو حاجیون کا پانی پلانے والا تھا اُسوقت اُس نشان کو ابو سعید بن ابی طلحہ نے اُٹھایا تو سعد بن ابی وقاص نے اُسکو تیر مارا کہ اُسکے حلق مین جا لگا اور وہ زرہ پہنے تھا اور اُسکے سر پر خود منڈھا تھا اور اُسمین دامن یعنے جھالر نہ تھی جو قفا پر لٹکتی ہی اسوجہ سے حلق اُسکا کھلا ہوا تھا کہ تیر سے چھد گیا پس زبان اُسکی باہر نکل آئی جیسے کُتّے زبان نکالتے ہین اور بعض روایت مین ہی کہ جب ابو سعید نے نشان اُٹھایا تھا تو عورتین اُسکے پیچھے کھڑی ہوئی یہ شعر پڑھتی تھین جسکا مضمون یہ ہی[۵۲] اے بنی عبد الدار تم اپنے دشمنون کی پشتون پر ایسی تلوارین تیز مارو جیسے اہل حمیت و حمایت تلوار مارتے ہین چنانچہ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ جب مین اُسکو یعنے ابو سعید بن طلحہ کو تلوار مارتا تھا اور اُسکا دست راست قطع کرتا تھا تب اُسنے نشان کو دست چپ مین لیا تب مین نے اُسکے دست چپ پر حملہ کیا اور ایک ہاتھ مین اُس ہاتھ کو بھی جدا کیا تب اُسنے نشان کو دونون بازو ملا کر تھام لیا اور اپنے سینے سے لپٹا لیا کہ اُس سے پشت اُسکی خمیدہ ہوگئی یعنے جھک گیا سعد نے کہا تب مین نے گوشہ کمان کا درمیان زرہ اور خود اُس کے ڈال کر کھینچا تو خود اُسکا اُتر آیا مین نے اُس خود کو اُسکی پشت پر پھینک مارا پھر مین نے اُسکو تلوار ماری کہ وہ قتل ہوگیا بعد ازان مین اُسکی زرہ اُتارنے لگا کہ دفعتہً شیبہ بن عبد مناف مع چند نفر ہمراہی میری طرف آیا اور اتارنے زرہ سے مجھے باز رکھا اور سارا زرہ و حلیہ مشرکین سے اسباب زرہ وغیرہ ابی سعد مقتول کا بہت عمدہ تھا کہ زرہ اُسکی بہت فراخ سے [illegible] اور [illegible] کا خود او اُسکی تلوار بھی بہت خوب تھی ولیکن [illegible] کما در نوان [illegible]
مین یہ قول اصح ہ [illegible]

[۵۱] ان علی اهل اللواء حقا ان یخضب الصعدة او تندقا

[۵۲] ضربا بنی عبد الدار ضربا حماة الادبار ضربا بکل بتار

... [illegible] تھا اور ابوسفیان نے کہا تھا یعنی وقت معرکہ [illegible] کہ اے گروہ قریش اپنے اپنے غلامون
کو اپنی متاع پر چھوڑ جاؤ کہ یہ لوگ تمھارے اسباب اور خورجیون پر نگہبان رہین گے چنانچہ ہمنے اسباب متفرق
کو ایک جا جمع کر دیا اور اونٹون کو بقتال کر یا یعنی چھانٹ دیا اور قوم لڑنے کو میمنہ و میسرہ پر گئی تب ہمنے اسباب
پر پوشش ڈال دی اور خورجیون کو چھپا دیا اور اسوقت قوم مین سے ایک دوسرے کی مدد و کمک کو اٹھنے جاتا تھا
اسی طرح تھوڑے عرصہ تک وہ لوگ قتال کرتے رہے بناگاہ ہمارے لوگ شکست پا کر بھاگے اور اصحاب محمد
ہمارے لشکرگاہ مین داخل ہوگئے اور ہم درمیان اسباب کے موجود تھے یعنی ہم بھاگے نہ تھے تب انھون نے
ہمین گھیر لیا اور جن غلامون کو انھون نے اسیر کر لیا انھین مین بھی تھا پھر انھون نے لشکر کو خاطرخواہ لوٹا ایک شخص
نے مجھسے پوچھا کہ مال صفوان بن امیہ کا کہان ہی مین نے کہا وہ مال تو لاد نہین لایا ہی مگر جو کچھ زاد لایا ہی وہ انھین
خورجیون مین ہی تب وہ مکلکر میرے تئین کھینچنے لگا تا آنکہ جو کچھ مال تھا مین نے گٹھری سے نکالدیا اور وہ مال مقدار
سو مثقال کے تھا اور بعض روایت مین ایک سو پچاس مثقال تھا وہر گاہ ہمارے لوگ بھاگ گئے تھے اور ہم انسے
مایوس ہوگئے تھے اور عورتین بھاگ بھاگ گوشون مین چھپ رہی تھین اور جو لوگ مسلمین مین سے ان عورتون کا
ارادہ رکھتے تھے انسے محفوظ رہین اور مال قبضہ مین مسلمین کے تھا اور ہم اسی حالت اسیری مین تھے کہ ناگاہ
مین نے سوارون کو دیکھا کہ وہ چلے آتے ہین اور لشکر مین داخل ہوگئے اور مسلمین مین سے کوئی ان کو [illegible]
کرنے والا نہ تھا کیونکہ انھون نے اپنے مورچال جائے حرب کو جہان تیرانداز مامور ہوئے تھے خالی و بیکس چھوڑ کر
لوٹنے چلے آئے تھے اور لوٹ رہے تھے اور مین دیکھتا تھا کہ وہ اپنی کمانین اور ترکش بغلون مین ڈالے تھے اور انھین سے
ہر ایک نے جو کچھ پایا تھا اسکا ٹھریا اسکی گود مین تھا اسی حالت مین کہ یہ لوگ بے خوف و خطر غارت و تاراج مال مین مصروف
تھے سوار ہمارے آپہونچے اور تلوارین مارنے لگے تا آنکہ قدم بڑھا بڑھا کے اور جا بجا دستی سے بہتون کو قتل کیا کہ
مسلمین ہر طرف متفرق و پریشان ہوگئے اور جو کچھ مال لوٹا تھا سب چھوڑ بھاگے اور ہمارے لشکر سے نکلگئے پھر ہم
لوگ اپنی متاع کے پاس پھر آئے اور ہمارا کچھ اسمین سے نہین گیا تھا اور جو ہم مین سے اسیر ہوئے تھے [illegible]
رہے اور وہ زر طلا ہمنے مقتل مین پایا (یعنی وہ یک صد و پنجاہ مثقال مال صفوان) اور مسلمین مین سے ایک شخص
کو مین نے دیکھا کہ وہ صفوان بن امیہ کو لپیٹ گیا اور دبا بیٹھا مجکو یقین ہوا کہ وہ مرا چاہتا ہی [illegible]
تو اسمین کچھ جان باقی تھی اسوقت میرے پاس خنجر تھا مین نے اسپر جبنیہ چلائی کہ وہ گر پڑا اور مین نے کہا یہ کون
شخص ہی کسی نے کہا یہ شخص [illegible] بعد ازان حقتعالی نے مجکو ہدایت کی کہ مین نے قبول اسلام
کیا اور [illegible] بن عبداللہ سے انھون نے عمر بن
[illegible] انکے ہاتھ لگا تھا

تیر بار کر پھیر دیتے تھے بیان تک کہ وہ [illegible] انداز و [illegible] ہی بھگا دیا اور جب [illegible] پاس سے آگے چلے تو رسول خدا صلعم تیر اندازون کے سامنے آکر فرمانے لگے کہ تم اپنے اسی جائے مصاف پر کھڑے رہو اور ہماری پشت پر نگہبانی کرو اگر تم دیکھنا کہ ہم لوگ مال غنیمت لے رہے ہین تو تم آکر شریک نہ ہونا اور اگر تم دیکھو کہ ہم لوگ قتل ہوتے ہین تو بھی تم ہمارے حضرت کے لیے نہ آنا یعنی کسی حالت مین اپنی جگہ سے نہ سرکنا چنانچہ جب مشرک شکست پاکر بھاگے اور مسلمین نے پیچھا کیا اور جسطرح چاہا انکو قتل کیا تا آنکہ انکو لشکر سے دور بھگا دیا اور لشکر یعنی لشکرگاہ کی لوٹ پر مستعد ہوسے اُسوقت تیر اندازون مین سے جو مصاف پر مامور باستقامت تھے بعض نے بعض سے کہا کہ اس جگہ جہان کچھ نہین ہے تم لوگ کیون کھڑے ہو کیا نہین دیکھتے ہو کہ حق تعالے نے تمھارے دشمنون کو ہزیمت دی اور یہ لوگ برادر تمھارے یعنی مسلمین اُنکے لشکر کو لوٹ رہے ہین تم بھی مشرکین کے لشکر مین داخل ہو اور اپنے بھائیون کے ساتھ تم بھی مال غنیمت حاصل کرو تب ایک تیر انداز نے دوسرے کہا کہ کیا تمکو معلوم نہین ہے کہ رسول خدا صلعم نے تمکو اپنی پشت پناہی کے واسطے مامور و مقرر کیا ہے اور تاکید فرمائی ہے کہ اپنے مقام سے نہ ہٹو اگر ہمکو قتل ہوتے دیکھو تو ہماری نصرت کے لیے بھی نہ آؤ اور اگر ہم لوگ مال غنیمت کے لینے میں مشغول ہون تو بھی تم شریک نہ ہو بلکہ ہماری پشت پر نگہبانی رکھو مگر اُن دوسرون نے کہا یہ ارادہ رسول خدا صلعم کا نہ تھا جو تم سمجھتے ہو کیونکہ مشرکین کو تو خدا نے خوار کر دیا اور انکو شکست دیکر بھگا دیا اب چلو لشکر مین اور اپنے بھائیون کے ساتھ ملکر لوٹو آخرکار لوگون نے جب اس امر مین باخود اختلاف کیا تو عبداللہ ابن جبیر نے جو ان تیر اندازون کے افسر تھے اُنکو فہمایش کی اور اُنکے خطبہ بیان کرنے لگے اور اُس روز اُسوقت سفید لباس پہنے تھے چنانچہ بعد حمد و ثنائے خداوند عز و جل کے جو سزاوار حمد و ثنا ہے اُن لوگون کو حکم بہ طاعت خدا و رسول کیا اور تہدید کی اس بات کی کہ کوئی شخص مخالفت رسول خدا صلعم کی نکرے لیکن لوگون نے اُنکا کہنا نمانا اور لوٹ کے لیے چلے گئے صرف انہین سے قریب دس آدمی کے ہمراہ اپنے افسر عبداللہ بن جبیر کے باقی رہ گئے تھے از انجملہ حارث بن انس بن رافع تھے جو کہتے تھے اے قوم اپنے نبی کے عہد کو یاد کرو اور اپنے افسر کی اطاعت کرو مگر ان لوگون نے نمانا آخر لشکر مشرکین مین لوٹنے کے لیے چلے ہی گئے مقام کو خالی کر دیا اور گھوڑون کو جبل کی طرف چھوڑ دیا اور لوٹنا شروع کیا و چونکہ صفوف مشرکین درہم برہم ہو [illegible] اور لوگ اُنکے منتشر ہو گئے تھے اور اُسوقت آندھی چل رہی تھی اور اول ہوا [illegible] یعنی دن چڑھتا تھا تا آنکہ اُن لوگون نے رجوع کی اُسوقت ہوا پروا تھی پھر دفعتہً پچھوا چلنے لگی یعنی مسلمین کا رخ جو کہ پچھم طرف تھا تو ہوا سامنے کی تھی اُسوقت مشرکین پھر آئے اور اُس عرصہ مین مسلمین مشغول نہب و غارت تھے قسطاس مولی صفوان بن اُمیہ جو آخر کو بوجہ احسن اسلام لایا تھا آگے بیان [illegible] گان مین تھا جنکو مشرکین بھاگے [illegible]

بنی کے اپنے ہمنفسان سے آگے چلے آتے تھے اور مسلمین ساتھ مشرکین کے مخلوط ہو گئے تو باہم مشتبہ ہو گیا مقاتلہ کرنے لگے اور نا خود با ایک دوسرے کو مارتے تھے مگر عجلت مین اور حالت اضطراب مین جسکو مارتے تھے اسکو پہچانتے نہ تھے کہ وہ کون ہی چنانچہ اسی روز اُسید بن حضیر کو دو زخم لگے ایک زخم تو ابو بردہ کی ضرب سے لگا مگر وہ نہین جانتا تھا جب یہ کہکر اُس نے ضرب لگائی کہ لے اس ضربت کو مین پسر انصاری ہون یعنے دستور حرب عرب یہ تھا کہ جب وہ ضرب لگاتے تھے تو کہتے تھے کہ خذھا انا فلان بن فلان اس ضربت کو لے کہ مین فلان بن فلان ہون اُسوقت ابوزعنہ اُس معرکہ عظیم مین آگے بڑھے اور ابو بردہ کو دشمن سمجھکر انکو دو ضربتین مارین اور بولے لے اس ضربت کو مین ابوزعنہ ہون مگر ابو بردہ نے اُسوقت یہ نجانا تھا کہ کس نے مارا جب یہ آواز سُنی کہ مین ابوزعنہ ہون تو پہچانا اور جب ملاقات کی تو شکایت کی کہ دیکھ تونے میرے ساتھ کیا کیا تب ابوزعنہ نے کہا کہ تونے بھی لاعلمی مین اُسید بن حضیر کو ضربت لگائی تھی ولیکن مضائقہ نہین کہ یہ جراحت فی سبیل اللہ ہی پس اس بات کا ذکر پیش رسولخدا صلعم کے ہوا فرمایا یہ فی سبیل اللہ ہی اے ابو بردہ اس جراحت کا تیرے لیے اجر ہی گویا تجھے کوئی مشرکین مین سے مارتا اور فرمایا جو کوئی قتل ہوگا وہ شہید ہی اور ایسا ہوا تھا کہ یمان جنکو حسیل بن جابر کہتے ہین اور رفاعہ بن وقش یہ دونون بزرگ جو کبیر السن تھے مدینے کے ٹیلون اور کوٹھون پر عورتون کے ساتھ چڑھا دیے گئے تھے تو ایک نے دوسرے سے کہا لا ابالک یہ کلمہ بددعا ہی یعنی تیرا باپ مرے یا کلمہ غیرت ہی کہ تیرے لیے باپ نہین ہی کیا وجہ ہی کہ ہم اپنے ہمنفسون سے چھوٹ رہین ہمکو شرم ہی جو ہمنے انکو چھوڑ دیا اللہ سوائے اُسکے کیا ہی کہ ہم آج یا کل کے مہمان ہین اور ہماری مرگ مین کوئی دم بقدر ظمئی دابہ باقی ہی یعنی اس قدر کہ جانور پیاسا درمیان دو پانی پینے کے سانس لیتا ہی کاش ہم اپنی تلوارین لیکر رسولخدا صلعم کے ساتھ چلکر اُحد مین کچھ دن رہتے تک بھی ملجاوین (راوی نے کہا چنانچہ ایسا ہی ہوا) کہ جب وہ دونون بزرگ آنکر لاحق ہوئے تو رفاعہ کو مشرکین نے قتل [illegible] حسیل ابن جابر جب مسلمین و مشرکین باہم مختلط ہو گئے تھے اور تلوار چل رہی تھی تو اُسوقت اُسپر تلوار [illegible] پڑ گئی اور حذیفہ شور کرتے ہی رہے کہ میرا باپ ہی میرا باپ ہی تا آنکہ حسیل قتل ہو گئے تب حذیفہ نے کہا اے مسلمانون خدا تمکو بخشے کہ وہ ارحم الراحمین ہی جو کچھ تمنے کیا اُسنے میرے باپ کے درجات دخیر کو پیش رسولخدا صلعم زیادہ کیا بعد ازان رسولخدا صلعم نے حکم کیا کہ حذیفہ کو خون بہا دیا جاوے اور بعض روایت مین ہی کہ یمان کو زخم عتبہ بن مسعود کے [illegible] یمان نے خون یمان کا سارے مسلمین پر حل کیا اور [illegible] کہتے ہوے یکبارگی اپنی

حباب بن المنذر کے

پس جسوقت مشرکین پر لپٹے اور گھیر لیا اور مخلوط و مسلط ہوئے تو ہمنے نہین دیکھا کہ ان اصحاب [illegible] مال
معزوفہ سے کچھ باقی رہ گیا ہو کہ وہ لے بھاگا ہو سواے دو شخص کے ایک عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح کہ پہلے سے
وہ ایک منطقہ کمربند جو لشکر مین پایا تھا لے آئے تھے اُمین بھا پس دینار تھے کہ انھون نے زیر جامہ پنہ کو انا بند کی
گرہ مین باندھ رکھا تھا اور دوسرے عباد بن لبشر کو کہ وہ ایک تھیلی لائے تھے اُسمین تیرہ مثقال زر طلا تھا اُسکو اپنی
قمیص کی جیب مین ڈال لیا تھا اور اُسپر اور ایک قمیص ور اُسکے اوپر ایک زرہ پہنے تھے اور اُس کو درمیان
مین کرکے کمربند سے مضبوط کر لیا تھا پس وہ دونون شخص اُس مال کو بجنسہ پیش رسولخدا صلعم اُحد مین حاضر لائے
حضرت نے نہ اُسکا خمس لیا نہ اُن دونون کے مال یافتہ مین سے کم کرایا یعنی کسی اورکو اُسمین سے نہین دلایا اور
بقیہ احوال آیندہ بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالی **واقدی** نے کہا مجھسے بیان کیا رافع بن خدیج نے کہ جب
گروہ تیر انداز اُس مقام سے جہان مامور تھے چلے گئے اور باقی رہ گیا جو رہ گیا تو خالد بن الولید نے نظر کی کہ شعب جبل خالی
ہے اور لوگ وہان قلیل ہین تو سوارون کو ہمراہ لیکر دوڑ ماری اور عکرمہ بھی سوارون مین اُسکے ساتھ ہو لیا تب
یہ دونون مع سواران ہمراہی اُس مقام مین پہونچے جہان تیر انداز تھے اور چلے آئے تھے اور کچھ باقی رہ گئے تھے
پس اُن لوگون نے اُنپر حملہ کیا اور بقیہ تیر اندازون نے بھی اُس قوم کو تیر مارے تا آنکہ اُنپر غالب ہے اور عبداللہ
بن جبیر جو تیر انداز تھے جب اُنکا ترکش تیرون سے خالی ہو گیا تو اُنھون نے نیزہ مارنا شروع کیا تا آنکہ نیزہ
ٹوٹ گیا تو اُنھون نے اپنی تلوار کا میان توڑ پھینکا اور اُنسے مقاتلہ کرنے لگے یہانتک کہ قتل ہو گئے تب جعال
ابن سراقہ و ابو بردہ بن نیار آگے بڑھے اور یہ دونون وقت قتل عبداللہ بن جبیر حاضر تھے اور جو لوگ اُس
شعب جبل سے چلے آئے تھے یہ دونون انھین مین سے تھے مگر یہ کہ بعد اُنکے اخیر مین چلے آئے تھے اور قوم
مین مل گئے اور اُسوقت خیل مشرکین کا بڑی استواری کے ساتھ تھا پھر جب ہماری صفین ٹوٹ گئین اُسوقت
ابلیس [illegible] صورت جعال بن سراقہ بنکر پکارنے لگا کہ تحقیق محمد قتل کیا گیا اسی طرح تین بار چیخ ماری پس اُس روز
[illegible] بلیۂ عظیم مین مبتلا ہو گئے اسلیے کہ ابلیس اُنھین کی صورت بنکر پکار اٹھا و حال آنکہ وہ ہمراہ
[illegible] جعال شدید مقاتلہ با مشرکین کر رہے تھے بلکہ وہ پہلو مین ابی بردہ بن نیار و خوات بن جبیر کے
موجود تھے **راوی** رافع بن خدیج کہتے ہین کہ ہمنے ایسی فیروزی جلد تر پلٹتے ہوئے نہین دیکھی جیسی فیروزی مشرکین
کہ جلدی سے ہمپر پھرے چنانچہ گروہ مسلمین ساتھ جعال بن سراقہ کے لڑن پیش آئے کہ ارادہ اُس کے قتل کا کیا اور
کہنے لگے یہ وہی ہے جو پکارتا تھا کہ محمد قتل ہوئے [illegible] اور ابو بردہ نے اُسکے لیے [illegible]
کہ جب پکارنے والا پکارتا تھا تو جعال [illegible]
کہا کہ بعد اسکے [illegible]

اپنے باپ سے انھون نے ابی بشیر المازنی سے انھون نے بیان کیا کہ جسوقت میان عقبہ کے شیطان نے پکارا
کہ محمد قتل ہوے اس بات سے ارادہ عزوجل مین یون تھا تا مسلمین اپنی نافرمانی پر پشیمان و نادم ہون اور ہر طرف
متفرق ہو کر جبل پر جا وین تو پہلے جس نے انکو سلامتی رسول خدا صلعم کی خوشخبری دی وہ کعب بن مالک تھے کعب
نے کہا مین نے شور کرنا شروع کیا کہ رسول خدا صلعم سلامت ہین اسوقت حضرت صلعم اپنا ہاتھ منھ پر رکھکر میری طرف
اشارہ کرتے تھے کہ چپ رہو اور دوسری روایت مین عبید اللہ بن کعب بن مالک سے منقول ہے کہ کعب نے کہا
جب مسلمین نے روگردانی کی تھی تو پہلے مین نے ہی رسولخدا صلعم کو پہچانکر مومنین کو خوشخبری دی کہ آنحضرت صلعم زندہ
و سالم ہین اور کعب نے کہا اسوقت مین ایک گھاٹی مین تھا اور راوی حدیث نے کہا کہ اسوقت رسولخدا صلعم نے
کعب کو اپنے پاس بلایا اور انکی زرہ لیکر آپ پہن لی اور وہ زرہ رو ئینہ تھی یا کچھ رو ئینہ تھی اور کچھ غیر رو ئینہ اور حضرت
نے اپنی زرہ اتار دی اسکو کعب نے پہن لیا پس اس روز کعب نے قتال شدید کی تا آنکہ وہ مجروح ہوے کہ سب
ستر و زخم لگے تھے اور ایک روایت مین یون ہے کہ کعب نے کہا مین نے اس روز حضرت کی آنکھون کو بیچ خود اپنی
کے دیکھکر پہچانا اور ندا دی کہ اے گروہ انصار باہم خوشی کرو یہ رسولخدا صلعم موجود ہین تب حضرت نے میری طرف
اشارہ کیا کہ چپ رہ اور واقدی نے کہا مجھے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن رباح سے
انھون نے اعرج سے انھون نے کہا جب شیطان نے چیخ کیا کہ ہر آئینہ محمد قتل کیا گیا تو ابوسفیان بن حرب نے
کہا اے گروہ قریش تم مین سے کس نے قتل کیا محمد کو ابن قمیہ نے کہا اسکو مین نے قتل کیا ابوسفیان نے کہا
مین تیرے ہاتھ مین کڑے ڈلوا دونگا جیسا کہ صنادید عجم دلاورون اور بہادرون کے ساتھ یہ معاملہ کیا کرتے
ہین چنانچہ ابوسفیان ابو عامر فاسق کو اپنے ہمراہ لیکر مقتل مین پھرنے لگا تا کہ رسول خدا صلعم کو تلاش کرے
اس حال مین گذر اسکا نعش پر خارجہ بن ابی زہیر کے ہوا ابو عامر نے کہا اے ابوسفیان تو جانتا ہے یہ قتیل کون ہے
اسنے کہا مجھکو معلوم نہین اسنے بتایا یہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر خزرجی ہے اور یہ سردار بلحرث بن الخزرج کا ہے
وبعد ازان گذر اسکا اوپر نعش عباس بن عبادہ بن نضلہ کے ہوا جو برابر نعش خارجہ کے تھی ابو عامر نے کہا
یہ ابن نوفل ہے جو بیت الشرف یعنی کعبہ کا شریف تھا بعد ازان گذر اسکا ذکوان بن عبد قیس کی نعش پر ہوا
ابو عامر نے کہا یہ شخص اس قوم کے سادات سرداران مین ہے بعد ازان گذر اسکا نعش پر حنظلہ پسر ذکوان کے ہوا
ابوسفیان نے کہا اے ابو عامر یہ کون ہے اسنے کہا یہان جتنے ہین یہ سب سے زیادہ مجھ پر عزیز ہے یہ حنظلہ بن ابی عامر
ہے یعنی ابو عامر کنیت ذکوان کی بھی تھی پھر ابوسفیان نے کہا مین مقتل محمد نہین دیکھتا ہون یعنی انکی نعش کہین
نظر نہین آتی ہے اگر انکو قتل کیا ہوتا تو ضرور ہم انکو دیکھتے ابن قمیہ جھوٹھ کہتا ہے بعد ازان خالد بن الولید سے
ملاقات ہوئی [illegible] تھا کہ حال قتل محمد تجھ کو کچھ معلوم ہے [illegible] نے کہا [illegible] مین نے انکو دیکھا ہے

لگائی ۔ تا آنکہ مسلمین نے باخود ہا یہ نشانی قرار دی کہ امت امت بجبہ تو اشرف کیا دیتے تا لوگ اپنے لوگوں کو پہچانیں) تا آنکہ لوگون نے ہاتھ اپنے روک لیے اور آپس مین ایک دوسرے کے قتل و ضرب سے باز رہا اور **واقدی** نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی زبیر بن سعد نے عبد اللہ بن الفضل سے اُنھوں نے کہا کہ جب رسول خدا صلعم نے مصعب بن عمیر کو علم لشکر عطا کیا اور مصعب شہید ہوے اُسوقت ایک فرشتے نے بصورت مصعب متشکل ہوکر علم کو اُٹھا لیا تو آخر روز رسولخدا صلعم نے فرمایا اے مصعب آگے بڑھ اُس وقت وہ فرشتہ حضرت کی طرف متوجہ ہوکر بولا کہ مین مصعب نہین ہون تب حضرت نے پہچانا کہ یہ فرشتہ ہے تائید کو آیا ہے اور **واقدی** نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی عبیدہ بنت نائل نے عائشہ بنت سعد سے اُنھوں نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے اُنھون نے کہا اُس روز مین اپنے تئین دیکھتا ہون کہ تیر چلا رہا ہون اور ایک شخص سفید رنگ یعنی گورا رنگ خوبصورت میرے تیر کو میری طرف پھیر دیتا ہے (یعنی اُسوقت جب مسلمین یہ مشرکین مختلط ہو گئے تھے کہ اُس تہلکہ مین اکثر مسلمین مسلمین کے ہاتھ سے دھوکے مین خطاءً و نادانستہ قتل ہوتے تھے) اور **واقدی** نے کہا مجھے **حدیث** بیان کی ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے اُنھون نے کہا مین نے دو شخص کو سفید کپڑے پہنے ہوے دیکھا کہ اُنمین سے ایک داہنے رسولخدا صلعم کے اور دوسرا بائین سے یہ دونون قتال شدید کر رہے تھے اور ان دونون کو مین نے کبھی پہلے نہ دیکھا تھا نہ بعد اُسکے دیکھا اور **واقدی** نے کہا مجھے **حدیث** بیان کی عبد الملک بن سلیم نے قطن بن وہب سے اُنھون نے عبید بن عمیر سے اُنھون نے کہا جب قریش احد سے پھرے ہین تو اپنی محفلون مین اپنی ظفر یابی کی باتین کرتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ ابلق گھوڑون کو اور وہ مردم گورے رنگ سپید پوشون کو جو معرکہ بدر مین دکھائی دیے تھے اس معرکہ مین ہمنے اُنکو نہین دیکھا عبید بن عمیر نے کہا کہ یوم اُحد ملائکہ نے قتال نہین کیا اور دوسری روایت مین عمیر بن الحکم سے منقول ہے کہ معرکہ اُحد مین ایک ملک نے بھی تائید رسولخدا کی نہین کی بلکہ جنود ملک روز بدر مؤید تھے اور دوسری روایت مین مجاہد سے منقول ہے کہ روز اُحد ملائکہ حاضر ہوے مگر قتال نہین کیا یعنی لشکر مسلمین کافی تھا احتیاج تائید ملائکہ نہ تھی اور دوسری روایت مین مجاہد سے ہے کہ سواے بدر کے کسی غزوہ مین ملائکہ نے قتال نہین کی اور ایک روایت مین ابی ہریرہ سے مروی ہے اُنھون نے کہا حق تعالی نے مسلمین سے وعدہ کیا تھا کہ اگر تم لوگ جنگ مین صبر و استقامت رکھو گے تو ہم ملائکہ سے تمھاری تائید کرینگے اور جب [illegible] ہٹ گئے تو پھر ملائکہ نے [illegible] **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** [illegible] ابی حصمہ نے موسی بن [illegible]

یہ دو طرح پر صحیح از بیر شعار جماعت غیر کا ہم وہ تو تم کو یا ماہو عنقاد ورشیعان علی کا یا من یا من تھا ۱۲

اور نام ابی نملہ کا عبد اللہ بن معاذ تھا یعنی معاذ باپ تھے ابو نملہ عبد اللہ کے اور معاذ بھائی مادری براء بن معرور کے تھے چنانچہ ابو نملہ بیان کرتے تھے کہ جب اُس روز مسلمین نے گریز کیا اور حضرت صلعم تنہا رہ گئے اُسوقت مہاجرین و انصار میں سے چند اشخاص نے جو حضرت کو تنہا دیکھا تو ہر طرف سے حلقہ باندھ کر شعب جبل کیطرف چلے اور اُس روز مسلمین کا نہ علم قائم تھا نہ انکی جمعیت و جماعت تھی اور لشکر مشرکین سے تین تین واسطے گھیرنے مسلمین کے یا واسطے دور بھگانے انکے آگے پیچھے اُس وادی میں پھرتے تھے کبھی وہ غول غول باہم مل جاتے تھے کبھی پھر جدا ہو جاتے تھے مگر مسلمین سے کسی کو نہ دیکھتے تھے کہ جو انکا مانع و دافع ہو اور اُسوقت میں بھی رسول خدا صلعم کے پیچھے تھا اور دیکھتا جاتا تھا کہ حضرت اُن چند اصحاب ہمراہیوں کے آگے ہیں بعد ازان مشرکین اپنے لشکر اور لشکر گاہ کی طرف پھر آئے اور باخود ہا مشورہ کرنے لگے کہ مدینہ پر چلیں یا کہ تلاش و طلب مسلمین میں نکلیں پس اس باب میں درمیان قوم کے اختلاف پڑا اور ایسا ہوا کہ جب رسول خدا صلعم ایک جماعت اصحاب کو نظر آئے تو جسوقت اُنھوں نے حضرت کو صحیح و سالم پایا ایسا خوش ہوے گویا انکو کچھ بھی صدمہ نہ پہونچا تھا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابراہیم بن شرحبیل العبدری نے اپنے باپ سے انھوں نے بیان کیا کہ ہرگاہ لشکر اسلام میں حامل لوا مصعب تھے پس جب مسلمین نے روگردانی کی تو مصعب اُس علم کو لیے ہوے ثابت قدم رہے اُسوقت ابن قمیہ اسپ سوار آگے بڑھا اور اُنکے دست راست پر تلوار ماری کہ ہاتھ جدا ہو گیا اُسوقت مصعب یہ آیہ پڑھنے لگے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل یعنی فرمایا حق سبحانہ تعالی نے کہ جز این نیست کہ محمد رسول ہے اُس کے پیشتر بھی اکثر رسول آئے ہیں اور آخر آیہ تک یہ مضمون ہے کہ اگر وہ محمد مر جاوے یا قتل کیا جاوے تو تم اے کافہ مومنین کیا دین سے پھر جاؤ گے غرضکہ مصعب نے علم کو دست چپ میں لیا اور اُسپر جھک گئے تب اُسنے اُنکا دست چپ بھی قطع کیا تو پھر اُس علم پر جھکے اور اُس کو اپنے دونوں بازو سے سینے میں لپٹا لیا اور وہ یہی آیت تلاوت کرنے لگے کہ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الآیہ بعد ازان ابن قمیہ نے تیسری مرتبہ اُن پر تیزی سے حملہ کیا اور خوب زور سے نیزہ مارا کہ وہ کاری لگا اور مصعب زمین پر گرے اور علم بھی گر پڑا تب بنی عبد الدار میں سے دو آدمی نے شتابی و چالاکی سے اُس علم کو اُٹھا لیا ایک سویبط بن حرملہ اور دوسرے ابو الروم پس ابو الروم نے اُس علم کو لے لیا اور بدستور ہمیشہ اُسیکے پاس وہ علم رہا یہان تک کہ جب مسلمین مدینہ کو لوٹ آئے ہیں تو ابو الروم ہمراہ اُنکے مع علم داخل مدینہ ہوے اور واقدی نے کہا مجھسے خبر دی موسی بن یعقوب نے اپنی عمہ خواہر پدر سے ان بی بی نے اپنی مادر سے اُس بی بی نے مقداد سے اُنھوں نے بیان کیا کہ جب ہم لوگون نے اپنی صفون کو واسطے قتال کے آراستہ کیا اُسوقت رسول خدا صلعم زیر علم مصعب بن عمیر بیٹھے تھے پھر جب نشان بردارن

کہ وہ اپنے چند نفر ہمراہ [illegible] سے ہمراہ ہو کر جاتے تھے ابوسفیان نے کہا یہ بات البتہ سچ ہے اور ابن قمیئہ
جو تھا کہتا ہے کہ ان کو قتل کیا اور واقدی نے کہا مجھے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن
رباح سے انھون نے ابی سفیان مولی بن ابی احمد سے انھون نے کہا مین نے سنا محمد بن مسلمہ سے وہ کہتے تھے
کہ مین نے اپنے کانون سے سنا اور میری آنکھون نے دیکھا کہ جب مسلمین نے طرف جبل کے گریز کی اور رسول خدا
صلعم کی طرف رخ نہین کرتے تھے تو اس روز حضرت فرماتے تھے کہ اے فلان میرے پاس آ اے فلان میری
طرف آ مین رسولخدا ہون مگر ان دونون مین سے ایک بھی حضرت کی طرف نہ مڑا اور وہ دونون یعنے جن کو
بلاتے تھے چلے ہی گئے اور واقدی نے کہا مجھے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے ابوبکر بن عبداللہ
بن ابی جہم سے اور نام ابی جہم کا عبیدہ تھا انھون نے کہا کہ خالد بن الولید شام مین حدیث بیان کرتا تھا اور
کہتا تھا حمد ہے اس خدا کا جسنے مجھے اسلام کی ہدایت کی کہ روز احد جسوقت مسلمین روگردان و گریزان ہوے
تھے تو مین نے عمر بن الخطاب کو دیکھا کہ وہ چلے جاتے تھے اور انکے ساتھ کوئی نہ تھا اور مین نے اپنے تئین دیکھا
کہ مین ایک جماعت مسلح کے ہمراہ ہون مگر انمین سے کسی نے میرے سواے انکو نہین پہچانا تو مین نے دیدہ و دانستہ
انکو طرح دی اور مین نے کنارہ کیا کسی کو نہ بتایا اس خوف سے کہ گویا مین ان کو اغوا و اغرا کرونگا اس
بات مین کہ لوگ انکو سردار سمجھکر انکے ہمراہ چلے جانے کا قصد کرینگے آخر مین نے عمر کو دیکھا کہ وہ شعب جبل
کی جانب متوجہ تھے اور کہا واقدی نے کہ مجھے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے اسحاق بن عبداللہ
بن ابی فروہ سے انھون نے ابی الحویرث سے انھون نے نافع بن جبیر سے انھون نے کہا مین نے مہاجرین
مین سے ایک شخص سے سنا وہ بیان کرتا تھا کہ جب مین حاضر احد تھا تو مین نے دیکھا کہ ہر طرف سے تیر چل رہے
ہین اور رسولخدا صلعم بیچ مین کھڑے ہین مگر جو تیر آتا ہے وہ حضرت سے کترا کر نکل جاتا ہے اور مین نے عبداللہ
بن شہاب کو دیکھا کہ اس روز کہہ رہا تھا یارو مجھے بتا دو محمد کدھر ہین اگر وہ بچ رہے تو ہم لوگ نہ بچین گے
وحالانکہ رسول خدا اس کے برابر پہلو مین تھے اور حضرت کے ساتھ کوئی نہ تھا تاآنکہ وہ اس جگہ سے چلا گیا
اور اس سے صفوان بن ابی امیہ نے ملاقات کر کے کہا اب تو تو محمد سے فاصلہ پر چلا آیا کیا تیرے امکان مین نہ
تھا کہ تو انکو قتل کرتا اور اس مہم شاقہ کو قطع کر دیا ہوتا وحالانکہ خدا نے اسکو تیرے قابو مین کر دیا تھا اسنے
کہا کیا تونے انکو کہین نہین دیکھا تھا اسنے کہا ہان تو انھین کے پہلو مین تو تھا اسنے کہا بخدا مین نے انکو نہین
دیکھا اب مین بخدا حلف کرتا ہون کہ وہ بے شبہہ ہم لوگون سے محفوظ و مصئون رہیگا کیونکہ ہم چار آدمی اسکے قتل پر
قول و قسم کرکے تلاش کرنے نکلے تھے پر وہ کسی کو نہ ملا اور واقدی نے کہا مجھے حدیث بیان کی ابن
ابی سبرہ نے خالد [illegible] انھون نے یعقوب بن عمر بن قتادہ سے انھون نے [illegible] یعنی نملہ بن ابی نملہ سے

نثار اور آپ پر ہمارا اسلام غیر مودع یعنی خدا نخواستہ یہ سلام وداعی ورخصتی نہین ہی اور جب رسولخدا صلعم کو قتال
شدید پیش آئے اور حضرت پر مشرکین ٹوٹ پڑے تو مصعب بن عمیر اور ابو دجانہ حضرت کی مدد کو حاضر ہوے
اور اعدا کو قریب سے دور کیا یہان تک کہ وہ بہت زخمی ہوے اُسوقت حضرت نے فرمایا کون شخص اپنی جان
بیچتا ہی یعنی جان فروشون وجانبازون مین کون حاضر ہی تب ایک جماعت انصار مین سے یہ سنکر اُچھل پڑی اور
سامنے آئی وہ پانچ مرد تھے کہ ایک اُنمین عمارہ بن زیاد بن السکن تھے پھر ان سب نے قتال کیا یہانتک کہ
ثابت قدم رہے اور پھر ایک جماعت مسلمین مین سے پلٹکر آمادہ ہوگئی اور قتال کرنے لگی تا آنکہ اعدا کو دفع کیا اور
حضرت نے عمارہ بن زیاد سے فرمایا میرے قریب آ جب وہ نزدیک آئے تو اُنکو اپنے قدم مبارک کا تکیہ لگا دیا اُنکو
چودہ زخم لگے تھے یہان تک کہ وہ مر گئے اور اُس روز رسولخدا صلعم لوگون کو آمادہ حرب اور انکو قتال پر برانگیختہ
کرتے تھے اور مشرکین مین سے کچھ لوگ تھے کہ تیر مار مار کر مسلمین کو پریشان وازجا رفتہ کرتے تھے ان لوگون مین یہ دو
آدمی تھے ایک حبان بن العرقہ اور ابو اسامۃ الجشمی پس رسول خدا صلعم سعد بن ابی وقاص سے فرمانے لگے میرے
باپ مان تیرے فدا ہون مار تیر اور اُسی عرصہ مین حبان بن العرقہ نے ایک تیر مارا کہ وہ ام ایمن کے دامن مین لگا
اُسکے دامن کو نے اڑا یعنی دامن اُلٹ گیا اُسکو برہنہ کر دیا اُس بات سے حبان کو ضحک و استہزا نے لیا رسولخدا صلعم کو
یہ امر بہت شاق گذرا پس حضرت نے سعد بن ابی وقاص کو وہی تیر یا دوسرا ایک جسمین پیکان نہ تھا حوالہ کیا اور
فرمایا مار اس تیر کو چنانچہ وہ تیر حبان کے حلقہ ہنسلی مین جا لگا کہ وہ چت گرا کہ اُسکا عضو پوشیدہ کھل گیا سعد نے
کہا مین نے رسولخدا صلعم کو اُس روز ایسا ہنستے ہوے دیکھا کہ دندان پیشین نظر آگئے اور فرمایا کہ سعد نے خوب
بدلا لیا ام ایمن کا حقتعالی نے تیری دعا قبول فرمائی اور تیرے تیر کو نشانے پر پہونچا دیا و ایضاً اُس روز مالک بن
زہیر برادر ابو اسامۃ الجشمی کا بھی تیر اندازی کر رہا تھا اور حال یہ تھا کہ یہی مالک بن زہیر اور حبان بن العرقہ یہ دونو
بہت درپے اصحاب نبی تھے اور بہت جلد بازی کرتے تھے اور اُن لوگون کو ان دونون نے اکثر تیرون ہی سے قتل
کیا تھا کہ یہ دونون پتھرون کی آڑ مین چھپ کر مسلمین کو تیر مارتے تھے چنانچہ وہ دونون جسوقت اسی گھات وتاک مین تھے
کہ ناگاہ سعد ابن ابی وقاص نے پتھرون کے نیچے مالک بن زہیر کو دیکھ لیا کہ وہ تیر لگا رہا ہی اور اُسکا سر نظر آتا ہی تب
سعد نے اُسکا سر تاک کے تیر چھوڑا کہ اُسکی آنکھ مین جا لگا اور اُسکی گدی سے پار نکل گیا اور نظر آیا کہ وہ تڑپا ایک
قد بلند ہو کر گرا اور خدا نے اُسے قتل کیا یعنی مر گیا اور اس روز رسول خدا صلعم نے اتنے تیر چلائے کہ کمان پر سے
پرخچے ہوگئی اور اُسکو قتادہ بن النعمان نے لے لیا اور وہ ہمیشہ اُنھین کے پاس رہی اور ایسا ہوا کہ اُسی روز جنگ
اُحد مین قتادہ [illegible] پیکان لگا تھا کہ آنکھ اُنکی نکلکر رخسارہ پر لٹک پڑی قتادہ بیان
[illegible] کی یا رسول اللہ میری [illegible] مین

لشکر اعدا قتل ہوئے تو مشرکین بھی مرتبہ شکست پا کر بھاگ گئے اور مسلمین بطریق غارت اموال انکے لشکر گاہ مین آپہنچے اور لوٹنے لگے بعد ازان مشرکین ناگاہ مسلمین پر عقب سے دوڑ پڑے اور لوگ بھاگنے لگے اسوقت رسول خدا صلعم نے اپنے یمان کے علمداروں کو ندا دی تو مصعب بن عمیر نے علم اٹھایا کہ بعد اسکے وہ شہید ہوئے اور علم کتیبۂ بنی الخزرج کا سعد بن عبادہ نے اٹھایا اسوقت رسول خدا صلعم زیر اس علم کے تشریف فرما تھے اور سب اصحاب حضرت کے گرد تھے اور علم مہاجرین کا آخر روز ابی الروم العبدری کو ملا یعنی بعد شہادت مصعب بن عمیر کے اور علم قبیلہ بنی اوس کا مین نے اسید بن حضیر کے ہاتھ مین دیکھا اسوقت پہلے تو ایک ساعت مسلمین نے مشرکین پر خوب یورش کی پھر جب صفوف طرفین مختلط ہوگئین تو آپس ہی مین مقاتلہ ہونے لگا کہ اس وا روی مین امتیاز فیما بین یگانہ و بیگانہ کے نہ تھا اسوقت مشرکین نے بنا بر شعار اپنے بنام غرے کے ندا دی کہ اے آل ہبل پھر آؤ کہ یہ قتال عظیم ہر راوی نے کہا مشرکین نے رسول خدا صلعم سے پایا جو کچھ پایا یعنی آنحضرت صلعم سخت متالم ہوے پر اُنکے ہاتھ نہ آئے وحالانکہ قسم اُس خدا کی جسنے اُنکو بحق مبعوث کیا کہ مین نے حضرت کو ایک بالشت جگہ سے ہٹتے یا ہٹے ہوے نہین دیکھا بلکہ اسی طرح روبروے اعدا قائم رہے اور حال مسلمین کا یہ تھا کہ کبھی تو کوئی جماعت اصحاب کی حضرت کے پاس جمع ہو جاتی تھی اور کبھی پھر متفرق ہو جاتی تھی اور جب مین حضرت کو قائم دیکھتا تھا تو کبھی اپنی کمان سے تیر چلاتے تھے اور کبھی پتھر مارتے تھے یہانتک کہ مشرکین ٹھہر گئے اور باز رہے اور رسولخدا صلعم اپنی اسی جماعت قلیلہ مین بدستور ثابت و قائم رہے اور وہ جماعت جو حضرت کے ساتھ بصبر ثابت قدم رہے وہ چودہ مرد تھے سات مہاجرین سے اور سات انصار سے مہاجرین مین سے ابو بکر و عبد الرحمان بن عوف و علی بن ابی طالب و سعد بن ابی وقاص و طلحہ بن عبید اللہ و ابو عبیدہ بن الجراح و زبیر بن العوام اور انصار مین سے حباب بن المنذر و ابو دجانہ و عاصم بن ثابت و حارث بن الصمہ و سہل بن حنیف و اسید بن حضیر و سعد بن معاذ اور بعض روایت مین بجاے اسید بن حضیر و سعد بن معاذ کے سعد بن عبادہ و محمد بن مسلمہ ثابت و قائم رہے تھے اور اُس روز آٹھ آدمیون نے حضرت کے ہاتھ پر بیعت مرنے کی کی تھی تین نے مہاجرین مین سے علی و زبیر و طلحہ اور پانچ نے انصار مین سے ابو دجانہ و حارث بن صمہ و حباب ابن المنذر و عاصم بن ثابت و سہیل بن حنیف مگر ان آٹھون مین سے ایک بھی قتل نہوا یعنی یہ سب قتل سے محفوظ رہے اور رسول خدا صلعم عقب مین مسلمین منہزمین کے پکارتے تھے تا آنکہ انمین سے بعض اشخاص قریب مہراس کے حضرت کے پاس لوٹ آئے اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عتبہ بن جبیرہ نے یعقوب بن عمر بن قتادہ سے [illegible] رسولخدا صلعم کے حضور مین تیس آدمی ثابت قدم رہے [illegible] جان بر

سبق ۵۷ [illegible]

سلامہ و ابو طلحہ و عاصم بن ثابت بن الافلح و قتادہ بن النعمان اور ایسا ہوا کہ اس روز ابو رہم الغفاری کے سینہ پر
ایک تیر لگا وہ خدمت مین رسول خدا صلعم کے آئے تو حضرتؐ نے لعاب دہن مل دیا وہ اچھے ہوگئے چنانچہ ابو رہم
بنام منحور مشہور تھے اور ایسا ہوا کہ قریش مین سے چار آدمی حضرتؐ کے قتل پر باہم ہم قسم و ہم عہد ہوئے تھے
اور مشرکین اس بات مین ان چارون کو پہچانتے تھے کہ تھے وہ چارون عبد اللہ بن شہاب و عتبہ بن ابی وقاص
و ابن قمیہ و ابی بن خلف اور اسی روز عتبہ نے رسول خدا صلعم کو چار پتھر مارے کہ ایک دانت رباعیہ حضرتؐ کا
ٹوٹ گیا یعنی جو دو دو دانت اوپر نیچے کے بعد دو دو اوپر نیچے کے ہوتے ہین انکو رباعیہ کہتے ہین پس داہنی
طرف نیچے کا دانت رباعیہ شکست ہو گیا تھا اور حضرتؐ کے دونون رخسارون پر سخت صدمہ پہونچا یہانتک کہ
کڑیان مغفر کی رخسارون مین گھس گئین اور زانون پر بھی گزند سخت پہونچا کہ دونون زانون کا چمڑا پھٹ گیا
اور ابو عامر نے کچھ گڈھے مثل خندقون کے مسلمین کے لیے کھودے تھے اور رسولخدا صلعم بعد نماز کے کنارے
نادانستہ کھڑے تھے یعنی خدا نے اُس سے بچا لیا اور واقدی نے کہا ہمارے نزدیک یہ بات ثابت ہی کہ حضرتؐ کے
رخسارون پر جسنے پتھر مارا وہ ابن قمیہ تھا اور جسکا پتھر لبون پر لگا اور دانت رباعیہ ٹوٹ گیا وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا
اور اُس روز ابن قمیہ آگے بڑھا اور کہنے لگا مجکو کوئی بتا دے کہ محمدؐ کدھر ہین تو قسم ہی اُسکی جسکے لیے سزاوار ہی اگر
مین محمدؐ کو دیکھ پاؤن تو بیشک اُنکو قتل کرون تا آنکہ جب اُسنے حضرتؐ کو دیکھا تو تلوار بلند کیے ہوے دوڑا اور
عتبہ بن ابی وقاص نے بھی تلوار کی وار کے ساتھ پتھر مارا اُسوقت حضرتؐ سامنے والے غار مین ہو رہے دونون
زانین چھل گئین اور ابن قمیہ کی تلوار نے کچھ کام نہ کیا مگر چونکہ اُسنے بہ زور ضرب لگائی تھی تو ثقل و صدمۂ سیف
سے حضرت صلعم غار مین گر گئے بعد ازان حضرت اُس غار سے نکلے اسطرح کہ عقب سے طلحہ نے اُٹھایا اور علی نے
ہاتھ پکڑ کر کھینچ لیا تا آنکہ حضرت سیدھے کھڑے ہوے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ضحاک بن عثمان نے
ضمرہ بن سعید ابی لبشیر المازنی سے اُنھون نے کہا مین روز اُحد حاضر تھا اُسوقت لڑکا تھا مین نے دیکھا ابن قمیہ کو
کہ اُسنے رسولخدا صلعم پر تلوار اُٹھائی اور وار کی پھر مین نے دیکھا کہ حضرت اپنی زانون کے بھل آگے کے غار مین
جا رہے اور اُسکی آڑ مین ہو رہے و چونکہ مین لڑکا تھا تو شور کرنے لگا تا آنکہ مین نے لوگون کو دیکھا کہ اُس غار مین کود
پڑے اور مین نے طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھا کہ انھون نے حضرتؐ کو گود مین اُٹھایا کہ حضرت اُٹھ کھڑے ہوے
بعضون نے یون بیان کیا کہ پیشانی رسول خدا صلعم کو جسنے سخت شکستگی پہونچائی یعنی پتھر سے وہ ابن شہاب تھا
اور جسنے حضرتؐ کی رباعیہ توڑی اور خون بہایا لبون سے وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا اور جسنے حضرتؐ کے رخسارون پر
ایسا پتھر مارا کہ مغفر [illegible] قمیہ تھا اور جبین منور جو شق ہوگئی تھی اور [illegible]
خون [illegible]
[illegible] تھے اور حضرت [illegible]

ایک عورت ہو کہ وہ نوجوان اور صاحب حسن و جمال ہو مین اُسکو بہت چاہتا ہون اور وہ مجھے بہت چاہتی ہو مجکو
اندیشہ و خوف ہو کہ میری آنکھ اُسکو مکروہ و ناگوار نظر آویگی یعنے مین اُسکی نگاہ مین معیوب و بدنما دکھائی دونگا
پس حضرت نے اُسکی آنکھ کو ہاتھ سے اُٹھا کر حدقہ مین پھر رکھدی کہ وہ بینا ہوگئے اور جیسی تھی ویسی ہوگئی پھر کبھی اس
آنکھ نے ایک ساعت بھی شب و روز مین انکو ایذا دی چنانچہ بعد ازان جب سن انکا زیادہ ہوا تو وہ کہتے تھے
کہ یہ آنکھ میری قوت بصر مین تیز تر ہو اور وہ آنکھ بہ نسبت دوسری آنکھ کے خوش نما و خوش منظر زیادہ تھی یعنے
کجی وغیرہ عیوب سے صاف تھی غرض کہ رسول خدا صلعم بدستور مشغول و مصروف قتال رہے اور تیر چلایا کیے
یہانتک کہ تیر چک گئے اور گوشہ کمان کا ٹوٹ گیا اور اس سے پیشتر اسکا چلہ بھی ٹوٹ گیا تھا اور حضرت کے ہاتھ مین
ایک ٹکڑا باقی رہ گیا تھا کہ وہ گوشہ کمان مین بقدر بالشت کے لگا تب اُس کمان کو عکاشہ بن محصن لے کر اسکا
رودہ کھینچکر چڑھانے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ رودہ نہین پہونچتا ہے یعنی پورا نہین ہوتا فرمایا کھینچ پہونچ جائیگا
عکاشہ نے کہا قسم ہو اُس خدا کی جسنے اُس رسول کو بحق مبعوث کیا ہو آئینہ مین نے اُس رودہ کو کھینچا تو وہ اسقدر
بڑھا کہ پورا ہو کر دو تین پھیر سے زیادہ ہوے کہ مین نے گوشہ مین لپیٹ دیے تب حضرت نے اُس کمان کو لیا
اور بدستور اُسی قوم پر تیر چلاتے رہے اور ابو طلحہ آگے اصحاب کے حضرت کو آڑ مین کیے ہوے سامنے سپر
روکے ہوے تھے راوی نے کہا مین نے دیکھا کہ جب کمان حضرت کی بہت شکستہ ہوگئی تو اُس کو
قتادہ بن النعمان نے لے لیا اور کہا رواۃ نے کہ روز احد ابو طلحہ نے اپنے ترکش سے تیرون کو نکالکر سامنے
رسول خدا صلعم کے پھیلا دیے یعنے اسقدر کہ میرے پاس تیر ہین ان سب کو صرف کرتا ہون اور یہ بڑے تیر انداز
تھے اور ڈانٹ ڈپٹ اُنکی بڑے زور و شور کی تھی چنانچہ حضرت نے فرمایا کہ لشکر مین للکار ابو طلحہ کی بہتر ہو پچاس
آدمیون سے یعنی اتنے لوگون کے زور شور سے یا اُنکے حرب و ضرب سے اور ابو طلحہ کے تیرون مین پچاس
تیر تھے اُنھون نے اُن سب تیرون کو روبروے حضرت بکھیر دیے و بآواز بلند کہنے لگے یا رسول اللہ میری
جان آپ پر نثار ہو پھر پیہم ایک ایک تیر چلاتے رہے اور حضرت پیچھے ابی طلحہ کے بامین سر دوش اُنکے بہ اقدس
نکالے ہوے واقع پیکان ملاحظہ کرتے تھے کہ تیر کہان جاتا ہو اور کس نشانے پر واقع ہوتا ہو اور یہی صورت رہی
جب تک کہ تیر اُنکے تمام ہوگئے تھے اور ابو طلحہ یہی کہتے تھے کہ اب آپ ہٹ جائیے یعنی تیر چک گئے نفس و جان
آپ پر فدا کرے اور آن حضرت صلعم چوب خشک زمین سے اُٹھا دیتے تھے اور فرماتے تھے مار اس تیر کو اے
ابا طلحہ تا آنکہ وہ اُسی تیر کو مارتے تھے کہ وہ بہترین تیر ہو جاتا تھا اور اصحاب نبی صلعم مین جو تیر انداز مذکور و مشہور
تھے ازانجملہ سعد بن ابی وقاص تھے و صائب ... [illegible] ... حارثہ و حاطب بن
ابی بلتعہ و عتبہ بن غزوان و [illegible]

اللھم ارض عن ابن خرشہ کما انا عنہ راض یعنی ای خداوندا ابن خرشہ سے تو راضی ہو جیسا کہ مین اُس سے راضی ہون اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی اسحاق بن طلحہ نے عیسیٰ بن طلحہ سے اُنھون نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنھون نے کہا مین سنے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے روز اُحد ہوا اور رسولخدا صلعم کے روے مبارک پر پتھر لگا کہ دو کڑیان مغفر کی حضرت کے روے مبارک پر چبھ گئین تب مین حضرت کی طرف دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور اور لوگ بھی جانب مشرق سے حضرت کے سامنے تیزروی سے گویا اُڑتے ہوے آئے مین نے کہا خداوندا ان لوگون مین کہین طلحہ بن عبید اللہ آیا ہو پھر جب ہم لوگ حضرت کی خدمت مین جمع ہو گئے تو یکایک ابو عبیدہ بن الجراح میرے پاس دوڑتے پہونچے اور کہا مین تجھسے خدا کی قسم دیکر کہتا ہون کہ تو مجھے کیون نہین چھوڑتا یعنی مجھے حضرت کے پاس جانے دے کہ حضرت کے رخسارہ سے جو کچھ اُسمین چبھا ہی مین اُسکو نکال ڈالون ابوبکر نے کہا تب مین نے اُسکو چھوڑ دیا یعنے آگے کر دیا اُسوقت رسولخدا صلعم نے فرمایا تم لوگ اپنے صاحب یعنی طلحہ بن عبید اللہ کو میرے پاس آنے دو تب ابو عبیدہ نے حلقۂ مغفر کو اپنے دندان پیشین سے بھر زور پکڑ کر کھینچ لیا کہ پیٹھ کے بھل گر پڑے اور ابو عبیدہ کا سامنے کا دانت بھی گر پڑا بعد ازان دوسری کڑی کو دوسرے سامنے کے دانت سے کھینچا پس اسی وجہ سے ابو عبیدہ لوگون کے درمیان مین کھونڈے تھے اور بعضون نے یون بیان کیا ہی کہ جس شخص نے دونون کڑیون کو رخسارہ حضرت سے کھینچ لیا تھا وہ عقبہ بن وہب بن کلدہ تھے اور بعض نے کہا ابو الیسر تھے اور ہمارے نزدیک اثبت یہ ہی کہ عقبہ بن وہب بن کلدہ تھے اور ابو الخدری بیان کرتے تھے کہ روز اُحد جب رسولخدا صلعم کے روے مبارک پر صدمہ پہونچا کہ مغفر کی دو کڑیان پتھر سے ٹوٹ کر رخسارون مین سما گئین پھر جب وہ دونون کڑیان نکالی گئین تو خون ایسا بہتا تھا جیسے رخنۂ مشک دریدہ سے پانی بہتا ہی اور ابو مالک بن سنان کا یہ حال تھا کہ اُس خون کو اپنے منھ مین چوس کر گھونٹ جاتے تھے تب رسول خدا صلعم نے فرمایا جو کوئی خواہش کرے دیکھنے کی ایسے شخص کو جس کا خون میرے خون مین مخلوط ہو گیا تو مالک بن سنان کو دیکھے چنانچہ جب لوگون نے مالک سے کہا کہ تو خون کو پی لیتا ہی اُنھون نے کہا ہان مین رسول خدا صلعم کے خون کو پی جاتا ہون یعنی پی گیا اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا ہی کہ جسکا خون میرے خون سے مس یعنی مخلوط ہو جاویگا اُسکو آتش دوزخ نہ پہونچے گی اور ابو سعید نے کہا مین اُن لوگون مین تھا جو مقام شیخین سے پھیر دیے گئے تھے کہ مقابلے کے ساتھ حاضر ہوئے تھے جب دوسرا دن ہوا تو ہم حرب گاہ مین بمقام رسولخدا صلعم پہونچے اور لوگ وہان سے متفرق ہوتے جاتے تھے چنانچہ مین کو دوری بنی حذرہ سے ہمراہ لیے ہوے حاضر ہوا ہم دشمنون کو روکتے تھے کہ کوئی حضرت کی طرف آنے نپاوے اور ہم ... پہونچاتے تھے تا آنکہ ہمسے ملاقات ہوئی اُن لوگون سے

فرمایے تھے کہ وہ قوم کیونکر فلاح پاویگی جو اپنے نبی سے اسطرح پیش آئی و حالانکہ نبی انکو خدا کی طرف بلاتا تھا پس حقتعالی نے اسوقت یہ آیہ نازل کیا لیس لک من الامر شئ یعنے مجکو اس امر مین کچھ دخل نہین جیا ہین ہم انپر متوجہ ہون خواہ انپر عذاب کرین اور سعد بن ابی وقاص نے بیان کیا کہ مین نے حضرت سے یہ کہتے ہوے سنا کہ غضب خدا کا اُس قوم پر بہت سخت ہی جسنے اپنے نبی کے چہرے سے خون بہایا و نیز غضب خدا اُسپر بہت سخت ہی جسکو نبی نے قتل کیا سعد نے کہا بددعاے رسولخدا صلعم نے حق مین عتبہ میرے بھائی کے مجکو تسلی بخشی کہ ہر آئینہ مجکو اُسکے قتل پر وہ حرص تھی کہ کسی چیز پر مجکو کبھی حرص نہوئی تھی اور اسقدر مجکو معلوم ہی کہ بے شک وہ والد کا عاق و نافرمان بردار اور اُنکے ساتھ بدخُلق تھا چنانچہ مین نے مشرکین کی صفون کو دو مرتبہ چیرا ہی اور دونون بار مین تلاش کرتا تھا اپنے بھائی عتبہ کو تاکہ اُسکو قتل کرون لیکن وہ مجھسے ہر بار کترا کر نکل گیا جس طرح لومڑی کنائی کٹا جاتی ہی جب مین نے تیسری بار ارادہ کیا تو حضرت نے مجھسے فرمایا ای بندہ خدا تو کیا ارادہ کرتا ہی کیا تیرا ارادہ اپنی جان دینے کا ہی پس مین اس ارادہ سے یعنی انکے لشکر مین گھس جانے سے باز رہا پھر حضرت نے بددعا کی اَللّٰھُمَّ لَا یَحُوْلَنَّ الْحَوْلُ عَلٰی اَحَدٍ مِنْھُمْ یعنی ای پروردگار ان مین سے کسی پر سال ہرگز نہ گذرے سعد نے کہا واللہ انہین سے جنھون نے حضرت کو پتھر مارا اور مجروح کیا تھا کسی پر سال تمام نہ گذرا چنانچہ عتبہ تو مرگیا مگر ابن قمیئہ کے بارہ مین اختلاف ہی بعضے قائل ہین کہ وہ اُسی معرکہ مین قتل ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ روز احد جب اُسنے تیر چلایا اور تیر اُسکا مصعب بن عمیر کے لگا اور اُسنے کہا لے اس تیر کو مین ابن قمیہ ہون پس ہم اُسکے اُس تیر نے مصعب کو قتل کیا اُسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا سواے اسکے کیا ہی کہ خدا تعالی اُسکو ذلیل و ہلاک کریگا چنانچہ اُسنے قصد ایک بکری کا کیا کہ اسے دوہنے لگا اُسنے اُسکی کنپٹی مین سینگ مارا تب ابن قمیہ نے اُسکی ٹانگ پکڑ لی اور مار ڈالا اور وہ خود بھی بموجب بددعاے رسولخدا صلعم کے اُسی زخم سے اندر جبل کے مرا پڑا ہوا دکھائی دیا اور تھا ایک دشمن خدا کہ جب وہ اپنے یارون کی طرف پھرا تو انکو خبر دی کہ رسولخدا صلعم قتل ہوگئے اور وہ شخص اولاد ادرم بنی فہر سے تھا اور ایسا ہوا کہ عبد اللہ بن حمید بن زہیر جسوقت رسول خدا صلعم کو اُس حالت مین جسمین تھے دیکھتا تھا تا انکہ گھوڑا رٹپا کر آیا اور لوہے مین تمام لپٹا ہوا تھا یعنے زرہ وغیرہ سارا اسباب حرب پہنے تھا اور کہتا تھا مین ابن زہیر ہون مجھے محمد کے تئین بتاو تاکہ مین انکو قتل کرون یا پہلے اسکے مین ہی مرون تب ابو دجانہ نے اسے روکا اور کہا آ اس شخص کی طرف قصد کر جو بدلے محمد کے اپنی جان خدا کرتا ہی یعنی میری طرف آ تب ابو دجانہ نے حملہ کرکے ابن زہیر کے گھوڑے کو بیڑی کیا کہ گھوڑے نے اُ ... ابو دجانہ نے اسپر تیغ علم کرکے للکار اکہنے اس ضرب کو لے ... اور ... میں ابن ... (زنیعہ ابن خراشہ)

ہمراہ ان کے اپنے گھر سے برآمد ہوکر رسول خدا صلعم کے پاس آئین اور زخمہاے روے مبارک دیکھا تو
حضرت کے گلے سے لپٹ گئین اور چہرۂ انور سے خون پوچھنے لگین اور حضرت فرماتے تھے اشتد غضب اللہ
علی قوم دموا وجہ رسولہ یعنی غضب خدا اُس قوم پر بہت سخت ہی جنھون نے اُسکے نبی کے منھ سے خون بہایا
اور علی رضی اللہ عنہ مقام مہراس سے پانی لائے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ یہ میری سیف لیے رہو اور اُس
پانی کو اپنی سپر مین بھر لاد جا کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھ اُس مین سے پیئین اور حضرت پیاسے بھی تھے مگر
پی نہ سکے اور اُس پانی مین بو بھی پائی اُس سے کراہت آئی اور فرمایا یہ پانی بدمزہ ہی پر اُس پانی سے
صرف کلی کی تا دہن مبارک سے خون صاف ہو جاوے اور فاطمہ علیہا السلام نے اپنے باپ کا خون دھو کر
صاف کیا اور جب کہ رسولخدا صلعم نے تیغ علی کو خون آلودہ دیکھا تو فرمایا تو نے بہت خوب قتال کی وہ ہر آئینہ
عاصم بن ثابت اور حارث بن الصمہ اور سہل بن حنیف نے بھی اچھی قتال کی اور ابو دجانہ کی سیف بھی غیر مذموم ہو
القرض جب حضرت نے اُس پانی کے پینے کی طاقت نہ پائی تو محمد بن مسلمہ باہر نکلے اور عورتون کے پاس پانی
تلاش کرنے لگے اور اُسوقت وہان چودہ بیبیان آئی تھین اُنھین چودہ مین فاطمہ بنت رسولؐ خدا بھی تھین اور
وہ سب کھانا اور پانی اپنے ساتھ لاتی تھین اور مجروحون کو کھلاتی پلاتی تھین اور اُن کی دوا کرتی تھین
کعب بن مالک کہتے ہین کہ مین نے ام سلیم بنت ملحان اور عائشہ (یعنی بنت سعد) کو دیکھا کہ روز احد یہ دونون
اپنے دوش پر مشک اُٹھائے ہوے تھین اور حمنہ بنت جحش پیاسون کو پانی پلاتی تھین اور مجروحونکا علاج
کرتی تھین اور ام ایمن بھی مجروحون کو پانی پلاتی تھین القرض جب محمد بن مسلمہ نے عورتون کے پاس پانی
نپایا اور اُس روز رسولخدا صلعم کو شدت کی پیاس تھی تب محمد بن مسلمہ ایک قناۃ یعنی کاریز کی طرف مشک
لیکر گئے اور مالک کاریز سے طلب کیا اور وہ مقام آج معروف بقصور تیمین ہی پس محمد بن مسلمہ آب شیرین
بھر لائے رسول خدا صلعم نے وہ پانی پیا اور محمد بن مسلمہ کے حق مین دعاے خیر فرمائی اور حال خون کا یہ تھا کہ
بند نہوتا تھا اور اُسی حالت مین حضرت فرماتے تھے کہ وہ لوگ اب ہرگز مثل ایسی فیروزی کے جو انکو ملی ہی
نہ ہو سکینگے یہان تک کہ مس کرینگے رکن کو یعنے پہونچین گے مکہ مین اور جب فاطمہ علیہا السلام نے دیکھا
کہ خون زخم بند نہین ہوتا و حالانکہ وہ آپ خون دھوتی جاتی تھین اور علی رضی اللہ عنہ ڈھن سے سپر پانی ڈالتے
تھے بعد ازان فاطمہؓ نے ایک ٹکڑا حصیر کا لیکر جلایا جب وہ خاکستر ہوا تو اُسکو زخمون پر چپکا دیا تا آنکہ خون بند ہوگیا
اور بعضے کہتے ہین کہ پشمینہ جلا کر بھرا تھا اور بعد ازان رسول خدا صلعم زخمہاے روے مبارک کی دوا ہڈی کہنہ
بوسیدہ سے کرتے تھے تا اثر زخم ... اور اسی قدر عرصہ گذرا کہ صدمۂ ضربت ابن قمیہ حضرت کے
شانۂ ... مبارک پر رہ گیا تھا اُسکی دوا حضرت نے

جو پھرے جاتے تھے مقام قناۃ کے درے ہین اور ہماری ہمت سواے نبی صلعم کے اور [illegible] طرف مصروف تھی
تاہم انکو دیکھتے رہین اور نگہبانی کرین پس حضرت نے جب میری طرف نگاہ کی تو فرمایا سعد بن مالک ہی مین نے
عرض کی ہان مین ہی ہون میرے باپ مان آپ پر تصدق ہون پھر مین قریب گیا اور حضرت کے پانون کو
بوسہ دیا اور حضرت اسوقت گھوڑے پر سوار تھے فرمایا حق تعالی تیرے باپ کے بارہ مین تجھے اجر خیر عطا
کرے بعد ازان مین نے روے اقدس کی طرف جو نگاہ کی تو دیکھا کہ حضرت کے دونون رخسارون پر مثل درہم
کے غار ہین اور پیشانی انور قریب جڑ بالون کے شق ہی اور کیا دیکھتا ہون کہ نیچے کے لب مبارک سے خون جاری
ہی اور دا ہنی رباعیہ شکستہ ہوگئی ہی اور یہ دیکھا کہ زخمون پر کچھ سیاہ سا لگا ہوا ہی مین نے لوگون سے پوچھا کہ زخمون
پر یہ سیاہ سیاہ کیا چیز لگی ہی اُن لوگون نے کہا بوریا جلا کر خاکستر اُس کی لگائی گئی ہی پھر مین نے پوچھا
کہ حضرت کے رخسارون پر کس نے پتھر مارا ہی اُنھون نے کہا ابن قمیہ نے پھر مین نے کہا یہ پیشانی پر کس کے
ہاتھ سے چوٹ آئی ہی اُنھون نے کہا ابن شہاب کے پتھر سے پھر مین نے کہا کہ لب پر کس نے پتھر مارا
اُنھون نے کہا عتبہ نے تب مین حضرت کی سواری کے آگے آگے دوڑتا چلا تا آنکہ حضرت اپنے دولتسرا
پر پہونچے پس گھوڑے سے اُتر نہ سکے مگر لوگون نے اُٹھا کر اُتارا اور مین حضرت کی دونون رانون کو دیکھتا
تھا تو دونون کا پوست شگافتہ و ترنجیدہ یعنی سمٹا ہوا تھا اور حضرت دونون سعد پر تکیہ دیے ہوے تھے
سعد بن عبادہ اور سعد ابن معاذ تا آنکہ داخل دولتسرا ہوے جب غروب آفتاب ہوا اور بلال نے اذان
مغرب کی دی تو رسولخدا صلعم اُسی حالت سے تکیہ دیے ہوے دونون سعد پر برآمد ہوے بعد اذان دولتسراے مین
تشریف لے گئے اور لوگ مسجد مین آگ جلاتے ہوے اپنے زخمون کو سینک رہے تھے پھر جسوقت شفق غائب
ہوئی تو بلال نے اذان عشا کی کہی اُسوقت تک حضرت برآمد نہوے اور بلال حضرت کے دروازہ پر بیٹھے رہے
جب ایک تہائی رات کی گذری تو بلال نے ندا دی کہ الصلوٰۃ یا رسول اللہ یعنی جماعت تیار ہی نماز کو تشریف
لائیے تب حضرت سوتے سے اُٹھکر برآمد ہوے پھر جسوقت داخل دولتسرا ہوے تھے تو مین نے دیکھا کہ بہت آہستہ
آہستہ قدم اُٹھاتے تھے اور جسوقت مین نے حضرت کے ساتھ نماز پڑھی اور حضرت اپنی دولتسرا کی طرف
تشریف لیچلے اور لوگ حضرت کے سامنے مصلے تک صف بستہ کھڑے تھے تو مین نے دیکھا کہ اُسوقت حضرت
تنہا چلے جاتے تھے یعنی بلا اعانت غیرے تا آنکہ داخل منزل شریف ہوے اور مین اپنے اہل و قوم کی طرف
پھرا اور اُنکو سلامتی حضرت کی خبر دی اُن لوگون نے اس خوشخبری پر حمد خدا کیا اور باطمینان سو رہے اور
اُس شب کو گروہ خزرج اور اوس مسجد مین باب نبی صلعم پر حاضر تھے اور حراست حضرت کی فرقہ قریش
سے کرتے رہے تا ایسا نہو کہ وہ دوڑ مارین اور [illegible] تین

یا ایسی ہی کوشش کوئی نہین کر سکتا تھا الغرض حضرت نے اسی حربہ سے ابیؔ کا گردن مین انی ماری کہ وہ اپنے گھوڑے سے نیچے گرا اور ہنکارتا تھا جسطرح بیل ہنکارتا ہی اور اُسکے ہمراہی اُس سے کہنے لگے ای ابو عامر واللہ تجکو کچھ ضرر نہ ہوگا یہ شخص جسنے تجکو صدمہ پہونچایا اگر ہم مین سے کسی کے سامنے پڑجائیگا تو کس قدر ضرر اٹھاویگا ابیؔ نے کہا قسم ہی لات وعزی کی یہ شخص جس نے مجھکو گزند پہونچایا اگر اسی طرح ساتھ کل اہل ذی المجاز کے پیش آیا تو سب مارے جاوینگے کیا اُسنے پہلے ہی نہین کہا تھا کہ مین تجکو قتل کرونگا (ذو المجاز ایک مقام ہی شام مین کہ ابیؔ وہین کا باشندہ تھا) بالآخر ابیؔ کو اُسکے اصحاب اٹھالے گئے اور اُس شغل کے باعث وہ لوگ طلب رسول خدا صلعم سے باز رہے بعد ازان رسول خدا صلعم جماعت اصحاب کے ساتھ جو گھاٹیون مین تھی جاملے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت نے حربہ زبیر بن العوام سے لیا تھا اور ابن عمر کہتے تھے کہ ابی بن خلف درمیان وادی رابغ کے مرگیا اور مین وادی رابغ مین بعد گذرنے تھوڑی رات کے جاتا تھا ناگاہ کیا دیکھتا ہون کہ میرے سامنے ایک شعلہ چمکا تو مین اُس سے ڈر گیا پھر یکایک اُسی شعلہ مین سے ایک شخص زنجیرون مین جکڑا ہوا نکلا کہ زنجیرین بھی آگ کی طرح سرخ تھین اور العطش کہکے غل وشور کرتا تھا دہائی دیتا ایک شخص کہتا ہی کہ اسکو نہ پلا یہ قتل کیا ہوا رسول خدا کا ہی یہی ابی بن خلف ہی مین نے کہا دور ہو دور ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ بمقام سرف مرگیا تھا اور ایک روایت مین یون وارد ہی کہ جب حضرت نے حربہ زبیر سے لیا تھا اُسوقت ابیؔ نے حضرت پر حملہ کیا تا کہ آپپر تلوار کا وار کرے دفعۃً مصعب بن عمیر اُسکے آگے آگئے اور اپنے کو درمیان اُسکے اور حضرت کے حائل کیا اور تلوار منھہ پر ماری اور رسول خدا نے درمیان دامن خود اور زرہ اُسکے ایک فرجہ شگاف یعنی جاے خالی اُسکی گردن مین تاک کر وہین برچھی کی انی ماری کہ وہ زمین پر گر پڑا اور بیل کی طرح ہنکارنے لگا اور راوی نے کہا کہ اُسی عرصہ مین عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ المخزومی اپنا گھوڑا ابلق دوڑاتا ہوا آگے بڑھا اور وہ اپنی پوری زرہ پہنے تھا یعنے تا بپا اور رسول خدا صلعم اُسوقت شعب کی طرف جاتے تھے تب عثمان بن عبد اللہ بقصد رسول خدا صلعم آگے بڑھا اور پکار کر کہنے لگا کہ اگر اسوقت تو مجھسے بچگیا تو پھر مین تجھسے نہ بچونگا یہ سنکر حضرت ٹھہر گئے کہ یکبارگی اُسکے گھوڑے کا پانون پھسلکر درمیان کسی غار کے ان غارون مین سے جاتا رہا جس کو ابو عامر نے حضرت کے لیے کھود تھا پس اُسمین گھوڑا منھہ کے بھل گرا پھر گھوڑا اُسمین سے اُچھل کر نکل آیا اُس کو اصحاب نبی نے پکڑ کر ذبح کیا اور حارث بن صمہ عثمان کے اوپر گئے اور ایک ساعت دونون مین تلوار چلی بالآخر حارث نے اُسکے پانون مین تلوار ماری کیونکہ اسوقت اُسکی زرہ کا دامن لپٹا تھا پس حارث نے چابکدستی کرکے اُس زخمی پر تلوار مار کر قتل کیا اور حارث نے اُس روز اُسکی زرہ جید نفیس اور خود بیضہ کہ بہت عمدہ تھی لے لی اور اُس روز اُن کے سوا کسی کو نہین سنا کہ کسی کا سلب غنیمت کیا ہو اور رسول خدا صلعم

استخوان کہنہ سے کی اور واقدی رحمۃ اللہ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے
انھون نے سعید بن المسیب سے انھون نے کہا جب روز اُحد ہوا تو ابی بن خلف آگے بڑھا اور مہمیز کر کے
گھوڑا دوڑا کر رسول خدا صلعم کے قریب آیا لوگون نے اُسکو روکا اور ارادہ اُس کے قتل کا کیا حضرت نے فرمایا تامل و
تاخیر کرو پس حضرت کھڑے ہوے اور اُسوقت ہاتھ مین آپ کے جو حربہ تھا یعنے نیزہ کوتاہ خواہ چوب دستی
باسنان اُس سے اُسکو مارا کہ درمیان خود و زرہ کے جو دامن خود کا گردن پر آویزان رہتا ہی وہان اُسکے
گلے مین نوک سنان پیوستہ ہوگئی پس اُبیؔ اپنے گھوڑے سے زمین پر گرا کہ ہڈی پسلی کی ٹوٹ گئی تب اُسکے
ہمراہی اُسکے تئین زندہ مع رخت تن لے بھاگے اور وہان سے پلٹ گئے تا آنکہ وہ اثناے راہ مین مرگیا اور
اسی کے بارے مین یہ آیہ نازل ہوئی و ما رمیت اذ رمیت و لکن اللہ رمے یعنی جب تونے اسکو مارا تو
تو نے نہین مارا بلکہ خدا نے اُسکو مارا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یونس بن محمد
الظفری نے عاصم بن عمرو سے انھون نے عبد اللہ بن کعب بن مالک سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے
بیان کیا کہ بعد سرکہ بدر کے جب ابی بن خلف بمقدمہ فدیہ دینے اور چھوڑا لیجانے اپنے پسر کے جو روز بدر اسیر
ہوا تھا مدینے مین آیا تو کہنے لگا یا رسول اللہ میرے پاس میرا ایک گھوڑا ہی کہ مین اُسپر ہر روز سوار ہوا کرتا ہون
بخوف تیزی اُسکے (یعنی براے عادت و مہارت) تا مین اُسپر سوار ہو کر آپ کو قتل کرون فرمایا رسول خدا صلعم نے
بلکہ مین تجھکو قتل کرونگا اُسی پر انشاء اللہ یعنے درآنحالیکہ تو اُسپر سوار ہوگا اور دوسری روایت مین یون
منقول ہی کہ یہ کلمہ ابی بن خلف نے مکہ مین کہا تھا پس خبر اس بات کی حضرت کو مدینہ مین پہونچی اُسوقت
فرمایا کہ انشاء اللہ مین اُسکو قتل کرونگا درآنحالیکہ وہ اُسی گھوڑے پر سوار ہوگا اور راویون نے بیان کیا کہ
عادت رسول خدا صلعم کی یہ تھی کہ قتال مین پیچھے مڑکر نہین دیکھتے تھے اسوجہ سے فرماتے تھے مجکو اندیشہ ہی کہ
ابیؔ بن خلف کہین میرے عقب سے نہ آجاوے لہذا تم لوگ جب اُسکو آتے دیکھو تو میرے تئین مطلع کیجیو
وہ یہ فرمارہے ہی تھے کہ یکبارگی ابیؔ اپنے گھوڑے کو مہمیز کرتا ہوا دوڑاتا ہوا آپہونچا اور اُسنے حضرت کو دیکھکر
پہچانا اور باآواز بلند کہنے لگا ای محمد اگر تم بچ گئے تو پھر مین نہ بچونگا تب مسلمین نے عرض کی یا رسول اللہ اگر وہ آکر
آپ کو دبوچ لے گا یعنی اگر وہ پہلے آپ پر سبقت کرے گا تو اُس وقت آپ کیا کرینگے حالانکہ وہ خود
آگیا ہی اگر اجازت ہو تو ہم مین سے کوئی اُسپر بحملہ سبقت کرے حضرت نے انکار کیا پھر ابیؔ جب نزدیک
آگیا تو حضرت نے حارث بن صمہ سے حربہ لے لیا اور اصحاب سے نکلکر میدان لیا ہم لوگ سامنے
سے مثل پروانہ پرواز کر گئے اور حال مشقت و مشتاقی حضرت کا یہ تھا کہ جب وہ کسی امر مین کوشش کرتے
تھے تو کوئی اُن کا اُس کام مین ہمسر [illegible] سکتا تھا یعنی مثل اُن کے کوئی کوشش [illegible] تا تھا

گھیر لیا اُسوقت میری نظر مین کچھ نہ آتا تھا کہ مین حضرت کے آگے رہون یا پیچھے یا داہنے رہون یا بائین آخر کو
مین کبھی سامنے حضرت کے کبھی عقب پر اعدا کو بحملۂ شمشیر دفع کرنے لگا یہان تک کہ وہ لوگ گریزان ہوے
چنانچہ اُس روز حضرت فرماتے تھے کہ طلحہ نے بڑی کوشش کی ہی اور سعد بن ابی وقاص ذکر مین احوال
طلحہ کے کہتے تھے کہ خدا طلحہ پر رحم کرے وہ ہم مین روز اُحد بزرگتر تھا از روے حمایت نبی صلعم کے لوگون نے
پوچھا اے ابو اسحاق یہ بات کیونکر ہی انھون نے کہا کہ طلحہ حضرت کے ساتھ لپٹے رہے یعنے ساتھی ساتھ رہے
اور ہم لوگ اُنسے متفرق ہو گئے تھے اور کبھی جمع بھی ہو جاتے تھے مگر انھون نے ایک دم ساتھ نچھوڑا مین نے
انکو دیکھا کہ وہ حضرت کے گرد چارون طرف پھرتے تھے اور اپنے تئین سپر کر دیا تھا یعنے سینہ سپر تھے اور
جب لوگون نے طلحہ سے پوچھا کہ تمھاری اُنگلی مین کیا ہوا تھا اُنھون نے کہا جس وقت مالک بن زہیر
الجشمی نے رسول خدا صلعم کو تاک کر تیر چھوڑا اور حال یہ تھا کہ اُسکا تیر کبھی خطا نہ کرتا تھا تو مین نے اپنا ہاتھ
روے مبارک کے سامنے کر دیا کہ وہ تیر میری انگشت خنصر مین آلگا اور پھاڑ دیا کہ اُنگلی بیکار ہو گئی اور
جب طلحہ نے تیر چلایا تو کہا حس (اور حسّ ایک آواز ہی کہ وقت تیر زنی منھ سے عرب کے نکلتی ہی) تب
حضرت نے فرمایا اگر طلحہ بسم اللہ کہتا تو داخل جنت ہوتا اور لوگ اُسکو دیکھتے اور پھر تبھی فرمایا کہ جو کوئی
چاہتا ہو دیکھنا ایسے شخص کو جو دنیا مین چلتا پھرتا ہی یعنے زندہ ہی وحالانکہ وہ اہل جنت سے ہی تو چاہیے کہ
دیکھے طلحہ بن عبید اللہ کو پس طلحہ اُن لوگون مین سے ہی جنھون نے اپنی مدت عمر کو یا اپنے عہد کو پورا کیا
یعنے شہیدون مین ہی اور طلحہ سے کہا جب اس تفرقہ مین مسلمین متفرق ہو گئے و بعد ازان پھر پھر آے
تو ایک شخص بنی عامر بن لوی بن مالک بن المضرب مین سے اپنا نیزہ ہلاتا ہوا کمیت ستارہ پیشانی گھوڑے
پر سوار مغرق باہن آگے بڑھا اور باواز بلند کہتا تھا کہ مین ابو ذات الودع ہون مجھے بتادو کہ محمد کدھر ہین
پس طلحہ نے کہا کہ دفعۃً مین نے اُسکے گھوڑے کو پی کیا کہ وہ اپنی دم رانون مین دبا کے رہ گیا یعنی گر پڑا
تب مین نے اُسکا نیزہ لے لیا اور واللہ مین نے خطا نکی کہ عین اُسکی آنکھ کی تیلی مین انی ماری وہ بیل
کی طرح بنکارنے لگا اور مین برابر اُسکے رخسار پر پاؤن اپنا رکھے رہا یہانتک کہ مین نے اُسکے تئین موت
سے ملاقات کرائی اور ایسا ہوا کہ طلحہ کے سر مین استخوان پر کسی نے مشرکین مین سے دو ضربت ماری تھی
ایک ضربت تو جب وہ مقابل تھے اور ایک جب وہ پھرے تھے پس اُس زخم سے خون بہت سا بہا تھا
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ روز اُحد خدمت مین رسول خدا صلعم کی مین گیا تو فرمایا کہ تو اپنے
ابن عم کی ملاقات وعیادت کو جا پس مین طلحہ بن عبید اللہ کے پاس آیا اور حال اُنکا یہ تھا کہ خون اُنکا
سارا بہ گیا تھا وہ [illegible] بیہوش تھے مین [illegible] کہنا شروع کیا تا آنکہ وہ ہوش مین

ان دونون کی قتال ملاحظہ کررہے تھے اور حضرت نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہی ناگاہ معلوم ہوا کہ عثمان بن عبداللہ
بن المغیرہ ہی فرمایا الحمدللہ الذی اعانہ یعنی حمد ہی اُسکی جسنے اُس کو ہلاک کیا اور ایسا ہوا تھا کہ اسی
عثمان بن عبداللہ کو عبداللہ بن جحش نے بمقام لبطن نخلہ یعنی وادی نخلہ مین اسیر کیا تھا تا آنکہ اُسکو رسولخدا صلعم
کے پاس حاضر کیا کہ فدیہ لیکر اسکو چھوڑدیا تھا تب وہ وہان سے پھر کر قریش کے پاس گیا یہانتک کہ
اُحد مین آنکر لڑا اور مارا گیا اور اُسوقت اسکا مارا جانا عبید بن حاجز العامری بن عامر بن لوی نے دیکھا تو
آگے بڑھا اور مانند درندون کے دوڑتا ہوا آیا اور حارث بن صمہ کے شانے پر تلوار مارکر مجروح کیا پس حارث
زخمی ہوکر زمین پر گرے تا آنکہ اُنکو اُنکے اصحاب اٹھالائے تب ابو دجانہ عبید کے مقابلہ پر آئے پھر ان
دونون نے تھوڑی دیر باہم چالش وکاوش کی اور ہر ایک دوسری کی ضرب سیف کو سپر پر روکتا تھا تا
آنکہ ابو دجانہ نے اُسپر حملہ کیا اور اُسکو گود مین اٹھا کر زمین پر دے مارا پھر اُس کو ذبح کرڈالا جسطرح کوئی
بکری کو ذبح کرتا ہی بعد ازان مقتل سے پھرے اور حضرت کی خدمت مین آملے اور کہا راویون نے کہ سہل
بن حنیف دفع کرتے تھے اعدا کو رسول خدا صلعم سے ساتھ تیر زنی کے تب حضرت نے فرمایا اور دو تیر دو سہل کو کہ
فی الحقیقت وہ سہل ہی یعنے سہل الحق اور رسولخدا علیہ السلام نے التفات کی طرف ابی الدرداء کے اور حال یہ تھا
کہ صحابہ ہر طرف شکست پاکر بھاگے جاتے تھے تب حضرت نے فرمایا عویمر کیا اچھا سوار ہی بخلاف اس بات کے کہ لوگ
کہتے ہین وہ حاضر اُحد نہوے اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے محمد
بن عبداللہ بن ابی صعصعہ سے انھون نے حارث بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے انھون نے کہا مجھسے
بیان کیا اُس شخص نے جس نے ابو اُسیرہ بن الحارث بن علقمہ کو دیکھا جب کہ وہ مقابل مین تھے ایک شخص کے
بنی عوف سے چنانچہ اُن دونون نے باہمدیگر تیغ زنی کی اور ہر مرتبہ ایک دوسرے پر بغلبہ حملہ کرتا تھا پس
اُس دیکھنے والے نے دیکھنا اپنا اُن لوگون کے تئین بیان کیا کہ وہ دونون گویا دو شیر تھے باہم لڑنے والے
کہ کبھی ٹھہر جاتے تھے اور کبھی قتال کرتے تھے بعد ازان دونون باہم لپٹ گئے اور ایک نے دوسرے کو
مضبوط اور زور سے پکڑا پھر دونون لپٹے ہوے زمین پر گرے تب ابو اسیرہ اُسپر چڑھ بیٹھے اور اپنی تلوار سے
اُسکو ذبح کیا جسطرح بکری کو ذبح کرتے ہین اور اسکو اسی طرح چھوڑکر چلے کہ ناگاہ خالد بن الولید اپنے
چپکلیان گھوڑے پر سوار اور نیزہ طویل ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور ابو اسیرہ کی پشت پر آکر نیزہ لگایا راوی کہتا ہی کہ مین نے
دیکھا نوک سنان سینے سے باہر نکل آئی کہ ابو اسیرہ زمین پر گرے اور مرگئے اور خالد بن الولید یہ کہتا ہوا پھرا کہ
مین ابو سلیمان ہون اور کہا راویون نے کہ طلحہ بن عبیداللہ نے اُس روز قتال شدید کی چنانچہ طلحہ کہتے ہین
کہ جسوقت صحابہ نے شکست پائی تو [illegible] رسولخدا صلعم کو کہ مشرکین نے آنکر انکو ہر طرف سے

ہانکتے تھے بعد ازان وہ لوگ اُن پر ٹوٹ پڑے یہان تک کہ اُنھون نے کمارہ قتل ہو۔ سو پر ... میدان
مین نکلے اور وہ لوگ اُنسے متفرق ہو گئے اور جب خباب نے اُن کے ایک فرقہ پر حملہ کیا تو وہ بھاگ کر اپنے
لشکر مین جا ملے اور خباب خدمت مین نبی صلعم کی واپس آگئے اور خباب اُس روز سر بند سبز و سطے نشان
اپنے لشکر کے اپنے مغفر مین باندھے ہوے تھے اور اُس روز عبد الرحمان بن ابی بکر گھوڑے پر سوار غرق
باہن کہ سوائے آنکھون کے کوئی عضو نہین دکھائی دیتا تھا پرے سے باہر نکلا اور ندا دی کہ انا عبد الرحمان
بن عتیق سے کون لڑنے کو نکلتا ہے راوی نے کہا یہ سنکر ابو بکر اُس کی طرف چلے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مین
اُس سے لڑنے کو نکلتا ہون اور تلوار میان سے لی اُس وقت حضرت صلعم نے فرمایا تلوار میان مین کر
اور اپنی جگہ پھر جا اور اپنی ذات سے ہم کو منفعت پہونچا اور رسول خدا صلعم فرماتے تھے کہ مین نے شماس بن
عثمان کا مثل کسی کو نپایا سوائے سپر کے کیونکہ وہ اُس روز خاص حضرت کی طرف مقابلہ کرتے تھے چنانچہ
رسول خدا صلعم جب داہنے بائین مُڑکے تیر چلاتے تھے تو اسی طرف شماس کو دیکھتے تھے کہ وہ تلوار کے وار
سے دشمنون کو دفع کر رہے ہین یہان تک کہ حضرت گر گئے تو شماس حضرت پر سینہ سپر ہو گئے تا آنکہ وہ
قتل ہو گئے پس اسی وجہ سے حضرت فرماتے تھے کہ مین نے شماس بن عثمان سا کسی کو نپایا مگر یہ کہ وہ سپر تھا
اور بعد تولیہ و روگردانی کے مسلمین سے جس شخص نے حاضر ہونے پر سبقت کی وہ قیس بن محرث تھے کہ
مسکن بنی حارثہ تک جا کر مع ایک جماعت انصار کے بہت جلد پھر آگئے اور مشرکین مین سے منہ ایک
جماعت کا پھیر دیا اور انکے ہجوم مین گھس گئے پس اُس جماعت مین سے کوئی بھاگ نہ بچا تا آنکہ قتل ہوئے
اور قیس بن محرث انکو مار رہے تھے اور دفع کرتے تھے اپنی تلوار سے تا آنکہ انھون نے تنہا انہین سے
چند آدمیون کو قتل کیا پس اُن لوگون نے قیس کو نیزہ سے چھید لیا چنانچہ اُنکے بدن مین چودہ زخم سنان
پائے گئے کہ وہ سب اندر جسم کے کارگر ہو گئے تھے یعنی کاری لگے تھے اور دس زخم تلوار کے انکے بدن پر
لگے تھے اور ایسا ہوا کہ عباس بن عبادہ بن نضلہ و خارجہ بن زید بن ابی زہیر و اوس بن ارقم بن زید پس
خصوصاً عباس با آواز بلند کہتے تھے کہ اے گروہ مسلمین اللہ و نبیکم یعنی سچا ہے اللہ و نبی تمھارا کہ یہ جو کچھ مصیبت تمپر
نازل ہوئی اسوجہ سے کہ تم لوگون نے اپنے نبی کا عصیان کیا یعنی نافرمانی و روگردانی کی حال آنکہ وہ تمسے
وعدہ فتح کا کرتے تھے مگر تمنے صبر نہ کیا بعد ازان عباس نے اپنے سر سے خود اُتار ڈالا اور اپنے تن سے زرہ
اُتار رکھی اور خارجہ سے کہا کہ تجھ کو میری زرہ و خود کی حاجت ہے انھون نے کہا مجھکو حاجت نہین بلکہ جو
تمھارا ارادہ ہے وہی میرا بھی ارادہ ہے پس یہ سب کے سب قوم ... مین گھس گئے اور عباس یہ کہتے
تھے کہ ... رسول خدا صلعم مبتلائے مصیبت ہو گئے یعنی اگر ...
... چشم سے دیکھتے ہون

آئے اور کہنے لگے رسول خدا کیسے ہین اور کیا کرتے ہین ہین سے - بجھ ریت ہین انھون ہی نے مجکو تیرے
پاس بھیجا ہی تب وہ بولے الحمد للہ کہ ہر مصیبت کے بعد آسانی ہوتی ہی اور ضرار بن الخطاب الفہری نے کہا کہ مین
نے طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھا جب انھون نے اپنے عمرہ مین بمقام مروہ اپنا سر منڈایا تھا تو اُنکے سر مین
استخوان کاسہ پر زخم نظر آیا تو مین بولا واللہ یہ ضرب مین نے ہی اُنکو لگائی تھی چنانچہ جب طلحہ میرے
سامنے آئے تھے تو ایک ضرب اُسوقت ماری تھی اور جب یہ پھر کر چلے ہین تو مین نے مکرر حملہ کرکے دوسری
ضرب لگائی تھی اور بیان کیا راویون نے کہ جب معرکہ روز جمل ہوا تھا اور علی نے اُن لوگون مین سے
قتل کیا جس کو کیا اور بصرہ مین داخل ہوے تو ایک شخص عرب کا حضرت کے پاس آیا اور روبرو اُنکے کلام
کرنے لگا اور کہا طلحہ کون ہی تب اُس سے گھرک کر بولے کیا تو روز اُحد حاضر نہ تھا عظم غنائہ یعنی بزرگ
تھا کفایت کرنا طلحہ کا اسلام سے یعنی حمایت کرنا اور بجاے خود قائم و ثابت قدم رہنا اُنکا پیش رسول خدا
صلعم کے پس وہ شخص منفعل ہوا اور چپ رہا تب ایک اور شخص قوم مین سے بولا یا علی غناءہ وبلاءہ طلحۃ رحمہ
اللہ یعنی کفایت کرنا اسکا اور سختی اُٹھانا روز اُحد کیونکر تھا فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے ہان یون تھا کہ خدا رحم
کرے طلحہ پر تحقیق کہ مین نے اُسکو دیکھا کہ اپنے تئین اُسنے سامنے رسولخدا صلعم کے سپر کر دیا تھا یعنی سینہ سپر
ہوگیا تھا اور تلوارون مین وہ چھپ گیا اور گھر گیا تھا اور ہر طرف سے تیرون کی بوچھار آتی تھی اور وہ اُس
حالت مین واسطے رسولخدا صلعم کے سپر تھا تب اس کہنے والے نے کہا کہ ہر آئینہ وہ دن وہ تھا جسدن
اصحاب رسول خدا زخمی ہوے اور حضرت بھی اُسی روز زخمی ہوے پس علی رضی اللہ عنہ نے کہا مین حاضر تھا
شاہد ہون کہ مین نے رسول خدا صلعم سے سنا فرماتے تھے مین بھی اصحاب کے ساتھ در غار ہوتا اسفل جبل
مین بعد ازان علیؓ نے کہا اُس روز مین نے اپنے تئین دیکھا کہ اعدا کو ایک طرف مین جدا کرتا تھا اور ایک
طرف ابو دجانہ ایک گروہ کو اُن مین سے ہنکاتا تھا اور ایک طائفہ کو اُن مین سے ایک طرف سعدؓ بن ابی
وقاص بھگاتا تھا یہانتک کہ حق تعالے نے ان سب کو دور کیا اور اُس تہلکہ سے نجات تمام حاصل ہوئی
اور اُسی روز مین نے دیکھا کہ اُنمین سے ایک غول سلاح بند جدا ہوے ہین اور اُسمین عکرمہ بن ابی جہل بھی تھا
پس مین تیغ بکف اُنکے درمیان دوڑتا ہوا گھس گیا اور انھون نے مجھپر ہجوم کیا تا آنکہ مین بھیڑ چیرتا ہوا آخر جماعت
تک پہونچا اور دوبارا اُنمین مارتا ہوا پھر پلٹا یہانتک کہ اپنی جا پر لوٹ آیا ولیکن اجل نے مہلت دی تھی
کیونکہ جاری کرتا ہی حق تعالی اُس امر کو جو مقدر ہو گیا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے حدیث
بیان کی جابر بن سلیم نے عثمان بن صفوان سے انھون نے عمارہ بن خزیمہ سے انھون نے کہا مجھ سے
حدیث بیان کی اُس شخص نے جس نے حباب بن المنذر الجموح کو دیکھا تھا کہ وہ اُس روز دشمنان مثل بھیڑون کے

طرفین کے ایسے بہ ناز و ادا اس سے قدم اُٹھاتے تھے کہ انکی رفتار مین ناز و تجبر تھا چنانچہ جب رسول خدا صلعم نے انکو اس روش کی رفتار سے دیکھا تو فرمایا کہ ایسی رفتار کو یعنی اترا کر چلنے کو خدا ناپسند کرتا ہی مگر اس مقام پر پسند ہی اور اصحاب نبی مین چار آدمی ایسے تھے جنھون نے درمیان لشکر کے شناخت کے واسطے اپنے سرون پر سر پیچ نشانی باندھے تھے کہ ایک اُن چارون مین سے ابو دجانہ تھے انھون نے اپنے سر پر سربند سرخ باندھا تھا اس واسطے کہ جب ایسا سربند باندھیں تو قوم انکو پہچانتی کہ اس نے خوب قتال کیا ہی اور علی رضی اللہ عنہ کا سربند پشمینہ سفید تھا اور زبیر کا سر پیچ تمغہ زرد تھا اور حمزہ کا تمغہ پر شتر مرغ تھا اور ابو دجانہ نے بیان کیا کہ اُس روز مین نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے لوگون کو گالیان دیتی تھی اور کوستی تھی اور بے شرمی کی شرم ولاتی تھی تب مین نے اُسپر تلوار اُٹھائی اور پہلے مین اُسکو مرد جانتا تھا پھر جب مین نے معلوم کیا کہ وہ عورت ہی تو مجکو ناگوار ہوا کہ رسول خدا صلعم کی دی ہوئی تلوار سے عورت کو کیا مارون اور نام اُس عورت کا عمرہ بنت الحارث تھا اور کعب بن مالک کہتے تھے کہ روز اُحد مجکو بہت زخم لگے پھر مین نے جب دیکھا مثلہ کرنا یعنی گوش و بینی کاٹنا مشرکین کا مقتولان مسلمین کو کہ اشد و اقبح طور پر مثلہ کر رہے ہین تو مین وہانسے اُٹھا اور قتلے سے علیحدہ جا کر ایک گوشہ مین بیٹھا اور مین اپنے اُس مقام سے کیا دیکھتا ہون کہ خالد بن الاعلم العقیلی زرہ وغیرہ اسباب حرب پہنے ہوے آہن مین سراپا غرق آگے بڑھا اور مسلمین کو گھیرتا تھا اور اپنے اصحاب سے کہتا تھا کہ گھیر لو مسلمانون کو جسطرح چرواہے گلہ بھیڑون کا فراہم کر لیتے ہین وباواز بلند کہتا تھا کہ اے گروہ قریش محمد کو قتل نکرو بلکہ اسیرون کی طرح اُسکو اسیر کر لو تا کہ ہم اُسکو آگاہ کرین جو کچھ اُسنے ہم لوگون کے ساتھ کیا اور اُسکو زخمی کر کے مارین چنانچہ وہ یہ کہ رہا تھا کہ قزمان نے اُسکی طرف قصد کیا اور اُسکے شانے پر تلوار ماری کہ اُسکے سینے تک مین نے کھلا دیکھا بعد ازان قزمان نے اُسکی تلوار لے لی اور پھر ا کہ ایک شخص اور مشرکین مین سے سامنے قزمان کے آپڑا مین نے اُسکی دونون آنکھون کے سوا اور کچھ اُسکے بدن سے نہین دیکھا یعنی اسباب حرب سے اُسکا سارا جسم بجز آنکھون کے ڈھکا ہوا تھا چنانچہ قزمان نے اُسکو بھی ایک ضربت تلوار ایسی ماری کہ اُسکو دو ٹکڑے کر دیا تب ہم لوگون نے کہا یہ کون شخص تھا لوگون نے کہا ولید بن العاص بن ہشام تھا بعد ازان کعب نے کہا کہ مین اُس روز دیکھتا تھا اور کہتا تھا کہ مین نے مثل اس شخص کے کوئی اشجع لسیف ایسا تیغ بہادر نہین دیکھا بعد ازان اُسکے لیے جس بات سے مہر کر دی گئی پس اُسی کی مہر ہو گئی یعنی جو کچھ اُسکے حق مین ہونا تھا وہی ہوا راوی نے کہا کس بات سے اُسکے واسطے مہر کر دی گئی کعب نے کہا وہ یعنی قزمان اہل نار سے ہی چنانچہ اُسی روز خود کشی کی یعنی اپنے تئین آپ ہلاک کیا اور کعب نے بیان کیا اُس روز مین نے یہ دیکھا کہ مشرکین مین سے ایک شخص زرہ وغیرہ اسباب حرب پہنے ہوے آواز بلند کہتا ہی کہ گھیر لو گھیر لو جسطرح چرواہے اکٹھا کر لیتے ہین اور اُسکا ترجمہ یون بھی ہی

تو پھر کیا عذر ہمارا پیش پروردگار باقی رہا اور یہی کلمہ نار ہو گیا کہتے گئے [illegible] ہمارے لیے پیش پروردگار ہمارے
نہ کچھ عذر کی جا ہے نہ کوئی حجت باقی رہی فاما عباس کو تو سفیان بن عبد شمس السلمی نے شہید کیا مگر عباس نے
بھی اسکو دو ضربتیں ایسی ماری تھیں کہ اسکو دونوں زخم کاری لگے تھے تب لوگ اسکو زندہ جنگاہ سے خستہ و مجروح
اٹھالے گئے اور وہ اسی حالت جراحت میں سال بھر رہا بعد ازاں زخم اسکا اچھا ہو گیا اور خارجہ بن زید نیزہ سے
مجروح ہوئے کہ اندازاً دو زخم انکے بدن پہ لگے تھے اسوقت صفوان بن امیہ انکے پاس گیا اور انکو پہچان کر
کہا کہ یہ شخص محمد کے اکابر اصحاب میں سے ہے اور اسوقت رمق جان باقی تھی پس اس نے انکو اسی حالت
میں شہید کیا اور اسی معرکہ میں اوس بن ارقم بھی شہید ہوئے اور صفوان بن امیہ کہتا تھا کہ خبیب بن
اساف کو کسی نے دیکھا ہے کیونکہ وہ انکو ڈھونڈھتا پھرتا تھا اور اسی روز خارجہ کو مثلہ کیا تھا یعنی انکا گوش اور بینی
انگلی کاٹ لی تھی اور صفوان کہتا تھا کہ یہ وہ شخص ہے جس نے روز بدر میرے باپ کی زبان نکال لی تھی یعنی امیہ بن
خلف پدر صفوان پس اب میں نے اپنے دل کو تشفی و تسلی دی جب کہ میں نے اماثل و اکابر اصحاب محمد کو قتل کیا
چنانچہ ابن نوفل کو میں نے قتل کیا اور ابن ابی زبیر کو میں نے قتل کیا اور ابن اوس کو میں نے ہی قتل کیا
محمد بن عمر **الواقدی** نے کہا کہ روز احد رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے کون شخص اس تلوار کو لیتا ہے
جیسا کہ حق تلوار پکڑنے کا ہے لوگوں نے عرض کی وما حقہ یعنی حق تلوار پکڑنے کا کیا ہے فرمایا دشمنوں کو قتل
کرنا عمر نے کہا یا رسول اللہ اس تلوار کو میں لونگا حضرت نے انکی طرف سے منہ پھیر لیا اور اس تلوار کو
اسی شرط پر پھر پیش کیا تب زبیر کھڑے ہوئے اور عرض کی یہ تلوار مجکو عنایت ہو پس حضرت نے انسے بھی
اعراض کیا تب عمر اور زبیر نے اپنے دلوں میں برا مانا بعد ازاں حضرت نے تیسری بار پھر اس تلوار کو پیش کیا
اسوقت ابو دجانہ نے عرض کی یا رسول اللہ میں اس تلوار کو لونگا جیسا کہ حق اسکے لینے کا ہے پس حضرت نے
وہ تلوار انکو مرحمت کی چنانچہ جب انھوں نے مقابلہ دشمنوں کا کیا تو جو شرط اس تلوار کے لینے کی تھی وہ
وفا کی کہ اس نے داد تلوار کی خوب دی اسوقت ایک نے ان دونوں سے یا تو عمر نے یا زبیر نے کہا کہ واللہ
میں بجائے خویشان خود تفحص احوال اس شخص کا کرونگا اسطور پر کہ رسول خدا صلعم نے اسکو تلوار عطا کی اور
مجکو اس سے باز رکھا تھا راوی نے کہا پس عمر انکے پیچھے پیچھے رہے اور بیان کرتے تھے کہ واللہ میں نے کسی کو
نہیں دیکھا کہ ابو دجانہ کے قتال سے بہتر قتال کی ہو البتہ میں نے انکو ایسا دیکھا کہ وہ وہی تلوار مارتے تھے یہاں تک
کہ جب وہ تلوار کند ہو جاتی تھی اور اندیشہ اس بات کا ہوتا تھا کہ یہ تلوار اب کچھ کام نکرے گی تو اسکو پتھر پر لگا کر تیز
کر لیتے تھے تب دشمنوں کو اس [illegible] تھا [illegible] یہاں تک کہ وہ تلوار مانند درانتی کے مندرس و فرسودہ ہو گئی
اور ایسا ہوا تھا کہ جب [illegible] تو تلوار دی تھی تو وہ درمیان دونوں صف یعنی میانہ صفوف

اور سلین کا علم تو برپا نہین ہوگر ہمارے یہان کا نشان بنی عبدالدار مین سے ایک شخص کے ہاتھ مین ہو اور مین
صدائے شدارفیا بین اصحاب محمدؐ کی سنتا تھا کہ وہ آپس مین پہچان کے واسطے کہتے تھے اَمِتۡ اَمِتۡ (یعنی
اس لفظ کی تکرار سے آپس کے لوگ پہچانے جاتے تھے) تو مین اپنے دل مین کہتا تھا کہ امت کیا چیز ہو اور مین
دیکھتا تھا رسولخدا صلعم کو کہ اپنے اصحاب کے حلقہ مین ہین اور تیر انکے داہنے بائین سے نکل جاتے ہین اور
سامنے انکے گر پڑتے ہین اور پیچھے کو کترا جاتے ہین اور اس روز مین نے پچاس تیر چلائے انہین سے بعض
تیر میرے اصحابؓ نبی کو لگا بعد ازان مجکو حق تعالےٰ نے اسلام کی ہدایت کی اور عمرو بن ثابت ابن وقش کو
بھی اسلام مین بڑا شک تھا کہ قوم اسکی درباب اسلام اس سے کلام کرتی تھی اور جواب مین کہتا تھا کہ جو کچھ لوگ
دربارہ اسلام گفتگو کرتے ہین اگر مین اسکو حق جانتا تو مین اس سے تاخیر و انکار نکرتا چنانچہ جب روز احد ہوا تو اسکا
اسلام ظاہر ہوا کہ رسولخدا صلعم جسوقت احد مین تھے اسنے اسلام قبول کیا اور اپنی تلوار پکڑ کر لڑنے کو نکلا جب
قوم مشرکین مین پہونچا تو خوب قتال کرتا رہا اور ثابت قدم رہا جب بہت زخمی ہوا تو مقتولون مین نعش اسکی
پائی گئی اور جس وقت اسمین کچھ جان باقی تھی تو مین اسکے قریب گیا اسوقت لوگ اس سے کہرہے تھے کہ اے عمرو
تجھکو اس معرکہ مین کون لایا اسنے کہا مجکو یہان اسلام لایا کہ مین ساتھ خدا اور اسکے رسول کے ایمان لایا
اور مین اپنی تلوار پکڑ کر حاضر رزمگاہ ہوا پس حق تعالیٰ نے مجکو شہادت نصیب کی یہ کہکے انہین لوگون کے ہاتھ
مین دم نکل گیا اسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا بے شک وہ اہل جنت سے ہی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے
کہا کہ مجھ سے حدیث بیان کی خارجہ بن عبد اللہ بن سلیمان نے داؤد بن الحصین سے انھون نے ابی
سفیان مولی بن ابی احمد سے انھون نے کہا مین نے ابوہریرہؓ سے سنا کہ وہ لوگون سے جو انکے گرد تھے کہتے
تھے مجھے بتاؤ ایسا شخص جس نے کبھی نماز کا ایک سجدہ بھی خدا کے واسطے نہ کیا ہو اور وہ داخل جنت ہوگیا اور
لوگ جواب سے ساکت تھے تب ابوہریرہ نے کہا وہ عمرو بن ثابت بن وقش ہی اور برادر بنی عبد الاشہل
کا ہی اور راویون نے کہا کہ اسی طرح مخیریق ایک یہودی تھا علماء یہود سے اسنے روز سبت جب رسولخدا
صلعم احد مین تھے اپنی قوم سے کہا اے فرقہ یہود واللہ تم خوب جانتے ہو کہ محمدؐ بے شبہہ نبی ہی اور نصرت
اس کی تمپر حق و واجب ہی ان لوگون نے جواب دیا کہ آج تو یوم السبت ہی یعنی اس لیے کہ شریعت یہود مین
روز سبت کوئی کام نہین کرتے تب مخیریق نے کہا لا سبت یعنی اسلام مین حکم سبت باقی نہین رہا یہ کہکے
اس نے اپنا ہتھیار لگایا اور رسول خدا صلعم کے ہمراہ ہولیا تا آنکہ شہید ہوا تب حضرت نے فرمایا مخیریق
بہترین یہود تھا اور ایسا ہوا تھا کہ جب مخیریق نے احد کا قصد کیا تھا تو کہا تھا یعنی وصیت کی تھی کہ اگر مین
قتل ہون تو میرا سارا مال محمدؐ [illegible] جیسا انکو خدا حکم کرے پس وہ رسولخدا صلعم کا

کہ انکو باندھ لو جس طرح مشکیزہ یا تھیلا پوست غنم وغیرہ باندھا جاتا ہی وہ یہ کہ رہا تھا کہ ناگاہ ایک مرد مسلمین
مین سے اپنی زرہ پہنے ہوے اُسکے مقابل ہوا مین اُسوقت اپنی جگہ سے جاکر ابن مسلم کے عقب پر ہوگیا بعد ازان
مین نے کھڑے ہو کر اپنی نگاہون مین اندازہ کرنا سامان اور آثار ہیبت دونون کا شروع کیا تو دونون مین نسبت
ہر چیز کے وہ کافر بہت زیادہ معلوم ہوا الغرض مین اُن دونون کو جو ایک مشرک اور ایک مسلم دوچار ہوے تھے
دیکھ رہا تھا یہانتک کہ جب وہ دونون باہم مقابل ہوے تو مسلم نے اُس کافر کے شانے پر تلوار ماری کہ
اُسکے سرین تک تلوار اُتر گئی کہ مشرک دو ٹکڑے ہوگیا تب وہ مسلم اس سے جدا ہوا اور مجھ سے کہنے لگا ای
کعب تو نے یہ کیفیت دیکھی اور کچھ پہچانا مین ابو دجانہ ہون اور ایسا ہوا کہ ایک صحابی تھے رشید الفارسی مولی
بنی معاویہ انھون نے طرف ایک شخص کے مشرکین مین سے قصد کیا اور وہ بنی کنانہ سے تھا اور وہ لوہے مین
سر تا پا ڈھکا تھا یعنی اسباب حرب بہت سا پہنے تھا اور وہ رجز مین کہتا تھا کہ مین ابن عویم ہون اور اُسوقت
سعد مولی حاطب اُس سے قتال کر چکے تھے کہ اُسنے اُنکو تلوار مار کر دو ٹکڑے کر دیا تھا تب رشید نے اُسپر
حملہ کر کے اُسکے شانے پر ایسی ضربت تلوار کی لگائی تھی کہ زرہ کاٹ کر اُسکو دو ٹکڑے کیا اور وہ کہتے تھے لے
اس ضربت کو کہ مین غلام الفارسی ہون یعنی بچہ فارسی ہون اور رسولخدا صلعم اُنکی حرب و ضربت کو دیکھ رہے
تھے اور اُنکا کلام سنتے تھے تب فرمایا تو نے یہ کیون نہ کہا کہ خذھا وانا الغلام الانصاری یعنی لے اس ضربت کو کہ
مین غلام انصاری ہون اور اُسیوقت برادر ابن عویم پیش آیا اور کتون کی طرح دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور کہنے
لگا مین ابن عویم ہون تب رشید نے اُس خود سے کے سر پر بھی تلوار ماری کہ خود سمیت اُسکا کاٹ کر سر دو پارہ کیا اور حسب
تعلیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے لگے لے اس ضربت کو مین غلام الانصاری ہون یہ سنکے رسولخدا صلعم نے
تبسم کیا اور فرمایا احسنت و آفرین ہی ای ابا عبد اللہ پس اُس روز یہ خطاب کنیت کا حضرت نے انکو عطا کیا حالانکہ
وہ لاولد تھے یعنی عبد اللہ کوئی اُنکا پسر نہ تھا جس کے نام سے اُنکی کنیت ہوئی ہو اور ابو النمر الکنانی نے کہا روز
اُحد جسوقت مسلمین نے شکست پائی تو مین مشرکین کے ہمراہ آگے بڑھا اور مین اپنے دس بھائیون کے ساتھ آتا تھا
کہ چار انمین سے قتل ہوگئے تھے چنانچہ اول جسوقت ہم طرفین سے باہم مقابل ہوے تھے تو قوت و غلبہ واسطے
مسلمین کے تھا پس مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین مشرکین کے ساتھ بھاگنے والون مین ہون اور اصحاب بنی تاراج
لشکر کے لیے آگے بڑھے تا آنکہ مین پا پیادہ مقام جمانک پہونچا تھا کہ مین نے دیکھا کہ ہمارے خیل نے پھر عود
کیا مین نے خیال کیا کہ ہمارے خیل نے تو عود نہین کیا مگر کوئی امر اُن کی رائے مین بہتر آیا ہوگا پس ہم بھی اُنھین
قدمون پھر پڑے گویا کہ ہم شریک خیل تھے تا آنکہ پہنچے قوم کو دیکھا کہ بعض نے بعض کو آگے دھر لیا کہ بغیر ترتیب
صفوف مقاتلہ کر رہے ہین یعنی ایک گروہ کسی بھاگا کہ کسکو کون مارتا ہی

بنت عمرو بن حرام نے کہا کہ مین اُنکو اسی طرف متوجہ و عازم دیکھتی تھی کہ انھون نے اپنی سپر اٹھالی اور یہ دعا پڑھتے چلے اللھم لا تردنی الی اھلی خزیا یعنی ای پروردگار میرے مجکو میرے اہل کی طرف شوار وشرمسار پھیر یو پس جب وہ گھر سے نکلے تو اُنکے بیٹے بھی ساتھ چلے و دربارہ خانہ نشینی کے فہایش کرتے جاتے تھے پر انھون نے نانا تا آنکہ رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے بیٹے ارادہ کرتے ہین کہ مجھے اس سعادت سے محروم رکھین اور آپ کے ساتھ چلنے سے روکتے ہین واللہ مین تمنا رکھتا ہون کہ اپنی اسی لنگڑی ٹانگ سے جنت مین مشی کرون حضرت نے فرمایا مگر تجکو حق تعالے نے معذور کیا ہی تجھ پر جہاد واجب نہین ہی اور اُن کے بیٹون سے فرمایا تمپر لازم نہین ہی کہ اُس کو باز رکھو کیا عجب ہی کہ حق تعالی اُسکو شہادت نصیب کرے پس اُس کی راہ اور اُس کا پیچھا چھوڑ دو چنانچہ وہ اُسی روز شہید ہوے اور ابو طلحہ نے بیان کیا کہ جب مسلمین بعد ہزیمت کے جمع ہو کر پھر گئے تھے تو مین نے عمرو بن الجموح کو دیکھا کہ وہ گروہ اول مین موجود تھے (یعنی جو لوگ متفرق نہ ہوے تھے یا جو لوگ سب سے پہلے پھر آئے) گویا کہ ہوت اُنکی کجی اور خمیدگی پائون کی طرف رہا ہون اور وہ یہ کہ رہے ہین کہ واللہ مین کمال مشتاق جنت ہون بعد ازان مین نے اُنکے پسر کو دیکھا کہ وہ بھی اُنکے پیچھے پیچھے جھپٹا چلا جاتا ہی یہان تک کہ وہ دونون باپ بیٹے ایک ساتھ شہید ہوے اور ایسا ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عورتون کے ساتھ گھر سے نکلین اور آخر روز تفحص خبر کرتی تھین اور اُس روز تک حکم حجاب نازل نہین ہوا تھا تا آنکہ جب منتہاے مقام حرہ پر پہونچین کہ وہ جگہ طرف وادی کے جاے ورود بنی حارثہ کی ہی وہان ہند بنت عمرو بن حرام خواہر عبد اللہ بن عمرو سے ملاقات ہوئی اور وہ اپنے ناقہ کو ہانکتی تھی اور اُس ناقہ پر شوہر اُس کا عمرو بن الجموح اور بیٹا اُسکا خلاد بن عمرو اور بھائی ہند کا عبد اللہ بن عمرو بن حرام جسکی کینت ابو جابر تھی ان سب کی نعشین تھین تب عائشہ نے پوچھا تجھے کچھ خبر معلوم ہی تو تیچھے اپنے وہان لوگون کو کس طرح چھوڑ آئی ہی ہند نے کہا خیریت ہی رسول خدا صلعم بخیر و عافیت ہین اور ہر ایک مصیبت بعد اس کے آسان ہی پھر ہند نے پڑھا واتخذ اللہ من المومنین شہداء و رد اللہ الذین کفروا بغیظھم لم ینالوا خیرا وکفی اللہ للمومنین القتال وکان اللہ قویا عزیزا یعنے خدا نے مومنین سے شاہد و شہید لیا ہی اور کافرون کو باعث غیظ اُن کے رد کیا کہ نہ پہونچے وہ خیر کو اور حق تعالی واسطے مومنین کے قتال کے تئین کفایت کرتا ہی اور حق سبحانہ تعالی بڑی قوت والا اور بڑا غالب ہی چنانچہ حضرت عائشہ نے کہا یہ سب جو ناقہ پر بار ہین تیرے کون ہین ہند نے کہا میرا بھائی اور میرا بیٹا خلاد اور شوہر میرا عمرو بن الجموح ہی انھون نے پوچھا پھر اُن کو کہان لیے جاتی ہی اُس نے کہا مدینے مین اُن کو

عاشرہ صدقات تھا یعنی کہ انکا صدقہ عام تھا اور حاطب بن امیہ جو منافق تھا اُسکا بیٹا یزید بن حاطب مرد با استبار تھا ہمراہ رسول خدا صلعم کے حاضر ہوا اور جب وہ مجروح ہوا تو قوم اُس کو زخمی و زندہ اُٹھا لے گئے اور اُسکے گھر پہونچا دیا چنانچہ گھروالے اُسکے نزدیک بیٹھے ہوئے روتے تھے تب اُسکا باپ حاطب یہ حال دیکھکر کہنے لگا واللہ تمھین لوگون نے اُس کے ساتھ ایسا کچھ کیا لوگون نے کہا کیونکر ہمنے کیا اور ہمنے کیا کیا اُسنے کہا تمنے اُسکو ورغلایا یہانتک کہ وہ لڑنے کو نکلا پس مارا گیا بعد ازان وہ تم مین سے اور ہی حالت مین ہو گیا یعنی وہ تم سا مسلمان ہو گیا کہ آخر کار تم اُس سے وعدہ جنت کا کرتے ہو کہ وہ اِس حالت مین داخل جنت ہوگا و حالانکہ جنت ایک باغ ہی نباتات سے (یعنی گھاس پھوس ہی) تب اُن لوگون نے کہا قاتلك اللہ یعنے تجھکو خدا ہلاک کرے اُس نے کہا ایسا ہی سہی اور اقرار اسلام نہ کیا اور کہا رواۃ نے کہ قزمان بنی ظفر مین شمار کیا جاتا تھا ولیکن معلوم نہ تھا کہ کس کی اولاد مین ہی اور قزمان اُس قبیلہ کے واسطے دیوار محکم و معظم تھا یعنے اُنکے لیے پناہ تھا اور وہ مقل مجرد تھا کہ نہ فرزند رکھتا تھا نہ زن اور فیما بین اُس قوم و قبائل کے جو لڑائیان واقع ہوئی تھین تو اُن مین شجاعت قزمان کی مشہور تھی چنانچہ جب وہ حاضر اُحد ہوا تو اُسنے قتال شدید کیے کہ چھ یا سات مبارزون کو قتل کیا اور وہ خود بھی بہت زخمی ہوا لوگون نے حضور مین رسول خدا صلعم کے ذکر کیا کہ قزمان بہت مجروح ہو گیا پس وہ شہید ہی حضرت نے فرمایا اہل جہنم مین سے ہی اور جب لوگون نے قزمان سے کہا کہ ای ابو الغیداق تیرے تئین شہادت مبارک ہو اُس نے کہا تم لوگ مجکو کس بات کی بشارت دیتے ہو واللہ ہم نے قتال جو کیا ہی تو محض اپنی شرافت آبائی پر لوگون نے کہا ہم تجکو بشارت جنت کی دیتے ہین اُس نے کہا جنت تو حرمل یعنے نبات کو ہی ہی واللہ ہم نے قتال نہ جنت پر کیا نہ نار پر بلکہ ہمنے اپنے حسب یعنی شرافت آبائی پر مقاتلہ کیا بعد ازان قزمان نے اپنی ترکش سے ایک تیر نکالکر اپنی گردن پر رگڑے دینے لگا باوجودیکہ پیکان تیر وہ نہادر رہتا مگر برش مین درنگ ہوئی تب اُسنے تلوار کی نوک سینے مین اڑا کر اور قبضہ زمین پر رکھکر ایسا زور کیا کہ بیلا پشت کے پار ہو گیا جب پیش رسول خدا صلعم اس بات کا ذکر کیا گیا تو فرمایا وہ اہل نار مین سے ہی اور راوی کہتے ہین کہ عمرو بن الجموح جو مرد اعرج یعنی لنگڑے تھے اُن کے چار بیٹے تھے جب روز اُحد ہوا تو وہ چارون ہمراہ رسولخدا صلعم کے جملہ مشاہدین بمثل شیرون کے حاضر باش رہے جب روز اُحد ہوا اور عمرو آمادہ جنگ ہوے تو اُنکے بیٹون نے ارادہ کیا تا اُنکو اس قصد سے باز رکھین اور محبوس کرین اور لوگ کہنے لگے کہ تم لنگڑے ہو تکلیف جنگ تمسے ساقط ہی و ہر آئینہ بیٹے تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جاتے ہین یہ تمکو کافی ہی اُنھون نے کہا خوشا حال وہ تو جنت کو جاتے [illegible] ہتھیار جاؤن تب اُنکی زوجہ ہند

اور عمرو بن الجموح کو ایک قبر مین دفن کرو اور بعضے کہتے ہین کہ لاش اُن دونون کی جب ملی ہے تو دونون کے عضو عضو بدن ایسے ٹکڑے ٹکڑے تھے کہ دونون کے جسم ازیکدیگر پہچانے نجاتے تھے اس لیے رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ دونون کو ایک ساتھ ایک ہی قبر مین دفن کرو اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت نے جو حکم کیا کہ اُن دونون کو ایک قبر مین دفن کرو تو اس لیے کہ اُن دونون مین دوستی خالص تھی پس فرمایا کہ یہ دونون جو دُنیا مین باہم دوستدار تھے تو دونون کو ایک ہی قبر مین دفن کرو اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام مرد سُرخ رنگ فربہ اندام تھے دراز قد تھے اور عمرو بن الجموح کشیدہ قامت تھے اسوجہ سے وہ دونون پہچانے جاتے تھے وچونکہ قبر اُنکی نشیب مین سیل روان سے متصل تھی کہ جب اُسپر پانی جاری ہوا تو مٹی بہ گیئی قبر کھل گئی نعشین دکھلائی دیتی تھین اور اُن دونون پر دو کمل تھے اور ایسا ہوا تھا کہ جسوقت عبد اللہ کے رخسارے پر زخم لگا تھا اُسوقت ہاتھ اُنکا زخم پر تھا جب زخم سے ہاتھ اُنکا ہٹایا گیا تھا تو خون جاری ہوا پس ہاتھ اُنکا پھر اُسی زخم پر رکھدیا گیا تھا کہ خون تھم گیا چنانچہ اُسی طرح چہرے پر ہاتھ رکھا ہوا نظر آیا جابر نے کہا مین نے اپنے باپ کو قبر مین دیکھا گویا کہ وہ سوتے ہین اور کچھ تغیر اُنکے حال مین نہ آیا تھا لوگون نے پوچھا تو نے اُسکے کفن کو کیسا دیکھا اُنھون نے کہا نمرہ یعنی جامہ صوفی کملی مین وہ کفنائے گئے تھے کہ اُسین اُن کا چہرہ بطور خمار لپٹا ہوا تھا اور پاؤن اُنکے حرمل گھاس سے چھپے تھے پس مین نے اُس نمرہ وحرمل کو بدستور اُسی حال وہیئت پر پایا و حالانکہ زمانہ چھیالیس برس کا گذر گیا تھا تب جابر نے لوگون سے مشورہ کیا کہ اُس نعش پر مشک سے استعمال خوشبو کا کیا جاوے مگر اصحاب نبی صلعم نے اس بات سے منع کیا اور کہا اُس قبر ونعش مین کچھ احداث یعنی کوئی نئی بات نہ کرو اور بعضے کہتے ہین کہ معاویہ نے جب اِرادہ جاری کرنے کظامہ یعنی نہر یا کاریز کا کیا اُسوقت اُنکے منادی نے مدینہ [illegible] کہ جسکے کوئی قتیل احد کا ہو وہ حاضر ہو یعنی اگر کنکر کھودنے مین کوئی نعش نکل آوے تو وارث اُسکا اُسکو کسی جگہ دفن کرے تب لوگ اپنے مقتولون کے لیے نکلے چنانچہ اُنکی نعشین تر و تازہ دو دو ایک ایک قبر مین پائی گئین ناگاہ اُن شہدا مین سے ایک شخص پر بیل آہنی پہونچا اُس سے خون جاری ہوا ابو سعید خدری نے کہا اب کوئی منکر بعد مشاہدہ اس کرامت کے کبھی انکار نہ کریگا اور ایسا ہوا کہ عبد اللہ بن عمرو وعمرو بن الجموح ایک ہی قبر مین پائے گئے اور اسی طرح خارجہ بن زید بن ابی زہیر وسعد بن ربیع یہ دونون بھی ایک ہی قبر مین پائے گئے ولیکن قبر عبد اللہ بن عمرو وعمرو بن الجموح کھل گئی تھی اسلیے کہ اس قبر پر سیل کا ریز بہتا تھا اور قبر خارجہ وسعد بن ربیع کی چھوٹ رہی اسلیے کہ وہ قبر گوشہ مین تھی چنانچہ اُن [illegible] پر مٹی برابر کردی تھی اور جب مٹی کھودتے تھے اور کھودنے مین گرد اڑتی تھی تو اُن [illegible] کہ رسولخدا صلعم نے جابر سے فرمایا اے جابر

دفن کرنے کے لیے جاتی ہون پھر وہ اپنے اونٹ کو ہانکنے لگی آخر ناقہ اسکا زمین پر بیٹھ گیا مین نے کہا اُسپر بار بہت ہی اُسنے کہا یہ کیا بار ہی اکثر اُس ناقہ نے دو بار بہیر اُٹھایا ہی ولیکن اسوقت اُسکو مین برخلاف اسکے دیکھتی ہون چنانچہ پھر اُسنے اُسکو زجر کیا اب وہ کھڑا ہوا جب اُسکو لے چلے مدینے کی طرف تو وہ ناقہ پھر بیٹھ گیا اور جب اُس نے اُس کا رخ پھیر اُدھر چلنے کو احُد کی طرف تو وہ ناقہ بہت جلد روان ہوا آخر کو ہند رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئی اور حضرت کو اس بات سے خبر دی تو فرمایا یہ ناقہ مامور بامر خدا ہی بھلا تیرے شوہر نے کبھی کچھ کہا تھا اُسنے کہا ہان یا رسول اللہ جب عمرو جانب اُحد عازم و متوجہ ہوا تھا تو اُسنے رو بقبلہ ہو کر یہ کہا تھا اللھم لا تردنی الی اھلی خزیا و ارزقنی شھادۃ یعنی اے پروردگار میرے مجھ کو میرے اہل کی طرف خوار و شرمسار نہ پھیر لو اور مجھے شہادت نصیب کیجیو فرمایا پس اسیوجہ سے ناقہ نہین چلتا ہی یا معاشر انصار ہر آئینہ تم مین سے وہ لوگ ہین کہ اگر خدا کو اُنہین سے کسی بڑے نیکو کار کی قسم دون تو وہ عمرو بن الجموح ہی اے ہند جس وقت سے تیرا بھائی شہید ہوا ہی اس دم تک ہمیشہ ملائکہ اُسپر سایہ کیے ہوے ہین اور انتظار دفن ہین بعد ازان رسول خدا صلعم نے تا دفن ہونے اُن شہیدون کے وہین توقف کیا و بعد ازان فرمایا اے ہند عمرو بن الجموح اور تیرا بیٹا خلاد اور تیرا بھائی عبد اللہ یہ سب جنت مین باہمدیگر رفیق ہین ہند نے عرض کی یا رسول اللہ میرے حق مین بھی خدا سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی اُن کی رفاقت مین پہونچاوے جابر بن عبد اللہ نے کہا روز احُد لوگون نے شغل صبوح کا کیا یعنی صبح کی مینوشی کی اُنھین میرے باپ بھی تھے کہ بعد ازان وہ سب شہید ہوے اور کہا جابر نے کہ روز احُد مسلمین مین سے جو لوگ شہید ہوے اُنہین اول قتیل میرے باپ تھے کہ اُنکا سفیان بن عبد شمس ابو الاعور السلمی نے قتل کیا تھا اور نماز جنازہ میرے باپ پر رسول خدا صلعم نے پڑھی تھی اور یہ امر قبل ہزیمت مسلمین کے ہوا تھا اور جابر نے کہا جس وقت میرے باپ شہید ہوے تو میری پھوپھی روتی تھین تب حضرت نے فرمایا یہ کیون روتی ہی و حالانکہ اسکو یہ مرتبہ ملا ہی کہ ہمیشہ دفن تک فرشتے اسپر پر ان کا اُسپر سایہ کیے ہوے رہے اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام بیان کرتے تھے کہ چند روز قبل از واقعہ اُحد کے مین نے بشر بن عبد المنذر کو خواب مین دیکھا تھا کہ اُنھون نے مجھسے کہا تو تھوڑے دنون مین ہمارے پاس آنیوالا ہی مین نے اُس خواب ہی مین اُس سے پوچھا تو کہان ہی اُسنے جواب دیا کہ مین جنت مین ہون اور ہم سیر کرتے پھرتے ہین اُسمین جہان چاہتے ہین مین نے کہا کیا تو روز بدر قتل نہین ہوا تھا اُسنے کہا ہان مین قتل ہوا پھر زندہ کیا گیا چنانچہ اس خواب کا ذکر جب پیش رسول خدا صلعم کے ہوا تو فرمایا اے جابر یہ شہادت تھی یعنے جو اُسنے خواب مین دیکھی تھی اور آ[illegible] شہید مین عمرو بن حرام کو

مین اُس حدیقہ پر اسواسطے چڑھی تھی تاکہ اُس کے قتل سے مطلع ہون یہانتک کہ مین اُس خبیث مردہ مقتول پر
پہونچی اور میرا بیٹا عبد اللہ بن زید المازنی کپڑے سے اپنی تلوار صاف کر رہا تھا مین نے کہا تونے اس کو
قتل کیا اُسنے کہا ہان مین نے قتل کیا تب مین نے سجدۂ شکر کیا اور ضمرہ بن سعید اپنی جدہ سے سنکر ذکر کرتے تھے
کہ میری جدہ اُحد مین حاضر ہوئین لوگون کو پانی پلاتی تھین انھون نے کہا مین نے سُنا رسول خدا صلعم سے
کہ فرماتے تھے مقام نسیبہ بنت کعب کا آج کے روز مقام فلان و فلان سے بہتر ہے اور حال یہ ہے کہ حضرت اُسکو
اُس روز قتال شدید کرتے ہوے دیکھتے تھے اور وہ اپنے کپڑے سے کمر مضبوط باندھے تھی تا آنکہ زخمی ہوئی
تیرہ زخم لگے تھے پھر جب اُس بی بی نے وفات پائی تو مین غسل دینے والیون مین تھی اُسوقت مین نے اُسکے
زخمون کو ایک ایک شمار کیا تو وہ سب تیرہ تھے اور کہا مین دیکھتی تھی ابن قمیئہ کو جس وقت اُسنے اُس
بی بی کے شانے پر تلوار ماری کہ اُسکا زخم بہت گہرا تھا کہ سال بھر اُسکی دوا کی بعد ازان رسول خدا صلعم کے
منادی نے براے جنگ حمراء الاسد کے ندا دی تب اُس بی بی نے اُس زخم کو اپنے کپڑے سے خوب کس کے
باندھا مگر خون بہنے سے اُنمین کچھ قوت باقی نرہی تھی یہانتک کہ ہم لوگ ساری رات ٹھہرے رہے اور زخم کی
تکمید تا صبح کرتے رہے اور جب کہ رسول خدا صلعم نے حمراء سے مراجعت فرمائی اور ہنوز اپنے دولت منزل
مین داخل نہین ہوے ہین کہ عبد اللہ بن کعب بن المازنی کو پاس بی بی کے واسطے عیادت کے بھیجا پس عبد اللہ
پھرے اور حضرت کو اُسکی سلامتی سے خبر دی پس آنحضرت صلعم اس بات سے خوش ہوے اور **واقدی**
نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی عبد الجبار بن عمارہ نے عمارہ بن غزیہ سے اُنھون نے کہا کہ مجھسے ام عمارہ نے
بیان کیا کہ مین اپنے تئین دیکھتی تھی کہ جس وقت لوگ رسول خدا صلعم کے پاس سے گریزان ہوے اور حضرت کے
پاس سواے چند آدمیون کے کہ دس بھی پورے نہون گے باقی رہ گئے تھے اور مین اور دونون بیٹے میرے
اور شوہر میرا ہم چارون پیش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور دشمنون کو دفع کرتے تھے اور لوگ حضرت
کے پاس سے بھاگے جاتے تھے اور حضرت نے جب دیکھا کہ میرے پاس سپر نہین ہے تو حضرت نے ایک شخص بھاگنے
والے کو دیکھا کہ اُسکے پاس سپر تھی فرمایا اے صاحب سپر اپنی سپر کو اُس شخص کے تئین حوالہ کر جو قتال کر رہا ہے تب اُسنے
اپنی سپر ڈالدی مین نے اُسکو اُٹھا لی اور اُسکو حضرت کے سامنے روکے تھی اور سواران مشرکین ہمپر اپنا وار کر رہے تھے
اگر وہ لوگ بھی مثل ہمارے پیادہ ہوتے تو انشاء اللہ ہم اُنکو مار لیتے چنانچہ ایک سوار اُنمین آگے بڑھا اور مجھپر تلوار چلائی
مین نے اُسکو سپر پر لی پس اُسکی تلوار نے کچھ کام نہ کیا اور وہ پھر کر چلا کہ مین نے اُسکے گھوڑے کو پی کیا تا آنکہ وہ پشت
پر لیٹنے جیت گرا اُسوقت نبی صلعم نے با آواز بلند فرمایا اے پسر ام عمارہ اُمک اُمک یعنی جلد جا اپنی مان کی خبر لے
اُسکی اعانت کر ام عمارہ نے کہا کہ پس میرے بیٹے نے مجھ میری اعانت کی یہانتک کہ مین نے اُسکو شوب مین

مین تجکو خوشخبری دون جابر نے عرض کی بہت اچھا میرے باپ مان اپ پر فدا ہون بیشک حق تعالی نے
تیرے باپ کو زندہ کیا اور اُس سے کلام کیا اور ارشاد فرمایا کہ جو کچھ تیرا جی چاہے اپنے رب سے درخواست کر
اُسنے عرض کی میری آرزو یہ ہے کہ مین دنیا مین پھر رجوع کرون اور تیرے نبی کے ساتھ پھر قتل کیا جاؤن
بعد ازان پھر زندہ کیا جاؤن اور پھر تیرے نبی کے ہمراہ مارا جاؤن تب حق تعالے نے فرمایا کہ ہمارا حکم جاری
ہو چکا ہے کہ لوگ بعد قتل ومرگ پھر رجوع بہ طرف دنیا نہ کرینگے اور کہا راویون نے کہ نسیبہ بنت کعب
یا عمارہ ہو کہ شک راوی ہے پس وہ زوجہ غزیہ بن عمرو تھی کہ اُحد مین مع شوہر اور دو پسر اپنے حاضر ہوئی تھی اور
گھر سے صبح کو نکلی تھی اور اُس کے ہمراہ مشک تھی ارادہ رکھتی تھی کہ مجروحون کو پانی پلاوے پس اُس نے بھی
اُس روز قتال کی اور بلاء حسنہ مین مبتلا ہوئی کہ اُسکو بارہ زخم برچھی اور تلوار کے لگے تھے چنانچہ ام سعد بنت سعد بن
ربیع نے کہا کہ مین اُس بی بی کے پاس گئی اور مین نے کہا اے خالہ تو اپنی کیفیت مجھے بیان کر اُنھون نے بیان کیا کہ
مین اپنے گھر سے صبح کو طرف احد کے نکلی اور مین دیکھتی تھی جو کچھ کہ لوگ کر رہے تھے اور میرے پاس ایک مشک
تھی اُسمین پانی تھا تا آنکہ مین رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچی اور حضرت اُسوقت اپنے اصحاب کے ساتھ
تھے اور اُسوقت تک ظفر وغلبہ مسلمین کے لیے تھا پس جس وقت مسلمین نے شکست پائی تو مین حضرت کے گرد ہو کر
قتال کرنے لگی اور اعدا کو حضرت کے پاس سے بضرب شمشیر دفع کرتی تھین اور تیر مارتی تھی تا آنکہ مین زخمی ہو گئی
ام سعد نے کہا کہ پھر مین نے اُس بی بی کے شانے پر ایک زخم دیکھا کہ جس مین غار وجوف تھا مین نے پوچھا اے
ام عمارہ یہ زخم تجھ کو کس کے ہاتھ سے لگا اُس نے کہا جب لوگون نے حضرت کے پاس روگردانی کی تو ابن قمیہ
آگے بڑھا اور بآواز بلند کہنے لگا کہ مجھے بتاؤ کہ محمد کہان ہین اگر وہ بچ گئے تو پھر مین نہ بچونگا اُسوقت مصعب
بن عمیر آگے آئے اور کچھ اور لوگ بھی اُنکے ساتھ تھے کہ اُنمین مین بھی تھی تب ابن قمیہ نے مجھ پر یہ ضربت
لگائی پر اسپر بھی یعنے باوجود زخمی ہونے کے مین نے بھی اُسکو کئی ضربتین مارین مگر اُس دشمن خدا پر دو زرہین
تھین یعنی اس صورت مین کوئی ضربت کارگر نہ ہوئی ام سعد نے کہا کہ پھر مین نے پوچھا تیرے ہاتھ مین کیونکر
یہ صدمہ پہونچا اُسنے کہا یہ صدمہ مجکو روز جنگ یمامہ کے پہونچا کہ وہان جب اعراب نے لوگون کو شکست دی
کہ سب بھاگے جاتے تھے اُسوقت انصار نے ندا دی کہ آؤ ہمارے ساتھ ہو یعنی ہم تم باہم ہو جاوین پس انصار
آملے اور مجتمع ہو گئے اور مین بھی اُنھین کے ساتھ تھی یہانتک کہ جب ہم لوگ حدیقۃ الموت مین پہونچے تب وہان
ہم لوگون نے ایک ساعت قتال کی تا آنکہ ابو دجانہ باب حدیقہ پر شہید ہوئے اُسوقت اندر حدیقہ کے مین گھس گئی
اور اُس دشمن خدا مسیلمہ کو مین تلاش کرتی تھی اور ارادہ قتل اُسکا رکھتی تھی چنانچہ اُن مین سے ایک شخص
میرے سامنے آیا اور میرے ہاتھ تلوار کر قطع کیا اور واللہ وہ حادثہ میرے تئین باہم آنے سے مانع نہ تھا مگر

یا پتھر مارا ہو مگر مین نے یہ دیکھا کہ اُن عورتون کے پاس دف و دہل باجے تھے کہ بجا بجا کے اپنی قوم کو لکے مردے مقتولان بدر یاد دلاتی تھین اور اُنکے ساتھ سرمہ دانیان اور سلائیان تھین کہ جب کوئی اُن کے مردون مین سے بھاگتا تھا یا نامردی سے ٹھہر جاتا تھا تو وہ عورتین سرمہ دانی اور سلائی پیش کرتی تھین اور کہتی تھین کہ وہ عورت ہی (یعنی عورتون کا سنگار کر) اور مین نے اُن عورتون کو دیکھا کہ منہ پھرائے بھاگی جاتی تھین اور دامن کمر مین لپیٹے ہوئے تھین اور اُنکے مرد گھوڑون پر سوار اُنکے سامنے سے جان بچائے منہ چورائے بھاگے جاتے تھے تا آنکہ اور عورتین بھی اُن مردون کے پیچھے پیچھے بھاگی جاتی تھین اور راہ مین گر گر پڑتی تھین اُسوقت مین نے ہند بنت عتبہ کو دیکھا کہ وہ قوی ہیکل اور بھاری ڈیل کی عورت ہی اور وہ خوشخو تھی چنانچہ سوارون سے خوف زدہ ہو کر ایک جا بیٹھی ہی اور چل نہین سکتی ہی اور اُس کے ساتھ ایک دوسری عورت بھی ہی یہانتک کہ اُسکی قوم کے لوگ ہم پر پھٹ پڑے پس وہ لوگ ہم سے اپنی فیروزی کو پہونچے جسقدر پہونچے اور ہمکو اُس روز جو کچھ صدمہ منجانب تیر اندازون کے پہونچا اسلیے کہ اُنھون نے نافرمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی تھی پس اجر و ثواب اُس مصیبت کا ہم خدا سے طلب کرتے ہین اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے عبد الرحمان بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ سے اُنھون نے حارث بن عبد اللہ سے اُنھون نے کہا مین نے سُنا عبد اللہ بن زید بن عاصم سے وہ کہتے تھے کہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے حاضر احد ہوا جب حضرت کی خدمت سے لوگ متفرق ہوگئے تو مین حضرت کے قریب گیا اُسوقت میری والدہ دشمنون کو اُنسے دفع کر رہی تھین تب مجھسے حضرت نے فرمایا اے پسر ام عمارہ مین نے کہا حاضر ہون فرمایا رمی کر مین نے اُنکے حضور مین ایک سوار کو مشرکین مین سے پتھر مارا وہ پتھر اُسکے گھوڑے کی آنکھ پر پڑا گھوڑا ایسا تڑپا کہ وہ آپ بھی گرا اور اُسکا سوار بھی گرا تب مین نے اُسکے اوپر اسقدر پیہم پتھر پر پتھر مارے کہ اُسپر انبار ہوگیا اور آنحضرت صلعم ملاحظہ کرکے تبسم فرماتے تھے اُسوقت حضرت نے میری والدہ کے شانے پر زخم دیکھکر فرمایا امک امک یعنی خبر لے اپنی مان کی اُسکے زخم پر پٹی باندھ حق تعالی برکت نازل کرے تم لوگون پر اہلبیت سے (یعنی تم اہلبیت ہو کہ تم لوگ ایک گھر والون مین سے ہو) اور فرمایا مقام تیری مان کا (یعنی رتبہ اُسکا) بہتر ہی مقام فلان و فلان سے اور مقام تیرے ربیب کا (رابک) یعنی تیری مان کے ... بہتر ہی مقام فلان و فلان سے اور مقام تیرا بہتر ہی مقام فلان و فلان سے حق تعالی تم لوگ اہلبیت پر رحم کرے تب میری والدہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ حق تعالی سے دعا کیجیے کہ وہ ہم کو جنت مین آپکا رفیق کرے چنانچہ حضرت نے ... اللہم اجعلہم رفقائی فی الجنہ یعنی اے پروردگار ان لوگون کو جنت مین میرا رفیق ... مصیبت سے جو مجکو دنیا مین پہونچی

وارد کیا یعنی اُسکو حوالہ برگ کیا اور کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ عمرو بن یحییٰ
سے اُنھون نے اپنے باپ سے اُنھون سنے عبد اللہ ابن زید سے اُنھون سنے کہا مین اُس روز مجروح ہوا کہ ایک شخص
نے گویا کہ وہ دقل تھا میرے بائین بازو پر تلوار ماری اور پھر گسنے مجھپر حملہ نہ کیا اور میرے پاس سے چلا گیا اور خون
میرے زخم کا تھمتا نہ تھا تب حضرت نے فرمایا اپنے زخم پر پٹی باندھ لے اُسوقت میری والدہ میرے پاس آئین اور اُسکے
پاس سر مین چند پٹیان کپڑے کی موجود تھین کیونکہ اُنھون نے اسی خیال سے چند پٹین زخمون کے لیے تیار کر رکھی تھین
تب مین سنے اپنے زخم کو باندھ لیا اور حضرت صلعم کھڑے ہوے دیکھتے تھے بعد ازان میری والدہ نے کہا بیٹا جلد جا اور قوم
کو مار اور حضرت فرماتے تھے یا ام عمارہ من یطیق ما تطیقین کہ کون ایسی طاقت رکھتا ہی جیسی تو طاقت رکھتی ہی
یعنی جو کچھ تجھ سے ہو سکتا ہی ویسا کون کر سکتا ہی ام عمارہ نے کہا پھر وہ شخص جس سنے مجھے تلوار ماری تھی آگے
بڑھا تب حضرت سنے فرمایا یہی شخص تیرے بیٹے کا بھی تلوار مارنے والا ہی ام عمارہ نے کہا پھر مین اُس سے
پیش آئی مین سنے اُسکی ران پر تلوار ماری کہ وہ گر پڑا اُس وقت مین سنے رسول خدا صلعم کو ہنستے دیکھا یہانتک
کہ ہنسی مین دندان مبارک دکھائی دیے بعد ازان حضرت نے فرمایا ای ام عمارہ آخر تو نے بدلہ لیا بعد ازان
ہم اُسپر جا پہونچے اور ہتھیار سے حملہ و غلبہ کرنے لگے یہانتک کہ ہم اُسکو قتل کیا اُسوقت رسول خدا صلعم سنے فرمایا
حمد ہی اُس خدا کو جسنے تجکو ظفر یاب کیا اور تیرے دشمن سے تیری آنکھون کو ٹھنڈا کیا اور بدلا تیرا تجکو آنکھون سے
دکھا دیا اور **واقدی** علیہ الرحمہ سنے کہا کہ مجھے خبر دی یعقوب بن محمد سنے موسیٰ بن ضمرہ بن سعید سے اُنھون نے
اپنے باپ سے اُنھون نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یعنی اُنکے عہد دولت مین چند مرط یعنے
گلیم صوف و خز سے بنے ہوے کہین سے آئے تھے اُسمین ایک گلیم بڑا چوڑا لابنا اور بہت خوب بنا ہوا تھا مردم
حصار مین سے بعض سنے کہا کہ یہ چادر اس اس قیمت کا ہی کاش آپ اس چادرے کو صفیہ بنت ابی عبید کے
تئین جو زوجہ عبد اللہ ابن عمر کی ہی بھیجد یتے (یعنی اپنی بہو کو بھیجد یجیے) اس لیے کہ وہ ابھی کم سن ہی ہنوز
عبد اللہ بن عمر کے پاس داخل نہین ہوئی ہی (یعنی تا روز عروسی اُس کے لیے زینت ہو) عمرؓ نے کہا مین اس
گلیم کو اُس شخص کے تئین بھیجون گا جو صفیہ سے زیادہ تر حقدار ہی وہ ام عمارہ نسیبہ بنت کعب ہی کیونکہ مین سنے روز
احد رسول خدا صلعم سے سُنا فرماتے تھے کہ جب جب مین سنے داہنے بائین اپنے مڑکے دیکھا تو ام عمارہ ہی کو دیکھا
کہ وہ میرے قریب قتال کر رہی ہی اور **واقدی** نے کہا کہ مجھ سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن [illegible]
مروان بن ابی سعید بن المعلے سے اُنھون سنے بیان کیا کہ کسی نے ام عمارہ سے پوچھا کہ ام عمارہ روز احد
کیا قریش کی بھی عورتین اپنے شوہرون کے ہمراہ ہوکر [illegible] ام عمارہ نے کہا معاذ اللہ لا واللہ
یعنی خدا کی پناہ بخدا ایسا نہین ہوا [illegible] کو سنے تیر چلایا ہو

خیر جانتا تھا اُسمین اُس نے اپنی جان کو دریغ نہ کیا اور نہ بچایا چنانچہ اور لوگون کی لاش مثلہ کی گئی یعنی گوش و بینی بریدہ ہوئی اور لاش حنظلہ محفوظ و مسلم رہی اور اول جس نے اصحاب نبی صلعم کو مثلہ کیا تھا وہ ہند تھی اور اُسی نے اپنی ساتھ والیون عورتون کو حکم کیا کہ نعش شہدا کے کان و ناک کاٹ لیو بس پس کوئی عورت ایسی نہ تھی کہ جو چوڑیان بازوبند اور کڑے اور پازیب پہنے نہ ہو یہان تک کہ سوا حنظلہ کے سائر شہدا کی لاشون کو اُنھون نے مثلہ کیا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے ملائکہ کو دیکھا کہ وہ حنظلہ بن ابی عامر کو مابین آسمان و زمین کے ایک چاندی کے بڑے طشت مین ماء مزن سے (یعنی آب باران ابر سپید سے) غسل میت دیتے تھے ابواُسید الساعدی نے کہا ہم نے یہ سنکر حنظلہ کی نعش پر جا کر دیکھا تو واقع مین اُنکے سر سے پانی ٹپک رہا ہی ابواُسید کہتے ہین کہ مین یہ حال دیکھکر رسولخدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اس واقعہ سے خبر دی تب حضرت نے کسی کو باس [illegible] حنظلہ کے بھیجکر پچھوایا تو اُس بی بی نے کہلا بھیجا کہ میرے پاس سے حنظلہ حالت جنب مین نکلے تھے [illegible] ہی کہ وہب بن قابوس المزنی مع اپنے برادرزادہ حارث بن عقبہ بن قابوس نے اپنی اپنی بھیڑین ساتھ لیے ہوے جبل مزینہ سے مدینہ مین آئے تو مدینے کو خالی پایا مگر باقی تھے اطفال و زنان تب اُن دونون نے پوچھا کہ مردمان شہر کیا ہوے لوگون نے کہا کہ رسول خدا صلعم مشرکین قریش سے قتال کرنے احد کو گئے ہین تب اُن دونون نے کہا کہ بعد معائنہ ایسے حال کے اب ہم بھی اُن کے پیچھے جاتے ہین بعد ازان وہ دونون مدینے سے نکلکر احد مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے اور لوگون کو مصروف بہ قتال دیکھا اور اُسوقت تک ظفر و غلبہ [illegible] رسول خدا صلعم اور واسطے اصحاب کے تھا پس وہب و حارث بھی ساتھ مسلمین کے لوٹ مین مشغول ہوے [illegible] تاخت آپہونچے چنانچہ اُنکے عقب سے [illegible] سوارون کا آٹھ اُسمین خالد بن الولید و عکرمہ بن ابی جہل [illegible] دونون تھے پس وہ لوگ آکر باہم مختلط ہو گئے [illegible] اُن دونون یعنی وہب و حارث نے اشد قتل کی اور جب ایک گروہ مشرکین کا جدا ہو کر [illegible] نے فرمایا تم مین سے اس فرقہ کے لیے کون روکنے والا ہی وہب بن قابوس [illegible] وہب کھڑے ہوے اور اُنکو تیر مارنے لگے یہان تک کہ وہ لوگ [illegible] کا سامنے آیا تب حضرت صلعم نے فرمایا اس گروہ کے لیے کون [illegible] یا رسول اللہ صلعم پس وہب مزنی پر کھڑے ہوے اور ان لوگون کو تلوار سے [illegible] کیا یہان تک کہ وہ لوگ لوٹ گئے اور وہب بھی اپنی جگہ پر پھر آئے بعد ان ایک [illegible] کے لیے کون کھڑا ہوتا ہی مزنی نے عرض کی یا رسول اللہ [illegible] تب وہب مزنی شادان و فرحان

اور راوی لکھتے ہین کہ حنظلہ بن عامر نے عقد نکاح کیا جمیلہ بنت عبد اللہ بن ابی بن سلول سے ناگاہ اُس دُلھن کو اُن کے گھر مین اُس شب کو لائے جس کی صبح کو قتال اُحد کا تھا اور حنظلہ نے رسول خدا صلعم سے اجازت لے لی تھی کہ شب باشی عروس کے پاس کرین جب صبح ہوئی تو نماز صبح کی پڑھ کر ارادہ روانگی کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا اُسوقت جمیلہ اُنسے لپٹ گیئن تو وہ اُس بی بی کے پاس ٹھہر گئے پھر اُس سے جدا ہو کر عزم روانگی کا کیا اور ایسا ہوا تھا کہ قبل از خروج حنظلہ کے اُس بی بی نے کسی کو بھیجکر اپنی قوم سے چار آدمی کو بلا لیا تھا پس اُنکو شاہد کیا اس بات پر کہ حنظلہ اُس سے ہم بستر ہوے ہین چنانچہ لوگون نے بعد اس واقعہ کے جب اُس بی بی سے پوچھا کہ تو نے حنظلہ پر اُن لوگون کو کیون شاہد کیا تھا اُسنے جواب دیا مین نے دیکھا تھا کہ گویا آسمان کھل گیا ہے اور حنظلہ اُسمین داخل ہوے ہین اور آسمان پھر بدستور بند ہو گیا ہے تب مین نے جانا کہ یہ اُنکے لیے شہادت ہے اس لیے لوگون کو مین نے اُنپر شاہد کیا اس امر پر کہ وہ ہم صحبت ہوے چنانچہ اُسی شب سے اُس بی بی کو حمل عبد اللہ بن حنظلہ کا ہوا تھا اور بعد شہادت حنظلہ کے ثابت بن قیس نے اُس بی بی سے نکاح کیا تھا کہ وہ محمد بن ثابت بن قیس کو جنی تھی الغرض حنظلہ نے اپنا ہتھیار لیا اور اُحد مین پہونچکر رسول خدا صلعم سے لاحق ہوے اور اُسوقت آن حضرت صلعم صفون کو آراستہ و مرتب کر رہے تھے پس جب مشرکین بھاگنے لگے تھے تو حنظلہ بن ابی عامر ابو سعید بن حرب کے سامنے آئے اور اُس کے گھوڑے کو پے کیا وہ گھوڑا تڑپ کر گر پڑا تب ابو سفیان بن حرب زمین پر لوٹنے لگا اور شور کرتا تھا کہ ای گروہ قریش مین ابو سفیان بن حرب ہون اور حنظلہ اُسکو ذبح کیا چاہتا ہے ہر چند وہ اپنی صدا لوگون کو سناتا تھا مگر بھاگنے مین کسی نے اُسکی طرف التفات نہ کی مگر اسود بن شعوب اُسکی مدد کو آیا اور حنظلہ پر حملہ کیا اور بھالا مارا کہ پار ہو گیا اور اُسی سے اُنکو روکے ہوے تھا لیکن حنظلہ برچھی مین تھدے ہوے اُس سے قریب ہوے تب اُسنے دوسرا ضرب لگا کر اُنکو شہید کیا اور ابو سفیان وہانسے پا پیادہ بھاگا اور دوڑتا ہوا قریش سے جا ملا اور اسود بن شعوب بھی گھوڑے سے اُتر کر ابو سفیان کے پیچھے پیچھے آیا چنانچہ قول ابو سفیان کا ہے کہ جب حنظلہ شہید ہوے تو اُن کے والد اُنکی نعش پر سے گئے اور نعش اُنکی پہلو مین حمزہ بن عبد المطلب کے [illegible] ہے اُنکے والد نے اپنے دل سے خطاب کر کے کہا کہ اس واقعہ سے پہلے مین تجھ کو [illegible] حنظلہ [illegible] تو ای حنظلہ اپنے والد کے ساتھ نیکو کار تھا اور تو بزرگ شخص تھا اپنی حیات مین [illegible] ابنوہ اصحاب اور ہمراہ اشراف قوم کے ہوئی اگر حق تعالی جزا [illegible] شہادت [illegible] حمزہ کو [illegible] اصحاب محمد مین سے عطا کرے تو تجھکو بھی جزاے خیر مرحمت کرے [illegible]

یعنے اُس کی نعش سے ناک کان نہ کاٹے [illegible]

درمیان لشکر مشرکین کے گھس گیا یہان تک کہ [illegible] مین [illegible] اور اعدا اُسکو قتل کر چکے تھے اور مجھے آرزو
تھی کہ واللہ اُس روز اُسی کے ساتھ مجکو بھی شہادت نصیب ہو ولیکن میری اجل نے تاخیر کی بعدازان سعد نے
اُس جوان کا سہم اُسی وقت طلب کیا اور اُسکو وہ دیا اور کچھ زیادہ بھی دیا اور کہا تجھے اختیار ہی کہ ہمارے پاس قیام
کر خواہ اپنے اہل کی طرف بازگشت کر بال نے کہا نہین یہ جوان رجوع بطرف اہل چاہتا ہی پس ہم دونون پھرے
اور سعد نے کہا مین حاضر تھا تو مین نے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزنی کی نعش پر کھڑے ہوے
فرماتے تھے خدا تجھ سے راضی ہو پس مین بے شبہہ تجھسے راضی ہون بعدازان مین نے دیکھا کہ آن حضرت اپنے
دونون پانوٗن سے اُس کی نعش پر کھڑے ہوے فرماتے تھے کہ کس قدر اُسکو زخم لگے ہین اور میرے تئین خوب
معلوم تھا کہ اُسوقت اُسکی قبر پر کھڑے رہنا حضرت کو بہت شاق و دشوار تھا یہان تک کہ وہ لحد مین رکھے
گئے تو اُنکی نعش پر ایک چادر تھی اُسپر نقش علم سُرخ (یعنی بیل بوٹہ ونشان وغیرہ کے) بنے تھے کہ حضرت نے اُس
چادر کو کھینچکر اُنکے سر مین بطور خمار یعنی سر پیچ کے لپیٹا اور اُسکو طول مین دراز کیا تو وہ نصف رانون تک پہونچی
پھر ہمکو حکم کیا تو ہمنے حرمل یعنی گھاس پھوس جمع کیا اور لحد مین اُنکے دونون پانوٗن پر پھیلا دیا بعدازان حضرت
وہان سے اپنی جا کی طرف پھرے پس نہ تھی کوئی ایسی صورت میرے مزنی کی جو مجھے محبوب زیادہ ہو اس بات سے
کہ مین ملاقات کرون خدا کی مثل حالت موت مزنی کے اور راویون نے بیان کیا کہ جب ابلیس نے باآواز
بلند پکار کر کہا کہ محمد قتل ہوے تو لوگ متفرق ہوگئے چنانچہ بعضے اُن مین سے وارد مدینہ ہوے اور
پہلے جو شخص داخل مدینہ ہوکر خبر دیتا تھا کہ رسول خدا صلعم قتل ہوے وہ سعد بن عثمانؓ ابو عبادہ تھا پھر
بعد اُسکے بہت سے لوگ وارد مدینہ ہوے یہانتک کہ اپنی عورتون کے پاس پہونچے تب اُن عورتون نے
کہنا شروع کیا کہ تم لوگ رسول خدا صلعم کے پاس سے بھاگ آئے ہو اور ابن ام مکتوم بھی کہتے تھے کہ تم
لوگ حضرت کے پاس سے بھاگ آئے ہو پھر ابن ام مکتوم اُن لوگون کے ساتھ [illegible] کرنے لگے اور اُنکو اپنی رفاقت
مین رکھا اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم ابن ام مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ اپنا مقرر کر گئے تھے کہ وہ لوگون کی
پیش نمازی کرتے تھے بعدازان اُنھون نے کہا مجھے اُحد کے سیدھے راستہ پر لگا دو تب لوگون نے اُنکو سیدھا رستہ
بتا دیا چنانچہ جو کوئی احد کی راہ پر آتے ہوے اُنکو ملتا تھا اُس سے خبر پوچھتے تھے تا آنکہ وہ ایک ایسی قوم سے لاحق
ہوے جنھون نے سلامتی وخیریت نبی صلعم سے آگاہ کیا تب ابن ام مکتوم اُس جگہ سے مدینہ مین پھر آئے اور جو لوگ بھاگ
آئے تھے اُنمین سے ایک تو فلان تھے اور حارث بن حاطب و ثعلبہ بن حاطب و سواد بن غزیہ و سعد بن عثمانؓ
و عقبہ بن عثمانؓ خارجہ بن [illegible] جند نفر بنی حارثہ سے یہ سب قبیلہ شقرد
کے یہان ہو [illegible] تھین اور اُنمین سے بعض کے تئین

کھڑے ہوے اور کہنے لگے واللہ مین کسی کو آرام ہینے نہ دونگا اور نہ خود آرام کرونگا چنانچہ وہب ملے ہوے اور اُن لوگون کے درمیان گھس گئے اور تلوار کرنے لگے اور آنحضرت صلعم اور سائر مسلمین دیکھ رہے تھے یہانتک کہ اُنکے لشکر کے منتہا پر نکل گئے اور حضرت دعا کرتے تھے کہ اللھم ارحمہ یعنی اے پروردگار اُسپر رحم کر بعد ازان وہب پھر کر پھر اُنمین در آئے اور برابر یہی حال رہا آخر اعدا نے اُنکو گھیر لیا اور اُنکی تلوارین اور برچھیان اُن پر پڑنے لگین پس اُنکو اُنھون نے قتل کیا اور اُس روز اُن کے بدن مین بیس زخم سنان پائے گئے کہ تمام وہ زخم مقتل مین لگے تھے (اور مقتل جسم انسان مین اُس جگہ کو کہتے ہین جہان زخم وضرب لگنے سے آدمی مرجاتا ہی) اور اُس روز لاش اُن کی بہت بڑی طرح سے مثل کی گئی یعنے ناک کان کاٹ لیا تھا بعد انسان اُن کا برادرزادہ حارث بن عقبہ بن قابوس بھی کھڑے ہوے اور مثل برادر بزرگ اپنے خوب قتال کی یہان تک کہ شہید ہوے چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے خوشتر بن موت جسپر مین اپنا مرنا چاہتا ہون وہ موت ہی جسپر مزنی مرے اور بلال بن الحارث المزنی بیان کرتے تھے کہ ہم لوگ ساتھ سعد ابن ابی وقاص کے جنگ قادسیہ مین حاضر تھے جب ہماری فتح ہوئی اور غنائم درمیان ہمارے تقسیم ہوئی پس ایک جوان اہل قابوس کا مزینہ مین سے اپنے حصے سے محروم رہ گیا تب مین سعد کے پاس گیا اسوقت وہ سوکر اُٹھے تھے اُنھون نے کہا بلال مین نے کہا ہان اُنھون نے کہا مرحبا تم خوب آئے اور یہ شخص کون تمھارے ساتھ ہی مین نے کہا شخص میری قوم مین آل قابوس سے ہی تب سعد نے کہا اے جوان تو اُس مزنی کا کون ہی جو روز اُحد شہید ہوا اُس جوان نے کہا مین اُس مزنی کے بھائی کا بیٹا ہون سعد نے کہا مرحباً واہلاً یعنی تیرے آنے سے دل شاد ہوا اور آرام ہوا ان طا حق تعالے تیرے دیکھنے سے آنکھون کو ٹھنڈا کرے یہ وہ شخص تھا یعنی وہب مزنی کہ روز اُحد مین نے اُس سے ایسا شہید ومقتل دیکھا کسی اور سے نہین دیکھا چنانچہ مین نے اُس روز دیکھا کہ مشرکین نے ہمکو چارون طرف سے گھیر لیا اور رسول خدا صلعم ہمارے بیچ مین تھے اور گروہ گروہ غول غول ہر طرف نظر آتے تھے اور آنحضرت صلعم لوگون پر نگاہ ڈالتے تھے اور اُن کے بشرے سے اُنکی قیافہ شناسی کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس غول سے کون مقابلہ کرتا ہی تو مزنی کہتا تھا یا رسول اللہ مین قتال کرونگا اور ہر بار جب حضرت اعادہ اُس ارشاد کا کرتے تھے تو مزنی بھی ہر مرتبہ اپنے اُسی جواب کو عرض کرتا تھا پس مجھے نہین بھولتا ہی آخر مرتبہ کہ آخر کو وہ کھڑا ہوا تھا جب آنحضرت صلعم نے فرمایا اُٹھ کھڑا ہو اور شادمانی جنت کی حاصل کر پس وہ اُٹھ کھڑا ہوا سعد نے کہا تب مین بھی [illegible] ہوا اور اُسکے پیچھے پیچھے چلا خدا خوب جانتا ہی کہ اُس روز جس طرح . . . [illegible] تھا چنانچہ مین

اوپر خود تھا اور مین کوتاہ قامت تھا تو تلوار میری اُسکے ضربگاہ پر نہ پڑی اور کارگر نہ ہوئی اور اُسنے جب تلوار
چلائی تو مین نے سپر پر لی تلوار اُسکی سپر مین گڑ گئی پھر مین نے اُسکو تلوار ماری وچونکہ دامن زرہ اُسکی کمر سے بندھا تھا
(یعنی پاؤن کھلے تھے) تو مین نے اُسکے دونون پاؤن کاٹ ڈالے اور وہ زمین پر گر پڑا اور اپنی تلوار میری سپر سے
کھینچی جب وہ نکل آئی تو وہ گھٹنے ٹیک کر مجھپر وار کرنے لگا تا آنکہ مین نے اُسکے زیر بغل خالی وکشادہ دیکھکر اپنی تلوار
کا پیلا پھونک دیا کہ وہ مرگیا مین وہان سے اپنی جا پر پھر آیا اور مروی ہو کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اُس روز بطریق رجز فرمایا کہ انا ابن العواتک یعنی مین فرزند عواتک کا ہون (عواتک جمع عاتکہ یعنی حضرت کے
جدات مین نو بیبیون کا نام عاتکہ ہوا ہی) وایضاً حضرت نے اس روز فرمایا کہ مین نبی ہون نبی کذب نہین کہتا مین ابن
عبد المطلب ہون اور صحابہ راوی کہتے ہین کہ ہم لوگ پاس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے آئے یعنی روز احد اور وہ
اسوقت بیچ مجلس چند مسلین کے بیٹھے تھے اُسی عرصہ مین انس بن النضر بن ضمضم عم انس بن مالک بھی اس محفل
کی طرف گذرے اور پوچھا کسو جہ سے تمنے تعوذ و تقاعد اختیار کیا (یعنی جنگ سے کیون بیٹھ رہے) اُنھون نے
جواب دیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوگئے تب انس بن النضر نے کہا کہ پھر بعد انکے تم لوگ زندہ رہ کر کیا کروگے
اُٹھ کھڑے ہو اور لڑکر مر جس امر پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مر گئے بعد ازان انس بن النضر تیز دستی و چابکی سے تلوار پکڑ
کر قتال کرنے لگے یہانتک کہ شہید ہوے اُسوقت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا مین تمنا رکھتا ہون کہ روز حشر خدا
اُسکو امۃ واحدۃ یعنی بے مثل ومانند دیتیو اُٹھا دیگا کہ اُنکے چہرے پر ستر زخم لگے تھے کہ وہ پہچانے نجاتے تھے تا آنکہ
انکی خواہر نے اُنکے حسن سر انگشتان یا حسن دندان سے اُنکو پہچانا تھا اور کہا راویون نے کہ گذر مالک بن
دخشم کا پاس خارجہ بن زید ابن ابی زہیر کے ہوا کہ اُسوقت وہ درمیان اپنے حشوہ یعنے زمرۂ مردم خدام
مین بیٹھے تھے اور اُن کے بدن مین تیرہ زخم تھے اور وہ سارے زخم مقتل مین لگے تھے (مقتل جسم انسان
مین وہ مقام ہو جہان زخم لگنے سے ہلاک ہو جاتا ہی) پس مالک نے کہا کیا تجھ کو معلوم نہین ہوا کہ محمد قتل
ہوے خارجہ نے کہا اگر محمد قتل ہوے تو خدا تو زندہ ہی جسکو موت نہین ہی اور حال یہ ہی کہ محمد تبلیغ
[illegible] کے لیے قتال وجہاد کرو وایضاً گذر مالک بن دخشم کا طرف سعد بن ربیع کے ہوا اور
[illegible] تھے اور تمام وہ زخم مقتل مین تھے پس مالک نے کہا کیا تجکو معلوم نہین ہو کہ محمد
[illegible] نے جواب دیا مین گواہی دیتا ہون کہ ہر آئینہ محمد نے رسالت اپنے پروردگار کی
[illegible] کے لیے جہاد کر کیونکہ حق تعالے حی وقایم ہی وہ تو نہ مریگا اور ایک منافق کہتا تھا کہ رسول اللہ
[illegible] گھرون مین داخل ہوگئے اور واقدی نے کہا کہ مجھسے
[illegible] نے بیان کیا کہ اُس سعد

کہا کہ یہان چرخہ ہی چرخہ کات اور اپنی تلوار مجکو دے چنانچہ ام ایمن مع چند چھوکریون کے طرف احد کے متوجہ ہوئین
اور بعض رواۃ مین سے جو اس حدیث کو روایت کرتا ہی کہتا ہی کہ مسلمین اُس جبل سے آگے نہ گذرے تھے اُسی کے درو
دامن مین تھے اور وہانسے دوسری جگہ تجاوز نہ کی تھی اور وہ گروہ خاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور بعضے کہتے ہین
کہ درمیان عبدالرحمن اور عثمان کے کچھ کلام دربیش تھا چنانچہ عبدالرحمن نے ولید بن عقبہ کو بلا بھیجا اور کہا اپنے برادر
کے پاس جا اور مین جو کچھ تجھسے بیان کرون اُسکو تو بطریق پیام پہونچا کیو نکہ تیرے سوا کسی کو مین ایسا نہین جانتا
کہ وہ اِس پیغام کو اُس کے تئین پہونچا دے ولید نے کہا مین ایسا کرونگا عبدالرحمن نے کہا تو میری طرف سے
کہیو کہ عبدالرحمن تجھسے کہتا ہی کہ مین حاضر بدر تھا اور تو غیر حاضر تھا اور مین احد مین ثابت قدم رہا اور تو وہانسے
بھاگ آیا اور مین بیعت رضوان مین شریک تھا اور تو شریک نہ تھا پس ولید عثمان کے پاس گئے اور یہ پیام پہونچایا
عثمان نے کہا میرے بھائی نے سچ کہا کہ بدر سے جو مین پیچھے رہ گیا تو واسطے بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رہگیا
کہ وہ علیل تھین چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو میرا سہم و جائزہ بھی عطا کیا پس مین بمنزلہ حضار
بدر کے تھا اور روز احد سے باز رہ گیا تو حق تعالی نے اُسکو مجھسے عفو کیا و اما غیر حاضری بیعت رضوان سے
پس مین مکے کی طرف جو نکلا تو مجکو حضرت نے بھیجا تھا اُس وقت حضرتؐ نے فرمایا کہ عثمانؓ طاعت خدا اور طاعت
رسولؐ مین جاتا ہی اور رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے دونون ہاتھون مین سے ایک ہاتھ بیعت مین
دیا کہ وہ ایک مثل دوسرے کے تھا پس نبی کا دست جب بھی بہتر ہی دست راست سے غرضکہ جب ولید بن عقبہ
عبدالرحمن کے پاس پھر آئے تو عبدالرحمن نے جواب سنکر کہا میرے بھائی نے سچ کہا اور کہا راوی نے کہ عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر یہ آیت پڑھی قَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اور کہا یہ اُن لوگون
مین سے ہین جنسے خدا نے عفو کیا اور بخدا کہ خدا نے اور کسی چیز سے عفو نہین کیا مگر یہ کہ اُنکو وہان سے پھیرا اور حال یہ تھا
کہ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ یعنی جس روز دونون جماعت باہم دوچار ہوئی تو اُنھون نے روگردانی کی تھی اور ایک
شخص نے ابن عمر سے حال عثمان کا سوال کیا اور کہا کہ انھون نے ہر گاہ روز احد گناہ عظیم کیا اور خدا نے
اُسنے عفو کیا و حالانکہ وہ اُن لوگون مین تھے جنھون نے روز التقاے جمعان سے [illegible]
نے تمھارے درمیان مین ایک گناہ صغیرہ کیا پس تم لوگون نے اُس کی [illegible]
علی رضی اللہ تعالی عنہ نے ذکر کیا کہ جب روز احد لوگون نے اُس معرکہ مین [illegible]
ابی حذیفہ بن المغیرہ آگے بڑھا اور وہ زرہ پوش اور آہن مین پٹا تھا کہ سوا دو آنکھون کے [illegible]
نظر نہین آتا تھا اور کہتا تھا کہ آج بدلا بدر کا ہی پس ایک شخص مسلمین مین سے پیش آیا کہ [illegible]
علیہ السلام نے کہا کہ تب مین نے [illegible]

یہ خبر نہین پہونچی مگر یہ کہ اُسنے تین آدمی کو قتل کیا اور اُسی روز ضرار نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بھی نیزہ مارا تھا
اور یہ اُسوقت جب اس معرکہ مین لوگ متفرق ہو گئے تھے اور ضرار نے وقت ضرب سنان کے کہا ای ابن خطاب یہ ضربت
نعمت مشکورہ ہو واللہ ایسا نہین کہ مین تجکو قتل کرون اور ضرار عمرو بن الخطاب سے اکثر باتین کیا کرتا تھا اور ذکر واقعہ یعنے
جنگ اُحد کا ذکر کرتا تھا اور ذکر انصار کرکے اُنپر رحمت بھیجتا تھا اور اُنکا غنی ہونا اسلام مین اور شجاعت اُنکی معرکہ مین اور
پیش قدم ہونا اُنکا واسطے موت کے یاد کیا کرتا تھا بعد ازان کہتا تھا کہ جب اشراف میری قوم کے بدر مین مارے گئے
تھے تو مین دریافت کرنے لگا تھا کہ ابو الحکم کو کس نے مارا کہتے تھے ابن عفرا نے اور امیہ بن خلف کو کسنے قتل کیا کہتے
تھے حبیب بن یساف نے اور عقبہ بن ابی معیط کو کسنے قتل کیا کہتے تھے عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے اور فلان کو
کس نے مارا اُسکا نام بھی مجھسے بتایا پھر مین نے کہا سہیل بن عمرو کو کس نے اسیر کیا لوگون نے کہا مالک دخشم نے پھر جب ہم نے
اُحد کی طرف خروج کیا تو مین کہتا تھا کہ اگر وہ لوگ (یعنی مسلمین) اپنے حصارون مین اقامت رکھینگے تو وہ بلند بست ہین
ہمکو اُنکی طرف کوئی سبیل رسائی کی نہ ہوگی سوا اسکے کہ ہم چند روز مقیم رہ کر پھر جاوینگے اور اگر وہ لوگ اپنے حصار سے
نکلکر ہماری طرف خروج کرینگے تو ہم اُنپر ظفریاب ہونگے کیونکہ ہمارے ساتھ جمعیت کثیر ہی جو اُنکی جمعیت سے بہت زیادہ ہی
اور ہماری قوم موتور ہے یعنی عوض خون سے ہنوز محروم ہین اور ہم اپنے ساتھ زنانی سواریان لیکر نکلے ہین کہ وہ
ہمکو ہمارے مقتولان بدر کو یاد دلاوینگی (یعنی یہ کہ موجب مزید غیرت شجاعت وتہور کا ہوگا) اور ہمارے ساتھ
کراع ہین یعنی ہمارے یہان گھوڑے ہین اور اُن کے یہان کراع نہین ہی اور ہمارے ساتھ سلاح اُن کے سلاح
سے بہت زیادہ ہین بالآخر اُنہین یہی امر قرار پایا کہ اُنھون نے خود خروج کیا چنانچہ ہمارے اُنکے مقابلہ ہوا اور اللہ ہم
اُن کے سامنے نہ ٹھہر سکے یہان تک کہ شکست پاکر پسپا ہوے اور گریزان و رو گردان ہوے اُسوقت مین نے اپنے
دل مین کہا کہ یہ جنگ تو جنگ بدر سے بھی سخت تر ہی اور مین نے خالد بن الولید سے کہنا شروع کیا کہ قوم پر حملہ کر تو وہ
کہنے لگا تو کسی سمت موقع دیکھتا ہی کہ اُس طرف ہم حملہ کرین تب مین نے اُس جبل کی طرف نگاہ کی جسپر گروہ تیرانداز تھے
کہ وہ خالی ہی تب مین نے کہا ای ابو سلیمان اپنے پیچھے دیکھ پس خالد بن الولید نے باگ اپنے گھوڑے کی پھیری اور
رجوع کی اور ہمنے بھی اُسکے ساتھ رجوع کی تب ہم اُس جبل پر پہونچے تو اُسپر ہمنے کسی کو ذی قوت نپایا جسکا کچھ خطرہ ہو
مگر وہان ہمنے چند نفر پائے کہ اُنکو گرفتار کرلیا بعد ازان ہم جب اپنے لشکر مین پہونچے تو دیکھا کہ قوم تاراج
کررہی ہی اور لشکر کو لوٹ رہے ہین تب ہم نے اُنپر بڑی شد و مد سے زور ڈالا کہ وہ ہر طرف کنارے ہو گئے
اور جس طرح ہمنے چاہا اُنکو تلوار دن پر دھر کیا اور ہم سرداران قبیلہ اوس اور خزرج کو ڈھونڈھنے لگے جو ہمارے
احبۃ بزرگون کے قاتل تھے مگر ہم نے اُنمین سے کسی کو نہ دیکھا کہ وہ لوگ بھاگ گئے تھے اور اُسکو عرصہ بقدر
دودھ دینے ناقہ کے نہوا تھا کہ [illegible] اور بڑھ کر ہم مین خلط ہو گئے اور ہم لوگ سوار تھے

سبب مسلمین غول غول متفرق ہو گئے اور باخود یا پشیمان تھے اُسوقت ثابت ابن وحداحہ آگے بڑھے اور با آواز بلند
کہنے لگے اے گروہ انصار میری طرف متوجہ ہو مین ثابت ابن وحداحہ ہون اگر محمدؐ شہید ہوے تو حق تعالی
تو زندہ و باقی ہے جو کبھی نہ مریگا پس تم لوگ سب اپنے دین کے لیے قتال و جہاد کرو کہ حق تعالی تم کو غلبہ دینے
والا ہے اور تمھاری نصرت کرنے والا ہے پس چند اشخاص انصار سے اُنکے شریک ہو گئے تب ثابت مع
اُن مسلمین کے جو اُنکے ساتھ تھے آمادہ جنگ ہوے اور اُنکے مقابلے کے واسطے ایک فرقہ مشرکین کا
سلاح بند مقرر ہوا انمین چند رئیس اُنکے تھے مثل خالدؓ بن الولید او عمروؓ بن العاص و عکرمہ بن ابی جہل
اور ضرار بنؓ الخطاب کے پس یہ سب مسلمین پر دست درازی کرنے لگے اور خالد بن الولید نے ثابت بن
وحداحہ پر ساتھ نیزے کے حملہ کیا پس ایسا نیزہ مارا کہ پار ہو گیا اور وہ بیجان ہو کر زمین پر گرے اور جو
مردم انصاری اُن کے ہمراہ تھے وہ سب شہید ہوے چنانچہ کہتے ہین کہ جو لوگ مسلمین مین سے شہید ہوے
یہ لوگ یعنی ثابت بن وحداحہ وغیرہ آخر شہدا تھے اور رسول خدا صلعم اپنے اصحابؓ کے ساتھ طرف شعب
کے پہونچے پس وہان یعنی احد مین کوئی قتال کنندہ نہ تھا اور ایسا ہوا تھا کہ قبل معرکہ احد کے ایک یتیم انصاری
نے ابولبابہ پر بمقدمہ عذق یعنی نخل خرماے باردار کے جو درمیان متخاصمین کے متنازع فیہ تھا دعوی کیا اور
رسول خدا صلعم نے فیصلہ بحق ابولبابہ کے کیا تھا اور اُس یتیم نے اُس عذق پر بہت جزع کی تھی تب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس عذاق کو ابولبابہ سے واسطے اُس یتیم کے طلب فرمایا مگر ابولبابہ نے دینے سے انکار
کیا اور آنحضرت ابولبابہ سے فرماتے تھے کہ بدلے اُس عذق کے تیرے لیے جنت مین عذق ہے اُس پر بھی
ابولبابہ نے انکار کیا اُسوقت ابن الدحداحہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ ارشاد کیجیے کہ اگر مین اُس یتیم کو اُسکا عذق
دلوا دون تو میرے لیے کیا جائزہ ہوگا حضرت نے فرمایا اُسکی عوض تجکو جنت مین عذق ملیگا تب ثابت ابن
الدحداحہ یہ مژدہ سنکر پاس ابی لبابہ بن المنذر کے گئے اور اُس عذق کو بعوض ایک باغچہ نخل کے ابولبابہ
سے خرید کر لیا اور اُس لڑکے مدعی کو حوالہ کر دیا تھا اُسوقت حضرت صلعم نے فرمایا تھا کہ رب عذق مدلل لابن
الدحداحۃ فی الجنۃ یعنی بہت سے عذق جنت مین ابو دحداحہ کے لیے تیار کیے گئے ہین یعنی اُسکے لیے مہیا
ہین پس بنا بر اس ارشاد کے شہادت ابن دحداحہ کی امیدگاہ تھی یہانتک کہ وہ اُحد مین شہید ہوے اور ضرار ابن
الخطاب گھوڑے پر سوار نیزہ دراز ہلاتا ہوا آیا اور عمرو بن معاذ کو ایسی انی ماری کہ پار ہو گئی اور رجال عمرو کا یہ تھا
کہ اُسکے سامنے چلے ہی جاتے تھے یہانتک کہ اُسکو زیر کیا کہ وہ مُنھ کے بھل گر پڑا اور کہنے لگا کہ ایسے شخص کو تو تم نہ کر
جسنے تیری تزویج حور عین سے کرا دی اور ضرار کہا کرتا تھا کہ اصحاب محمد مین سے مین نے دس صحابہ کا عقد تزویج
کر دیا ہے ابن واقدی نے ابن جعفر سے [illegible] مرد کا قتل کیا تھا ابن جعفر نے کہا مجھے

اور گروہ مشرکین ایک کنارے تھے تاآنکہ عمامہ میرا زخم سے کھل پڑا پھر آنتین باہر نکل آئین تب بوجہ گھبرایا اور
پیچھے پھر پھر کے دیکھنے لگا اُسکو گمان ہوا کہ کوئی دشمن آ پہونچا اُسوقت مجھے ہنسی آئی پھر ایک شخص نے میرے سینے
کے مقابل نیزہ لگایا تو اُس حالت مین دفعتہً مجھپر نیند غالب ہوگئی اور وہ نیزہ دور ہوگیا پھر مین نے اپنے تئین
دیکھا تو اُس جگہ جا پہونچا تھا جہان عبد اللہ کی قبر کھودنی منظور تھی اور میرے پاس میری کمان تھی تو کھودنا
جبل مین ہمکو سخت و دشوار ہوا تب ہم وادی مین اُتر آئے اور نوک کمان سے کھودنے لگے چونکہ اُسمین زہ چڑھی
تھی تو مین نے کہا یہ زہ خراب و ناکام ہوجاویگی پس مین نے اُس کو اُتار لیا بعد ازان گوشۂ کمان سے قبر
کھودنے لگا تا آنکہ کام ہمارا درست ہوا تب ہمنے نعش کو دفن کیا اور وہان سے پھرے اور اُسوقت گروہ
مشرکین ہمسے دور ایک کنارے تھے اور ہم اُنکو روکے ہوے تھے پس انھون نے جنگ درمیان نہ
ڈالی مگر یہ کہ پھر گئے اور کہا راویون نے کہ وحشی نام ایک غلام تھا دختر حارث بن عامر بن نوفل کا
اور بعضے کہتے ہین کہ جبیر بن مطعم کا غلام تھا چنانچہ دختر حارث نے اُس غلام سے کہا کہ میرا باپ روز جنگ
بدر مارا گیا پس اگر تو تین شخص مین سے کسی ایک کو قتل کرے تو مین تجھ کو آزاد کردون اگرچہ تو قتل کرے محمد صلعم کو
یا حمزہ رضہ بن عبد المطلب کو یا علی رضہ بن ابی طالب کو اس لیے کہ سوائے ان تینون کے مین اُن قوم مین کسی کو
نہین دیکھتی کہ وہ میرے باپ کے ہمسر ہون تب وحشی نے جواب دیا کہ رسول اللہ کے بارہ مین تو مجھکو یقین ہی
کہ مین اُنپر قادر نہ ہوسکونگا کیونکہ اصحاب اُنکے تنہا نہین چھوڑتے ہین پھر وحشی ذکر کرتا ہی کہ مین نے کہا اور
حمزہ پس بخدا کہ اگر اُنکو مین سوتا ہوا دیکھون تو ہیبت سے جگا بھی نہین سکتا و اما علی پس اُنکو مین طلب
کرتا تھا اور اسی اثنا مین کہ مین لوگون کے درمیان سے علی کو طلب کرتا تھا تا آنکہ میرے سامنے ایک شخص
نظر آیا مین نے جانا علی ہی مگر وہ شخص جو نظر آیا تو ڈرا ہوا وحشت زدہ ادھر اُدھر دیکھتا ہوا مین نے کہا
یہ وہ میرا حریف نہین ہی جسکو مین طلب کرتا ہون دیعنی علی بناگاہ مین نے دیکھا کہ حمزہ لوگون کی بھیڑ چیرتے
ہوے آپہونچے تب مین اُنکو دیکھکر ایک پتھر کی آڑ مین چھپ رہا اور وہ بزرگ [illegible] تھے پس اُنسے
سباع بن ام انمار نے سامنا کیا اور ام انمار مکہ مین ختانہ تھی یعنی پیشہ ختنہ گری [illegible] تھی اور کنیز
تھی [illegible] عمرو بن وہب الثقفی کی اور کنیت سباع کی ابو انمار تھی چنانچہ حمزہ نے [illegible]
[illegible] ہمپر ہجوم کرسکتے ہون دمقطعہ یعنی ختنہ کاٹنے والی [illegible] پہیر کر درمیان دوبے خرچ کے ہوتی ہی
[illegible] پس حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا ای ختنہ کرنے والی کے بیٹے تو بھی ہمپر حملہ کرنے آیا ہی پس
[illegible] زمین سے اٹھ گئے تو [illegible] مارا اور اُسکے پیرون تلے
[illegible] سر [illegible] کر مجھکو دیکھا تو میری طرف

لیکن وہ ہمارے سامنے ثابت قدم رہے اور بڑی کوشش اور جانبازی کی یہانتک آنھون نے میرے گھوڑے
کو پی کیا تب مین پیدل ہوگیا پس مین نے انمین دس مردون کو قتل کیا پر اُن مین سے ایک مرد کے ہاتھ سے مین موت
ہا مغ سے دو چار ہوگیا تھا اور اُسدم مجھے خون کی بو آئی اور وہ شخص لپٹا تھا چھوڑتا نہ تھا یہان تک کہ ہر طرف سے
لوگون نے اُس کو سنان نیزہ سے چھید لیا تب وہ زمین پر گر پڑا پس حمد ہو اُس خدا کی جس نے اُنکو (یعنی شہدا
کو) مکرم کیا میرے ہاتھ سے (یعنی اُنکو شہادت ملی) اور اُنؓ کے ہاتھون سے میرا امر مجھپر آسان نہ ہوا اور صحابہ
راویون نے کہا کہ روز احد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی کو حال ذکوان بن عبد قیس کا معلوم
ہی علی علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نے ایک سوار کو گھوڑا دوڑاتے ہوئے طرف
ذکوان کے دیکھا یہانتک کہ جب وہ اُنسے لاحق ہوا تو کہتا تھا اگر تو بچ گیا تو پھر مین نہ بچونگا پس گھوڑے
سے اُنپر حملہ کیا اور ذکوان پیدل تھے کہ اُنکو یہ کہکے تلوار ماری لے اس ضربت کو مین ابن علاج ہون تب مین نے
اُسپر کہ وہ سوار تھا حملہ کیا پس اُسکے پانون پر تلوار ماری کہ نصف ران سے اُسکا پانون جدا ہوگیا بعد ازان مین نے
اُسکو گھوڑے سے نیچے گرا کر اُسپر چڑھ بیٹھا اور جو کہ وہ زخمی تھا جلد اُسکا کام تمام کیا آخر معلوم ہوا کہ وہ ابو الحکم بن
الاخنس بن شریق بن علاج بن عمرو بن وہب الثقفی ہے اور **واقدی** رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ مجھسے
حدیث بیان کی صالح بن خوات نے یزید بن رومان سے اُنھون نے کہا کہ خوات بن جبیر بیان کرتے
تھے کہ جب مشرکین دوبارہ پھر آئے اور جبل کی طرف منتہی ہوئے تو اُس کو قوم سے خالی دیکھا مگر عبد اللہ
بن جبیر دس آدمیون سے وہان باقی تھے اور مقام عینین کی بلندی پر قائم تھے پھر جب خالد بن الولید و عکرمہ
مع سواران ہمراہی دکھلائی دیئے تو عبد اللہ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ جدا جدا پھیل جاؤ تاکہ قوم اپنی جا سے حرکت
نکرے بعد ازان مواجہ اعدا کے صف باندھی اور آفتاب کو سامنے کرکے ایک ساعت سرگرم قتال رہے تا آنکہ
[illegible] عبد اللہ بن جبیر شہید ہوئے اور ہمراہی اُنکے زخمی ہوئے پس جب عبد اللہ زمین پر گرے تو انکا رخت
[illegible] اُس قوم نے اُتار لیا اور [illegible] طرح مثل کیا یعنی گوش بینی وغیرہ اعضا کو بریدہ کیا اور نیزہ اُن کے
شکم [illegible] ناف سے تا پہلو و شانہ پھٹ گیا تھا اور انتڑیان نکل پڑی تھین پھر جب وہ مسلمین
[illegible] خوات ابن جبیر کہتے ہین کہ مین اُسی حالت مین اُن [illegible]
مجکو [illegible] آئی کہ [illegible] نہین آتی ہی اور ایک مقام مین مجکو [illegible]
نیند نہین آتی اور مین نے [illegible] ایسی جگہ جہان کوئی [illegible]
تو کہا جب مین نے عبد اللہ کو اُٹھایا پس مین نے اُسکے دونون ہاتھ [illegible]
پکڑے اور مین نے اپنے عمامہ سے اُسکے [illegible]

سلہ اُن کے ہاتھون سے مشرکین [illegible] شہادت نصیب

سے آج تک ہمیشہ ہماری عورتین حزن شدید مین ہین اگر تو حمزہ کو قتل کرے تو تیرے لیے آزادی ہی تب مین لوگون
کے ساتھ نکلا اور میرے پاس کئی نیزے تھے اور جب مین پاس ہند بنت عتبہ کے جاتا تھا تو وہ مجھسے کہتی تھی
ایہ ابا دسمہ (یعنی خاموش ای ابودسمہ) میری خاطر حزین کو تسلی دے اور تندہی کر آخر جب ہم وارد اُحد ہوے تو
مین نے حمزہ کو دیکھا کہ لوگون کے آگے آگے چلے جاتے ہین اور ہماری جماعت کو بھگاتے ہین اور میری طرف
دیکھا اور مین نے ایک درخت کے نیچے اُنکے لیے ایک کمین بنا رکھی تھی تو جب وہ میری طرف آگے بڑھے
اُسی وقت سباع الخزاعی اُنکی طرف بڑھا تب حمزہ نے کہا تو بھی ای پسر زن ختنہ کاٹنے والی کے اُن لوگون مین ہی
جو مجھپر ہجوم و زیادتی کرسکتے ہون میرے پاس تو آ یہ کہکے حمزہ نے آگے بڑھکر اُسکو اُٹھا لیا تا آنکہ مین نے دیکھا
کہ اُسکے دونون پانون زمین سے اونچے ہوے اور سفیدی پانون تلے کی نظر آئی تب اُسکو زمین پر ٹپک مارا پھر
اُسکو قتل کیا پھر بسرعت تمام میری طرف کو بڑھے کہ ناگاہ ایک مغاک اُن کے سامنے پڑا کہ وہ اُسمین گر پڑے
اسوقت مین نے اُنکو برچھی ماری کہ انی اُس کی اُنکے زیر ناف جا لگی کہ اُنکے دونون رانون کے پار نکل گئی
اُسوقت مین نے اُنکو قتل کیا اور مین ہند بنت عتبہ کے ہمراہ رہتا تھا پس اُس نے مجکو اپنا لباس زیور صلہ مین دیا
اور مجھکو خوش کیا محمد بن الواقدی علیہ الرحمۃ نے بیان کیا بقیہ قول وحشی کا کہ اما مسیلمہ پس ہم جب
حدیقۃ الموت مین داخل ہوے اور مسیلمہ کو دیکھا تو مین نے اُس کو نیزہ مارا اور انصار مین سے بھی ایک
شخص نے اُسکو تلوار ماری پس خدا بہتر جانتا ہی کہ ہم دونون مین سے کس نے اُسکو قتل کیا (یعنی کسکی ضرب سے
وہ مرگیا) مگر مین نے ایک عورت کو بالاے کلیسا سے یہ کہتے ہوے سُنا کہ مسیلمہ کو غلام حبشی نے مارا تب عبید اللہ
نے کہا کہ مین نے وحشی سے پوچھا کہ تو مجھے پہچانتا ہی اُسنے مجھپر نگاہ کرکے کہا تو ابن عدی و ابن عاتکہ بنت
ابی العیص ہی مین نے کہا ہان اُسنے کہا کیا مجکو تیرا زمانہ یاد نہین ہی یعنی مدتیان ہمارے تمھارے بہت مانہ
نہین گذرا بعد ازانکہ مین تجکو گود مین اُٹھا کر تیری مان پاس محفہ مین جسمین وہ تجکو دودھ پلایا کرتی تھی پہونچایا
کرتا تھا (محفہ ہودج بے قبہ مثل کجاوہ) اور پھر مین نے دیکھا اُٹھنا تیرے دونون قدمون کا (یعنی چلنا تیرا) یہانتک
کہ تو اسوقت موجود ہی اور یون ہوا کہ ہند کے دونون پانون مین دو پا برنجن یعنی خلخال تھے جڑاؤ نگینہ یمانی
سے بنے ہوے اور دو دستانے چاندی کے تھے (یعنی کڑے) اور انگشتریان چاندی کی (یعنی چھلے) اُس کے
پانون کی انگلیون مین تھے پس اُس نے یہ سب مجکو اُتار دیا اور راویون نے کہا کہ صفیہ بنت عبد المطلب کہتی
تھین کہ جب ہم [illegible] بھاگے گئے تھے اور ہمارے ساتھ حسان بن ثابت مقرر کیے گئے تھے اور ہم لوگ فارغ
تھین تھے [illegible] بلندے [illegible] آئے اور اُس ٹیلے پر تیر چلانے لگے تب مین نے کہا ای
پسر فریعہ [illegible] اختیار اس امر کا نہین

آگے بڑھے اور ایک نالی کے کنارے ہو کر آنے لگے کہ پاؤن انکا پھسل گیا تب مین نے نیزہ اپنا لیا اور
اُن کے گرنے سے خوش ہوا پھر اُنکے پیٹ پر مین نے نیزہ مارا کہ مثانے سے پار ہو گیا اُسوقت ایک گروہ
نے اُنکے اصحاب مین سے اُنکی طرف رجوع کی مین سُنتا تھا کہ وہ پکارتے تھے ای ابو عمارہ مگر وہ جواب
نہ دیتے تھے تب مین نے کہا واللہ یہ شخص مر گیا اور مین نے جا کر ھند بنت عتبہ سے ذکر کیا اور جو کچھ اُسنے اپنے باپ
و چچا بھائی کا صدمہ حمزہ کے ہاتھ سے اُٹھایا تھا یاد دلایا اور اُسوقت اصحاب حمزہ کو جب اُنکے مرجانے کا یقین
ہوا تو وہ لوگ اُنکی نعش سے ہٹ گئے تھے اور مجکو وہ نہین دیکھتے تھے کہ مین پھر اُس نعش کے قریب گیا اور پیٹ
پھاڑ کر کلیجہ نکال لیا اور اُسکو پاس ھند کے لایا اور مین نے اُس سے کہا کہ اگر مین تیرے باپ کے قاتل کو قتل
کرون تو میرے لیے کیا جائزہ ہی اُسنے کہا میرا سلب یعنی رخت تن سب حاضر ہی تب مین نے کہا یہ کلیجہ
حمزہ کا حاضر ہی اُسنے اُسکو چبالیا اور پھر منھ سے ڈال دیا مگر مجکو معلوم نہین کہ کیون اُسکو پھینک دیا آیا نگل
نہ سکی یا گھن کھا کر اُسکو اُگل دیا بعد ازان اُسنے اپنا لباس اور زیور مجکو اُتار دیا اور وعدہ کیا کہ جب تو مکے
کو جائیگا تو تجکو دس دینار دونگی بعد ازان اُسنے کہا مجھے اُنکی نعش دکھاوے تب مین نے لاش اُنکی بتادی
اسنے اُنکے مذاکیر یعنی ذکر اور انثیین کاٹ لیے اور ناک اور دونون کان کاٹ لیے بعد ازان اُسنے مجکو
اپنے دونون کڑے اور بازو بند اور پازیب اُتار دی مین یہ سب مکے مین لیگیا اور وہ کلیجہ وغیرہ اپنے ہمراہ لائی
اور کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے ابن ابی عون سے
اُنھون نے سُنا زہری سے اُنھون نے سُنا عروہ سے اُنھون نے کہا ہمسے حدیث بیان کی عبید اللہ
بن عدی بن خیار نے اُنھون نے کہا جب ہمنے غزوہ کیا شام مین بزمان عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی
عنہ کے تو گذر ہمارا بعد نماز عصر کے مقام حمص مین ہوا تب ہم لوگون نے پوچھا یہان وحشی کہان ہی لوگون نے
کہا تم لوگ اسوقت اُسکے پاس نہین جاسکتے ہو کہ وہ اس گھڑی شراب پی رہا ہی اور نشے مین ہی اور پھر صبح
تک یون ہی رہے گا تب ہم لوگ اُسی کے لیے وہان شب باش رہے اور ہم سب اسّی آدمی تھے پھر
جب ہم نماز صبح پڑھ چکے تو اُسکے گھر پر گئے تو دیکھا کہ وہ ایک بہت بوڑھا آدمی ہی اور بقدر اُسی کے بیٹھنے
کے ایک زرمیہ (یعنی پوستین یا قالین اونی) بچھا ہی اُسپر وہ بیٹھا ہی ہم لوگون نے اُس سے کہا کہ کچھ حال قتل
حمزہ و قتل مسیلمہ کا ہمسے بیان کر اُسکو یہ بات ناگوار ہوئی اور اس بات سے اُسنے منھ پھیرا تب ہمنے کہا
کہ آج کی رات ہم لوگ تیرے ہی (لیے یہان شب باش رہے [illegible] تب حمس نے بیان کرنا شروع کیا کہ
مین غلام جبیر بن مطعم بن عدی کا تھا جب لوگون نے اُحد کی طرف [illegible] جبیر [illegible] اور کہا
تو نے مقتل طعیمہ بن عدی کا دیکھا ہی کہ اُسکا [illegible] اسوقت

بچاؤ اور اُسوقت حمزہ کی قبر دی جاتی تھی تب زبیر نے کہا اے مادر اسوقت لوگون مین تفرقہ ہے تم پھر جاؤ صفیہ نے جواب دیا مین یہ نہین مانتی جب تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچشم خود دیکھ لون پھر جب صفیہ نے حضرت کو دیکھا تو کہنے لگین یارسول اللہ میرا ماں جایا حمزہ کہان ہے حضرتؐ نے فرمایا وہ لوگون مین ہے تب صفیہ نے کہا جب تک مین اُنکو نہ دیکھون گی یہان سے نجاؤن گی زبیر نے کہا تب مین والدہ کو ایک اونچی زمین کی آڑ مین ٹھہرائے رہا یہانتک کہ حمزہ رضی اللہ تعالے عنہ دفن ہوگئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر باعث حزن و اندوہ ہماری عورتون کا نہ ہوتا تو ہم نعش حمزہ کو درندون اور طائرون کے لیے بلا دفن چھوڑ دیتے تا کہ وہ روز قیامت درندون اور طائرون کے حواصل سے محشور ہوتے اور راویون نے کہا کہ اُس روز صفوان بن امیہ نے حمزہ کو جہان وہ تھے دیکھا کہ وہ لوگون کو سرگرم جہاد کر رہے ہین تو کہنے لگا کہ یہ کون شخص ہے لوگون نے کہا یہ حمزہ بن عبد المطلب ہین اُسنے کہا مین نے مثل آج کے کسی شخص کو ایسا جلد باز و جلد دست قوم مین سوائے حمزہ کے نہین دیکھا اور اُس روز حمزہ رضی اللہ عنہ سر بند پر نسر طائر کا واسطے نشان و شناخت کے باندھے تھے اور بعضی روایت مین یون وارد ہوا ہے کہ جب حمزہ شہید ہوئے تو صفیہ بن عبد المطلب آنکر اُنکو تلاش کرنے لگین اُسوقت درمیان اُنکے اور نعش حمزہؓ کے انصار حائل ہوگئے تب حضرت رسولخدا نے فرمایا صفیہ کو چھوڑ دو اور اُسکو نہ روکو پس وہ آئین اور قریب نعش بیٹھین پھر جب وہ روتی تھین تو حضرت بھی روتے تھے اور جب وہ زیادہ شور سے روتی تھین تو حضرت بھی شور سے روتے تھے اور فاطمہ بنت نبی بھی علیہا السلام روتی تھین اور جب وہ روتی تھین تو حضرت بھی روتے تھے اور حضرت فرماتے تھے کہ جیسا تیرے اس ماتم مین مبتلائے مصیبت ہوا ہون ایسا کبھی مصیبت مین نہ پڑونگا بعد ازان حضرت نے فرمایا تم دونون خوش ہو کہ اسوقت میرے پاس جبرئیل آتے ہین اور خبر دیتے ہین کہ نام حمزہ کا ساتھ اہل آسمان کے مکتوب ہوا ہے اور حمزہ بن عبد المطلب شیر ہے خدا کا اور شیر ہے اُسکے رسول کا اور کہا راوی نے کہ جب حضرت نے حمزہ کی لاش پر سختی مثلہ یعنی بُرید گوش و بینی کی دیکھی تو حضرت کو بہت حزن و ملال ہوا اور فرمایا کہ اگر ہم قریش پر فتحیاب ہونگے تو اُنمین سے تیس آدمیون کو مثل کرینگے) تب یہ آیہ نازل ہوا وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به ولئن صبرتم لهو خير للصابرين یعنی اگر تم عقاب کرو تو عقاب کرو مثل و بمقدار اسی کے کہ بمقدار تم عقاب کیے گئے ہو اور اگر صبر کروگے تو بے شبہہ یہ بات صابرون کے لیے بہتر ہے چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر سے قطعًا درگذر کیا کہ کسی کو مثل نہین کیا یعنی کسی کی لاش سے ناک و کان کو نہین کاٹا اور جب ابو قتادہ نے ارادہ بدلا لینے کا قریش سے کیا بعوض اسکے کہ جو کچھ قتل مین حمزہ [illegible] حضرت کا اور جو صدمہ ان کے مثلہ ہونے مین دیکھا [illegible] اشارہ کرتے تھے

جو مجھکو ہمراہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانع ہوا ہی یعنی اگر ایسی استطاعت ہوتی ہین ہمراہ حضرت
کے احد کو جاتا پھر کہا صفیہ نے کہ آخر وہ یہودی بالائے حصار چڑھا آتا تھا تب مین نے کہا ای حسان میرے ہاتھ
مین تلوار کو خوب مضبوط باندھ دے پھر تو ہٹ جا تب انھون نے ایسا ہی کیا کہ تلوار میرے ہاتھ مین باندھ دی کہا
صفیہ نے کہ تب مین نے اُسکی گردن پر تلوار ماری (یعنی جو یہودی کہ حصن پر چڑھ آیا تھا) اور اُسکے سرکو اُسکے ہمراہیون
کی طرف پھینکا جب اُنھون نے اُسکے سرکو دیکھا تو پسپا ہوگئے آور مین فارغ مین کچھ دن چڑھے بالائے حصن سے دیکھ
رہی تھی تو مین نے نیزون کا وار دیکھ کر کہا یہ نیزے انکے اسلحہ مین سے ہین پھر مین کیون نہین دیکھتے تھی اور نہین
جانتی تھی کہ وار اُن نیزون کے میرے بھائی حمزہؓ پر چل رہے ہین اور کہا صفیہ نے کہ بعد ازان مین آخر روز
وہانسے نکلی تا آنکہ پاس رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچی وایضا صفیہ بیان کرتی تھین کہ مین بالائے
حصن سے دیکھتی تھی اور پہچانتی تھی ہزیمت اصحاب نبیؐ کو اور حسان نے انتہائے حصن پر رجوع کی تھی جب اُنھون
نے وہان سے غلبہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیکھا تو سامنے آگے اور حصن پر کھڑے ہوے وایضا
صفیہ نے کہا کہ مین حصن سے نکلی اور تلوار میرے ہاتھ مین تھی تا آنکہ بنی حارثہ مین پہونچی تو مین نے انصار کی چند
عورتون کو پایا کہ ام ایمن بھی اُنکے ساتھ تھین پھر ہوا حال چلنا اُنکا ہمسے یعنے ہم سب باہم ملکر بشتابی تمام روانہ ہوے
تا آنکہ مین پاس رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچی اور اسوقت اصحاب حضرت کے مجتمع تھے پس پہلے مجکو علی میرے
بھتیجے ملے اُنھون نے مجھسے کہا ای پھوپھی تم یہانسے پھر جاؤ اسلیے کہ لوگون مین تفرقہ ہی تب مین نے پوچھا کہ رسولخدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حال ہی اُنھون نے کہا بحمد اللہ خیر ہی مین نے کہا مجھے بتا دو وہ کہان ہین تا مین اُن کو
دیکھون اُنھون نے مشرکین سے خفیہ مجکو طرف حضرت کے اشارہ کیا مین اُنکے پاس گئی تو اُنکو زخمی دیکھا اور راوی کہتا ہی
کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے کہ کیا حال ہی میرے عم کا کیا حال ہی میرے عم حمزہ کا اُسوقت حارث بن صمہ
دریافت حال کے لیے گئے جب اُنکو دیر لگی تو علی بن ابیطالب گئے اور وہ رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے + یا رب
ان الحارث بن الصمة + کان رفيقا بنا ذا ذمة + قد ضل فی مهامه مهمه + ملتمس الجنة فيما ثمه + یعنی ای
پروردگار حارث بن صمہ جو ہمارا رفیق اور ہمارے ساتھ ہین وہ صاحب عہد وہمت ہی وہ گم ہوگیا ہی وادی پر آفت
وشدت مین وہ طالب ہی جنت کا جس جا مین کہ وہ ہی واقدی نے کہا مین نے اس حدیث کو اصبغ بن عبد العزیز سے
بھی سنا اور مین اُسوقت لڑکا تھا اور وہ ہمسن ابی الزناد کا تھا) چنانچہ علیؓ حارث تک پہونچے اور حمزہ کو مقتول پایا
پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آکر خبر بیان کی تب حضرت تشریف لے گئے اور لاش حمزہ پر پہونچے اور فرمایا مین
کبھی کسی ایسی جگہ نہین کھڑا ہوا ہون کہ اس سے زیادہ [illegible] اُسوقت صفیہ
نظر پڑین تو حضرت صلے [illegible]

۵ سطر ... نہین جانتی تھی

[illegible] طلحہ بن عبید اللہ [illegible] اور طلحہ بن عمیر کو [illegible]
[illegible] زیادہ تر اتفاقات رکھتے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ حمنہ اُس روز طرف احد کے اُن عورتون
کے ساتھ نکلی جو لوگون کو پانی پلاتی تھین اور سمیرا بنت قیس بھی جو منجملہ زنان بنی دینار تھی اُس روز احد کی طرف
نکلی اور اُسکے دونون بیٹے نعمان بن عبد عمرو و سلیم بن الحارث ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احد مین شہید ہو
پس جب اُن دونون کی ماتم پرسی کی گئی تو اُسنے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حال ہی لوگون نے
کہا بحمد اللہ وہ بخیر و صلاح ہین جیسا تو چاہتی ہی اُسنے کہا مجھے بتا دو کہ مین اُن کو اپنی نظر سے دیکھون تب لوگون
نے اُسکو حضرت کی طرف اشارہ کیا تب اُسنے حضرت کو دیکھکر کہا کل مصیبۃ بعدک یا رسول اللہ جلل یعنی ساری
مصیبتین بعد دیکھنے آپ کے آسان ہین دیا ہر مصیبت بعد آپ کے بہت بڑی مصیبت ہوگی کیونکہ جلل بمعنے
اہم و بمعنے آسان لغات اضداد سے ہی) اور وہ اُس روز اپنے دونون بیٹون کی لاشین اونٹ پر بار کیے
ہوے مدینے کو ہانکتی چلی جاتی تھی کہ ناگاہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے راہ مین ملاقات ہوئی اُس
سے پوچھا کہ تیرے پیچھے والون کی کیا خبر ہی اُسنے جواب دیا کہ بحمد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تو بخیر و عافیت زندہ ہین مگر حال مسلمین کا یہ ہی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا و اتخذ اللہ من المومنین شہدا
و رد اللہ الذین کفروا بغیظہم لم ینالوا خیرا و کفی اللہ المومنین القتال ترجمہ خدا نے مومنین مین
سے شہیدون کو اختیار کیا یا شہیدون کو مومنین مین سے لیا اور مردود کر دیا کافرون کو باعث
غیظ و غصہ اُنکے کہ وہ خیر و برکت کو نہ پہونچے اور حق تعالے مومنون کو جہاد مین کفایت کرتا ہی (یعنی تائید
و توفیق کے لیے) تب عائشہ رضؓ نے اُس سے پوچھا یہ لوگ تیرے ساتھ تیرے کون ہین اُسنے کہا یہ دونون
بیٹے ہین یہ کہکے حل حل کیا یعنی اُونٹ کو ہانکا اور راویون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ کون شخص ہی
جو سعد بن ربیع کی میرے پاس خبر لاوے کہ مین نے اُس کو وہان دیکھا ہی اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف
ایک گوشہ وادی کے اور اُسکو بارہ زخم سنان لگے تھے پس محمدؐ بن مسلمہ خبر کو نکلے اور بعضون نے کہا کہ ابی بن
کعب نکلے تھے پس جب وہ اُس ناحیۂ وادی کی طرف نکلے تو کہتے ہین وہ کہ مین درمیان مقتولون کے
تھا اور اُنکو پہچان رہا تھا کہ اُنمین سعد کون ہی ناگاہ مین سعد کے پاس پہونچا کہ وہ وادی مین پڑے ہوے تھے
تب مین نے اُنکو آواز دی مگر اُنھون نے کچھ جواب مجھے نہ دیا تب مین نے کہا کہ مجھے رسول خدا صلعم نے تمھارے
لیے بھیجا ہی تب وہ تنفس کرنے لگے (یعنی سانس لینے لگے جسطرح کورۂ آہنگر یعنے دھونکنی سے سانس نکلتی ہی
اس حال مین اُنھون نے [illegible] اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو سلامت ہین مین نے کہا ہان وہ سلامت

میں تیرے لیے پیش خدا اجر و ثواب طلب کرتا ہوں اور فرمایا ای ابوقتادہ و قریش اہل اللہ ہیں جو کوئی
باعث لغزش اقدام اُسکے بغاوت کریگا تو خدا اُسکو سرنگون اوندھا کریگا اور قریب ہو کہ عنقریب تیری تعریف
تو بمقابلہ اعمال اُنکے تیرا عمل حقیر معلوم ہو گا اور کردار تیرے اُن کے کردار کے سامنے ناچیز نظر آوینگے اگر قریش
کبر و سرکشی نہ کرتے تو جو کچھ اُنکے لیے پیش خدا تھا اُس سے میں اُن کو آگاہ کرتا تب ابو قتادہ نے عرض
کی یا رسول اللہ میں غضب میں نہیں آیا مگر واسطے خدا اور رسول کے جبکہ کیا اُنھوں نے جو کچھ کیا حضرت
نے فرمایا تو سچ کہتا ہے وہ قوم اپنے نبی کے لیے بہت بد ہیں اور عبد اللہ بن جحش نے کہا یا رسول اللہ
آئندہ یہ قوم بہت بُری طرح پیش آئی جیسا آپ نے ملاحظہ کیا اور میں نے خدا اور رسول سے سوال کیا ہے اور
یہ کہا کہ ای پروردگار میں تجکو تیری ہی قسم دیتا ہوں اس بات کی کہ کل میں ملاقات اعدا کی کروں بطرح
سے کہ وہ مجھے قتل کریں اور مجھے ٹکڑے کریں اور مجکو مثل کریں کہ ناک و کان کاٹیں اور میں مقتول ہو کر تیری ملاقات
کروں اور یہ سب سختیاں میرے لیے کیجاوین اُسوقت تو مجھ سے پوچھے کہ یہ سب کچھ تیرے لیے کس کے واسطے
ہوا تو میں عرض کروں محض تیرے واسطے اور یا رسول اللہ میں آخر سوال آپ سے یہ کرتا ہوں کہ بعد میرے
میرے ترکہ کے والی آپ ہوں فرمایا حضرتؐ نے اچھا پس عبد اللہ میدان کارزار میں نکلے تا آنکہ
شہید ہوے اور نعش اُنکی بہت سختی سے مثلہ کی گئی اور عبد اللہ اور حمزہ دونوں ایک ہی قبر میں دفن
کیے گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترکہ عبد اللہ کے والی ہوے چنانچہ حضرت نے مادر عبد اللہ کے
لیے خیبر سے کچھ مال مول لیا اور جب حمنہ بنت جحش خواہر عبد اللہ کی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے آئی تھی تو حضرت نے فرمایا ای حمنہ چشمداشت اجر و ثواب کی خدا سے رکھ اُسنے کہا کس کے لیے فرمایا واسطے
خال اپنے حمزہ کے (خال یعنے برادر مادر) تب حمنہ نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون غفر اللہ لہ ورحمہ
هنیئا له الشهادة (یعنی ہم خدا کے ہیں اور اُسی کی طرف ہماری بازگشت ہے اور خدا تعالی حمزہ کی آمرزش کرے
اور اُسپر رحم نازل کرے اور شہادت اُسکے لیے سزاوار کرے بعد ازان پھر حضرت نے فرمایا ای حمنہ چشمداشت اجر
و ثواب کی خدا سے رکھ اُس نے کہا کس کے لیے یا رسول اللہ فرمایا واسطے بھائی اپنے عبد اللہ کے تب
حمنہ نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون غفر اللہ لہ ورحمہ هنیئا له الشهادة بعد ازان پھر حضرت نے فرمایا کہ
حمنہ خدا سے التماس اجر و ثواب کی کر اُسنے کہا کس کے لیے فرمایا واسطے مصعب بن عمیر کے اُسنے کہا واحزناہ یعنے
ہاے افسوس اور بعضوں نے کہا کہ اُسنے کہا واعقراہ (یعنی ہاے [illegible]) رسول خدا صلعم نے کہا ہر آئینہ شوہر
کے لیے زوجہ پر وہ مرتبہ ہے کہ کسیکے لیے نہیں [illegible] عقر (۲)

اپنے اصحاب کی طرف تشریف لیجاتے اور حضرت کے ہمراہ وہ چند اصحاب جانباز تھے جو ساتھ مین ثابت قدم
رہ گئے تھے پھر جب مسلمین نے حضرت کے ہمراہیون کو دیکھا تو اندر شعب کے گریزان ہونے لگے اُنکو گمان ہوا کہ
یہ گروہ مشرکین کا ہو تب ابو دجانہ اپنا عمامہ سُرخ اپنے سر سے ظاہر کرنے لگے چنانچہ ان لوگون نے اُنکو پہچانکر رجوع
کی یا بعضے پھرے اور بعضے کہتے ہین کہ جب رسول خدا صلعم اُن چند اشخاص کے ساتھ جو ہمراہ حضرت کے ثابت
قدم رہے طالع ہوے اور وہ سب چودہ شخص تھے سات آدمی مہاجرین مین سے اور سات انصار مین سے تو وہ
مسلمین اندر جبل کے بھاگنے لگے تو حضرت اُسوقت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھکر تبسم کرنے لگے کہ وہ پہلو مین تھے
اور فرمایا تو اپنے تئین اُنکی طرف ظاہر کر چنانچہ ابو بکر ہر چند آپ کو اُنپر نمایان کرتے تھے پر وہ توقف نہ کرتے تھے یہانتک
کہ ابو دجانہ سر بند سرخ اپنے سر سے اُتار کر جبل کی طرف آکر کے دکھلاتے تھے اور شور کرتے تھے تا آنکہ وہ لوگ
ٹھہرے اور آملے اور ایسا ہوا تھا کہ مسلمین جب تعاقب مشرکین کا گمان کرکے شعب جبل مین بھاگے جاتے تھے
اُسوقت اُنہین سے ابو بردہ بن نیاز نے تیر کو چلہ سے ملا کر ارادہ کیا تھا کہ قوم پر چلادے پھر جب لوگون کے
درمیان مین باتین ہونے لگین اور حضرت نے اُنکو آواز دی تب اُن لوگون نے پہچانا اور جب اُنھون نے اچھی طرح
حضرت کو دیکھا اور پہچانا تو گویا کہ اُنکی ذات پر کوئی مصیبت نہ پہونچی تھی اور ایسا ہوا کہ اُس روز شیطان نے
اپنا مکر اور اپنا گروہ پیش کیا کہ جب مسلمین نے اعدا کو دیکھا کہ اُنسے کنارہ کر گئے رافع بن خدیج کہتے ہین کہ اُسوقت مین
پہلو مین ابو سعید انصاری کے تھا وہ اپنی قوم کے مقتولون کا ذکر کرتے تھے اور جب لوگ اُنسے اُن مقتولون کو پوچھتے
تھے تو وہ اُن شہدا [illegible] کی خبر بیان کرتے تھے کہ اُنہین سے سعد بن ربیع و خارجہ بن زہیر تھے اور وہ استرجاع
کرتے تھے یعنی انا للہ و انا الیہ راجعون کہتے تھے اور اُن شہدا پر رحمت خدا بھیجتے تھے پھر بعضے اُنمین سے اپنے بعض
دوستون کو پوچھتے تھے تو بعضے اُنکے بعضون کو خبر دیتے تھے پس اسی اثنا مین کہ وہ لوگ اس ذکر و فکر مین تھے حق
تعالی نے مشرکین کو اُنکی طرف پھیر لایا کہ اُنکا ہم و غم اُنکے دل سے غلط کردیوے (یعنی جب وہ اعدا کو دیکھینگے تو اپنے مقتولون
کا غم بھول جاوینگے) پس جب گروہ اعدا بالاے سر اُنکے بلندی پر آپہونچے تو ناگاہ غول غول لشکر مشرکین نے اُنکو
[illegible] ذکر و فکر مین تھے وہ سب بھول گئے) یعنی اپنی اپنی فکر پڑگئی) اور کہا رافع بن خدیج راوی
[illegible] رسول خدا صلعم نے ہم لوگون کو طلب کیا اور قتال و جہاد پر آمادہ کرنے لگے اور مین دیکھتا
[illegible] بعضے لوگون کو کہ قلہ کوہ پر چڑھے جاتے ہین تب اسوقت شیطان نے صیحہ کیا کہ محمد قتل ہوے
[illegible] کہ مسلمین [illegible] ہو جاوین چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اُسوقت آگے بڑھا اور جبل پر مثل
[illegible] کے چڑھ گیا پھر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت مین پہونچا اُس وقت وہ [illegible] رہے
تھے وما محمد الا رسول [illegible] رسول ہے خدا کا اسکے پہلے بھی بہت رسول گذرے

ہین اور ہمنے خبر پائی ہی [illegible] بارہ زخم کاری لگے ہین انھون نے کہا ان مجھے بارہ زخم سنان [illegible] ہین کہ سب
سنان میرے بدن مین پار ہو گئے ہین میری جانب سے قوم انصار کو سلام پہونچانا اور کہنا کہ اللہ اللہ یعنے
حق اسکے خوف رکھیو اس امر مین جسکا تمنے لیلۃ العقبہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عہد کیا ہی واللہ
تمھارے دیکھتے ہوے یعنی جیتے جی اگر تمھارے نبی کو کوئی ایذا پہونچائی گئی تو تمھارے لیے پیش خدا کچھ عذر نہ ہوگا
پھر کہا محمد بن مسلمہ نے کہ ابھی مین سعد کے پاس سے ہٹا نہ تھا کہ وہ مر گئے تب مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا
اور مین نے انکو خبر دی پھر مین نے حضرت کو دیکھا کہ رو بقبلہ ہو کر دونون ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی کہ اے پروردگار
ملاقات کر سعد بن ربیع سے جیسا کہ تو اس بات سے راضی ہی اور راویون نے کہا جب ابلیس نے صیحہ کیا
تھا کہ محمد صلعم قتل ہوے تا کہ لوگون کو اس بات سے غمگین کرے اور تا کہ لوگ ہر طرف متفرق ہو جاوین چنانچہ
ایسا ہی ہوا کہ لوگ حضرت کے پاس سے چلے جاتے تھے اور کوئی اُنمین سے رجوع نہین کرتا تھا اور حضرت اُنکے
پیچھے سے انکو پکارتے تھے یعنی مین یہان ہون تم کہان جاتے ہو تا آنکہ اُنمین سے جو پھر آیا وہ پھر آیا تا بمہراس اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارادہ اصحاب اپنے طرف شعب کے متوجہ ہوے واقدی نے کہا مجھے حدیث
بیان کی ضحاک بن عثمان نے ضمیرہ بن سعید سے انھون نے کہا جب رسول خدا صلعم اُن اصحاب تک پہونچے کہ وہ سب
ایک گروہ قلیل تھے (یعنی مہراس والے) تب حضرت شعب کو تشریف لے گئے اور اصحاب اُس جبل مین مجتمع
تھے اور جو جو انمین سے مارے گئے تھے اُنکا مقتل یاد کر رہے تھے اور جو خبر انھون نے درباره حضرت کے سنی تھی
اُسکا ذکر کرتے تھے کعب نے کہا جسنے پہلے وہان حضرت کو [illegible] تھا [illegible] حضرت مغفر پہنے ہوے
تھے تب مین پکار کر کہنے لگا کہ یہ دیکھو رسول خدا صلعم زندہ و سالم ہین اور مین اُس وقت شعب مین تھا چنانچہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنگلی اپنے لب پر رکھکر میری طرف اشارہ کیا کہ سکوت کر بعد ازان میری
زرہ مجھ سے طلب کی اور وہ زرہ تمام رو نگینہ تھی یا کچھ اُس مین سے رونگینہ تھا تب حضرت نے اُسکو پہن لیا
اور اپنی زرہ اتار ڈالی اور کہا راوی نے کہ پھر رسول خدا صلعم شعب مین اپنے اصحاب پر [illegible] دونون سعد
یعنے سعد بن عبادہ و سعد بن معاذ کے طالع و ظاہر ہوے اور آنحضرت صلعم اپنی زرہ [illegible]
تھے اور اُنکی یہی عادت تھی کہ جب وہ چلتے تھے تو عظم و وقار سے رفتار کرتے تھے [illegible] کہ حضرت
صلعم طلحہ بن عبید اللہ پر تکیہ دیے ہوے تھے کیونکہ حضرت ایسے مجروح تھے کہ اُس روز [illegible]
طلحہ نے عرض کی تھی یا رسول اللہ مجھ مین قوت ہی پس انھون نے حضرت کو اپنی آغوش مین [illegible]
پہونچایا جو اثنا راہ احد مین جاتے ہوے شعب الجزارین کو ملتا ہی [illegible] وہان سے حضرت [illegible] اور طرف [illegible]
تھے بعد ازان طلحہ پھر وہان [illegible] بعد ازان حضرت

مہراس ایک چشمہ ہے [illegible]

تب عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور یہ ہین ابو بکر اور یہ ہون مین
کہا ابو سفیان نے آج بدلا ہی یوم بدر کا آگاہ ہو کہ ایام کے لیے گردش ہی اور جنگ دولاب ہی جواب دیا عمر رضی اللہ
تعالی عنہ نے کہ مساوات نہین ہی کہ قتلا ہمارے جنت مین ہین اور تمھارے قتلا جہنم مین ہین ابو سفیان نے
کہا کہ یہ تم لوگون کی باتین ہین کیونکہ اگر ایسا ہو تو درین صورت ہم نا امیدی و ہلاکی مین ہین پھر کہا
ابو سفیان نے کہ ہمارے لیے عزی ہی (یعنی جو عزیز و غالب ہی) اور تمھارے لیے عزی نہین ہی عمر رضی اللہ
عنہ نے کہا اللہ ہمارا مولا ہی تمھارے لیے کوئی مولا و ناصر نہین ہی ابو سفیان نے کہا ای پسر خطاب ہر آئینہ
عزی نے ہمکو نعمت و عزت بخشی اسوجہ سے وہ بلند ہی بعد ازان ابو سفیان نے کہا ای ابن الخطاب اٹھ
میرے پاس آ کہ مین تجھسے کلام کرون تب عمر رضی اللہ عنہ اٹھکر اسکے قریب آئے ابو سفیان نے کہا مین تجکو
تیرے دین کی قسم دیتا ہون (سچ بتا کہ) آیا ہمنے محمد صلعم کو قتل کیا ہی (یعنی وہ قتل ہو گئے ہین یا نہین) عمر نے کہا
یا اللہ ایسا نہین بلکہ وہ اسوقت تیرا کلام سنتے ہین ابو سفیان نے کہا میرے نزدیک تو ابن قمیہ سے بہت
سچا ہی اور حال یہ ہی کہ ابن قمیہ اُن لوگون کو خبر دیتا تھا کہ نبی علیہ السلام قتل ہو گئے بعد ازان ابو سفیان
نے پکار کر کہا کہ تم لوگ جو کہ اپنے مقتولون مین خواری و مثلہ یعنی گوش و بینی بریدہ پاتے ہو تو یہ
بات ہمارے یہان کے سردارون کی راے سے نہین ہوئی بعد ازان اُس کو حمیت جاہلیت نے لیا
تو کہنے لگا کہ آگاہ ہو جب کہ ایسا ہو گیا اس امر کو ہم بد نہین جانتے ہین بعد ازان ابو سفیان نے ندا دی
کہ آگاہ ہو کہ اب ہمارا تمھارا وعدہ گاہ بدر الصفرا ہی شروع سال پر (صفرا نام مقام ہی کہ بدر مین ہی) تب
عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے جواب دینے سے توقف کیا اور انتظار رہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم کیا ارشاد کرتے ہین پس حضرت صلعم نے فرمایا تو جواب دے کہ ہان اچھا تب عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا ہان اچھا تب ابو سفیان اپنے لوگون کی طرف پھرا اور سامان اپنے کوچ کا کرنے لگا اُسوقت رسول خدا
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم او مسلمین کو اندیشہ ہوا اور پھر شدت سے خوف ہوا اس بات کا کہ ایسا نہ ہو یہ لوگ
مدینہ ... و غارت کو جاتے ہون تو عورتون اور بچون کو ہلاک کرین پس حضرت صلعم نے سعد بن
ابو وقاص ... کہ اس قوم کی خبر ہمارے پاس لا کہ اگر وہ لوگ سوار ہون ناقون پر اور کوتل کرین گھوڑون
... اور اگر سوار ... گھوڑون پر اور کوتل رکھین ناقون کو تو قصد غارت ہی مدینے پر اور قسم اُس خدا
... جان ہی اگر وہ لوگ مدینے کی طرف روانہ ہون گے تو مین بھی اُنکی طرف جاؤنگا اور
... تا ہوا چلا اور اپنے دل مین قصد
... ڈرتا ہوا پھرونگا

ہین پس اگر وہ مرجاوے یا مارا جاوے تو کیا تم لوگ دین سے پھر جاؤگے اور ابو سفیان ذیل جبل ہین تھا اسوقت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی اللھم لیس لھم ان یعلونا ای پروردگار انکو ہمپر غلبہ نہو اور وہ ہمپر نہ
آسکین آخر کو مشرکین مقرور ہوگئے اور ابو اسید الساعدی کہتے تھے کہ ہمنے اپنے تئین جو دیکھا تو باوجودیکہ لوگ ہمپر قصد
کرتے ہین اور ہم انسے سالم و محفوظ تھے تا ہمکو باعث ہم و حزن کے نیند نہین آتی تھی پھر ہمکو نیند آنے لگی پس ہم لوگ سوئے یہانتک
کہ سپرین آپسمین ٹکرانے لگین اور بیدار ہوے ہم ایسے کہ گویا قبل اس سے کوئی زحمت ہمکو نہ پہونچی تھی اور طلحہ بن
عبد اللہ نے بھی کہا کہ ہمپر نیند نے ایسا غلبہ کیا کہ ہم مین کوئی ایسا نہ تھا کہ شدت نیند سے اُسکا ذقن سینے سے نہ ملگیا ہو اور
اسوقت گویا مین خواب مین تھا کہ مین نے معتب ابن قشیر سے سُنا وہ کہتے تھے کہ لو کان لنا من الامر شئی ما قتلنا
ھھنا یعنی کاش ہمارے لیے کوئی امر غلبہ کا ہوتا تو یہان ہم مارے نہ جاتے چنانچہ حق تعالی نے اُنھین کے بارہ
مین یہ آیہ نازل کیا لو کان لنا من الامر شئی ما قتلنا ھھنا اور ابو الیسر کہتے تھے کہ مین نے اپنے تئین دیکھا کہ اُس روز
مین اپنی قوم سے چودہ آدمیون کے ساتھ پہلوے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ہون اور باعث امن کے ہمکو
نیند آنے لگی ہم لوگون مین سے کوئی ایسا آدمی نہ تھا جسکا گلا نیند مین خرخر نکرتا ہو یہانتک کہ سپرین آپسمین ٹکرانے
لگین اور مین نے دیکھا کہ تلوار بشر بن البراء ابن معرور کی غلبۂ نیند سے اُسکے ہاتھ سے گر پڑی اور اُسکو خبر نہ تھی
یہانتک کہ اُسنے بعد گرجانے یا ٹوٹ جانے نوک تلوار کے اُٹھالیا اور اُسوقت مشرکین ہمارے پائین تھے اور
ابو طلحہ کہتے تھے کہ اُس روز ہمپر نیند نے ایسا غلبہ کیا کہ سب سے زیادہ مین اونگھتا تھا یہانتک کہ تلوار میرے
ہاتھ سے گر پڑی اور حال یہ تھا کہ اُس روز اہل نفاق و اہل شک کو نیند نہ تھی تو ہر ایک منافق اُس روز اپنے دلکی
بات زبان پر لاتا تھا اور نیند جو غالب تھی تو فقط اہل ایمان و یقین پر اور بس اور راویون نے کہا جب مسلمین جنگ
سے باز رہے تھے تو ابو سفیان نے پھر آنے کا ارادہ کیا اور اپنی گھوڑی مادیان سیاہ و سرخ رنگ پر سوار ہو [illegible] کرتے
ہوئے آگے بڑھا اور بالاے سر اصحاب نبی بلندی جبل پر پہونچکر با واز بلند ندا دینے لگا کہ اعل ھبل (ہبل نام بت کا ہے
یعنی ای ہبل بلند ہو ہماری نصرت کے لیے) بعد ازان اُسنے پکارکر کہا آج کہان ہین پسر ابو کبشہ (یعنی پسر ہاشم [illegible]
ابو قحافہ و پسر خطاب کہ آج بدلہ ہے بدر کا آگاہ ہو کہ ایام کے لیے گردش ہے اور جنگ ڈولہاے دولاب [illegible]
پھرتا ہے [illegible] خالی ہوتا ہے یعنی جنگ دورہ دار ہو) اور حنظلہ بدلے حنظلہ کے ہے یعنی حنظلہ بن ابی سفیان [illegible]
مین قتل ہوا تو اُسکی عوض احد مین حنظلہ بن مالک شہید ہوے تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ [illegible]
دیتا ہون فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہان اُسکو جواب دے پھر جب ابو سفیان نے کہا [illegible]
ہبل عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے جواب دیا کہ اللہ اعلی واجل ہے ابو سفیان نے کہا کہ [illegible]
سے ہمپر احسان کیا ہے نصرت بعد ازان اُسنے کہا [illegible]

اصل تو یہ ہے کہ خدا نے اسلام عطا کیا اور کفر اور اہل کفر کو دور کیا بعد ازان عمرو نے بیان کیا کہ جب ہمنے اپر غلبہ کیا اور ہمنے
انمین سے جسکو پایا اور وہ لوگ ہر طرف متفرق ہوگئے تو بعد ازان کہ اُنکے گروہ پھر جمع ہوگئے (اور اُنکو غلبہ ہوا) تب
قریش نے باخود باہم مشورت کی اور کہنے لگے کہ ہمارے لیے غلبہ وظفر ہے کاش ہم لوگ پھر چلین کیونکہ ہمکو خبر پہونچی ہے کہ ابن
ابی سوم حصہ لوگون کو ساتھ لیکر جاچکا ہے اور قبیلۂ اوس و خزرج سے کچھ لوگ پیچھے رہ گئے ہین اور ہم امین نہین ہین کہ
مسلمین ہمپر عود کرین اور ہم مین اکثر زخمی ہین اور اکثر گھوڑے ہمارے تیرون سے زخمی ہین چنانچہ وہ سب چلے
گئے پس ہم لوگ روحا تک پہونچے تھے کہ کچھ لوگ آمادۂ جنگ ہمارے سامنے آئے مگر ہالنسے روانہ ہوگئے

ذکر شہداء احد

اور کہا واقدی علیہ الرحمۃ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی سلیمان بن بلال نے یحیی بن سعید سے
انھون نے سُنا سعید بن المسیب سے کہ احد مین انصار مین سے ستر مرد شہید ہوے اور دوسری روایت
مین واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی عمر بن عثمان نے عبد الملک بن عبیدہ سے
انھون نے سُنا مجاہد سے مثل حدیث مذکور کے اور یہ گمان شہدا مین چار شخص قریش سے تھے اور
باقی انصار مین سے تھے کہ مزنی اور اُنکا برادر زادہ اور دونون سر ہبیب کے ملا کے سب چوہتر آدمی
تھے اور یہ تعداد مجتمع علیہ ہے چنانچہ بنی ہاشم مین سے حمزہ بن عبد المطلب تھے کہ انکو وحشی غلام نے شہید
کیا تھا اس بات مین ہمارے نزدیک کچھ اختلاف نہین اور بنی امیہ مین سے عبد اللہ بن جحش بن رباب
تھے کہ اُنکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے قتل کیا اور بعضے کہتے ہین کہ قریش مین سے پانچ شخص تھے
پس بنی اسد سے سعد مولی حاطب تھے اور بنی مخزوم سے شماس بن عثمان بن الشرید تھے کہ اُنکو ابی
بن خلف نے شہید کیا تھا اور کہتے ہین کہ ابو سلمہ بن عبد الاسد زخمی ہوے تھے اور وہ تا زیست مجروح
رہے تا آنکہ اُنھون نے وفات پائی اور وہ غسل دیے گئے درمیان بنی امیہ کے بمقام عالیہ مین دو شاخے یعنی
دو منارہ [illegible] کے جو آن [illegible] عبد الصمد بن علی مشہور ہے اور بنی عبد الدار مین سے مصعب بن عمیر کہ انکو ابن
قمیئہ نے شہید کیا اور بنی سعد بن لیث مین سے عبد اللہ و عبد الرحمن پسران ہبیب شہید ہوے اور قبیلہ مزینہ
سے دو شخص شہید ہوے ایک وہب بن قابوس دوسرے اُنکے بھتیجے حارث بن عقبہ بن قابوس اور انصار مین
سے قبیلہ بنی عبد الاشہل سے بارہ مرد شہید ہوے عمرو بن معاذ بن النعمان اُنکو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور حارث
بن انس بن رافع اور عمارہ بن [illegible] بن السکن اور سلمہ بن ثابت بن وقش اُنکو ابو سفیان بن حرب نے شہید کیا
اور عمرو بن ثابت [illegible] رفاعہ بن وقش کو خالد بن الولید نے شہید کیا
اور یمان [illegible] تھے کہ انکو عتبہ بن مسعود نے

پس جسوقت سے مین روانہ ہوا تو دوڑنا شروع [illegible] یا اور [illegible] اتا انکہ وہ عقیق مین پہونچے اور
مین جب انکو دیکھتا تھا تو اُنکے امر مین تامل کرتا تھا یعنی اُنکی طرف کان لگاتا تھا اور اُنکے کامون پر نظر رکھتا تھا
پس ناگاہ وہ لوگ سوار ہوے اونٹون پر اور کوتل کر لیا گھوڑون کو تب مین نے جانا کہ یہ کوچ ہی اُنکے شہر کی
طرف اور اُن لوگون نے عقیق مین اند کے توقف کر کے درباب داخل ہونے درمیان مدینے کے باخود مشورہ
کیا تھا تو صفوان بن امیہ نے اُنسے کہا کہ تم قوم پر ظفر پا چکے ہو اب پھر چلو اور اپنے قصد پر کرو کیونکہ تم لوگ
سست ہو گئے اور تھک گئے ہو اور تم ظفریاب بھی ہو کیونکہ تم نہین جانتے ہو کیا چیز ہمپر طاری ہوئی تھی کہ
تم روز بدر پسپا ہوے تھے واللہ کہ اُنھون نے تمھارا اچھا نہین کیا تھا وحالانکہ اُنکے لیے فتح تھی چنانچہ بیان
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بجاے خود فرمایا کہ صفوان نے اُنکو اُنکے ارادے سے منع کیا ہی پھر جب کہ
سعد نے اُنکو اس حال پر دیکھا کہ وہ سب چلے جاتے ہین اور بمقام [illegible] مین وہ لوگ داخل ہوے تب سعد وہانسے
پھرے اور خدمت مین حضرت کی حاضر ہوے مگر منکسر اور شکستہ خاطر تھے پس عرض کی یا رسول اللہ وہ قوم مکے کو
گئی اس طرح سے کہ اپنے اونٹون پر بار کیا تھا اور گھوڑون کو خالی لے گئے فرمایا وہ کیا کہتے تھے مین نے کہا یہ
کہتے تھے بعد ازان میرے ساتھ خلوت کی اور فرمایا تو جو کہتا ہی سچ ہی [illegible] نے عرض کی ہان سچ ہی یا رسول اللہ تب فرمایا
کہ پھر مین تجکو منکسر کیون [illegible] [illegible] کہا مجکو ناگوار ہوا خوش ہوا مسلمین [illegible] اُنکے چلے جانے سے اپنے شہرون
کو دیعنے بلکہ قتال پر خوش ہونا چاہیے) فرمایا رسول خدا صلعم نے سعد بڑا آزمودہ کار ہی اور دوسری روایت
مین یون ہی کہ جب سعد [illegible] پھر کر آئے تو بآواز بلند کہنے لگے کہ قوم نے گھوڑون کو کوتل لیا اور اونٹون
پر بار کیا پس رسول خدا صلعم [illegible] کی طرف اشارہ کرنے لگے کہ اپنی آواز کو پست کر یعنے آہستہ بیان کر پھر آئینہ
جنگ مین خدع یعنی دھوکا ہوتا ہی پس چاہیے کہ اُنکے پھر جانے سے لوگ خوش نہون کیونکہ خدا نے اُنکو پھیر
دیا ہی اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے یحیی بن شبل سے اُنھون نے
سنا ابی جعفر سے اُنھون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے سعد سے کہ اگر تو دیکھے کہ قوم نے ارادہ مدینہ کا کیا
ہی تو مجھے خبر دے درمیان میرے اور اپنے یعنی جس وقت مین [illegible] اور تو ہو اور مسلمین کی [illegible] کو فوت
نہ کر پس سعد روانہ ہوے اور اُنکو دیکھا کہ اُنھون نے اونٹون پر بار کیا ہی تو وہان سے جلد پھر آئے اور
تاب ضبط نہ رہی کہ اُنکے لوٹ جانے کی خبر خوشی سے شور کر کے بیان کرنے لگے چنانچہ جب ابو سفیان مکے مین
قریش کے پاس پہونچا تو اپنے گھر نہ گیا تا آنکہ ہبل بت کے پاس [illegible] اور کہنے لگا کہ تو نے ہمکو نعمت ونصرت دی
اور میرے دل کو تشفی وتسکین دی محمد اور اصحاب [illegible] [illegible] عمرو بن عاص سے لوگون
نے پوچھا کہ روز احد مشرکین [illegible] [illegible] مراد ہی

بنی عمرو بن عوف کے پاس آیا اور کلام کرنے لگا سوید بن الصامت اور خوات بن جبیر اور ابو لبابہ بن عبد المنذر سے اور
بعضے کہتے ہین سہل بن حنیف سے بھی اور کہنے لگا کہ تم سب میرے یہان آؤ تو مین تمکو پینے کی چیزین پلاؤن اور
تمھارے لیے شتر ذبح کرکے کھلاؤن اور چند روز ہمارے یہان قیام کرو اُنھون نے کہا اچھا ہم فلان روز آوینگے پس جب
وہ روز آیا تو یہ سب اُسکے یہان آئے تو اُسنے اُنکے لیے ایک شتر بچہ نحر کیا اور اُنکو شراب پلائی اور وہ لوگ اُسکے پاس تین
روز مقیم رہے یہانتک کہ وہ گوشت متغیر ہوگیا اور سوید اُس زمانے مین کبرسن تھا پھر جب تین دن گذر گئے تو ان لوگون نے
کہا اب ہم اپنے اہل کی طرف رجوع کرنے والے ہین تب حفیر نے کہا جو تمھاری خوشی ہو چاہو رہو چاہو جاؤ چنانچہ وہ
دونون جوان نکلے اور سوید کو اپنے اوپر لادے ہوے تھے اس لیے کہ اُسکو نشہ باقی تھا پس یہ لوگ حرہ کے متصل ہوکر چلے
جاتے تھے یہان تک کہ وقت طلوع آفتاب قریب بنی غصینہ کے پہونچے کہ یہ مقابل بنی سالم کے ہے پس سوید پیشاب کرنے
بیٹھا اور نشے مین چور تھا تب کوئی آدمی قبیلہ خزرج سے اُس کو مارنے لگا پھر وہی شخص پاس مجذر بن زیاد
کے آکر کہنے لگا کہ آیا تیرے لیے غنیمت باردہ یعنی مفت و آسان سے جو گوارا ہو غنیمت ہو مجذر نے کہا یہ کیا بات ہی
اس شخص نے کہا سوید خالی ہاتھ ہی اُسکے پاس ہتھیار نہین باقی ہی تب مجذر بن زیاد تلوار لٹکائے ہوے نکلا جب
دونون جوان ہمراہی نے اُسکو آتے دیکھا تو مُنھ پھیر گئے اس لیے کہ وہ بیدونون نہتے تھے اُن دونون کے پاس
ہتھیار نہ تھا اور درمیان اوس اور خزرج کے عداوت تھی پس وہ دونون بھی جلدی جلدی چلے گئے اور بڈھا
باقی رہ گیا اور وہان سے حرکت نہ کی پس مجذر اُسکے سر پر جا پہونچا اور کہنے لگا کہ اسوقت خدا نے مجکو تجھ پر قدرت
دی ہی شیخ نے کہا تو مجھسے کیا ارادہ رکھتا ہی اُسنے کہا تیرے قتل کا ارادہ ہی تب شیخ نے کہا فارفع عن الطعام
واخفض عن الدماغ یعنی استخوان چھوڑ کر اور دماغ سے نیچے اُتارکے یعنی دماغ بچا کر تلوار مار پھر جب تو اپنی مادر کے
پاس پھر کر جائیو تو کہیو مین نے سوید بن الصامت کو قتل کیا (یہ کنایہ ہی اس بات سے کہ بڈھے نہتے کو مارنا جوانمردی
نہین ہی مگر عورتون کے سامنے بیان کرنے کو کافی ہی) اور قتل اسکا باعث ہیجان جنگ بعاث کا ہوا تھا (یعنے
جنگ بعاث جو تھا بین اوس و خزرج کے باعث قتل سوید واقع ہوئی تھی) لیکن جب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم تشریف لائے ہین (یعنی مدینہ مین) تو حارث بن سوید بن الصامت و مجذر بن زیاد یہ دونون اسلام
لائے اور جنگ بدر مین دونون ہمراہ حضرت کے حاضر تھے مگر حارث بدلے اپنے باپ کے فکر مین قتل مجذر کے
تھا مگر بدر مین اس بات پر قادر نہوا پس جب روز احد آیا اور جسوقت کہ مسلمین اُس معرکہ مین باہم دیگر بدگروان
ہوسے تب حارث نے پیچھے سے آکر مجذر کو قتل کیا پھر جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کی طرف
پھرے اور طرف حمراء الاسد [illegible] پھر جب پھر آئے تو جبرئیل علیہ السلام حضرت
صلے اللہ [illegible] مجذر بن زیاد کو

خطائے شہید کیا اور صیفی بن قیظی کو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور حباب بن قیظی شہید ہوے اور عیاذ بن سہل کو
صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور اہل راتج مین سے کہ وہ ہم طرف قبیلہ عبد الاشہل کے ہین ایاس بن اوس بن عتیک
بن عمرو بن عبد الاعلم بن زعورا بن جشم کو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور عبید بن التیہان کو عکرمہ بن ابی جہل
نے شہید کیا اور حبیب بن قیم شہید ہوے اور بنی عمرو بن عوف سے وہ من بعد منسوب بہ بنی ضبیعہ بن زید ابوسفیان
بن الحارث بن قیس بن زید بن ضبیعہ شہید ہوے جنکی کنیت ابو البنات تھی اور وہ وہ تھے جو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ مین قتال کرتا ہون بعد ازان رجوع کرتا ہون طرف دختران اپنی کے تب
فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ صدق اللہ عزوجل[1] یعنے سچ فرمایا حق تعالی نے اور بنی امیہ بن زید بن ضبیعہ سے
حنظلہ بن ابی عامر تھے انکو اسود بن شعوب نے شہید کیا اور بنی عبید بن زید سے انیس بن قتادہ تھے جنکو ابو الحکم
بن الاخنس بن شریق نے شہید کیا اور عبد اللہ بن جبیر بن النعمان جو حضرت علیہ السلام کی طرف سے تیر اندازون
کے افسر تھے انکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور بنی غنم بن السلام بن مالک بن اوس سے خیثمہ ابوسعد تھے
انکو ہبیرہ بن ابی وہب نے شہید کیا اور بنی العجلان سے عبد اللہ بن سلمہ تھے انکو ابن الزبعری نے شہید کیا
اور بنی معویہ سے سبیق بن حاطب بن الحارث بن ہیشہ تھے انکو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا یہ سب آٹھ
آدمی تھے اور بنی الحرث بنی الخزرج سے خارجہ بن زید ابی زہیر تھے انکو صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور سعد
بن ربیع شہید ہوے اور یہ دونون ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے اور اوس بن ارقم بن زید بن قیس بن النعمان
بن ثعلبہ بن کعب شہید ہوے یہ چار آدمی تھے اور بنی الابجر سے جو بنو جدارہ کہلاتے تھے مالک بن سنان بن عبید
ابن الابجر تھے جن کی کنیت ابی سعید الخدری تھی انکو غراب بن سفیان نے شہید کیا اور سعد بن سوید بن قیس بن
عامر بن عمار بن الابجر شہید ہوے اور عتبہ بن ربیع بن رافع بن معاویہ بن عبید بن ثعلبہ شہید ہوے یہ سب تین
آدمی تھے اور بنی ساعدہ سے ثعلبہ بن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ وحارثہ بن عمرو ونفث بن فروۃ البدی یہ تینون
شہید ہوے اور بنی ظریف سے عبد اللہ بن ثعلبہ وقیس بن ثعلبہ اور ظریف وحمزہ جو انکے حلیف تھے اور جہینیہ سے
تھے بعد ازان بنی عوف بن الخزرج سے جو بنی سالم تھے وبعد ازان منجملہ بنی مالک بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم
سے تھے یہ سب شہید ہوے اور نوفل بن عبد اللہ تھے انکو سفیان بن عویف نے شہید کیا اور عباس بن عبادہ بن نضلہ
کو سفیان عبد شمس السلمی نے شہید کیا اور نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن غنم کو صفوان امیہ نے شہید کیا اور عبدہ بن الحسحاس
شہید ہوے کہ یہ دونون ایک قبر مین دفن کیے گئے اور مجذر ابن زیاد کو حارث بن سوید نے ناگہانی اور دغا سے شہید کیا
اور کہا واقدی نے مجھ سے حدیث [illegible] نے کہا کہ [illegible]
ایک قبر [illegible]

[1] قولہ یعنے فرمایا حق تعالی نے یہان [illegible]

شعر پڑھا کہ سوید بن صامت نے وقت قتل اپنے کہا تھا اشعار ابلغ جلاسا و عبد اللہ مالکہ وان کبوت فلا تخذلہا حار + اقتل جدارة اماکنت لا فیہا + والحی من فاعلی عرف ان کا اس کا مضمون یہ ہے کہ اے حارث تو اس واقعہ کی خبر جلاس کو اور عبد اللہ اسکے آقا کو پہونچا دیجیو اور اگر تو تکبر کرے تو ان دونوں کو رسوا نکر اور کیا تو بنی جدارہ قبیلہ عوف کی ملاقات نہ کریگا تو انکو بھی قتل کر خواہ تو انکو پہچانتا ہو اور بنی سلمہ سے عنترہ مولی سلمہ کو نوفل بن معویۃ الدیلی نے شہید کیا اور قبیلہ بلجبلی سے رفاعہ بن عمرو شہید ہوے اور بنی حرام سے عبد اللہ بن عمرو بن حرام تھے ان کو سفیان بن عبد شمس نے شہید کیا اور عمرو بن الجموح شہید ہوے اور خلاد بن عمرو بن الجموح کو اسود بن جعونہ نے قتل کیا یہ سب تین آدمی شہید ہوے اور بنی حبیب بن عبد سے حارثۃ المعلی بن لوذان ابن حارثہ بن رستم بن ثعلبہ تھے انکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور بنی زریق سے ذکوان بن عبد قیس تھے انکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے شہید کیا اور بنی النجار سے بعد ازان منجملہ بنی سواد عمرو بن قیس تھے ان کو نوفل بن معویہ الدیلی نے شہید کیا اور بیٹا انکا قیس بن عمرو اور سلیط بن عمرو و عامر بن مخلد یہ سب شہید ہوے اور بنی عمرو مبذول سے ابو اسیرہ بن الحارث بن علقمہ بن عمرو بن مالک تھے انکو خالد بن الولید نے شہید کیا اور عمرو بن مطرف بن علقمہ بن عمرو شہید ہوے اور بنی عمرو بن مالک سے کہ وہ بنو مغالہ ہین اوس بن حزام شہید ہوے اور بنی عدی بن النجار سے انس بن النضر بن ضمضم تھے انکو سفیان بن عویف نے شہید کیا اور بنی مازن بن النجار سے قیس بن مخلد و کیسان مولی انکے اور بعضے کہتے ہین کہ کیسان انکے غلام غیر آزاد تھے شہید ہوے اور بنی دینار سے سلیم بن الحارث اور نعمان بن عمرو شہید ہوے اور یہ دونوں پسران سمیرا بنت قیس کے [illegible]

[illegible] بنی النجار سے [illegible] آدمی شہید ہوے

اسمائے مقتولان از مشرکین

بنی [illegible] سے [illegible] الحارث بن اسد تھا اسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور بنی عبد الدار سے طلحہ بن ابی طلحہ [illegible] تھا اسکو علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور عثمان بن ابی طلحہ کو حمزہ بن عبد المطلب [illegible] نے قتل کیا اور ابو سعید بن ابی طلحہ کو سعد بن ابی وقاص نے قتل کیا اور مسافع بن طلحہ بن ابی [illegible] عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے قتل کیا اور حارث بن طلحہ کو بھی عاصم بن ثابت نے قتل کیا اور کلاب بن طلحہ کو زبیر بن العوام نے قتل کیا اور جلاس بن طلحہ کو طلحہ بن عبید اللہ نے قتل کیا اور ارطاۃ بن عبد شرحبیل کو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور قارط بن شریح بن عثمان قتل کیا گیا اور حب کہ صواب غلام نے علی رضی اللہ عنہ [illegible] عمرو بن عمیر کو بھی قزمان نے قتل کیا اور بنی [illegible] سے [illegible]

[illegible] عبد العزی الخزاعی کو

غدر و دغا سے قتل کیا ہی اور حضرت سے حکم اسکے قتل کا ظاہر کیا چنانچہ جس روز جبرئیل نے خبر دی اسی روز رسولخدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قبا کی طرف سوار ہوے اور وہ دن بہت گرم تھا اور یہ وہ دن تھا جس دن کو حضرت علیہ
السلام قبا کو سوار نہین ہوا کرتے تھے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جس جس روز کو قبا مین تشریف
لاتے تھے وہ روز شنبہ و دوشنبہ ہوتا تھا پس جب حضرت علیہ السلام اُس روز داخل مسجد قبا ہوے اور اُسمین
نماز پڑھی جسقدر کہ خدا نے چاہا اور انصار حضرت کا آنا وہان سُنکر حاضر ہوے اور سلام کیا اور اُس روز ایسے وقت
مین وہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے حیرت کرنے لگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان بیٹھکر باتین
فرمانے لگے اور لوگون مین تفحص کرتے تھے کہ ناگاہ حارث بن سوید سامنے سے نظر آیا اور وہ چادر زرد رنگ مُنھ سے لپیٹے ہوے
تھا جب حضرت نے اُسکو دیکھا تو عویم بن ساعدہ کو بلا کر فرمایا کہ حارث ابن سوید کو باب مسجد پر لیجا کر قصاص مین مجذر بن
زیاد کے اُسکو قتل کر اسلیے کہ اُسنے روز اُحد مجذر کو قتل کیا ہی پس عویم نے اُسکو پکڑا حارث نے کہا مجھے چھوڑ دے
کہ مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ کلام کرون عویم نے انکار کیا مگر اُسنے عویم کو کھینچا اس ارادہ سے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کلام کرے اور حضرت تشریف لیچلے ارادہ سوار ہونیکا کیا اور حمار اپنا باب مسجد پر طلب فرمایا اُسوقت
حارث نے کہنا شروع کیا کہ یا رسول اللہ واللہ البتہ مین نے اُسکو قتل تو کیا مگر قتل کرنا میرا اُسکے تئین اس ارادہ سے نہ تھا کہ
مین اسلام سے برگشتہ ہوا ہون اور نہ یہ بات تھی کہ اسلام مین کچھ مجھکو شک ہو ولیکن یہ بات حمیہ شیطانی تھی اور
یہ ایک امر تھا کہ جسمین مین اپنے نفس کا مغلوب ہوا (یعنی اس امر مین میرے نفس نے مجھکو عاجز کیا تھا) اور اب
مین اپنے عمل سے طرف خدا و رسول کے توبہ کرتا ہون اور مین خونبہا دونگا اور صوم شہرین متتابعین سے کفارہ
کرونگا اور غلام آزاد کرونگا اور ساٹھ مسکین کھلاؤنگا اور پھر آئندہ مین توبہ کرتا ہون طرف خدا و رسول کے اور وہ رکاب
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھامنے لگا اور اولاد مجذر بھی حاضر تھے حضرت اُسنے کچھ فرماتے تھے (یعنی درباره دیت
وقصاص) تا آنکہ اُسکا کلام تمام ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عویم کو حکم دیا کہ اُسکے سامنے آ اور قتل کر اور حضرت
سوار ہوگئے اور عویم اُسکو باب مسجد پر لائے اور قتل کیا اور بعضون [illegible] نے مجذر کو قتل کیا تھا کو حبیب
بن یساف دیکھتے تھے کہ انھون نے حضرت کے پاس آکر خبر دی سب حضرت [illegible] کہ اُن لوگون
کی طرف آئے اور اُسمین فکر کرتے تھے پس اُسی عرصہ مین کہ حضرت علیہ السلام ہنوز بیٹھے [illegible] بیٹھنا کا جبرئیل
حضرت پاس نازل ہوے اور اثنائے راہ مین اس امر سے خبر دی پس حضرت نے عویم کو حکم قتل دیا اور حسان بن
ثابت نے اُسوقت یہ شعر پڑھا ع احار فی سنة من نوم اولکم + ام کنت ویلک مغترا بجبریل اس کا
مضمون یہ ہی کہ اے حارث کیا تو اپنی اوایل نیند مین ہو [illegible] تو مغرور تھا [illegible] اُسنے جبرئیل علیہ السلام
سے آگاہ کیا رسول [illegible] یہ

اور ابو الشعثا بن سفیان بن عویف اور ابو الحمو بن سفیان بن عویف اور هراب بن سفیان بن عویف یہ سب قتل ہوے
اور کہا راویون نے کہ جب گروہ مشرکین احد سے لوٹ گئے تو مسلمین اپنے اموات کے پاس آئے چنانچہ شہدا مین
سے لوگ جسکی لاش کو پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے کہ حضرت
نے اُنپر نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا مین نے ملک کو دیکھا کہ حمزہ کو غسل دیتے تھے کیونکہ حمزہ اُس روز حالت جنب مین
تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہیدون کو غسل نہین دلایا اور فرمایا اُنکو مع خون زخمون کے
لپیٹ دو کیونکہ ایسا کوئی نہ ہوگا کہ وہ راہ خدا مین مجروح ومقتول ہو مگر یہ کہ قیامت کو وہ اُسی حالت جراحت سے
محشور ہوگا کہ رنگ اُسکا رنگ خون ہوگا اور بو اُسکی بوے مشک ہوگی پھر فرمایا رکھو اُن کو (یعنے قبر مین) کہ
مین اُن لوگون پر گواہ ہونگا قیامت مین پس اول جسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیر کی چار بار (یعنی
چار تکبیرین نماز جنازہ کی) وہ حمزہ رضی اللہ عنہ تھے بعد ازان حضرت کے پاس شہدا جمع کیے گئے چنانچہ جب
کسی شہید کو لوگ اُٹھا لاتے تھے تو اُس کو حمزہ بن عبد المطلب کے پہلو مین رکھتے جاتے تھے تو حضرت علیہ السلام
حمزہ پر اور اُس شہید پر نماز جنازہ پڑھتے تھے یہان تک کہ حمزہ رضی اللہ عنہ پر ستر بار نماز جنازہ ہوئی
کیونکہ شہید بھی ستر تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ نو شہید کو لاتے تھے اور دسوین حمزہ ہوتے تھے تب
اُنپر نماز جنازہ ہوتی تھی بعد ازان کہ وہ نو وہان سے اُٹھائے جاتے تھے اور نعش حمزہ بدستور اُسی جگہ رہتی تھی تو
نو لاشین اور لاتے تھے کہ وہ بھی پہلوے حمزہ مین رکھی جاتی تھین اور اُنپر نماز ہوتی تھی تا آنکہ اسیطرح سات مرتبہ
کیا گیا اور بعضون نے کہا ہے کہ اُنپر نو نو سات سات اور پانچ پانچ بار تکبیر ہوئی ہے اور طلحہ بن عبید اللہ وابن عباس وجابر بن
عبد اللہ یہ لوگ کہتے تھے کہ جب رسول خدا صلعم نے شہدا احد پر نماز جنازہ پڑھی تو فرمایا مین اُن لوگون پر شاہد ہون
تب ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ لوگ ہمارے برادر نہ تھے کہ اسلام لائے تھے یہ لوگ جیسا ہم اسلام لائے
اور جہاد کی اُنھون نے جیسے ہم نے جہاد کی فرمایا ہان یہ سچ ہے ولیکن ان لوگون نے اپنے اجور کھائے مین سے
کچھ نہین کھایا اور مین نہین جانتا کہ تم میرے بعد کیا کیا احداث وبدعت کروگے پس ابو بکر رضی اللہ عنہ
روئے اور کہا کیا ہم بعد آپ کے زندہ رہین گے کیا ہم بعد آپ کے ایسے ہونے والے ہین اور واقدی
نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے زہری سے اُنھون نے انس بن مالک
سے اُنھون نے کہا کہ اُن شہدا پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ نہین پڑھی اور کہا واقدی
نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ... بن عثمان نے عبد الملک بن عبید سے اُنھون نے سعید بن المسیب
سے اُنھون نے ... اُس روز فرمایا حضرت نے مسلمین سے کہ قبر
... کو وا اور اُنمین سے

حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا اور عبد العزی کا نام عمرو بن نضلہ بن عباس بن سلیم تھا اور وہ لیسرام انار تھا اور
بنی مخزوم سے ہشام بن ابی امیہ بن المغیرہ تھا اُسکو قزمان نے قتل کیا اور ولید بن العاص بن ہشام کو بھی قزمان
نے قتل کیا اور امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ کو علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور خالد بن الاعلم العقیلی کو قزمان نے قتل
کیا اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی یونس بن محمد الظفری نے اپنے باپ سے سنکر کہا کہ
قزمان اُس روز جب آگے بڑھا اور مشرکین پر سختی و تیزی کرتا تھا اُسوقت خالد بن الاعلم اسکے سامنے آیا اور دونون
پیدل تھے پس دونون باہم چالش کرتے تھے و بایکدیگر اپنی اپنی تلوار کا وار کرتے تھے چنانچہ وہ دونون کہ
اس حال مین تھے کہ ناگاہ خالد بن عبید کا گذر ہوا اُسنے تیز دستی کرکے قزمان پر نیزے سے حملہ کیا مگر نیزہ غیر
مقتل مین لگا (مقتل جسم انسان مین وہ جگہ ہی جہان کے ضرب سے آدمی مرجاتا ہی) پس نیزہ ہلک کے بے ٹھکانے
لگا تب خالد وہان سے چلا اور وہ یہ جانتا تھا کہ مین نے قزمان کو قتل کیا ہی پس عمرو بن عاص اوپر قزمان کے
آیا اور یہ دونون یعنی قزمان و خالد بن اعلم بدستور لڑ رہے تھے کہ عمرو نے پھر دوسری بار قزمان کو نیزہ مارا مگر
اُسپر کارگر ہوا پس یہ دونون برابر چالش کرتے رہے تا آنکہ قزمان نے خالد کو قتل کیا اور قزمان بھی اُسیوقت
اپنی شدت جراحات مین مرگیا اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ کو حارث بن صمہ نے قتل کیا یہ سب پانچ آدمی
قتل ہوے اور بنی عامر بن لوی عبید بن عاجز تھا اُسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور شیبہ بن مالک بن المضرب کو
طلحہ بن عبید اللہ نے قتل کیا اور بنی جمح سے ابی بن خلف تھا اُسکو رسول خدا صلعم نے اپنے ہاتھ سے قتل
کیا اور عمرو بن عبد اللہ بن عمیر بن وہب بن حذافہ بن جمح کہ وہی ابو عزہ تھا اور وہ روز اُحد رسول خدا صلعم
کے پاس اسیر ہوا تھا اور سواے اُسکے اور کوئی روز احد اسیر نہ تھا تب ابو عزہ نے کہا اے محمد مجھپر احسان
کیجیے (یعنی مجکو چھوڑ دیجیے) فرمایا حضرت نے کہ ہر آئینہ مومن ایک پتھر سے دو مرتبہ گزند نہین اُٹھاتا (یعنی
کسی چیز سے ایک بار دغا پاکر دوبارہ اُس سے دھوکا نہین کھاتا اور یہ اس لیے کہ وہ روز بدر بھی اسیر ہو کر منت کرکے
بلا فدیہ رہا ہو گیا تھا) چنانچہ فرمایا کہ تو مکے مین جاکر اپنے مُنھ پر ہاتھ پھیرنگا اور [illegible] مین نے محمد کو دو بار فریب دیا
بعد ازان عاصم بن ثابت کو حکم کیا اُنھون نے اُسکو قتل کیا اور ابو عبد اللہ [illegible] سواے اسکے ہمنے
اسیری ابو عزہ کے باب مین اور طرح سے بھی سُنا ہی چنانچہ واقدی علیہ [illegible]
اُنھون نے کہا جب مشرکین اُحد سے پھرتے ہین اور حمراء الاسد مین [illegible]
کنوئین سوتا چھوڑ گئے (یعنی قافلہ چلا گیا اور ابو عزہ سوتا رہ گیا) یہانتک کہ [illegible]
ہوے تو وہ بیدار و خبردار ہو کر [illegible] عاصم بن ثابت نے
اُنھون نے [illegible]

شماس بن عثمان المخزومی سنتے کہ لوگ انکو مدینے مین اُٹھا لائے تھے اس حالت مین کہ اُنمین رمق جان باقی تھی پس جب لوگون نے اُنکو داخل کیا پاس عائشہ زوج النبی رضی اللہ عنہا کے اسوقت ام سلمہ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ پسر عم میرا میرے سوا اور کے گھر مین کیون داخل کیا گیا تب فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ اُنکو ام سلمہ کے پاس اُٹھا لیجاؤ پس اُنکو اُٹھا لائے ام سلمہ کے پاس اور وہ اُنھین کے پاس مرگئے چنانچہ ہمکو حکم کیا رسولخدا صلعم نے کہ ہم اُنکی نعش پھیر لیجاوین اُحد مین اور وہ اسی لباس مین جس مین وہ مرگئے تھے وہین دفن کیے جاوین اور وہ ایک روز وایک شب بےدفن رہے تھے ولیکن کچھ تغیر اُنکو نہوا تھا اور رسول خدا صلعم نے اُسپر نماز جنازہ نہین پڑھی اور نہ اُن کو غسل دیا تھا اور جو لوگ مسلمین مین سے وہان دفن ہوے تھے تو وادی مین دفن کیے گئے تھے طلحہ بن عبید اللہ سے جب لوگون نے سوال اُن قبرون کا کیا جو اُحد مین مجتمع تھین تو وہ کہتے تھے کہ زمان الرمادہ یعنی سال ہلاکی مین بعہد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ایک قوم اعراب یہان رہتے تھے پس وہ لوگ جمرے تو یہ قبرین اُنھین کی ہین اور عباد بن تمیم المازنی بھی اس بات سے انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ لوگ ایک قوم تھے کہ یہان رہتے تھے زمانہ قحط مین مرگئے یہ اُنھین کی قبرین ہین اور ابن ابی ذیب اور عبد العزیز بن محمد یہ دونون بھی کہتے تھے کہ اُن قبرون مجتمع کو ہم نہین پہچانتے ہین جزین نیست کہ یہ قبرین ہین باشندگان بیابان اور بادیہ نشینون کی اور کچھ قبرین تھین قبور شہدا سے جو غائب وپنہان ہوگئین ہم اُن کو نہ وادی مین پہچانتے ہین نہ مدینے مین اور نہ اُسکے نواح مین مگر قبر حمزہ بن عبد المطلب وقبر سہل بن قیس وقبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور قبر عمرو بن الجموح کہ ان سب کو البتہ پہچانتے ہین اور حال یہ تھا کہ رسولخدا صلعم ہمیشہ زیارت کیا کرتے تھے ان شہدا کی قبرون پر ہر سال اور جب وہان داخل ہوتے تھے تو شعب کی طرف رخ کرکے باواز بلند فرماتے تھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ یعنی سلام تم لوگون پر عوض تمھارے صبر واستقامت کے پس کیا خوب ہی تمھارے لیے دار آخرت اور بعد از وفات حضرت علیہ السلام کے ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ہر سال اسی طرح زیارت کیا کرتے تھے اُنکے بعد عمر رضی اللہ عنہ بھی ہر سال یون ہی کیا کرتے اُنکے بعد عثمان رضی اللہ عنہ بھی اُنکے بعد معویہ بھی جب وہ حج یا عمرہ کرنے جایا کرتے تھے اور رسول خدا صلعم فرمایا کرتے تھے کاش مین سختی مین پڑتا ساتھ اصحاب مین کوہ کے (یعنی کاش مین بھی اس شعب مین ان اصحاب کے ساتھ ہوتا) اور اکثر فاطمہ بنت نبی صلعم درمیان دو تین دن کے یعنی تیسرے روز قبور شہدا پر جاتی تھین اور وہان بکا ودعاے مغفرت کرتی تھین اور سعد بن ابی [illegible] جاتے تھے اپنے مال کے واسطے مقام غابہ مین تو آیا کرتے تھے عقب سے قبور شہدا پر اور کہا کرتے تھے السلام [illegible] متوجہ ہوتے تھے اپنے اصحاب کی طرف اور کہتے تھے کہ کیون تم لوگ [illegible] یہ کہ وہ جواب

جو قران زیادہ جانتا تھا اُسکو جانب قبلہ مقدم کرو چنانچہ مسلمین انہین جو زیادہ ماہر قرآن تھا اُس کو مقدم رکھتے تھے
اور اُن لوگون مین سے جو پہچانے گئے کہ وہ ایک قبر مین کیے گئے وہ عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور عمرو بن الجموح
و خارجہ بن زید و سعد بن ربیع و نعمان بن مالک و عبدہ بن الحسحاس تھے پس سب ایک قبر مین دفن ہوے اور جبکہ
حمزہ بن عبد المطلب کو قبر مین اُتارا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا کہ قبر مین اُنکے اوپر چادر اُڑھائی جاوے
مگر چادر جب سر سے پیچ دیکر (یعنی سر سے) اُڑھائی جاتی تھی تو دونون پاؤن کھل جاتے تھے اور جب پاؤن سے اُڑھائی
جاتی تھی تو مُنھ کھلا رہتا تھا تب فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مُنھ اُنکا ڈھانکدو اور اُنکے پاؤن کو حرمل
یعنے نبات کوہی سے چھپا دیا پس اُس روز مسلم روئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ یہ عم رسول اللہ ہین کہ اُن کے لیے
کوئی کپڑا نہین پاتے ہین تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب فتحیابی ہوگی صحراے سبزہ زار اور مصار
مین اور لوگ اُس طرف نکلین گے اور اپنے اہل کو بلا بھیجین گے باعث قحط مدینہ کے اور کہلا بھیجین گے کہ تم
لوگ زمین حجاز جرویہ مین ہو (جرویہ یعنی خالیہ جس مین درخت نہین) وحالانکہ مدینہ اُن کے لیے بہتر ہوگا کاش
کہ یہ بات اُنکو معلوم ہوتی قسم ہی اُس خدا کی جس کے قبضہ مین میری جان ہی جو کوئی مدینہ کی سختی وشدت پہ صبر
کریگا مین روز قیامت اُسکا شفیع ہونگا اور شک راوی ہی کہ فرمایا مین اُن کا شاہد ہونگا اور راویون نے
کہا کہ عبد الرحمن بن عوف کے پاس کھانا آیا اُنھون نے اُسوقت کھانا ناگوار سمجھ کر کہا کہ حمزہ یا کسی اور شخص
کا نام لیا کہ اُسکے لیے ابھی کفن میسر نہین آیا اور مصعب بن عمیر شہید ہوے اُن کے لیے بھی سوا ایک چادر
کے کفن میسر نہین آیا وحالانکہ وہ مجھ سے بہتر ہین اور گذر ہوا رسول خدا صلعم کا اوپر نعش مصعب بن عمیر کے
اور وہ ایک چادر مین لپٹے ہوے تھے تو فرمایا ہر آئینہ مین نے تجکو مکے مین دیکھا ہی کہ تھا کوئی مکہ مین نرم تر لباس و نہ
خوبتر زلف پیچان مین زیادہ تجھسے بعد ازان اب تو پریشان سر ہی ایک چادر مین بعد ازان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اُنکو قبر مین رکھنے کا حکم کیا اور اُنکی قبر مین اُترے اُنکے بھائی ابو الروم اور عامر بن ربیعہ اور سویط بن عمرو بن حرملہ
اور حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر مین علی اُترے اور زبیر اور ابو بکر رضی اللہ عنہم اور رسول خدا اُس قبر کے کنارہ پر بیٹھے
تھے اور اکثر مردم یا بنا بر شک راوی عامہ مردم اپنے مقتولون کو مدینے مین اُٹھا لے گئے اور بقیع الجبل مین دفن
کیا اُنہین سے چند آدمی بازار مین جو سوق الظہر مشہور ہی نزدیک دار زید بن ثابت کے جو آج کے زمانہ مین وہان
واقع ہی دفن کیے گئے اور دفن کیے گئے وہان بعض بنی سلمہ مین سے اور دفن کیے گئے مالک [illegible]
اصحاب العبا کے جو نزدیک دار نخلہ کے واقع ہی بعد ازان منادی رسول خدا صلعم نے ندا دی کہ [illegible]
قتلا کو طرف مضاجع مراقد اُنکے اور حال یہ تھا کہ لوگ [illegible] قتلا کو [illegible] گیا کوئی کہ ایک
شخص کہ اُس کو منادی [illegible]

قریب نہ تھا اور کہا راویوں نے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے دفن سے فارغ ہوئے تو اپنا گھوڑا طلب کیا اور سوار ہوئے اور مسلمین حضرت صلعم کے گرد چلے اور انمین سے اکثر زخمی تھے اور کوئی مثل بنی سلمہ و بنی عبد الاشہل کے زخمی نہ تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ چودہ عورتین بھی تھین جب پہنچے مقام حرہ کے پہونچے تو فرمایا لوگون سے کہ صف بستہ ہوجاؤ ہم بیان حمد وثنائے خدا کرینگے تب لوگون نے دو صفین کرلین کہ پیچھے اُنکے عورتین تھین بعد ازان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی اور یہ کلمات فرمائے اللھم لک الحمد کلہ اللھم لا قابض لما بسطت ولا باسط لما قبضت ولا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ھادی لمن ضللت ولا مضل لمن ھدیت ولا مقرب لما باعدت ولا مباعد لما قربت اللھم انی اسئلک من برکتک ورحمتک وفضلک وعافیتک اللھم انی اسئلک النعیم المقیم الذی لا یحول ولا یزول اللھم انی اسئلک الامن یوم الخوف والغناء یوم الفاقۃ عائذا بک اللھم من شر ما اعطیتنا ومن شر ما منعت منا اللھم توفنا مسلمین اللھم حبب الینا الایمان وزینہ فی قلوبنا وکرہ الینا الکفر والفسوق والعصیان واجعلنا من الراشدین اللھم عذب کفرۃ اھل الکتاب الذین یکذبون رسولک ویصدون عن سبیلک اللھم انزل علیھم رجسک وعذابک الہ الحق آمین یعنی ای پروردگار تمام حمد وثنا تیرے لیے ہین ای پروردگار کوئی بند کرنے والا نہین ہی اُس چیز کا جسکو تونے کھولا ہی اور کوئی کھولنے والا نہین ہی اُس چیز کا جس کو تونے بند کردیا ہی اور نہین کوئی روکنے والا ہی اُس چیز کا جو تونے دیا ہی اور کوئی دینے والا نہین ہی اُس چیز کا جو تونے روک دیا ہی اور کوئی ہدایت کرنے والا نہین ہی اُس کا جس پر تونے مسلط کیا ضلالت کو اور کوئی گمراہ کرنے والا نہین ہی اُس شخص کا جس کو تونے ہدایت کی اور کوئی قریب لانے والا نہین ہی اُس چیز کا یا اُس شخص کو جس کو تونے دور کیا ہی اور کوئی دور کرنے والا نہین ہی جس کو تونے نزدیکی بخشی ہی ای پروردگار میرے مین تجھسے مانگتا ہون تیری برکت اور تیری رحمت اور تیری عافیت یعنے تیرے عفو کو اور تیرے فضل کو ای خداوند مین تجھسے ایسی نعمتین پائدار مانگتا ہون جس کو نہ تغیر ہو نہ زوال ہو خداوند مین تجھسے سوال کرتا ہون امن کا روز خوف اور روز غم والم سے کہ وہ روز قیامت ہی ای پروردگار جو شر تونے ہم کو عطا کی ہی اُس کے شر سے ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہون (یعنے وہ [illegible] مضرت نہ کرے) اور جو چیز تونے ہم سے روک رکھی ہی اُس کے شر سے بھی پناہ مانگتا [illegible] مسلمان مار (یعنی ہم مرتے مرتے مسلمان رہین) اور ای خداوند ہمارے لیے ایمان [illegible] ایمان سے ہمارے دلون کو زینت دے اور باز رکھ ہمسے کفر و نافرمانی کو اور ہمکو رشد [illegible] کافرون کو جو اہل کتاب مین سے ہین وہ جو [illegible] سے ای خداوند تو نازل

سلام دیا کرتے ہین قیامت تک یعنی قیامت تک یون ہی رہے گا اور رسول خدا صلعم قبر مصعب بن عمیر پر گذرے اور
انکے تو قف کیا اور دعاے مغفرت کی اور یہ آیت پڑھی رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ
مِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا یعنی یہ وہ لوگ ہین کہ جس امر پر خدا سے عہد کیا تھا اُسکو سچ کیا پس اُنہین سے بعضون نے
اپنی مدت پوری کی یعنے شہید ہوے اور بعضے منتظر ہین اور انھون نے اپنے عہد کو تبدیل نہین کیا اور فرمایا حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین شاہد ہون اس بات کا کہ یہ لوگ پیش خدا حاضر باش ہین قیامت تک پس تم لوگ
اُنکے پاس (یعنی اُنکی قبرون پر) آیا کرو اور اُنکی زیارت کیا کرو اور اُنپر سلام بھیجا کرو قسم ہے اُس خدا کی جس کے قبضے
مین میری جان ہے ایسا کوئی نہین ہے کہ سلام کرے اُنپر قیامت تک مگر یہ کہ وہ جواب سلام اُس پر ادا کرتے ہین
اور ابو سعید خدری قبر حمزہ پر جاکر توقف کیا کرتے تھے پس دعاے مغفرت کرتے تھے اور جو کوئی اُن کے
ساتھ ہوتا تھا اُس سے کہتے تھے کہ جو کوئی اُن پر سلام بھیجتا ہے تو وہ بھی اُسپر جواب سلام رد کرتے ہین پس
تم لوگ اُنپر سلام کرنے کو اور اُن کی زیارت کو ترک نہ کرو اور ابو سفیان مولی ابن ابی احمد بیان کرتے تھے کہ وہ
کئی مہینے ساتھ محمد بن مسلمہ وسلمہ بن سلامہ بن وقیش کے اُحد مین رہے پس یہ سب آدمی سب قبرون سے
پہلے قبر حمزہ پر سلام بھیجتے تھے اور نزدیک قبر اُنکے اور نزدیک قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور نزدیک اُن
قبرون کے جو وہان تھین توقف کیا کرتے تھے اور وہین ام سلمہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہر مہینے
جایا کرتی تھین اور اُنپر سلام بھیجتی تھین اور اُس روز عرصہ طویل تک وہان رہتی تھین چنانچہ ایک روز جو وہ
وہان آئین اور اُنکے ساتھ نبہان اُنکا غلام تھا [illegible] سلام بھیجا تب ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے
کہا اے لئیم وخوار تو اُنپر سلام کیون نہین بھیجتا واللہ نہین اُنپر کوئی سلام بھیجتا ہے مگر یہ کہ وہ بھی در جواب اُسکے
اُسپر سلام بھیجتے ہین قیامت تک اور ابو ہریرہ اکثر اُن کی طرف آمد و شد رکھتے تھے اور عبد اللہ بن عمرو
جب غابہ کی طرف سوار ہوتے تھے تو ذباب مین پہونچکر قبور شہدا کی طرف پھر جاتے تھے اور اُن پر سلام
کرکے پھر ذباب کو پھر جاتے تھے تا آنکہ متوجہ راہ غابہ ہوتے تھے اور وہ ناپسند کرتے تھے اس بات کو کہ
ہرگاہ اُن شہدا کی طرف راستہ لیا ہو اور کوئی دوسری راہ عارض ہوئی تا کہ اُدھر سے [illegible]
وہ اپنی اُسی پہلی راہ پر پھر جاتے تھے اور فاطمۃ الخزاعیہ کہ وہ اُحد مین پہونچی تھین [illegible]
اپنے تئین قبور شہدا پر دیکھا اور اس وقت آفتاب غروب ہو چکا تھا اور میرے [illegible]
اُس سے کہا آؤ قبر حمزہ پر چلکر زیارت کرین اُنپر سلام بھیجین ہم بھی آوینگے اُسنے کہا [illegible]
دونون نے قبر حمزہ پر وقوف کیا اور [illegible]
کہ جواب سلام [illegible]

ساتھ نہ جاوین یہ امر میری جانب سے تاکیداً واجب ہی چنانچہ سعد نے درمیان آن سے بتاکید ندا دی کہ کوئی زخمی بنی عبد الاشہل کا ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعزم ہمراہی آنکے نہ جاوے پس سارے مجروح ٹھہر گئے اور آگ روشن کرکے مجروحون کا علاج کرتے تھے اور وہ سب تیس زخمی تھے پھر سعد بن معاذ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ گھر تک گئے پھر اپنے قبیلہ کی عورتونکے پاس جاکر اُن سب کو گھرون سے نکالا کوئی عورت باقی نرہی مگر یہ کہ اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر مین پہونچایا پس وہ سب درمیان مغرب وعشا کے بکا کرتی تھین (یعنی بطریق نساحہ و ماتم کے) تا آنکہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب شب گذری تھی خواب سے بیدار ہوے تو اُسوقت صداے بکا سُنکر فرمایا یہ کیسی صدا ہی لوگون نے بیان کیا کہ تمھاری عورتین حمزہ پر بکا کرتی ہین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رضی اللہ عنکن وعن اولادکن یعنی حقتعالی تم عورتون اور تمھاری اولادسے رضامند ہو چنانچہ ام سعد کہتی ہین کہ پھر حضرت نے ہم لوگون کو حکم کیا کہ ہم اپنے مکانون کو پھر جاوین پس ہم بعد چند شب اپنے اپنے گھرون کو گئے اور ہمارے مرد بھی ہمراہ گئے اُس روز سے ابتک جب کبھی ہم مین کوئی بی بی بکا کرتی ہی تو ابتدا حمزہ رضی اللہ عنہ کرتی ہی اور بعض رواۃ نے کہا ہی کہ معاذ بن جبل زنان بنی سلمہ کو بلا لائے اور عبد اللہ بن رواحہ زنان بلحرث بن الخزرج کو لائے تو رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے تو اُنکے جمع کرنے کا ارادہ نہین کیا تھا پھر صبح کو اُنکے تئین نوحہ کرنے سے بتاکید منع کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز مغرب مدینے مین آکر پڑھی اور حضرت مدینے کی طرف جو آئے تھے تو رنج مین تھے اس صدمہ سے جو اصحاب کو اور حضرتؐ کو فی نفسہ پہونچا تھا چنانچہ ابن اُبی و منافقین ہمراہی اُسکے شماتت کرتے تھے اور اُنکی مصیبت واندوہ پر خوش ہوتے تھے اور کلمات زشت زبان پر لاتے تھے اور اصحاب مین سے ہمراہ حضرت کے پھرے جو پھرے اور اُنمین اکثر زخمی تھے اور عبد اللہ بن اُبی بھی ہمراہی مین پھرے اور وہ زخمی تھے کہ وہ اپنے گھر مین شب باش ہوکر زخمون کو آگ سے داغ دیتے تھے کہ اسی مین ساری رات گذر گئی اور باپ اُنکا عبد اللہ بن ابی کہتا تھا کہ خروج یثرا محمد کے ساتھ اس جنگ مین موافق راے میرے نہ تھا محمد نے میری راے کے خلاف کیا اور چھوکرون کا کہنا مانا واللہ گویا کہ مین اس حادثہ وافساد کو دیکھ رہا تھا تب عبد اللہ نے جواب دیا کہ جو امر خدا نے اپنے رسول اور مسلمین کے حق مین کیا وہ محض خیر ہی اور یہود بد باتین زبان سے نکالنے لگے تھے سواے اُسکے نہین ہی کہ محمد طالب ملک ہین نبی کو کبھی ایسی مصیبت نہین پہونچتی جیسا کہ وہ اپنی ذات خاص اور اپنے اصحاب کے بارہ مین مبتلاے مصیبت ہوے اور منافقون نے اصحاب کو حضرت سے باز رہنے پر ورغلانا شروع کیا اور اُنکو ترک [illegible] ... کہتے تھے جو لوگ تم مین سے مارے گئے اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو کیون قتل ہوتے [illegible] ... نے ان باتون کو چند جا سے

کرے انپر اپنے غضب اور عذاب کو اے اللہ الحق آمین بعد ازان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھے اور بنی حارثہ
کی داہنی جانب کو اُترے تا آنکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی الاشہل پر وارد ہوئے اور اُسوقت وہ لوگ
اپنے مقتولون کو گریہ وزاری کر رہے تھے تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مگر کوئی حمزہ پر بکا کرنے والا
نہین ہے پس عورتین دیکھنے نکلین کہ حضرت سلامت ہین چنانچہ ام عامر الاشہلیہ کہتی ہین کہ جسوقت ہم لوگ اپنے
قتلا کے ماتم مین تھے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے سامنے آئے تو ہم لوگ باہر نکلے پس مین نے حضرت
کو دیکھا کہ اُنکے اوپر زرہ ہے بجنسہ یعنی زرہ پہنے تھے اُسی طرح جیسے پہنے تھے پس مین حضرت کو دیکھکر بولی کہ
کل مصیبت بعد دیکھنے آپ کے آسان ہے محمد بن عمر الواقدی نے بواسطہ رواۃ کے روایت کی ہے کہ جب اُم
سعد بن معاذ کہ وہ کبشہ بنت عبید بن معویہ بن بلحرث بن الخزرج تھین گھر سے نکلکر دوڑتی ہوئی طرف رسولخدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گئین اور اُس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھوڑے پر سوار اور
ٹھہرے ہوئے تھے اور سعد بن معاذ باگ گھوڑے کی تھامے ہوئے تھے تب سعد نے عرض کی یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ میری مادر حاضر ہے حضرت نے اُن بی بی کی نسبت مرحبا فرمایا پس وہ
نزدیک آئین تا آنکہ اُنھون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتامل دیکھ کر بولین یا رسول اللہ
اس وقت جو مین نے آپ کو صحیح وسالم دیکھا تو ساری مصیبتین مٹ گئین تب حضرت نے اُنکو اُنکے
پسر عمرو بن معاذ کا پرسا دیا اور فرمایا اے ام سعد تو خوش ہو اور اپنے اہل قبیلہ خزرج کو خوشخبری دے
کہ اُن کے قتلا سب کے سب جنت مین باہم یکدیگر رفیق ہین اور وہ سب بارہ مرد ہین اور وہ سب
اپنے اہل کے لیے شفیع ہین پس کہا ام سعد نے کہا یا رسول اللہ سب راضی ہین اور بعد اسکے
ہم مین سے کوئی اب اُن قتلے پر بکا نہ کریگا پھر عرض کی یا رسول اللہ اُن شہیدون کے خلاف کہ اولاد
کے حق مین دعا کیجیے چنانچہ اُن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہم اذہب حزن قلوبہم
واجبر مصیبتہم واحسن الخلف علی من خلفوا یعنے اے پروردگار اُن کے دلون سے غم کو دور کر اور
اُنکی مصیبتون کا بدلا دے اور اُنکے جانشین کو اُن کے اخلاف اولاد پر نیکوکار کر بعد ازان حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو عمرو میرے مرکب کو چھوڑدے اُنھون نے باگ گھوڑے کی چھوڑ دی
اور لوگ حضرت کے پیچھے چلے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے ابوعمرو تیرے گھروالون مین
مردم مجروح بہت سے ہین اور نہین کوئی اُنمین مجروح مگر قیامت مین زخمی آویگا یعنی زخمی محشور ہوگا اُس
طرح کہ ہوگا رنگ اُسکا رنگ خون اور بو اُس کی بوے مشک پس جو کوئی زخمی ہو چاہیے کہ وہ
اپنے گھر مین قیام کرے اور اپنے [illegible] کی دوا کرے و بقصد میرے ہمراہی کے میرے [illegible]

رسول خدا استغفار کرے تو وہ لوگ اپنا سر ہلاتے ہین یعنی انکار کرتے ہین راوی کہتا ہو کہ گویا مین دیکھتا تھا
اس کے پسر کی طرف یعنی عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی کو کہ وہ لوگون مین بیٹھا تھا اور اپنے باپ کی طرف نگاہ نہین
کرتا تھا اور اُسکا باپ یعنے ابن ابی کہتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھے مربد سہل وسہیل سے نکالدیا
(مربد نام موضع قریب مدینہ اور سہل وسہیل دو شخص تھے جنکا وہ موضع تھا)

ذکر ما نزل من القرآن باحد

یعنے ذکر ہو اُن آیات قرآن کا جو بمقدمہ اُحد نازل ہوئین

مصنف کتاب نے کہا کہ مجھے خبر دی محمدؐ نے اُنکو عبد الوہاب نے اُنکو محمد نے اُنکو واقدی نے اُنھون نے
کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے ام بکر بنت المسور بن مخرمہ سے اُنھون نے کہا میرے باپ
مسور بن مخرمہ نے عبد الرحمن بن عوف سے کہا کہ ہمسے اُحد کا حال بیان کر اُنھون نے کہا ای پسر برادر مین سورۂ آل
عمران مین بعد ایک سو بیس آیۃ کے شمار کر تو مطلع ہو جائیگا تو گو یا کہ تو ہمارے ساتھ حاضر تھا ^عـه^ واذ غدوت
من اھلك تبوء المومنین الی آخر الآیۃ کہا عبد الرحمن نے کہ جب صبح کو رسولخدا صلعم طرف اُحد کے روانہ ہوے
پس صف اپنے اصحاب کی واسطے قتال کے اسطرح درست کرتے تھے گویا کہ اُنکے صف سے تیر راست کیے جاتے ہین
اگر سینہ کسی کا نکلا نظر آتا تھا تو فرماتے تھے پیچھے ہٹ جا اور درباره قولہ تعالیٰ ^عه^ اذ ھمت طائفتان منکم ان تفشلا الی
آخر الآیۃ کہا عبد الرحمن نے کہ وہ دونون جماعت بنو سلمہ و بنو حارثہ تھی جنھون نے قصد کیا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے ساتھ اُحد کو نجاوین بعد ازان خدا نے اُنکو عزیمت وہمت دی کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہمراہ
نکلے تھے ^عه^ ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ یعنی قلیل تھے کیونکہ تین سو اور دس سے کچھ زیادہ آدمی تھے ^عه^ فاتقوا اللہ
لعلکم تشکرون یعنی شکر کرو اُس بات کا کہ بدر مین تمکو ظفر و فتح عطا کی ^عه^ اذ تقول للمؤمنین (یعنی روز اُحد) الن یکفیکم
ان یمدکم ربکم بثلاثۃ الف من الملائکۃ منزلین بلیٰ ان تصبروا وتتقوا الآیۃ حال یہ ہو کہ قبل از خروج طرف اُحد
کے رسولخدا صلعم پر یہ آیہ نازل ہوا تھا کہ ^عه^ انی ممدکم بثلاثۃ الف من الملائکۃ منزلین بلیٰ ان تصبروا وتتقوا
یاتوکم من فورھم ھذا یمددکم ربکم بخمسۃ الف من الملائکۃ مسومین وما جعلہ اللہ الا بشریٰ لکم
عبد الرحمن نے کہا کہ پھر اُن لوگون نے صبر و استقامت نہ کی بلکہ روگردانی کی تو روز اُحد مدد رسولخدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی ساتھ ایک ملک کے بھی نہین کی گئی قولہ مسومین راوی نے کہا معلمین یعنے سربند
شناخت کا سر پر باندھے ہوے (یعنے وردی) قولہ تعالیٰ وما جعلہ اللہ الا بشریٰ یعنے تا کہ مژدہ
حاصل کرو تم اُن فرشتون کی امداد سے اور تا کہ تم مطمئن ہو جاؤ اُن کی طرف ^عه^ لیقطع طرفا من الذین
کفروا او یکبتھم فینقلبوا خائبین یعنی حصہ بھو نچاوینگے ہم اُنسے اُحد مین پس اُنسے پھرینگے وہ ہزیمت و خسارت پاکر ^عه^ لیس لك

تھا اور خدمت مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہو کر طلب اذن کرتے تھے اس امر مین کہ یہود و منافقین مین سے
جس جس سے ایسی باتین سنی ہین اُسکو قتل کرین تب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر حقتعالی اپنے دین کو غلبہ دینے
والا اور اپنے نبی کو غالب کرنے والا ہے اور واسطے یہود کے ذمہ ہے (یعنی یہ لوگ ذمی ہین) پس انکو قتل نکر عمر رضی اللہ عنہ
نے کہا یا رسول اللہ یہ لوگ منافق ہین فرمایا حضرت نے کیا لوگ شہادت الوہیت خدا اور شہادت میری رسالت
کی ظاہر نہین کرتے ہین عمر نے کہا ہان یا رسول اللہ یہ لوگ اظہار شہادتین کا اس لیے کرتے ہین تا تلوار سے امان
پاوین پس حال انکا ہمپر ظاہر ہو گیا کہ وقت وقوع اس مصیبت و رنج کے خدا نے اُنکے کینہ درونی کو ظاہر کر دیا تب
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حقتعالی نے مجکو اُس شخص کے قتل سے منع کیا ہے جو لا الہ الا اللہ و ان محمد
رسول اللہ کہتا ہو اے فرزند خطاب مثل آج کے اب کبھی قریش ہمسے پیروزمند نہ ہونگے یہانتک کہ ہم استلام رکن
کرینگے (یعنی یہانتک کہ ہم مکے مین داخل ہونگے) اور کہا راویون نے کہ عبد اللہ بن ابی کے لیے ایک مقام
تھا کہ وہ وہان ہر جمعہ کو اپنی بزرگی سمجھ کر کھڑا ہوا کرتا تھا (یعنی کچھ بطریق خطبہ بیان کیا کرتا تھا) اور اس معمول کو
کبھی ترک نہ کرتا تھا چنانچہ جب رسول خدا صلعم اُحد سے مدینہ کو پھرے اور روز جمعہ منبر پر تشریف رکھتے تھے
اُسوقت عبد اللہ کھڑا ہو کر بیان کرنے لگا کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو تمھارے درمیان تمھارے سامنے
ہے حق تعالے نے اُسکے طفیل سے تمکو مکرم کیا چاہیے کہ تم لوگ اُس کی نصرت کرو اور اُس کی اطاعت کرو اور
ہر گاہ اُسنے اُحد مین کیا تھا جو کچھ کیا تھا یعنے ہمراہی سے پھر آیا تھا تو جب وہ حسب دستور کھڑا ہو کر یہ بات بیان
کرنے لگا پس مسلمین اُسکے پاس گئے اور کہنے لگے اے دشمن خدا بیٹھ جا اور سب ان لوگون مین جو اُسپر ہجوم کرکے آئے
تھے ابو ایوب و عبادہ بن الصامت یہ دونون سخت تر تھے چنانچہ یہ دونون اُسکے قریب آئے اور اُنکے سوا مہاجرین
مین سے کوئی اُسپر نہ اُٹھا ابو ایوب نے اُسکی داڑھی پکڑی اور عبادہ بن الصامت اُس کی گردن مین ہاتھ دیکر
کہنے لگے تو لائق اس مقام کے نہین ہے پس ان دونون نے جب اُسکو نکال دیا تو وہ وہان سے نکلا اور لوگون پر
سے اُچکتا ہوا چلا اور کہتا جاتا تھا کہ گویا مین نے یہ بات بیہودہ و ناشایستہ کہی تھی وحالانکہ مین کھڑا ہوا تھا
تا کہ تمھارے نبی کے امور کو استوار کرون اُس وقت سعود بن عفرا نے اُس کی ملاقات کی اور کہا تیرا کیا
حال ہے اُسنے کہا مین اُس مقام پر کھڑا ہوا تھا جہان پہلے ہمیشہ کھڑا ہوا کرتا تھا (یعنی وہان وعظ کیا کرتا تھا) پس
کچھ لوگ میری قوم کے میری طرف آئے اور اُنمین سخت تر مجھپر عبادہ اور خالد بن زید تھے (یعنی ان دونون نے مجھپر
سختی کی) تب سعود نے اُس سے کہا تو پھر چل اور اپنے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استغفار طلب کر مگر
اُسنے جواب دیا مجکو پروا نہین ہے کہ وہ میرے لیے استغفار کرین پس اُس کے بیچ مین یہ آیہ نازل ہوئی واذا قیل لهم
تعالوا یستغفر لکم رسول اللہ الآیہ یعنے جب اُن لوگون سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمھارے حق مین رسول خدا

ان تلقوہ فقد رأیتموہ و انتم تنظرون راوی نے کہا کہ تلوارین لوگون کے ہاتھون مین تہین یعنے کچھ لوگ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین وہ تھے جنھون نے تخلف کیا تھا بدر سے یعنے روز بدر پیچھے رہ گئے تھے پس وہی لوگ وہ ہین جنھون نے اب کبھی دربارۂ خروج طرف اُحد کے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے الحاح واصرار کیا تاکہ جائزہ وغنیمت کو پہونچین پس جب کہ روز اُحد آیا تو بھاگے اُنمین سے جو بھاگے اور بعضون نے کہا کہ نزول اس آیہ کا دربارہ اُن چند نفر کے ہی جو قبل خروج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طرف اُحد کے آپسین کلام کرتے تھے کہ کاش ہم گروہ مشرکین سے ملاقات کرتے پس یا تو ہم اُنپر ظفریاب ہوتے یا ہم فائز بشہادت ہوتے پھر جبکہ روز اُحد اُنکو موت کا سامنا ہوا تو وہ بھاگ گئے قولہ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الآیۃ راوی نے کہا کہ روز اُحد ابلیس صورت جعال بن سراقۃ الثعلبی کی بنکر پکارنے لگا کہ محمد قتل ہوئے پس اصحاب رضی اللہ تعالی عنہ ہرطرف متفرق ہو گئے پس کہا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ گویا مین شل بز کوہی کوہ پر چڑھا جاتا تھا یہانتک کہ مین خدمت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہونچا اور اُسی وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آتین نازل ہوئی تھین وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الآیہ و قولہ ومن ینقلب علی عقبیہ یعنی جو کوئی مُنھ پھیرے گا و قولہ ماکان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتابا موجلا یعنی کسی نفس کو اختیار نہین ہی کہ وہ بدون اجل اپنے مرجاوے اور یہ حسب منشاء قول ابن ابی ہی جب اُسنے اپنے یارون کو پھیرا ہی اور روز اُحد جو شہید ہو گئے تھے وہ ہو گئے لو کانوا عندنا ما ماتوا و ما قتلوا پس حق تعالے نے خبر دی اور اُس کو آگاہ کیا کہ وقت معین کا نوشتہ ہی اور فرمایا [illegible] تعالے جل جلالہ نے کہ و قولہ من یرد ثواب الدنیا نوتہ منہا یعنے جو کوئی عمل کرتا ہی واسطے دنیا کے ہم اُس کو اسی دنیا سے جس قدر چاہتے ہین دیتے ہین و قولہ ومن یرد ثواب الاخرۃ یعنے جو کوئی ارادہ آخرت کا رکھتا ہی نوتہ منہا ہم اُس کو اُسی آخرت سے ثواب دیتے ہین و قولہ وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر راوی نے کہا کہ ربیون یعنے جماعت کثیر و قولہ فما وھنوا لما اصابھم فی سبیل اللہ وما ضعفوا یعنے اُن لوگون نے اپنی گردنین نہین ڈالین اور ارادے اُن کے ضعیف نہین ہوئے و قولہ وما استکانوا یعنے ذلیل نہین ہوئے سامنے دشمنون کے و قولہ واللہ یحب الصابرین خبر دیتا ہی اُنکو اس بات کی کہ وہ صابر ہین و قولہ وما کان قولھم الا ان قالوا ربنا اغفرلنا ذنوبنا الی قولہ وحسن ثواب الاخرۃ یعنی اُن کو ظفر و نصرت عطا کی اور آخرت مین اُنکے لیے جنت کو واجب کیا یاایھا الذین امنوا ان تطیعوا الذین کفروا یردوکم علی اعقابکم فتنقلبوا خاسرین یعنی اگر تم

من الامر شیٔ او یتوب علیھم او یعذبھم فانھم ظالمون راوی نے کہا مراد ہی اُن لوگون سے جو منہزم ومفرور ہوے روز اُحد اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیہ نازل ہوا بمقدمہ حمزہ رضی اللہ عنہ کے کہ جبوقت اُنھون نے دیکھا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو کچھ اُنپر گذرا جراحات سے تو اُنھون نے کہا ہم بھی اُنکو یعنی کفار کو مثلہ کرینگے یعنی اُنکے عضو عضو کاٹین گے اُسوقت یہ آیہ نازل ہوا اور بعضون نے کہا یہ آیہ نازل ہوا شان مین رسولخدا صلعم کے جبوقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روز اُحد تیر لگا تو فرمایا کیونکر فلاح پاوینگے یہ قوم جنھون نے اپنے نبی کے ساتھ ایسا کچھ کیا یاایھا الذین امنوا لاتاکلوا الربوا اضعافا مضاعفة راوی نے کہا اہل جاہلیت کا یہ دستور تھا کہ جب مدت کسی کے دین کی نسبت کسی دیندار کے تمام ہو جاتی تھی اور اُسکے پاس زر قرضہ موجود نہوتا تھا تو صاحب دین اُسکو مہلت دیتا تھا مگر دوگنا زر قرضہ اُسپر باندھ لیتا تھا وسارعوا الی مغفرة من ربکم راوی نے کہا مراد ہی تکبیر اولی سے امام کے ساتھ وجنة عرضھا السموات والارض کہتے ہین ایک جنت ہی چوتھے آسمان مین الذین ینفقون فی السراء والضراء راوی نے کہا مراد سراء سے یسر ہی اور ضراء سے عسر ہی والکاظمین الغیظ مراد ہی اُن لوگون سے جنکو ایذا پہونچی والعافین عن الناس یعنی جو کچھ اُنکی طرف عائد ہوا والذین اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسھم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبھم یعنی وہ لوگ دعا کرتے ہین کہ حق تعالی اُنکے گناہون کی آمرزش کرے ولم یصروا علی ما فعلوا راوی نے کہا یہ مسئلہ مشہور ہی لا کبیرة مع [illegible] ولا صغیرة مع اصرار یعنی توبہ کرنے سے کبیرہ باقی نہین رہتا اور اصرار کرنے سے صغیرہ نہین رہتا بلکہ کبیرہ [illegible] ہو ھذا بیان للناس یعنی عمی وکوری سے وھدی ضلالت وگمراہی سے ولا تھنوا یعنی قتال [illegible] ہوسکے ولا تحزنوا یعنی اُس مصیبت پر جو تم مین کسیکو پہونچی قتل اور زخمی ہونے سے وانتم الاعلون یعنی [illegible] تم فیروزمند ہوے ہو روز بدر اسقدر کہ وہ دوچندان ہی اُس فیروزی کا جو اُنکو تم سے روز اُحد حاصل ہوئی ہی ان یمسسکم قرح یعنی جراحات روز اُحد فقد مس القوم قرح مثلہ یعنی زخمہاے روز بدر وتلک الایام نداولھا بین الناس یعنی اُنکے لیے غلبہ وظفر ہی تو تمھارے لیے بھی ہی اور نیکوئی عاقبت خاص تمھارے لیے مقرر ہی ولیعلم اللہ الذین امنوا یعنی قتال کرنے والون کو ہمراہ اپنے نبی کے ویتخذ منکم شھداء یعنی جو کوئی قتل ہوا روز اُحد ولیمحص اللہ الذین امنوا یعنی آزمائیوے اُن لوگون کو جنھون نے قتال وجہاد کیا اور ثابت قدم رہے ویمحق الکافرین یعنے مشرکین ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم یعنی کہ کون شہید ہوا اُحد مین یا مبتلاے بلا ہوا اُسمین ویعلم الصابرین یعنے کس نے صبر کیا ہی اُس روز ولقد کنتم تمنون الموت من قبل

جسوقت مشرکین نے ہر طرف سے اُنپر ہجوم کیا اور اُنکے سرون پر پہونچ گئے بلندی جبل سے پس اُسوقت غم اول بھول گئے اور بعضون نے کہا ہر کہ غماً بغم بلا پر بلا آزمایش پر آزمایش ہر لکیلا تحزنوا علی مافاتکم یعنی تاکہ یاد نکرو جو کچھ فوت ہوا تمھارا اُنکے مال کے تاراج کرنے سے اور زیادہ کرو جو کچھ کہ پہونچا تمکو قتل و مجروح ہونے سے تم مین ثم انزل علیکم من بعد الغم امنۃ نعاساً الی قولہ ماقتلنا ههنا زبیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مین نے اس قول کو معتب بن قشیر سے بواسطہ سُنا کیونکہ مجھپر اُسوقت نیند کا غلبہ تھا اور مین کالح یعنی سخت نیند مین تھا مین نے خود اُنکی زبانی نہین سُنا کہ وہ یہ کلام کرتا ہو حالانکہ اس بات پر لوگ مجتمع ہین کہ معتب صاحب اس قول کا ہر یعنی لو کان لنا من الامر شئی ماقتلنا ههنا قال اللہ عزوجل لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیهم القتل الی مضاجعهم یعنی اُنکو کچھ چارہ نہتھا اس بات سے کہ وہ خود چلے جاتے طرف اپنے مضاجع و مقاتل کے ولیبتلی اللہ ما فی صدورکم ولیمحص ما فی قلوبکم یعنی تاکہ خدا تمھارے کینون کو اور تمھاری کھوٹی باتون کو تمھارے دلون سے نکالے واللہ علیم بذات الصدور یعنی جو لوگ دل مین پوشیدہ رکھتے ہین نصح یا غش یعنے کھری یا کھوٹی باتون کو ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان انما استزلهم الشیطان ببعض ماکسبوا مراد ان لوگون سے ہر جو روز اُحد مفرور ہوے تھے یعنی جو کچھ اُنکو مصیبت پہونچی تو انکے بعض گناہون کے سبب تھا ولقد عفا اللہ عنهم یعنی اُنکے فرار سے یا ایها الذین اٰمنوا لاتکونوا کالذین کفروا وقالوا لاخوانهم الی قولہ ما ماتوا وما قتلوا راوی نے کہا یہ آیت نازل ہوئی بمقدمہ ابن ابی کے پس حقتعالی فرماتا ہر مومنین سے کہ تم لوگ ایسا کلام نہ کرو اور نہ کہو جو ابن اُبیّ نے کہا اور وہی وہ ہر جو حقتعالی نے فرمایا کالذین کفروا یعنے نہ ہو جاؤ مثل کفر کرنے والون کے لیجعل اللہ ذلک حسرۃ فی قلوبهم ولئن قتلتم فی سبیل اللہ او متم الی آخر الآیہ یعنے جو کوئی قتل بسیف ہو یا مر جاوے دشمن کے مقابلے مین یا مرابطہ مورچال مین تو یہ بہتر ہر اُس سے کہ جمع کیا جاوے مال دنیا سے لالی اللہ تحشرون یعنے روز قیامت تم سب خدا کی طرف پھیرے جاؤگے فبما رحمۃ من اللہ لنت لهم یعنے رحمت خدا سے تو اُن کے لیے نرم دل ہر لانفضوا من حولک یعنی وہ اصحاب جو بھاگ گئے تھے اُحد مین فاعف عنهم واستغفر لهم وشاورهم فی الامر حق تعالی نے حکم کیا اپنے نبی کو کہ اصحاب سے مشورہ کرین مگر خاص دربارہ حرب فقط چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے کسی امر مین مشاورۃ نہین کرتے تھے مگر بمقدمہ حرب فاذا عزمت ای جب لوگون کو توجمع کرے فتوکل علی اللہ وماکان لنبی ان یغل ومن یغلل یأت بما غل یوم القیمۃ راوی نے

یہود و منافقین کروگے جس بات مین کہ وہ تمکو مخذول کرتے ہین تو پھر وہ تمکو پیچھے پاؤن
پھیر دینگے اور تم پھر جاؤگے نقصان اٹھاتے ہوئے بل اللہ مولاکم مراد ہی مومنین سے کہ حقتعالی تمکو دوست رکھتا ہی
سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب یعنی فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فتح ہوئی ہمارے رعب سے
ایک مہینے کی راہ سامنے اور ایک مہینے کی راہ پیچھے ولقد صدقکم اللہ وعدہ اذ تحسونھم باذنہ حس یعنی قتل
ہی یعنی وہ ایسا خدا ہی جسنے تمکو خبر دی کہ اگر تم صبر و استقامت کروگے تو پروردگار تمھارا مدد کریگا تمھاری پانچہزار
فرشتون سے حتی اذا فشلتم وتنازعتم فی الامر یعنی سستی و بزدلی کی تمنے دشمن سے اور باہم تنازع کی
تمنے مراد اس سے اختلاف کرنا تیراندازون کا ہی اُس مقام مین جہان اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ٹھہرایا تھا اور نافرمانی کرنا اُن کا قیام سے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکو پہلے سے مامور کرچکے
تھے کہ اُس مقام سے تجاوز نہ کرنا اور اپنے موضع قیام سے جدا نہونا اگرچہ تم دیکھنا کہ ہم قتل ہوتے ہین
تب بھی تم ہماری مدد کو نہ آنا اور اگر تم دیکھنا کہ ہم تاراج اموال غنیمت کرتے ہین تب بھی تم ہمارے شریک
نہونا من بعد ما اریکم ما تحبون یعنی ہزیمت مشرکین وحالانکہ تم خود اُلٹے پھرے بھاگتے ہوئے منکم من
یرید الدنیا یعنے لشکر مشرکین مین جو کچھ مال غنیمت سے تھا ومنکم من یرید الآخرۃ یعنی وہ لوگ جو منجملہ
تیراندازون کے ثابت قدم رہے اور نہین جدا ہوئے وہ لوگ عبد اللہ بن جبیر اپنے افسر سے اور نہ
اُن لوگون سے جو عبد اللہ کے ساتھ ثابت قدم رہے تھے اور کہا ابن مسعود نے کہ جب سے مین نے اس آیت
کو سنا تب سے مین نے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے کسی کو ایسا نہین دیکھا کہ
ارادہ دنیا کا رکھتا ہو ثم صرفکم عنھم یعنی اُسوقت کہ تمکو اُنپر غلبہ تھا لیبتلیکم تا کہ رجوع کرین مشرکین یعنی دوسری
بار پس قتل کرین اُن کو جو قتل ہوئے تم مین سے اور مجروح کرین جو زخمی ہوئے تم مین سے ولقد عفا عنکم یعنی
عفو کیا خدا نے اُن سے جو اُس روز تم مین سے فرار ہوگئے تھے اور عفو کیا اُس شخص سے بھی جس نے ارادہ
تھا تاراج غنیمت سے پس خدا نے ان سب باتون کو اُنسے عفو کیا اذ تصعدون یعنے جب جبل پر بھاگے جاتے
تھے ولا تلوون علی احد والرسول یدعوکم فی اخراکم یعنی وہ لوگ چلے جاتے تھے بھاگے ہوئے اور چڑھے
جاتے تھے کوہ پر اور رسول اُنکو پکارتا تھا کہ ای گروہ مسلمین مین رسولخدا ہون میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ پر کوئی
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف مائل نہوتا تھا پس اس بات کو بھی خدا نے تمسے عفو کیا فاثابکم غما بغم لیکن
اول تو زخم ہوتا تھا اور دوسرا غم وہ تھا جب سنا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہوگئے چنانچہ
اس غم آخر نے اُس غم اول زخمی ہونے اور قتل ہونے کو بھلا دیا تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ غم اول
وہ تھا جب بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ گئے تھے اور غم دوسرا

کھانے اور پینے کی چیزون سے خوشبو باقی ہین اور خوبیان اپنی جا رنگا... کی دیکھتی ہین تو کہتی ہین کاش بھائی ہمارے اُن چیزون کو جانتے جنسے خدانے ہمکو کرم کیا ہی اور جن نعمتون مین کہ ہم ہین تا کہ جہاد سے کنارہ نہ کرتے اور وقت حرب کے بازرہتے تب فرمایا حق تعالی نے کہ پیغام تمھارا انکو پہونچاتا ہون پس نازل کیا حق تعالے نے ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا الآیہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمکو حدیث پہونچی ہی کہ شہیدون کا مقام لب نہر جنت پر سبز گنبدون مین ہی صبح وشام اُن کا رزق مہیا ہوتا ہی اور اس آیہ کی تفسیر مین ابن مسعود کہتے تھے کہ ارواح شہدا کی پیش خدا مانند طیور سبز کے ہین کہ انکے بسیرون کے لیے قندیلین عرش مین لٹکتی ہین اور عیش وسیر کرتے پھرتے ہین جس جنت مین چاہتے ہین اور پروردگار تمھارا اُنپر نگاہ کرتا ہی اور اُنکو اطلاع دیتا ہی کہ اُنسے کہتا ہی آیا کسی چیز کی تم خواہش رکھتے ہو تا مین تمھارے لیے اُسکو زیادہ کردون تو وہ کہتے ہین ای پروردگار ہمارے کیا ہم جنت مین عیش وآرام نہین کرتے پھرتے ہین جہان چاہتے ہین پھر دوبارہ اُنپر اطلاع کرتا ہی اور کہتا ہی کہ کس چیز کی تم خواہش کرتے ہو تا اُسکو مین تمھارے لیے مہیا کرون تب وہ کہتے ہین ای رب ہمارے اعادہ کر ہماری روحون کو ہمارے بدنون مین کہ ہم پھر قتل کیے جاوین تیری راہ مین اور کہا ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے دربیان قولہ تعالے الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابھم القرح اسے آخر الآیہ کہ وہ لوگ ہین جنھون نے غزوہ کیا مثل سختی شیرون کے اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھے خبر دی عبد الحمید بن جعفر نے اُنھون نے اپنے باپ سے سُنکر کہا کہ ماہ محرم مین شب یکشنبہ کو ناگاہ عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی دروازۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضر ہوے اور بلال بھی اُسی در دولت پر بیٹھے تھے اور اذان دے چکے تھے منتظر برآمد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے یہانتک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے تب مزنی حضرت کی طرف دوڑے اور عرض کی یا رسول اللہ مین اپنے اہل سے چلا جب ملل مین آیا تو ناگاہ وہان قریش اُترے ہوے تھے مین نے اپنے دل مین کہا کہ مین اُن لوگون مین داخل ہون اور اُن کے اخبار سُنون چنانچہ مین اُنکے پاس جا بیٹھا پس مین نے ابوسفیان اور اُسکے اصحاب سے سُنا وہ کہتے تھے کہ ہم نے کچھ نہین کیا کہ تم لوگ اُس قوم کی سختیون کو پہونچے اور اُن کے لوہے کی تیزی اُٹھائی بس چاہیے کہ پھر چلو تا کہ جو لوگ باقی رہ گئے ہین ہم انکا استیصال کرین اور صفوان اس بات سے اُنکو منع کرتا تھا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو بلایا اور اُن دونون سے جو کچھ مزنی نے کہا تھا ذکر کیا تب اُن دونون نے کہا طلب دتلاش کیجیے دشمنون کو ... پس حضرت نے اس

تعداد ... ہمراہیان ... نسبت ان ... چیزون کے ... جو راہ خدا ... مین نصیب ہوئین ... سورۂ ... ۵۲ جن لوگون نے قبول ارکیا اور ... خدا اور رسول کے باوجودیکہ ان کو صدمات زخم پہونچے تھے

کہا یہ آیت نازل ہوئی تھی روز بدر جب کہ لوگ غنیمت مین ایک چادر سُرخ لائے تھے کہ وہ گم ہوگئی تھی (چنانچہ
منافقین نے کہا کہ ہم نہین دیکھتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیعنی ایسا کہ نہین سکتے) مگر حضرت نے اُس کو لیا
ہو گا تب یہ آیت نازل ہوئی افمن اتبع رضوان اللہ کمن باء بسخط من اللہ یعنی جو شخص خدا پر ایمان لاوے
کیا وہ مثل اُس شخص کے ہے جو خدا کے ساتھ کفر کرتا ہو ھم درجات عند اللہ یعنے فضیلتین ہین درمیان
اُن کے نزدیک حق تعالے کے لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولاً من انفسھم یعنے محمد صلے
اللہ علیہ وسلم یتلو علیھم ایاتہ یعنی القرآن ویزکیھم ویعلمھم الکتاب یعنی القرآن والحکمۃ قول درست
وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین وقولہ عزوجل اولما اصابتکم مصیبۃ قد اصبتم مثلیھا
الی آخر الآیۃ یہ وہ مصیبت ہے جو پہونچی اُن کو روز اُحد کہ قتل ہوئے مسلمین مین سے ستر آدمی مع اُن لوگون
کے جو زخمی ہوئے قلتم انی ھذا قل ھو من عند انفسکم یعنے بسبب کرنے تمھارے نافرمانی رسول
کی مراد نافرمانون سے رماۃ ہین ای تیر انداز وقولہ تعالے قد اصبتم مثلیھا یعنے قتل کیا مسلمین نے
روز بدر ستر آدمی اور اسیر کیا ستر نفر کو وما اصابکم یوم التقی الجمعان یعنی روز اُحد فباذن اللہ ولیعلم
المومنین ولیعلم الذین نافقوا یعنی تاکہ معلوم کرے خدا بہ علم ظہوری اُن لوگون کو جنکو آزمایا کہ اُنھون نے قتل کیا اور
قتل ہوئے اور معلوم کرے منافقون کو وقیل لھم تعالوا قاتلوا فی سبیل اللہ اوادفعوا قالوا لو نعلم قتالا
لاتبعناکم یہ قول ابن اُبَی ہے وقولہ اوادفعوا یعنے زیادہ کرو جمعیت کو اور بعضون نے کہا ہے یعنی دعا
مانگو ابن ابی نے روز اُحد کہا اگر ہم جانتے کہ قتال ہوگی تو ہم تمھاری تبعیت کرتے یعنی وہ کہتا تھا کہ نوبت
قتال کی نہ آویگی بعد از ان حق تعالے نے فرمایا ھم للکفر یومئذ اقرب منھم للایمان نازل ہوئی
یہ آیت بمقدمہ ابن ابی بقولہ تعالی الذین قالوا لاخوانھم وقعدوا لو اطاعونا ما قتلوا یہ مقولہ ابن ابی ہے قل
فادرءوا عن انفسکم الموت ان کنتم صادقین نازل ہوئی یہ آیت بمقدمہ ابن ابی ولاتحسبن الذین
قتلوا فی سبیل اللہ امواتا الی قولہ ان اللہ لایضیع اجر المومنین کہا ابن عباس نے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب بھائی تمھارے شہید ہوئے اُحد مین تو ارواحین اُن کی
شکمہاے طیور سبز مین داخل کی گئین کہ وہ جنت کی نہرون پر وارد ہوتی ہین اور اُس کے میوون
کو کھاتی ہین اور سونے کی قندیلون مین زیر سایہ عرش کے بسیرا کرتی ہین اور جس وقت اپنے

دونون ہنسلیون مین وُسنا ہوگا اور لے گا مین تیراول چون لقد سمع اللہ قول الذین قالوا ان اللہ فقیر ونحن اغنیاء
راوی نے کہا جب نازل ہوئی یہ آیت من ذاالذی یقرض اللہ قرضا حسنا فخاص یہودی نے کہا خدا فقیر ہے
اور ہم غنی ہین کہ وہ ہمسے قرضہ مانگتا ہے وقتلہم الانبیاء بغیر حق و قولہ تعالی ذوقوا عذاب الحریق ذلک بما قدمت
ایدیکم تمھارے کفر سے اور باعث تمھارے قتل کرنے کے انبیا کو الذین قالوا ان اللہ عہد الینا الا نؤمن
لرسول حتی یاتینا بقربان تاکلہ النار یہ وہ آیت ہے جسکو یہود نے پڑھی ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب
من قبلکم یعنی یہود سے ومن الذین اشرکوا یعنی عرب والے اذی کثیرا الی اخر الآیہ راوی نے کہا نازل
ہوئی یہ آیت بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قبل مامور ہونے ساتھ جہاد کے واذ اخذ اللہ میثاق الذین
اوتوا الکتاب لتبیننہ الی قولہ ولہم عذاب الیم کہا لیا گیا علماے یہود سے عہد اس بات کا کہ کتمان صفت حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکرین پس اُس عہد کو اُنھون نے اپنے پس پشت ڈالا اور اُسکو اُنھون نے وسیلہ اپنی روزی
کا کیا اور صفت بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بدل ڈالا و قولہ تعالی لا یحسبن الذین یفرحون بما اتوا ویحبون ان یحمدوا
بما لم یفعلوا راوی نے کہا یہ آیت نازل ہوئی دربارہ مردم منافقین چنانچہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب
بارادۂ جہاد نکلتے تھے تو وہ منافق کہتے تھے کہ جب آپ جہاد کرینگے توہم بھی آپ کے ہمراہ چلینگے پھر جب حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ کرتے تھے تو وہ لوگ ساتھ نہین دیتے تھے اور بعضون نے کہا وہ لوگ یہود تھے الذین یذکرون
اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم کہا راوی نے کہ نماز پڑھتے تھے کھڑے ہوکر اور بیٹھکر اور اپنے پہلوون پر لیٹے
کروٹ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا راوی نے کہا وہ منادی قرآن ہے کیونکہ
نہین ہے ایسا کہ کل مردم نے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہو و قولہ تعالی فالذین ھاجروا واخرجوا من
دیارھم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا یعنی مہاجرین جو مکے سے نکل آئے تھے وان من اھل الکتاب
لمن یومن باللہ وما انزل الیکم وما انزل الیہم یعنی عبد اللہ بن سلام یاایھا الذین امنوا اصبروا وصابروا
ورابطوا راوی نے کہا عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین رباط سواے نماز بعد نماز کے نہ تھا یعنی
بدل جہد مردم سواے ربط دینے کے ایک نماز کو دوسری نماز سے نہ تھا اور بیان کیا جابر بن عبد اللہ
نے کہ جب سعد بن ربیع احد مین شہید ہوے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کی طرف پھرے
بعد ازان حمراء الاسد کی جانب تشریف فرما ہوے اور برادر سعد بن ربیع نے آنکر میراث سعد کی لی اور سعد

مشورہ کو مسلم کیا تو لوگ پھر جمع ہونے لگے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال کو حکم کیا کہ وہ
لوگون مین ندا دیوے اور لوگون کو حکم کرے کہ دشمن کو طلب و تلاش کرین راویون نے کہا کہ روز
یکشنبہ صبح کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ مین امر بطلب دشمن کیا پس لوگ نکلے و حالانکہ
وہ زخمی تھے و در بیان قولہ تعالیٰ الذین قال لہم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم الی قولہ واتبعوا
رضوان اللہ وچونکہ ابوسفیان نے روز احد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے وعدے کو وفا نہین
کیا تب اُس نے نعیم بن مسعود الاشجعی کو مدینے کی طرف روانہ کیا تاکہ مسلمین کو مشغول و مصروف کرے
موعود بدر پر آنے سے اور یہ شرط کی کہ اگر اُن لوگون کو عزم خروج سے طرف موعود بدر کے باز رکھے تو
اُس کے لیے دس ناقے جائزہ مین دیوے اور کہے اس طرح بیان کرے کہ قریش نے جماعت کثیر
جمع کی ہے اور تمھارے گھرون پر آتے ہین اگر تم اُنکی طرف خروج کروگے تو وہ تم کو قتل کرینگے پس قریب
تھی یہ بات کہ وہ مسلمین کو یا اُنہین سے چند آدمیون کو مشغول و مصروف کرے یہانتک کہ یہ خبر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو فرمایا قسم ہے اُس خدا کی جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے اگر کوئی میرے
ہمراہ نہ نکلے گا تو مین تن تنہا خروج کرونگا پس یہ ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سُنکر مسلمانون کی
آنکھین کھل گئین یعنے اُن کو بصیرت حاصل ہوئی تب وہ بطریق تجارت کے نکلے اور بدر مین موسم
تھا فانقلبوا بنعمۃ من اللہ وفضل یعنے تجارت مین بہت سا نفع اُٹھایا لم یمسسھم سوء کہ نوبت قتال
کی نہ پہونچی اور بدر مین آٹھ روز مقام کیا پھر وہان سے پھر آئے انما ذلکم الشیطان یخوف اولیاءہ
فلا تخافوھم وخافون یعنے شیطان خوف مین ڈالتا ہے تمکو اپنا دوستدار بنا کر یا اُس کو ڈراتا ہے جو کوئی
اُسکی اطاعت کرتا ہے پس نہ ڈرو تم اُس سے بلکہ مجھسے ڈرو ولا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر انھم لن یضروا اللہ
شیئا ان الذین اشتروا الکفر بالایمان یعنے محبوب رکھتے ہین کفر کو ایمان پر ولا تحسبن الذین کفروا
انما نملی لھم خیر لانفسھم یعنی جس قدر کہ اُنکے بدنون کو صحت و تندرستی دیجاتی ہے اور اُنکو رزق ملتا ہے او
اُنکو غلبہ و ظفر دکھایا جاتا ہے اُسکے اعدا پر تو یہ سب اُنکے لیے سامان مہلت ہے تاکہ موجب مزید اُنکے کفر کا ہو ما
کان اللہ لیذر المومنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب
اس سے مراد ہے مبتلا ہونا مصائب ہونا اہل اُحد کا ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء یعنی مقرب کرتا
جسکو چاہتا ہے اپنے رسولون مین سے و در بیان قولہ تعالی ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتاھم اللہ
من فضلہ ھو خیرا لھم الی قولہ یوم القیامۃ راوی نے کہا جس مال کا حق ادا نہین کیا گیا یعنی
زکوۃ وغیرہ نہین دی گئی وہ قیامت مین اژدہا بنکر ... اور صاحب مال کی گردن مین لپٹا ...

کہ ہم لوگ سیر و آسودہ ہو گئے اور ہم نے نہیں دیکھا [illegible] جیسے پہلے تھا ہو بعد ازان حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اس طعام کو اٹھا لیجاؤ تب اسکو اٹھا لے گئے بعد ازان ایک طبق رطب تازہ توڑا ہوا ایک دیر کا ہمارے سامنے آیا تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا بسم اللہ نوش کرو جابرؓ نے کہا پھر ہم کھانے لگے یہان تک کہ سیر آسودہ ہو گئے اور بیشک مین نے دیکھا کہ جس طرح وہ طبق آیا تھا پڑا ہوا اور وقت نماز ظہر آیا پس حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی اور پانی کو ہاتھ نہین لگایا بعد ازان اپنی مجلس یعنی اپنے مقام نشست پر پھر آ بیٹھے اور باتین کرنے لگے بعد ازان وقت نماز عصر آیا اسوقت بقیہ طعام حاضر کیا گیا کہ اس سے سب سیر و آسودہ ہوے تب حضرت اٹھے اور نماز عصر ہم کو پڑھائی اور پانی کو ہاتھ نہ لگایا یعنی اسوقت تک آیہ وضو نازل نہ ہوئی تھی بعد ازان زوجہ سعد بن ربیع اٹھ کر سامنے آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ سعد بن ربیع احد مین شہید ہوا اور جو کچھ اسکا متروکہ تھا اسکا بھائی آکر وہ سب لے گیا اور حال یہ ہی کہ سعد اپنی دو بیٹیان چھوڑ گیا ہی ان دونون کے پاس کچھ مال نہین ہی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم عورتین بیاہی نہین جاتی ہین مگر مال پر تب فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ای پروردگار پیچھے سعد کے اس کے ترکہ مین احسان اور نیک معاملہ کر اور فرمایا کہ اس مقدمہ مین مجھپر ابھی کچھ حکم نازل نہین ہوا جب مین یہانسے مدینہ کو پھرون تو وہان میرے پاس تو پھر آئیو پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے دولت سرا کو تشریف لائے اور دروازہ پر جلوس فرمایا اور ہم لوگ بھی انکے پاس بیٹھے چنانچہ یکبیک حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سختی وجہد مثل شدت غلیان طاری ہوئی ہم لوگون نے جانا کہ حضرت پر ہنگام نزول وحی کا ہی بعد ازان حضرت اس سے فارغ ہوے اور عرق جبین انور سے مثل موتیون کے ٹپکتے تھے پس فرمایا زوجہ سعد کو میرے پاس حاضر کرو جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابو مسعود عقبہ بن عمرو گئے اور زوجہ سعد کو بلا لائے جابرؓ نے کہا کہ وہ عورت ہوشیار و تیز طبع تھی پس حضرت نے فرمایا تیری لڑکیون کا چچا کہان ہی اسنے کہا یا رسول اللہ وہ اپنے گھر مین ہوگا فرمایا اس کو میرے پاس بلا لا بعد ازان فرمایا تو بیٹھ اور ایک شخص کو بھیجا کہ دوڑتا [illegible] اور وہ درمیان قبیلہ بلحرث بن الخزرج کے تھا پس وہ آیا اور خستہ و ماندہ [illegible] علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے مال متروکہ مین سے دو ثلث [illegible] اپنی بھتیجیون کے حوالہ کر یہ سنکر زن سعد نے پکار کر تکبیر کی کہ سب [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اور ثمن اس متروکہ کا

کی دو بیٹیان اور بی بی اُنکی حاملہ تھی اور حال مسلمین کا یہ تھا کہ میراث لیتے تھے اُس دستور پر جو جاہلیت مین
مقرر تھا یہان تک کہ شہید ہوے سعد بن ربیع پھر جب اُن لڑکیون کا چچا وہ سارا مال لے گیا اور اُسوقت
تک فرائض نازل نہوئی تھی اور زوجہ سعد کی زن ہوشیار تھی اُسنے طعام ضیافت گوشت و روٹی تیار کر کے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طلب کیا اور وہ اُن روزون اسواف مین تھی پس ہم لوگ خدمت
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین صبح سے حاضر ہوے اور اُسی عرصہ مین کہ ہم لوگ حضرت کے پاس بیٹھے
اور ذکر معرکہ اُحد کا کر رہے تھے کہ کون کون شہید ہو مسلمین مین سے اور ذکر سعد بن ربیع کا بھی ہوتا تھا آنکہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُٹھو ہمارے ساتھ چلو پس ہم ساتھ چلے اور ہم لوگ بیس آدمی تھے
پھر جب کہ ہم اسواف مین پہونچے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہم لوگ بھی اُن کے ہمراہ پاس
زوجہ سعد کے داخل ہوے تو ہمنے دیکھا کہ اُس نے مابین دو درخت خرما کے پانی کا چھڑکاؤ کیا ہو اور چٹائی
خرمے کی وہان ڈال دی تھی جابر بن عبداللہ نے کہا واللہ مسند و فرش پورانہ تھا کہ ہم لوگ بیٹھتے اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد بن ربیع کی باتین کرتے تھے اور اُن پر رحمت بھیجتے تھے مین نے
اُس روز دیکھا کہ نیزون کی انی اُس کے بدن سے پار ہوگئین یہان تک کہ وہ شہید ہوا پھر اُس حال کو
عورتون نے سُنا تو سب رونے لگین اور حضرت کی آنکھون سے آنسو ٹپکنے لگے اور اُن عورتون کو رونے
سے کچھ منع نہین کیا جابرؓ نے کہا کہ اُس عالم مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُسوقت
ایک شخص اہل جنت سے تمکو سامنے نظر آویگا جابرؓ نے کہا ہم لوگ دیکھنے لگے کہ کون شخص ہمارے سامنے سے
آتا ہو کہ ناگاہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سامنے سے نظر آئے تب ہم لوگون نے بڑھکر اُنکو خوشخبری دی کہ تمھارے
حق مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا فرمایا ہی بعد ازان ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قوم پر سلام
کیا لوگون نے جواب سلام دیا پھر وہ بیٹھ گئے بعد ازان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص
اہل جنت مین سے تمھارے سامنے سے آویگا پھر ہمنے لوگون کے درمیان شگاف سے دیکھنا شروع کیا
کہ اب کون آتا ہو کہ ناگاہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سامنے سے دکھائی دیے تب ہم لوگ اُٹھے
اور جو کچھ اُنکے حق مین حضرت نے فرمایا تھا اُس سے اُنکو مژدہ دیا پھر وہ آئے اور بعد سلام کے بیٹھ گئے
بعد ازان حضرت نے پھر فرمایا کہ ایک شخص اہل جنت مین سے تمھارے سامنے سے نمودار ہووے پھر
ہم لوگ اُٹھے اور بڑھ کے اُن کو بشارت جنت کی دی پس وہ بھی آئے اور بعد سلام کے [illegible]
آیا جابرؓ نے کہا اُسقدر کھانا آیا کہ بقدر کھانے ایک آدمی یا دو آدمی کے تھا چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے اُس طعام مین اپنا ہاتھ رکھا [illegible] یہان تک

روعن سر کو جو ترک کیا تھا تو اب پھر استعمال مین لاوین اور معویۃ بن المغیرہ بن ابی العاص جو کہ عثمان [illegible]
اٹھا کر بھاگا کہتا تہا اپنے سامنے سر اٹھائے چلا گیا اور قریب مدینہ رات کو سو رہا جب صبح ہوئی تو مدینہ مین داخل
ہوا اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مکان پر آیا اور دق باب کیا تب زوجۂ عثمان رضی اللہ تعالے
عنہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا عثمان رضی اللہ عنہ یہان نہین ہین
وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہین اُس نے کہا اُن کے پاس کسی کو بھیجکر طلب کرو اسلیے کہ
میرے پاس اُن کی امانت زر قیمت ایک اونٹ کی ہے کہ مین نے اُس کی جانب سے اول سال مین بیچا تھا
اب مین اُس کی قیمت لایا ہون اور نہین تو مین چلا جاتا راوی نے کہا پس اُم کلثوم رضی اللہ عنہا نے
آدمی بھیجا عثمان رضی کو بلوایا جب وہ آئے تو اُس کو دیکھ کر بولے وائے تجھپر تو نے مجھے بھی ہلاک کیا اور اپنی
جان کو بھی ہلاکت مین ڈالا تو یہان کیون آیا اُس نے کہا اے فرزند عم اے بھائی میرے تجھ سے زیادہ تر
کوئی میرا قریب نہین ہے اور نہ زیادہ تر تجھ سے کوئی احق ولائق ہے پس عثمان رضی اللہ عنہ نے اُسکو اپنے
گھر کے اندر ایک گوشہ مین داخل کیا بعد ازان وہ خود خدمت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے حاضر ہوے اور ارادہ کیا کہ اُس کے لیے امان حاصل کرین وحالانکہ قبل آنے عثمان رضی اللہ تعالے
عنہ کے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما چکے تھے کہ تحقیق معویہ مدینہ کو چلا گیا ہے اُس کو
تلاش وگرفتار کرو چنانچہ لوگ اُس کو تلاش کر چکے تھے وہ ہاتھ نہ آیا تھا اور بعضون نے کہا تھا کہ
اُس کو عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کے گھر مین تلاش کرو جب وہ لوگ اُنکے مکان مین آئے اور اُم کلثوم
رضی اللہ عنہا سے استفسار کیا تو اُنھون نے اُسکی طرف اشارہ کیا تب اُن لوگون نے اُسکو زیر حصیر سے
باہر نکالا اور پکڑے گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین حاضر کیا اُسوقت عثمان رضی اللہ
عنہ بھی پاس بیٹھے تھے جب عثمان رضی اللہ عنہ نے اُسکو دیکھا کہ وہ گرفتار ہو آیا تو کہا قسم ہے اُس خدا
کی جس نے آپ کو بحق مبعوث کیا مین اس وقت نہین آیا تھا مگر اس لیے کہ آپ سے سوال کرون اس بات
کا کہ اگر آپ اُسکو امان دیوین تو اُس کو میرے لیے ہبہ کیجیے اور بخش دیجیے یارسول اللہ پس حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کو عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے ہبہ کر دیا اور اُس کو امان دی اور
اُس کو تین دن کی مہلت دی (یعنے تا اس مدت مین دور چلا جاوے) اور فرمایا اگر بعد اس مدت
سہ روزہ کے پھر ہاتھ آوے تو قتل کیا جاوے راوی نے کہا کہ عثمان رضی اللہ تعالے عنہ وہان سے
نکلے اور [illegible] کے [illegible] کر دیا بعد ازان اُس سے کہا کہ اب
تو [illegible] کے طرف [illegible]

اپنے بھائی کی زوجہ کو وے اور باقی جو تیرے پاس رہ جاوے اسکو تو لے اور اُس روز تک بچہ وارث نہین ہوتا تھا اور جب کہ عمر رضی اللہ عنہ متولی خلافت ہوے اور اُس ام سعد بنت سعد کو جو حمل مین تھی زید اپنے عقد نکاح مین اُسوقت لا چکے تھے تب زید نے اپنی زوجہ سے کہا اگر تجکو حاجت ہو تو اپنے باپ کے میراث مین کلام کر کیونکہ امیر المومنین نے بچہ شکم کو اب وارث کیا ہی اور تو روز شہادت اپنے باپ سعد کے حمل مین تھی اُسنے کہا مجھے اپنے بھائی سے اب کچھ مطالبہ نہین ہی اور جب اُحد مین مشرکین شکست پاکر بھاگے تھے تو اول جو شخص اُحد سے خبر فرار مشرکین کی لیچلا تھا وہ عبد اللہ بن امیہ بن المغیرہ تھا کہ اُسنے مکے مین جانا ناپسند کیا اور طائف مین گیا اور خبر دی کہ اصحاب محمدؐ ظفر یاب ہوے اور ہم لوگون نے شکست پائی اور اپنے والون مین اول مین تمھارے پاس آیا ہون راوی نے کہا کہ اور یہ ذکر ہی اُس وقت کا جب ہزیمت اولے مین مشرکین کو ہزیمت ہوئی تھی و بعد ازان کہ مشرکین جب بطریق تراجع کے پھر پڑے اور پہونچے جس امر کو پہونچے پس اُسوقت اول جس شخص نے حال قتل اصحاب محمد اور ظفر قریش سے قریش مکہ وغیرہ کو خبر دی وہ وحشی غلام تھا اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی موسی بن شیبہ نے قطر بن وہب النبیؐ سے اُنھون نے کہا جب وحشی پاس اہل مکہ کے خبر مصائب اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے خبر قتل وجرح وہزیمت اُن کی لایا اور وہ اپنے ناقہ پر چار روز کے اندر آیا جب مکے مین پہونچا تو وہ ایک ایسے ثنیہ یعنے ٹیلے پر چڑھ گیا جو کوہ حجون پر مشرف تھا اور وہ قریب مکہ واقع ہی تب اُسنے باواز بلند ندا دی یا معشر قریش یا معشر قریش چند بار یہان تک کہ لوگ اُس کے پاس جمع ہوگئے مگر وہ سب خائف تھے کہ کوئی بدخبری نہ لایا ہو پس جب وحشی اُنکے اجتماع پر راضی ہوا تو کہنے لگا تم سب باہم خوش ہو کہ ہمنے اصحاب محمدؐ کو قتل کیا اور ایسے طور کا قتل کرنا کہ مثل اس کے کسی لشکر مین کبھی قتل نہین کیا گیا اور محمد کو ہمنے مجروح کیا اور اُن کو مجروح چھوڑ آتے ہین اور بڑے سردار لشکر حمزہ کو قتل کیا ہی بعد ازان لوگ ہر طرف متفرق ہوے اور قتل اصحاب محمدؐ پر شماتت اور بایکدیگر اظہار سرور کرتے چلے جاتے تھے اُس وقت جبیر بن مطعم نے وحشی سے خلوت کی اور پوچھا کہ دیکھ تو کیا کہتا ہی وحشی نے کہا واللہ مین نے سچ کہا ہی جبیر نے کہا تو نے حمزہ کو سچ قتل کیا ہی اُسنے کہا واللہ مین نے اُسکے پیٹ مین برچھیان مارین کہ اُس کی دونون رانون سے نکل آئین جب لوگون نے اُس کو آواز دی اُسنے کچھ جواب نہ دیا تب مین نے اُسکا کلیجہ نکالا اور مین اُسکے تئین تیرے پاس لایا ہون تاکہ تو اُس کلیجہ کو دیکھے ابن جبیر نے کہا تو نے ہماری لڑکیون اور عورتون کے حزن اور غم کو دور کیا اور اُن لوگون کے مارے جانے سے ہمنے اپنی جانون کو تقویت دی لیس اُس [illegible] عورتون کو حکم کیا کہ خوشبو دار

شریک ہوئے اور اسی طرح ابوقتادہ اہل حرباکے پاس گئے اور اسوقت وہ لوگ اپنے زخمون کی دواکر رہے تھے تب ابوقتادہ نے کہا منادی رسول اللہ کا آیا ہے تمکو امر بطلب دشمن کرتا ہے وہ لوگ بھی یہ سنکر برجستہ اپنے ہتھیارون کو اٹھا سنوار اپنے زخمون کی دوا کے واسطے مائل بتوقف نہوے چنانچہ بنی سلمہ مین سے چالیس مجروحون نے خروج کیا از انجملہ طفیل بن النعمان کے بدن پر تیرہ زخم تھے اور خراش بن صمہ کے جسم پر دس زخم تھے اور کعب بن مالک کے تن پر کچھ اوپر دس زخم تھے اور قطبہ بن عامر بن حدید کے بدن مین نو زخم تھے یہانتک کہ یہ سب لاحق ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب بیر ابی عقبہ کے سرراہ ثنیہ پر جو اُن روزون وہی پہلی راہ تھی اور یہ سب مردان راہ خدا مسلح تھے اور صف بستہ پیش رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوے پھر جب حضرت نے اُن لوگون کی طرف نگاہ کی اور اُن لوگون کے زخم کاری اور بڑے بڑے تھے تو حضرت نے فرمایا اللھم ارحم بنی سلمۃ اے پروردگار بنی سلمہ پر رحم کر اور **واقدی** نے کہا کہ مجھے **حدیث** بیان کی علبتہ بن جبیرہ نے اپنی قوم کے بہت لوگون سے سنکر ان سب نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل و رافع بن سہل بن عبد الاشہل جب یہ دونون احد سے پھرے ہین اور ان دونون کو زخم بہت لگے تھے خصوص عبداللہ زیادہ تر زخمی تھے پس جب صبح ہوئی تو اُنکے قوم کے پاس سعد بن معاذ آئے اور اُنکو خبر دی کہ ہر آئینہ رسولخدا انکو حکم بہ طلب دشمن کرتا ہے تب ایک نے اُن دونون مین سے اپنے صاحب سے کہا اگر ہم ہمراہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ترک غزوہ کرین یعنی جہاد نکرین تو نقصان عظیم ہے واللہ ہمارے پاس کوئی جانور سواری کا نہین ہے کہ سوار ہو کر چلے جاوین پس ہم نہین جانتے کہ کیا کرین تب عبداللہ نے کہا تو ہمارے ساتھ چل رافع نے کہا لا واللہ مجھ مین طاقت رفتار نہین ہے پھر اُنکے بھائی نے کہا تو ہمارے ہمراہ چل ہم تیری مجاورت کرینگے یعنی تجکو مدد دینگے اور میانہ روی کرینگے راہ چلنے مین جلدی نہ کرینگے آخر وہ دونون چل نکلے پر دونون لغزش کرتے جاتے تھے یعنی لڑکھڑاتے تھے پس رافع بہت خستہ و ناتوان ہو گئے تب عبداللہ نے اُنکو اپنی پیٹھ پر اٹھا لیا باری باری سے کہ دوسرا شخص اُس کے پیچھے رہتا تھا (یعنی برادر رافع) اور یہ بھی مروی ہے کہ رافع تھوڑی دور اپنی پیٹھ پر چڑھا لیتے تھے اور تھوڑی دور عبداللہ پیادہ چلتے تھے یہانتک کہ یہ لوگ حضور مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچے اور وقت عشا تھا لوگ آگ جلا رہے تھے ایسے وقت وہ دونون حضرت کے پاس حاضر لائے گئے اور اُس شب کو حضرت کی حراست پر عباد بن بشر مقرر تھے اُنھون نے کہا تم دونون کو ابتک کس چیز نے روک رکھا تھا اُن دونون نے اپنی علت معذوری سے اُنکو مطلع کیا تب عباد نے اُن دونون کے حق مین دعاے خیر کی اور کہا اگر تم کو دیر ہوتی اُس حالت مین کہ سواریان گھوڑون اور شترون اور ناقون کی موجود ہوتین تو [illegible] اور کہا **واقدی** نے کہ مجھ سے حدیث بیان کی عبدالعزیز [illegible] کہا کہ یہ دونون انس و مونس تھے اور

ہوسے اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہمراہ مسلمین کے حمراء الاسد کو گئے اور معویہ ۔ دو ہین مقیم تھا جب تیسرا
روز ہوا تو وہ اپنے ناقہ پر سوار ہو کر چلا گیا یہانتک کہ جب وہ صدور عقیق مین یعنی درمیان مقام عقیق کے جا رہا
تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تحقیق کہ معویہ یہانسے قریب ٹھہرا ہی اُسکو تلاش کرو چنانچہ لوگ
اُسکی تلاش مین نکلے اتفاقاً معویہ راہ بھول گیا تھا لوگ اُسکا نشان پاکر پیچھے لگے آخر چوتھے روز اُسکو جا لیا
اور ایسا ہوا کہ زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر یہ دونون اُسکی تلاش مین تھمیل تمام آگے بڑھ گئے تھے تو انھین دونون
نے اسکو مقام جار مین پکڑ لیا پس زید بن حارثہ نے اُسکو تلوار ماری تب عمار نے کہا اُس کے قتل مین میرا بھی
حق ہی آخر عمار نے اُسکو تیر مارا پس دونون نے قتل کیا بعد ازان وہ دونون وہانسے پھر کر خدمت رسولخدا مین
حاضر ہوئے اور اُسکے قتل کی خبر دی اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ ثنیۃ الشرید مین مدینہ سے آٹھ میل پر گرفتار ہوا
اسوجہ سے کہ وہ راستہ بھول گیا تھا پس اُن دونون یعنے زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر نے اُسکو گرفتار کیا اور
وہ دونون چوڑے پھل کے تیر سے اُسکو مارنے لگے جب وہ بہت زخمی ہوا تو اُسکو زندہ ازبرائے غرض پکڑ لے
گئے اور جسوقت یہ لوگ غزوۂ حمراء الاسد مین مشغول تھے تو معویہ مجروح مرگیا اور غزوہ حمراء الاسد کا روز یکشنبہ کو تھا
کہ تاریخ آٹھوین شوال کی بتیسوین مہینے ہجرت سے تھی اور رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم روز جمعہ مدینے مین داخل
ہوئے اور آپکی پانچ روز باہر رہے تھے راویون نے کہا کہ جب رسول خدا صلعم نے روز یکشنبہ نماز صبح کی پڑھی
اور ہمراہ حضرت کے اعیان قبیلہ اوس و خزرج کے تھے اور یہ سب مسجد مین باب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
شب باش رہے تھے مثل سعد بن عبادہ و حباب بن المنذر و سعد بن معاذ و اوس بن خولی و قتادہ بن النعمان و عبید
بن اوس مع اور چند آدمی کے کہ انھین مین سے تھے پھر جب حضرت علیہ السلام نماز صبح سے فارغ ہوے تو
بلال کو حکم کیا تا ندا دیوے کہ ہر آئینہ رسولخدا صلعم تم لوگون کو امر بطلب دشمن کرتا ہی (یعنی حکم جہاد و قتال کرتا ہی
دشمن سے) اور نہ نکلین ہمارے ساتھ مگر وہ لوگ جو کل یعنی روز اُحد واسطے قتال کے حاضر ہوے تھے راوی نے
کہا کہ پھر سعد بن معاذ نکلے اور اپنے گھر کی طرف چلے اس لیے کہ اپنی قوم کو حکم خروج کا کرتے تھے اور راوی نے کہا
لوگون کے زخم ہرے تھے خصوص اکثر بنی عبد الاشہل زیادہ تر زخمی تھے بلکہ وہ سب کے سب مجروح تھے چنانچہ سعد
بن معاذ اُنکے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہر آئینہ رسول اللہ تمکو حکم کرتا ہی کہ اپنے دشمنون کی طلب کرو (یعنی اُنسے جہاد
و قتال کرو) راوی نے کہا یہ سنکر اُسید بن حضیر نے جنکے بدن مین سات زخم تھے اور وہ علاج کے ارادہ مین تھے جواب
دیا سمعاً و طاعةً للہ ولرسولہ یعنی ہمنے بسمع قبول سنا اور اطاعت خدا اور رسول کی دل سے بجا لائے یہ کہکر اپنا ہتھیار
لیا اور اپنے زخمون کے علاج کی کچھ پروا نہ کی اور رس[illegible] شریک ہوے اور اسیطرح سعد بن عبادہ
اپنی قوم بنی ساعدہ کے پاس گئے [illegible] لگانے اور جا کر

یہانتک کہ حق تعالی ہم کو مکہ پر تحمند کریگا اور بعد ازان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین آدمیون کو جو اسلام لائے
تھے آثار قوم کی نگرانی وجاسوسی کو روانہ کیا اور ان تینون مین دو تو سلیط و نعمان دونون پسران سفیان بن خالد
بن عوف ابن وارم بنی سہم سے تھے اور ان دونون کے ساتھ تیسرا وہ شخص تھا جسکا نام ہمکو معلوم نہین اور وہ بنی عویم سے
تھا کہ اسلام لایا تھا چنانچہ اس تیسرے نے اُن دونون سے تاخیر اور دیر کی مگر وہ دونون بشتاب روی روان تھے اُن
مین سے ایک کی جوتی کا تسمہ یعنی اُسکی نتھی ٹوٹ گئی اُسنے دوسرے سے کہا تو اپنی جوتی مجھے دے اُسنے کہا مین
تو نہ دونگا تب اُسنے اُسکی چھاتی پر ایک لات ماری کہ وہ چت گرا اور اُسکی جوتی پہنکر روانہ ہوا اور حمراء الاسد مین قوم
سے لاحق ہوا اور وہان ایک جماعت تھی کہ وہ مشورہ عود کا کرتی تھی یعنے مسلمین پر پھر آوین اور صفوان اُنکو اس
ارادہ سے منع کرتا تھا ناگاہ اس قوم نے جب ان دونون مردون کو دیکھا تو دونون پر ٹوٹ پڑے اور قتل
کر ڈالا آخر جب مسلمین بمقام حمراء الاسد اُن دونون کی لاش پر پہونچے تو اُنکو اپنے لشکر مین اُٹھا لے گئے تب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونون کو ایک ہی قبر مین دفن کرا دیا پس ابن عباسؓ نے کہا یہ قبر اُن دونون
کی ہے کہ وہ دونون باہم یار تھے پھر وہان سے رسول خدا صلعم مع اصحاب اپنے روانہ ہوے اور حمراء الاسد
مین آکر لشکر کیا اور جابر نے کہا کہ اس سفر مین اکثر زاد ہمارا تمر تھا اور سعد بن عبادہ نے تیس اونٹ تمر سے لدے ہوے
تھے کہ حمراء تک کافی ہوئے اور جزر یعنی کھانے کے اونٹ ہانک لائے تھے تو ایک روز دو اونٹ نحر یعنی ذبح کرتے
تھے اور ایک روز تین اونٹ نحر کرتے تھے اور اُس روز رسول خدا صلعم نے دن کو حکم کیا کہ لکڑیان جمع کرو پھر جب
شام ہوئی تو ہمکو حکم کیا کہ ہم لوگ آگ روشن کرین تب ہر شخص نے آگ سلگائی چنانچہ اُس رات کو ہم لوگون نے پانسو جگہہ
آگ جلائی کہ فاصلۂ بعید سے روشنی نظر آتی تھی اور ہماری جمعیت لشکر کا تذکرہ اور ہمارے بیان کی روشنی آگ
کی ہر طرف پھیل گئی یہانتک کہ یہ سبب ہوا اُسکا کہ حق تعالے نے دشمنون کی ہمت کو پست اور اُنکو ڈھیلا
کیا تب معبد بن ابی معبد الخزاعی ایک کنارے آیا اور وہ اُس دن تک مشرک تھا اور حال یہہ کہ قبیلہ
خزاعہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صلح رکھتے تھے پس معبد نے کہا یا محمد جو کچھ آپکی ذات خاص کو صدمہ
پہونچا اور آپکے اصحاب کو مصیبت پہونچی یہ ہمپر بہت شاق ہے اور ہم چاہتے تھے کہ حقتعالی آپکے سنان نیزہ کو بلند
رکھے یعنی فیروزمند رکھے یا یہ معنی کہ آپ کا قدم اونچا رہے یعنی دشمن پامال ہون اور مصیبت آپکے اغیار پر پڑے
یہ کہکے وہ وہان سے بشتاب تمام چلا اور ابو سفیان اور قریش کے پاس روحا مین پہونچا اور وہ سب آپس مین
کہتے تھے کہ تم لوگون نے محمدؐ کو قتل نہ کیا اور زنان نوجوان سینہ نوخیزون سے ہم آغوش نہوے پس تم نے ناکارہ
کام کیا اور اب اُن لوگون نے عزم رجوع پر اجماع کیا ہے تب اُنکے درمیان مین سے ایک کہنے والے نے کہا
ہمنے کیا کچھ نہین کیا کہ اُنکے اشراف وسائد کو قتل کیا اور کیا بلا استیصال کے نکلے پھر آئے ہین اور کیا اُنکے بیچ جمعیت

یہ قصہ انہین دونون کا ہے اور جابر بن عبد اللہ نے کہا یا رسول اللہ تحقیق کہ منادی [illegible] منادی ہوئی کہ ہمارے
ساتھ نہ نکلیں مگر وہ لوگ جو روز گذشتہ یعنی اُحد کو قتال کے لیے حاضر ہوئے تھے اور حال میرا یہ تھا کہ مین حاضر ہونے
پر بڑا حریص و مشتاق تھا ولیکن میرے باپ نے مجھے میری بہنون کے پاس چھوڑا تھا اور کہا اے فرزند سزاوار نہین ہے
مجھکو نہ تجھکو کہ ہم ان لڑکیون کو تنہا چھوڑ جاوین کہ اُنکے ساتھ کوئی مرد نہ ہو اور مجھکو اُنپر خوف آتا ہے کیونکہ وہ لڑکیان
ناتوان و بے بس ہین اور مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جانے والا ہون کیا عجب ہے کہ حق سبحانہ
تعالی مجھکو شہادت روزی کرے پس مین اُن لڑکیون کی نگہبانی پر پیچھے چھوڑا گیا تھا اور والد نے مجھپر اپنے
لیے اختیار شہادت کیا وحالانکہ اسکا امیدوار مین تھا پس اگر آپ مجھکو اجازت دیوین تو مین ہمراہ چلون
چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکو اجازت ہمراہی کی دی پس جابر نے کہا جو لوگ روز گذشتہ یعنی
روز اُحد واسطے قتال کے حاضر ہوئے تھے اُنمین سے سواے میرے کوئی ہمراہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
نہین نکلا اور سواے میرے اور لوگون نے جو روز اُحد حاضر قتال نہین ہوئے تھے اجازت ہمراہی کی طلب کی
مگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکار کیا بعد ازان رسولخدا صلعم نے علم اپنا طلب کیا اور پھریرہ اُسکا لپٹیا
تھا روز احد سے نہین کھلا تھا پس وہ علم علی علیہ السلام کو دیا اور بعضون نے کہا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو
عطا کیا اور حضرت صلعم برآمد ہوئے اُس حالت مین کہ مجروح تھے اور رخسار پُر انوار پر نشان دو حلقہ زرہ
کا تھا یعنی زرہ کی کڑیون کا نشان تھا اور پیشانی منور خستہ تھی قریب بُن موے سر اور رباعیہ یعنی دانت
بعد دندان پیشین کے اندر دہان شکستہ تھا اور لب مبارک اندر سے شق تھے اور شانہ راست در ضربت
سے جو ابن قمیہ کو مارا تھا ام گیا اور جھکا تھا اور زانو مین دونون چھلی تھین اور پوست شگافتہ تھا پس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل مسجد ہوئے اور دو رکعت نماز تحیہ پڑھی اور لوگ گرد و پیش جمع تھے اور اہل عوالی عراق جب
اُنکو منادی نے ندا دی تھی وہ بھی آ رہے تھے بعد ازان حضرت علیہ السلام نے پھر دو رکعت نماز پڑھی اور گھوڑا
اپنا باب مسجد پر طلب فرمایا اور طلحہ بھی ندائے منادی سنکر حاضر ہوئے تھے اور منتظر تھے کہ کب رسول خدا صلعم
سوار ہوتے ہین اور حضرت اُسوقت زرہ و خود پہنے تھے کہ سواے آنکھون کے سارا جسم اطہر ڈھکا تھا فرمایا اے طلحہ
تیرا ہتھیار کہان ہے طلحہ نے کہا مین نے عرض کیا یہین قریب ہے پھر مین نے جھپٹ کے اپنی زرہ پہن لی اور اپنی
تلوار لی اور سپر اپنی سینے سے لگائی اور میرے بدن مین نو زخم تھے اور مین بہ نسبت اپنے زخمون کے رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زخمون پر زیادہ تر اندوہگین تھا بعد ازان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلحہ کے سامنے آئے
اور فرمایا اسوقت قوم عدو تجھکو کدھر دکھائی نظر آتے [illegible] طلحہ نے عرض کی [illegible] مین معلوم ہوتے ہین فرمایا ایسا ہی
مجھے بھی گمان ہے [illegible] فرمایا اے طلحہ آگاہ ہو کہ وہ لوگ [illegible] روز احد کے اب [illegible] ہونگے

تو بین تمھارے اونٹون کو زبیب سے پر بار کر دونگا انھون نے قبول کیا تب ابوسفیان نے کہا جس وقت تم لوگ محمد اور اُن کے اصحاب سے ملاقات کرو تو انکو خبر دو اس بات کی کہ ہم سب نے اتفاق و اجماع اُنپر پھر آنے کا کیا ہی اور کہتے تھے کہ تم جاؤ ہم بھی تمھارے پیچھے آتے ہین پس ابوسفیان وہان سے اپنے لشکر کو گیا اور وہ قافلہ مقام حمرا مین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گیا اور جو کچھ ابوسفیان نے اُن سے پیغام دیا تھا اُنھون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا تو ان لوگون نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل یعنی حق تعالے ہم کو کافی ہی اور وہ بہترین مددگار ہی اور اسی باب مین خداے عزوجل نے یہ آیہ نازل کیا الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم الآیۃ یعنے وہ لوگ جن سے لوگون نے کہا کہ تمھارے لیے مردمان کثیر جمع ہین تو انکا ایمان زیادہ ہوا و قولہ تعالے الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابھم القرح الآیہ جن لوگون نے امتثال امر خدا اور رسول کیا بعد ازان کہ (وباوجودیکہ) وہ زخمی ہو چکے تھے اور ایسا ہوا کہ معبد نے ایک شخص کو خزاعہ مین سے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روانہ کیا تا اُن کو خبر دیوے کہ ابوسفیان اور اُسکے اصحاب ڈرتے اور کانپتے پھر گئے بعد ازان رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد تین روز کے مدینہ مین پھر آئے۔

ذکر سریہ لشکر ابی سلمہ بن عبد الاسد

جو شہر محرم پینتیسوین مہینے ہجرت سے بمقام قطن طرف بنی اسد کے بھیجا تھا محمد بن عمر الواقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عمر بن عثمان بن عبد الرحمان بن سعید بن یربوع نے سلمہ بن عبد اللہ بن عمر بن ابی سلمہ بن عبد الاسد سے اور سواے اُنکے اور سے بھی اور انھون نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی اُس شخص نے جسنے ذکر اس سریہ کا کیا اور وہ عماد حدیث ہی اور روایت کی عمر بن عثمان نے سے اُنھون نے سلمہ سے پس ان سب نے کہا کہ جب ابوسلمہ بن عبد الاسد احد مین حاضر ہوے اور درمیان بنی امیہ بن زید کے بمقام عالیہ اترے تھے اور اُسوقت قُبا سے آئے تھے اور اُنکے ساتھ اُنکی بی بی ام سلمہ بنت ابی امیہ بھی تھین چنانچہ ابوسلمہ اُحد مین زخمی ہوے اور زخم اُنکے بازو مین لگا تھا پھر جب وہ اپنے مکان پر آگئے ہین تو اُنکو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف حمراء الاسد کے روانہ ہوے ہین تب ابوسلمہ اپنے حمار پر سوار ہو کر روانہ ہوے اور سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آکر ملاقات کی اور اُسوقت حضرت بلندی مقام عصبہ سے اُترکر عقیق مین پہونچے تھے تو وہ وہان سے ہمراہ حضرت صلعم کے جانب حمراء الاسد کے چلے پھر جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کو پھرے تو ابوسلمہ بھی مسلمین کے ساتھ آئے اور عصبہ کی راہ سے آ[illegible] کرتے تھے یہان تک کہ زخم اچھے ہونے لگے

نال ومردم [illegible] آئے ہین اور کہنے والا اس بات کا عکرمہ بن ابی جہل تھا اور جب معبد پاس ابوسفیان کے آیا تو اُسنے
کہا یہ معبد ہی اور اُسکے پاس کچھ خبر ہوگی ای معبد تو اپنے پیچھے اُنکو کیونکر چھوڑ آیا ہی اُسنے کہا مین محمدؐ کو اور اُنکے
اصحاب کو اپنے پیچھے اسطرح چھوڑ آیا ہون کہ وہ لوگ آتش غضب سے مثل آگ کے شعلہ ور ہین اور تمپر دانت پیستے ہین اور
جو لوگ قبیلۂ اوس وخزرج مین سے روز اُحد اُن سے پیچھے رہ گئے تھے وہ سب اب اُنکے ہمراہ جمع ہین اور اُن
لوگون نے باخود با تعاہد کیا ہی کہ بدون ملاقات تمھارے وہ نہ پھرینگے اور تم سے بدلا خون کا لیوینگے اور دربارہ
قوم اپنے اور دربارۂ عمائد اپنے جنکو تمنے قتل کیا سخت غضبناک ہین یہ سنکے اُن لوگون نے کہا وائے تجھپر یہ
تو کیا کہتا ہی اُسنے کہا واللہ کیا تو نہین دیکھتا ہی کہ اُنھون نے کوچ کیا ہی اُنکے گھوڑون کی چوٹیان اورکنوتیان
نظر آتی ہین بعد ازان معبد نے کہا کہ جو کچھ مین نے اُن لوگون سے دیکھا ہی اُسنے مجھے برانگیختہ کیا ہی اس بات پر کہ
مین نے یہ تین بیتین پڑھین کادت تھد من الاصوات راحلتی + اذا سالت الارض بالجرد الابابیل + تعدو باسدٍ
کرام لا تنابلۃ + عند اللقاء ولا میل معازیل + فقلت ویل لابن حربٍ من لقائھم + اذا تغطمت البطحاء بالجیل
قریب تھا کہ ناقہ میرا صدای صہیل سے گر پڑتا جسوقت کہ زمین پرسیل ہوئی کثرت گھوڑون سے وہ گھوڑے
جو تیز روی مین اُڑتے ولے مثل ابابیل کے یا کثرت اُنکی مثل ابابیل کے ہی اور وہ لے دوڑتے ہین ان شیر مردون
کو جو سُستی دکوتاہی کرنے والے نہین ہین وقت مقابلہ دشمن کے اور نہین بھاگنے والے ہین بے سلاح چھوڑ کر
پس مین نے کہا ہلاکی ہی واسطے ابن حرب یعنی ابی سفیان کے اُن لوگون کے مقابلے سے جس وقت
جوش زن ہوگا صحرائے بطحا صدائے خروج سے اور ایسا ہوا تھا کہ قبل آنے معبد کے حق تعالی نے ابوسفیان
اور اُسکے ہمراہیان کو جستجو سے باز رکھا تھا وہ کلام صفوان بن امیہ کا تھا ای قوم ایسا کام نکرو کیونکہ تمنے اُن سے
جنگ کی ہی مین اندیشہ کرتا ہون کہ جو لوگ قبیلہ خزرج سے روز اُحد پیچھے رہ گئے تھے اب کی مرتبہ وہ لوگ بھی تم پر
جمع ہوے ہین پس مناسب ہی کہ تم لوگ پھر چلو کیونکہ ابھی تک تمھین کو غلبہ ہی اور مین ڈرتا ہون کہ تم اُن کی
طرف قصد کرو اور غلبہ اُنکا تمپر ہوجاوے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اُنہین طرار استباز
صفوان ہی وحالانکہ وہ راستباز نہین ہی قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی کہ پتھر اُنکے لیے مثل
مہر کے نقش پذیر ہین یعنے اُنکے نام پر مہر زدہ ہین کہ جس سے وہ مارے جاوینگے اگر وہ لوگ پھر کر چلے جاوینگے
تو وہ مانند روز دیروزہ کے رفتہ وگذشتہ ہوجاوینگے کہ پھر عود نہ کرینگے پس وہ لوگ پھر چلے اس حالت مین کہ
طلب اور ملاقات مسلمین یعنے اُنکے مقابلے سے بہت خائف وترسان تھے اور ایسا ہوا کہ چند آدمی قبیلہ عبد القیس
سے جو مدینہ کو جاتے تھے گذر اُنکا پاس ابوسفیان کے ہوا تو اُسنے کہا کہ تم لوگ پیام میرا محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کو
پہونچاؤ گے اور جو کچھ مین کہلا بھیجون تم کہدو گے [illegible] پاس آؤگے

نہین ہو قتل کرنا ہمارا اُسکے تئین کچھ عوض خون نہین ہو اور لوٹنا اُنکو بدلہ لوٹ کا نہین ہو ہمارا وطن یثرب سے دور ہو
اصحاب سے بیان شل جمیعت قریش کے نہین ہو کیونکہ قریش ایک مدت متوقف رہے اور عرب مین آمد رفت کرتے
ہوئے عرب سے طلب نصرت کرتے رہے اور اُنکے لیے مسلمین پر بدلہ خون کا تھا کہ وہ طالب خون تھے بعد ازان
جب وہ عازم ہوے تو انھون نے اپنے اونٹون کو بار کیا اور گھوڑون کو کوتل لیا اور پشتارے ہتھیارون کے
لدوائے اور اُن کے ہمراہ جمیعت کثیر تھی کہ تین ہزار تو صرف مقاتل و مبارز تھے سواے اور ہمراہیان توابع کے اور
تمہارے کوشش تمھاری یہ ہو کہ تم خروج کرتے ہو تین سو آدمیون مین بشرطیکہ اسقدر بھی پورے ہو جاوین
پس تم اپنی اپنی جان کو فریب مین ڈالتے ہو کہ تم اپنے شہر سے نکلتے ہو اور مین ایمن نہین ہون اس بات سے کہ تم
پر شکست پڑے پس یہ باتین اُنکی شک مین ڈالتی تھین و بعد ازان وہ لوگ اسی حیص و بیص مین تھے دسمینے
میری روانگی تک) غرضکہ وہ صحابی اُس شخص کو اپنے ہمراہ حضور مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لیگئے اور جو
کچھ اُس شخص نے بیان کیا حضرتؐ سے بیان کیا حضرت صلعم نے ابو سلمہ کو بھیجا تو وہ ہمراہ اپنے اصحاب کے
روانہ ہوے اور وہ مرد طائی بھی رہبری کے لیے ساتھ ہوا اور مسلمین راہ چلنے مین شتاب روی کرتے تھے
چنانچہ اُس مرد رہبر نے مسلمانون کو راہ روشن یعنی شارع عام سے بانڈیشہ خطر پھرا کر دوسری راہ پیش کی
اور شبانہ روز لیے چلا گیا پس اجتیاد سے گذر کر قریب قطن پہونچے کہ بنی اسد کے چشمہاے آب مین سے قطن
بھی اُسکا ایک چشمہ سا رہی اور اُسی جگہ انکا لشکر بھی جمع تھا چنانچہ مسلمین نے اُنکے مویشی کو وہان چرائی پر
دیکھکر اُن چرائی کے جانورون کو لوٹ لیا اور گلہ مویشی کو اپنے قابو مین کیا اور تین نفر غلامون کو جو چرواہے
تھے پکڑ لیا اور باقی چرواہے چھوڑا بھاگے اور اپنے لشکر مین آکر اس خبر کو بیان کیا اور جمیعت لشکر ابی سلمہ
کی کثرت ظاہر کرکے اُنکو ڈرایا پس جماعت بنی اسد کی ہر طرف متفرق ہو گئی تب ابو سلمہ اُس چشمہ سار پر
وارد ہوے وہان دیکھا تو درحقیقت جماعت باغیون کی منتشر ہو گئی تب وہان لشکر گیا اور اپنے اصحاب
کو ہر طرف بتلاش شتران و ستوران و گوسپندان وغیرہ کے متفرق کر دیا چنانچہ ان اصحاب کے تین گروہ
کیے ایک گروہ اپنے ہمراہ رکھا اور دو گروہ کو تاراج کے لیے دو طرف مختلف مقرر کیا اور اُن دونون
جماعت سے تاکید کر دی کہ تلاش کرتے ہوے دور نکل نجانا اور بشرط سلامتی شب باشی سواے میرے
پاس کے اور کہین نہ کرنا اور اُنکو حکم کر دیا کہ از ہم یکدیگر جدا نہ ہونا اور ہر ایک جماعت پر اُنھین مین سے ایک ایک
افسر مقرر کر دیا تا آنکہ وہ سب گروہ گروہ سالماً و غانماً ابو سلمہ کے پاس لوٹ آئے اور اونٹ و بکریان لوٹ لائے
اور کسی سے نوبت مقابلہ کی نہ پہونچی پس ابو سلمہ یہ سب کچھ لیکر مدینہ کو پھر آئے اور وہ مرد طائی بھی ہمراہ پھر آیا اور ایسا
ہوا کہ جس شب کو وہان سے روانہ ہوتے تھے تو ابو سلمہ نے کہا کہ اپنے غنائم کو تقسیم کر لو اور ابو سلمہ نے تال

اور انگور بھر آئے مگر کچھ اثر پوست پر باقی تھا پھر جبکہ چاند محرم کا پینتیسوین مہینے ہجرت سے دیکھا گیا تو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو سلمہ کو طلب کیا اور فرمایا اس لشکر کو ہمراہ لیکر خروج کر کہ ہمنے تجکو اس لشکر کا
امیر و افسر کیا ہی اور اُنکے لیے ایک علم تیار کرایا اور فرمایا روانہ ہو تا آنکہ جب تو ارض بنی اسد پر پہونچے تو انپر تو
پہلے زور ڈال یعنے بسختی تمام سبقت کر قبل اس سے کہ گروہ اُنکا تجھ سے بغلبہ ملاقات کرین اور حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اُنکو اور اُنکے ہمراہی مسلمین کو بتقویٰ وخیر وصیت فرمائی چنانچہ اُنکے ہمراہ اس لشکر مین ایکسو پچاس مرد
روانہ ہوے وازانجملہ ابو سبرہ بن ابی رہم تھے جو برادر مادری ابی سلمہ کے تھے اور مادر انکی برہ بنت عبد المطلب
تھین اور عبد اللہ بن سہیل بن عمرو تھے اور عبد اللہ بن مخزمۃ العامری تھے اور بنی مخزوم سے معتب بن الفضل
بن حمراء الخزاعی تھے کہ یہ سب انمین حلیف تھے اور ارقم بن ابی الارقم بھی انھین لوگون مین سے تھے اور
بنی فہر سے ابو عبیدہ بن الجراح وسہیل بن بیضا تھے اور انصار مین سے اُسید بن الحضیر وعباد بن بشر وابو نائلہ
وابو عبس وقتادہ بن النعمان ونضر بن الحارث الظفری وابو قتادہ وابو عباس الزرقی وعبد اللہ بن زید
وخبیب بن یساف تھے اور سوا اُنکے اور لوگ بھی جنکا نام ہمکو معلوم نہین اور ایک وہ شخص تھا جسنے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آمادہ وبرانگیختہ کیا چنانچہ وہ ایک شخص تھا قبیلۂ طی سے کہ مدینہ مین بارادہ ملاقات
کسی عورت قبیلہ طی کے آیا تھا جو اس شخص کی قرابتدار تھی اور کسی صحابی کی زوجہ تھی پس اُس صحابی کے
قرابتدارون مین آکر اُترا اور صحابی سے خبر دی اس بات سے کہ مین طلیحہ اور سلمہ دونون پسران خویلد کو چھوڑ آیا
ہون اس حال پر کہ وہ دونون اپنی قوم مین ساتھ اُن لوگون کے ہین جو اُن دونون کی اطاعت مین حاضر
اور دونون کو واسطے حرب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طلب کرتے ہین اور ارادہ دخلہ مدینہ کا رکھتے ہین
اور کہتے ہین کہ خاص خانۂ محمد مین درآوینگے اور اُسکے اطراف وجوانب مین جو اُنکے توابع ولواحق بستے ہین
اُنکے مال متاع لوٹینگے اور اُنکے ستوران چرائی کے جو حوالی مدینہ مین چرائے جاتے ہین وہ ہاتھ آوین گے
اور ہم اپنے گھوڑون پر سوار ہو کر نکلین گے کہ ہر آئینہ ہمنے اپنے گھوڑون کو شائستہ وتیز رو تیار کیا ہی اور
ہم اپنے ناقون آزمودہ پر سوار ہونگے کہ اگر ہم لوٹ کو پہونچین گے تو وہ ہم کو نہین پا سکتے ہین اور ہمارے اُنکے
مقابلہ ہو جاویگا اور ہمنے ساز وسامان حرب مہیا کر لیا ہی کہ ہمارے پاس گھوڑے ہین اُنکے یہان گھوڑے نہین
اور ہمارے ساتھ ناقے ہین تیز رو مثل گھوڑون کے اور وہ قوم بھی خوار وخستہ خاطر ہین کیونکہ ابھی حال
مین قریش اُنپر غالب آچکے ہین (یعنی بجنگ اُحد) کہ تا مدت دراز زخم سے اُنکو مہلت نہوگی کہ آمادہ جنگ ہون
اب اُنکی جمعیت جمع نہوگی چنانچہ انھین مین سے ایک شخص جسکا نام قیس بن حارث بن عمیر ہی اُن کے
درمیان کھڑا ہوا اور کہنے لگا ای قوم واللہ [illegible] ہم تدبیر کرتے ہو [illegible] موافق

تھے جب مسلمان نے اس جماعت کو جالیا تو وہ ان سے لڑنے گئے پر [illegible]
متفرق ہوگئے پھر طائیون نے بنی اسد پر شبخون مارا اور زخمی بھی ہوے اور اُنکے اونٹ اور بھیڑ کو پکڑ لائے بعد
ازان بنی اسد کو پھر کچھ مسلمانون سے چارہ نرہا تو وہ اسلام لائے اور واقدی نے کہا کہ ہمارے اصحاب
جو راوی حدیث ہین وہ بیان کرتے ہین کہ ابوسلمہ شہدائے اُحد مین سے ہین کیونکہ وہ روز اُحد ایسے زخمی شدید ہوے
تھے کہ بعد اچھے ہونے کے پھر وہ زخم تازہ ہوکر فائز وفات ہوے اور یہی حال بعینہ ابو خالد الزرقی کا ہوا جو اہل
عقبہ سے تھے کہ اُنکو بھی جنگ یمامہ مین بہت سے زخم لگے تھے چنانچہ بعد اچھے ہونے کے عہد خلافت عمرؓ مین پھر
اُن زخمون نے جوش کیا اور باعث اُن کی موت کا ہوا اور اُنپر حضرت عمرؓ نے نماز جنازہ پڑھی اور کہا کہ یہ شہدائے
یمامہ سے ہے اس لیے کہ جنگ یمامہ مین زخمی ہوا اور واقدی نے کہا کہ مین نے تمام حدیث ابی سلمہ کی سامنے
یعقوب بن محمد بن ابی صعصعہ کے پڑھی تو اُنھون نے کہا مجھے بھی خبر دی ہے ایوب بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ
نے کہ رسولخدا نے ابوسلمہ کو ماہ محرم مین چونتیسوین مہینے ہجرت سے ہمراہ ایکسو پچیس مردون کے روانہ کیا
اور اُنھین مین سعد بن ابی وقاصؓ اور ابو حذیفہ بن عتبہ اور سالم مولی ابی حذیفہ تھے چنانچہ یہ لوگ راتون کو
چلتے تھے اور دنون مین کہین چھپے رہتے تا آنکہ چشمہ ساز قطن پر وارد ہوے اور جالیا اُن لوگون کو جھنون
نے وہان لشکر جمع کیا تھا پھر ابوسلمہ نے تاریکی صبح مین اُنکا محاصرہ کیا اور اُس وقت مسلمین کو وعظ کرنے
لگے چنانچہ اولاً اُنکو امر بتقوے کیا یعنے خائف رہنا خدا سے اور بچے رہنا منکرات سے پھر اُنکو جہاد
کی رغبت دلائی اور اُن کو قتال پر آمادہ و مستعد کیا اور در باب طلب دشمن کمال تاکید کی اور موالفت کروائی
دو دو آدمیون کی یعنے دو دو مین مواخات کرادی غرضکہ وہ سب مسلمین جو حاضر تھے پیش ازانکہ دشمن اُنپر حملہ
کرین خود ہوشیار و آمادہ کارزار ہوگئے اور سامان حرب درست کرلیے اور سب نے اپنے ہتھیار لگائے
یا بالشک راوی بعض نے اُنمین سے ایسا کیا و بعد ازان [illegible] جنگ مرتب کی تا آنکہ سعد بن ابی وقاصؓ
نے دشمنون مین سے ایک شخص پر حملہ کرکے تلوار ماری کہ اُسکا پاؤن کاٹ ڈالا پھر اُسکو قتل کر ڈالا پھر ایک اعرابی
نے مسعود بن عروہ پر حملہ کیا اور اُنپر نیزے کا وار کیا تا آنکہ اُسنے اُنکو قتل کیا اُسوقت مسلمین کو اندیشہ ہوا کہ رخت
[illegible] اعرابی اُتار لیگا تب اُسکو اُنکی جماعت کے طرف ہانک دیا بعد ازان سعد نے مسلمین پر شور کیا کہ
[illegible] تب ابوسلمہ نے اُنپر حملہ کیا بالآخر مشرکین جب درامت گریزان ہوے اور مسلمین نے اُنکا
[illegible] بعد ازان کہ مشرکین ہر طرف منتشر ہوگئے تب ابوسلمہ نے اُنکی طلب و تلاش سے مسلمانون کو باز رکھا اور
[illegible] اپنے لشکر پر پھر آئے اور مسعود کو دفن کیا اور جو جو اسباب اُنکا متاع ہر قوم سے ہلکا لائق لیچلنے
[illegible] کے تھا لے لیا [illegible] مین عیال و اطفال مشرکین کے نہ تھے بعد ازان مسلمین وہان سے مدینے

غنیمت سے جو چیز من اُس طائی رہبر نے خواہش کی ہے اُسکو دین بعد ازان مال غنیمت سے خمس یعنی پانچوان حصہ وہ پسندیدہ واسطے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک غلام یعنی ایک چھوکرے کو نکالا بعد ازان اُس مال سے خمس علیحدہ کیا پھر باقی کو درمیان اصحاب کے تقسیم کر دیا پھر جب لوگون نے اپنے اپنے حصے بیچان لیے تو سب اونٹون اور بکریون کو ایک ساتھ ہانکتے ہوے آگے بڑھے یہان تک کہ مدینہ مین داخل ہوے اور کہا عمر بن عثمان نے کہ مجھسے حدیث بیان کی عبد الملک بن عبید نے عبد الرحمان بن سعد بن یربوع سے انھون نے عمر بن ابی سلمہ سے سنا انھون نے کہا کہ جسنے ابو سلمہ کو زخمی کیا تھا وہ ابو اسامۃ الجشمی تھا کہ اُسنے روز اُحد تیر چوڑے بھال کا اُنکے بازو مین مارا تھا تو وہ ایک مہینے کے عرصہ تک اُسکا علاج کرتے رہے پھر ہمنے دیکھا کہ وہ اچھا ہو گیا تھا چنانچہ ماہ محرم مین پنتیسوین مہینے ہجرت سے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو مع لشکر طرف قطن کے بھیجا کہ وہ دس روز سے کئی روز زیادہ باہر رہے پھر جب وہ مدینے مین داخل ہوے تو اُس زخم کا مُنھ پھر کھل گیا یہانتک کہ ستائیسوین جمادی الثانی کو اُنھون نے وفات پائی اور غسل اُنکی میت کا یسیرہ چاہ بنی امیہ سے درمیان دونون منارۂ چاہ کے دیا گیا اور اُس چاہ کا نام جاہلیت مین عبیر تھا سو رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکا نام یسیرہ رکھا بعد ازان جنازہ اُنکا بنی امیہ کے یہان سے اُٹھوا کر مدینے مین دفن کیا گیا اور بیان کیا عمر بن ابی سلمہ نے کہ بعد وفات ابو سلمہ کے میری مادر ام سلمہ عدۃ مین رہین جب مدت عدۃ کے چار مہینے دس دن گذر گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ سے عقد نکاح کیا اور حضرت نے اُنسے انھین شبون مین صحبت کی جو چند شبین ماہ شوال سے باقی رہی تھین چنانچہ والدہ میری ام سلمہ کہتی تھین کہ ماہ شوال مین عقد نکاح کرنا اور اسی ماہ مین ہمبستر ہونا کچھ باک اور کچھ مضائقہ نہین ہی کیونکہ رسول خدا صلعم نے میرے ساتھ ماہ شوال مین عقد تزویج کیا اور اُسی شوال مین مجھسے ہم صحبت ہوے اور تاریخ وفات ام سلمہؓ کی ماہ ذیقعدہ سنہ ۵۹ ہجری ہی اور ابو عبد اللہ واقدی نے کہا کہ مین نے اس حدیث کو عمر بن عثمان الجشی کے روبرو بیان کیا انھون نے کیفیت سریہ اور مقدمہ خروج ابی سلمہ کی تصدیق کی اور اس روایت کی صحت کا اعتراف کیا اور مجھسے کہنے لگے کہ تجکو اس مرد طائی کا نام بھی کچھ معلوم ہوا تھا مین نے کہا مجھے نہین معلوم ہوا تب انھون نے کہا کہ وہ ولید بن زہیر بن طریف تھا چچا زینب طائیہ کا جو زوجہ طلیب بن عمیر کی تھی چنانچہ وہ مرد طائی انھین کے یہان اُترا تھا اور اُسنے ... کی تھی پس طلیب اُس مخبر کو پاس رسولخدا صلعم کے لیگئے تب اُسنے حضرت سے خبر بنی اسد بیان کی اور ... ارادے مدینے کی طرف آنے کے تھے وہ سب ظاہر کیا پھر وہ مرد طائی ہمراہ مسلمانون کے راہ بتانے ... مقدمۃ الجیش و راہبر تھا پس وہ اُن مسلمین کو بعرصہ چار روز قطن مین لیگیا اور غیر راستے سے لے آیا تاکہ اُس پر خبر مخفی رہے آخر گروہ مسلمین اُنکے پاس اُس حال مین پہونچے جب وہ سب اپنے گلہ شتر وغیرہ کی چرائی مین ...

بیرمعونہ مین شہید ہوے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پندرہ روز تک آنکے قاتلون پر بددعا کی یعنی لعنت
کی اور ابو سعید خدریؓ نے کہا کہ یہ سب ستر مرد تھے اور بعضون نے کہا کہ وہ سب چہل تن تھے اور میرے نزدیک
بھی ثابت ہی کہ سب چالیس آدمی تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نوشتہ یعنی نامہ اپنا ان لوگون کے ہمراہ کردیا
تھا اور اپنے اصحاب مین سے منذر بن عمرو الساعدی کو اُن جوانون پر امیر و افسر کردیا تھا چنانچہ یہ لوگ روانہ ہوے
یہانتک کہ بیر معونہ پر پہونچے اور بیر معونہ ایک چشمہ ہی چشمہاے بنی سلیم سے اور وہ درمیان مین ارض بنی عامر و بنی سلیم
کے واقع ہی اور یہ دونون یعنی ارض بنی عامر و ارض بنی سلیم دو شہر شمار کیے جاتے ہین بیر معونہ سے اور کہا واقدیؒ
نے کہ مجھسے حدیث بیان کی مصعب بن ثابت نے ابی الاسود سے اُنھون نے عروہ سے سُنکر اُنھون نے کہا
کہ منذر ہمراہ اُس رہبر کے جو بنی سلیم سے تھا اور نام اُسکا مطالب تھا بیر معونہ کو روانہ ہوے جب وہان پہونچے
تو اُسمین لشکر گاہ کیا اور اپنی سواری و بار برداری کے جانورونکو چرنے کے لیے چھوڑدیا اور اُنکی چرائی پر حارث بن حتمہ
اور عمرو بن امیہ کو تعینات کیا اور حرام بن ملحان کے ہاتھ نامہ رسول خدا صلعم کا روانہ کیا تا وہ درمیان میدان
بنی عامر کے جاکر وہ نامہ پاس عامر بن طفیل کے پہونچا وے چنانچہ جب حرام اُن لوگون کے درمیان پہونچا اور نامہ
پہونچایا تو اُن لوگون نے نامہ پڑھا اور عامر بن طفیل نے جھپٹ کر حرام کو قتل کیا اور بنی عامر کو پکارنے لگا
کہ قتال مسلمین پر سب جمع ہون مگر اُن لوگون نے انکار کیا اسلیے کہ پہلے سے عامر بن مالک ابو براء حوالی
نجد مین پاس قوم کے گیا تھا اور پکار آیا تھا کہ مین نے اصحاب محمدؐ کی شرکت و مددگاری کی ہی تم لوگ
اُن سے تعرض نہ کرنا لہذا ان لوگون نے کہا کہ ہم ابو براء کے عہد مددگاری و پناہ دہی کو نگاہ رکھینگے اور
عہد شکنی نہ کرینگے پس عامر اور بنو عامر نے ہمراہ ہونے سے عامر بن طفیل کے انکار کیا پھر جب بنو عامر نے انکار کیا
تو عامر نے دیگر قبائل سے مسلمانون پر مدد مانگی مثل قبیلہ سلیم و قبیلۂ عصیہ و قبیلہ رعل سے سو یہ سب قبیلے اُسکے
ساتھ چلے اور اُن سب نے عامر بن طفیل کو اپنا سردار کیا اور عامر بن طفیل نے کہا کہ مین قسم دیتا ہون خدا
کی کہ کوئی شخص تنہا اسطرف نجاوے پس اُن لوگون نے اُسکی پیروی کی تا آنکہ اُن لوگون نے مسلمانون کو
[illegible] حالت مین پایا کہ وہ سب اپنے صاحب و امیر کے پاس ٹھہرے ہوے تھے تب وہ لوگ اُسکے پیچھے
[illegible] پھر اُن لوگون سے مسلمانون کی ملاقات ہوئی اور منذر افسر بھی اُنکے ہمراہ تھے پس بنو عامر
[illegible] کو گھیر لیا اور اُنپر ہجوم و غلبہ کیا اُسوقت اہل اسلام قتال کرنے لگے تا آنکہ سارے اصحاب
[illegible] علیہ وسلم شہید ہوگئے اور صرف منذر بن عمرو باقی رہے تب بنو عامر نے منذر سے کہا کہ اگر تو چاہتا
[illegible] امان دیوین منذر نے کہا مین اپنا ہاتھ تمھارے اختیار مین نہین دیتا ہون اور نہ تمھاری امان منظور
[illegible] کہ قتل حرام بن [illegible] تک پہونچون بعد ازان امن تمھاری

طرف روانہ ہوئے یہانتک کہ جب چہہ سات [illegible] سے مسافت ایک شب کی [illegible] ہوئی تو [illegible] [illegible] بن [illegible]
کے گلۂ شتران پر جو چرائی پہ تھے جا پہونچے اور وہان انکے چرواہے بھی تھے جو اپنے مالکون کی راہون سے [illegible] رہے تھے پس
مسلمانون نے وہ سب اونٹ ہانک لیے اور ان چرواہون کو بھی پکڑ لائے چنانچہ اس غنیمت سے انکو سات سات اونٹ حصہ
ملا اور کہا **واقدی**رح نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابی سبرہ نے حارث بن الفضیل سے انھون نے بیان کیا کہ سعد بن
ابی وقاص کہتے تھے جب ہم راستہ بھول گئے تو ہمنے ایک آدمی کو عرب مین سے اجورہ پر رہبر مقرر کیا کہ وہ ہمکو راہ
بتاوے اسنے کہا اگر مین تمکو گلۂ شتران مشرکین کی چرائی پر لیچلون تو مجکو اسمین سے کیا حصہ دوگے مسلمین نے کہا ہم تجکو پانچوان
حصہ دیوینگے سعد نے کہا کہ پھر وہ مسلمین کو ان اونٹون کی چرائی پر لے گیا کہ آخر کو اسنے بھی پانچوان حصہ لیا

ذکر غزوۂ بیر معونہ کہ ماہ صفر مین چھتیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا

کہا **واقدی**رح نے کہ مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ و عبد الرحمن بن عبد العزیز و معمر بن راشد و افلح
بن سعید و ابن ابی سبرہ و ابو معشر و عبد اللہ بن جعفر نے اور ہر ایک نے اس حدیث کو مع طائفہ رواۃ کے نقل
کی اور بعضے ان مین سے بابت اس حدیث کے بڑے ضابط تھے اور سوا ان لوگون کے جنکے نام مذکور ہوئے
اور اور بھی راوی اس حدیث کے ہین اور مین نے ہر ایک کی روایت کو جمع کیا اور طریق جمع حدیث کا ربط دینا
اختلافات کا ہے چنانچہ راویون نے کہا کہ عامر بن مالک بن جعفر ابو البراء جو ملاعب الاسنہ یعنے برچھیت تھا
خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہوا اور دو گھوڑے دو ناقے اسنے حضور مین پیشکش کیے حضرت صلعم نے فرمایا
کہ مین ہدیہ مشرک کا قبول نہین کرتا پھر حضرت نے اسکو دعوت طرف اسلام کے کی یعنی تکلیف قبول اسلام کی دی
اسنے قبول تو نہین کیا مگر گریز بھی نہین کیا بلکہ یہ کہا کہ اے محمد مین آپ کے امر کو بہتر و بزرگتر دیکھتا ہون مگر میرے پیچھے
میری قوم ہے اگر آپ اپنے اصحاب مین سے چند اشخاص میرے ساتھ روانہ کیجیے تو مجکو امید ہے کہ وہ لوگ آپکی دعوت
اسلام قبول کرین اور آپ کے امر کی پیروی کرین پس اگر وہ لوگ آپ کے دین کی اتباع کرینگے تو کیا خوب غلبہ آپ
کے امر کا ہوگا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا مجھے اپنے اصحاب کے لیے اہل نجد سے اندیشہ ہے عامر نے عرض کی
آپ اصحاب پر اہل نجد سے کچھ اندیشہ نہ کیجیے اگر کوئی انمین سے پیش آویگا تو مین آپکے اصحاب کا شریک و مددگار ہون اور
ایسا ہوا کہ انصار مین سے ستر مرد نوجوان وہ تھے جو قراء قرآن کہلاتے تھے انکا معمول یہ تھا کہ جب شام ہوتی تھی
تو حوالی مدینہ مین جاکر تلاوت اور تعلیم و تعلم قرآن کرتے تھے اور نمازین پڑھتے تھے اور جب صبح [illegible]
آب شیرین پر گذر کرتے تھے اور وہانسے پھرتے ہوے لکڑیان چنکر حضرت صلعم کے محلات مین پہونچا[illegible]
گھر والے جانتے تھے کہ یہ سب شب کو مسجد مین رہتے ہین اور اہل مسجد جانتے تھے کہ یہ سب اپنے مکانو[illegible]
رہتے ہین چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھین سب کو طرف بیر معونہ کے روانہ کیا تا آنکہ یہ لوگ گئے اور [illegible]

[illegible] جبار بن [illegible] تھا وہ ذکر کرتا تھا کہ جب مین نے اسکو بھالا مارا

تو مین نے اُس سے یہ کہتے ہوے سنا فزت واللہ یعنی واللہ مین فیروزمند و رستگار ہوا جبار کہتا ہی مین نے اپنے دل

مین کہا کہ فزت اُسکے قول سے کیا اُسکا مقصد ہی پھر مین پاس ضحاک بن سفیان الکلابی کے آیا اور مین نے اُسکو

اس واقعہ سے خبردی اور اُسکے قول فُزت سے سوال کیا کہ اس سے اُسکی کیا مراد تھی اُنھون نے جواب دیا کہ مقصد

اُسکا جنت ہی اور کہا جبار نے کہ پھر ضحاک نے مجھپر عرض اسلام کیا تو مین نے قبول اسلام کیا اور باعث قبول اسلام

میرے تئین وہ امر تھا جو وقت قتل عامر بن فہیرہ کے واقع ہوا اُنکے اٹھائے جانے سے طرف بلندی آسمان کے

اور جبار نے بیان کیا کہ ضحاک نے خدمت مین رسول اللہ صلعم کے ایک عرضی لکھی اُسمین خبر میرے اسلام لانے کی

اور کیفیت اُس واقعہ کی جو مقتل عامر بن فہیرہ سے مین نے دیکھی تھی مندرج کی حضرت نے فرمایا کہ ملائکہ نے جثہ عامر

بن فہیرہ کا نظر مردم سے نہان کر دیا اور وہ علیئین مین داخل کیا گیا الغرض جب خبر واقعہ بیرمعونہ کی رسول خدا صلعم

کو پہونچی تو اُس خبر کے ساتھ اُسی ایک شب مین اور چند مصیبتین جمع ہوئین ایک تو مصیبت شہدای بیرمعونہ اور

خبر مصیبت مرثد بن ابی مرثد اور روانگی محمد بن مسلمہ کی چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ یہ نتیجہ عمل ابو براء کا ہی

کیونکہ مین اس بات سے کارہ تھا یہ امر مجھے پسند نہ تھا چنانچہ جس شب کو خبر واقعہ بیرمعونہ کی آئی اُسکے صبح کو نماز

صبح مین بعد رکوع کے قاتلان شہدای بیرمعونہ پر بد دعا و لعن کی[1] پس جب سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ چکے تو یہ دُعا اُن

قاتلون پر پڑھی اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِبَنِي لِحْيَانَ وَرِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَ[illegible]

فَاِنَّهُمْ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِبَنِي لِحْيَانَ وَعَضَلٍ وَالْقَارَةِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنِ

هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ یعنے ای پروردگار

سخت پامالی و ہلاکی ڈال قبیلہ مضر پر ای پروردگار تجھپر لازم ہی انتقام ساتھ بنی لحیان و بنی رعب و بنی عل و بنی ذکوان

و بنی عُصَیّہ کے کہ ان سب قبیلون نے نافرمانی خدا اور رسول کی کی ہی ای پروردگار تجھ پر لازم ہی انتقام

ساتھ بنی لحیان اور قبیلۂ عضل اور قبیلۂ قارہ کے ای پروردگار نجات دے ولید بن الولید اور سلمہ

بن ہشام اور عیاش ابن ابی ربیعہ کو اور ناتوان مسلمانون کو اور قبیلۂ غفار کی خدا مغفرت کرے اور قبیلۂ

اسلم کو حق تعالی سلامتی عطا کرے بعد ازان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ کیا اور اسی طرح حضرت

علیہ السلام نے پندرہ روز تک یہی دعا پڑھی اور بعضون نے کہا چالیس روز تک تا آنکہ یہ آیہ نازل ہوئی

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ یعنے اس امر مین تیرے لیے کچھ اختیار

یا کوئی محل تردد نہین ہی کیونکہ شاید حق تعالے انپر متوجہ ہو کہ وہ اسلام لاوین یا انپر عذاب کرے جبکہ وہ

اپنے کردار پر اصرار کرین [illegible] الک کہتے تھے اللہم یارب یہ کلمہ حیرت و حسرت

[1] قنوت بعد الرکوع پہنچ بعد الرکوع و قبل الرکوع الاولی بعد جمع اللہ مکان القنوت ۱۲

[illegible] ان لوگون نے منذر کو امان دی یہانتک کہ منذر مقتل حرام بن ملحان پر آئے تب اُن
لوگون نے اپنی امان اُن سے نکال لی بعد ازان منذر نے اُن سے قتال کی تا آنکہ شہید ہوئے چنانچہ یہی اشارہ
ہی قول رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جو حق مین منذر بن عمرو کے ارشاد ہوا اعتق لیموت یعنی سبقت و شتابی
کی منذر نے موت کے لیے جو کہ حارث بن الصمہ و عمرو بن امیہ جانورون کو چرائی پر لے گئے تھے تو اُن دونون نے
بلندی پر نگاہ کی اور اُڑنا اور متوجہ ہونا طائرون کا طرف اپنے منزل و لشکرگاہ کے دیکھا تب یہ دونون آپس مین
کہنے لگے واللہ اصحاب ہمارے قتل ہوگئے واللہ ہمارے اصحاب کو سواے اہل نجد کے اور کسی نے قتل نہین کیا
پس ایک اُونچی زمین یعنی ایک ٹیلے پر دونون چڑھ گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ اصحاب اُنکے مقتول پڑے ہین
اور سوار اُنکے کھڑے ہین تب حارث بن الصمہ نے عمرو بن امیہ سے کہا اب تیری کیا راے ہی انھون نے کہا
میری راے یہ ہی کہ مین جاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ملون اور یہ ماجرا بیان کرون حارث نے کہا
مین وہ نہین ہون کہ جس جگہ منذر قتل ہوے وہان سے مین پیچھے ہٹ جاؤن آخر یہ دونون آگے بڑھے
اور قوم بنی عامر سے ملاقات کی اور حارث اُن سے قتال کرنے لگے اور اُنین سے دو نفر کو قتل کیا بعد
ازان اُن لوگون نے حارث کو پکڑلیا اور اسیر کیا اور عمرو بن امیہ کو بھی اسیر کرلیا تب اُنھون نے حارث سے
کہا جو کچھ تو چاہتا ہو وہ ہم تیرے ساتھ کرین اور ہم تیرا قتل کرنا نہین چاہتے حارث نے کہا تم مجھے
مقتل منذر اور حرام پر پہونچا دو پھر امن و امان تمھاری مجھسے ساقط ہو جاوے اُنھون نے کہا اچھا ہم
یون ہی کرتے ہین پھر اُنھون نے حارث کو وہان پہونچا دیا اور قید سے چھوڑ دیا پس حارث نے اُن سے
قتال کی اور اُنین سے دو آدمی کو قتل کیا بعد ازان خود بھی قتل ہوے اور اُنکو یون قتل نہین کیا بلکہ اُنکو بھالا ما
پھر بھالے مین چھید لیا اور عمرو بن امیہ جو کہ اُنکی قید مین تھے اور لڑے نہ تھے تو اُن سے عامر بن الطفیل نے کہ
کہ ہر آئینہ میری مان پر نذر یا منت ہی رہا و آزاد کرنا ایک قیدی و بندی کا پس تو اُسکی طرف سے آزاد ہی
اور ابن امیہ کی پیشانی کے بال اکھیڑ لیے یعنی چوٹی اُنکی کاٹ لی و بعد ازان عامر بن الطفیل نے عمرو بن امیہ سے
پوچھا کہ اپنے اصحاب کو پہچانتا ہی اُنھون نے کہا ہان مین جانتا ہون تب وہ اُن شہیدون مین پھرنے لگا اور ابن امیہ
اُنکے نسب دریافت کرنے لگا بعد ازان ابن طفیل نے کہا آیا اُنمین سے کوئی شخص گم بھی ہی اُنھون نے کہا کہ ہان انمین عامر
بن فہیرہ مولی ابی بکر کو مین نہین پاتا ہون اُسنے کہا وہ تم مین کیسا شخص تھا عمرو بن امیہ کہتے ہین کہ مین نے کہا وہ ہم مین
افضل اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین اول تھا اُسنے کہا مین تجھسے اُسکی خبر بیان [illegible] ہون اور ایک آدمی کی طرف
اشارہ کیا کہ اس شخص نے اُسکو بھالا مارا اور جب اُسنے اپنا بھالا اُس سے کھینچ لیا تو اُسکو ایک شخص طرف بلندی آسمان
کے لیگیا یہانتک کہ پھر وہ مجکو نظر نہین آتا تھا [illegible] ابن فہیرہ کا یہ حال

عامر بن فہیرہ [illegible]

[illegible] عامر بن الطفیل نے کیا تھا اور جو کچھ اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم
واقع ہوا وہ ابو برا پر شاق و ناگوار گذرا اور حال یہ تھا کہ باعث پیرانہ سالی و ناتوان حالی کے اُس مین تاب حرکت
نہ تھی تو اُس نے کہا کہ بنی عامر کے درمیان سے میرے بھتیجے یعنے عامر بن الطفیل نے میرے عہد امان کو توڑ دیا
یہ کہکر ابو برا وہان سے روانہ ہوا یہان تک کہ اُس مقام پر پہونچا جہان بنو عامر ایک چشمہ پر جسکا نام قبیلہ بلی سے موجود
تھے اور اُس چشمہ کو ہدم کہتے ہین تب وہان سے ربیعہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر عامر سے جا ملا اور وہ اُسوقت
اپنے ناقہ پر سوار تھا پھر ربیعہ نے اُسکو بھالا مارا مگر بھالا اُسکے مقتل سے خطا کر گیا (مقتل انسان مین وہ جگہ ہی جہان
زخم لگنے سے مر جاتا ہی) اور بنو عامر شور و فغان کرنے لگے تب عامر بن الطفیل کہنے لگا کہ مجھے ضرر نہین
پہونچا مجھے ضرر نہین پہونچا یعنے زخم نیزہ نہین لگا پھر ربیعہ نے کہا کہ عہد ذمہ ابو برا کا مین نے پورا کیا عامر نے
کہا مین نے اپنے عم سے عفو کیا کیونکہ یہ فعل اُسکا ہی اور اُسکی جانب سے ہوا اور رسول خدا صلعم نے دعا کی تھی
کہ اَللّٰهُمَّ اهْدِ بَنِیْ عَامِرٍ وَاطْلُبْ حَقِّیْ مِنْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَیْلِ یعنے اے پروردگار ہدایت کر بنی عامر کو اور
طلب کر بدلا میرے عہد شکنی کا عامر بن الطفیل سے اور جب عمرو بن امیہ بیر معونہ سے چلے اور خدمت مین رسول خدا
صلعم کی آتے تھے اور چار دن تک پیادہ پا چلے آئے پھر جب وہ درمیان مقام قناہ کے پہونچے تو ملاقات ہوئی
دو آدمی سے جو دونون بنی کلاب مین کے تھے اور وہ دونون خدمت مین جناب رسالت مآب صلعم کے گئے تھے
اور حضرت نے اُن دونون کو لباس پہنا دیا تھا اور اپنی جانب سے دونون کو امان دی تھی اور عمرو اس بات سے
مطلع نہ تھے چنانچہ اُنھون نے دونون کو قیلولہ کرایا جب وہ دونون سوگئے تو عمرو نے برجستہ اُن دونون کو قتل
کرڈالا اور یہ اسلیے کہ بنو عامر نے اصحاب بیر معونہ کو قتل کیا تھا تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا تو بھی
اُنکے درمیان[1] سے ہی (یعنے اصحاب بیر معونہ سے) اور بعض روایت مین ہی کہ سعد بن ابی وقاص بھی عمرو
بن ابی اُمیہ کے ساتھ پھرے تھے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا جب کبھی تجکو مین نے کہین بھیجا تو درمیان صحاب
اپنے سے تو میرے پاس پھر آیا اور بعض نے کہا کہ سعد بن ابی وقاص ہمراہ اصحاب بیر معونہ کے نہ تھے اور
اُس لشکر مین سوائے انصاریون کے اور کوئی نہ تھا اور یہی ہمارے نزدیک ثابت ہی اور جب عمرو بن اُمیہ نے
[illegible] صلے اللہ علیہ وسلم کو اُن دو عامریون کے قتل کرنے کی خبر دی تو حضرت نے فرمایا تونے بدکام کیا ایسے دو آدمی
[illegible] جنکے لیے میری جانب سے امان و پناہ دی گئی تھی تاکہ مین اُن دونون کو جزا دون چنانچہ
[illegible] نے حضرت صلعم کی خدمت مین نامہ لکھا اور چند آدمیون کو اپنے اصحاب مین سے مع نامہ روانہ کیا
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کرین کہ آپ کے اصحاب مین سے ایک شخص نے دو آدمیونکو ہمارے قبیلہ مین سے
[illegible] حالانکہ اُن دونونکے لیے آپکی جانب سے امان و پناہ تھی تب آنحضرت صلعم نے دیت اُن دونونکی اُس قسم سے نکالی جسطرح کی

[1] درمیان سے یعنی احتمال ہو کر [illegible] بطرف بنو عامر کے کیا ہو واللہ اعلم

مین - اجابت ہو یعنے اے اللہ اے پروردگار - روز بیر معونہ ستر مرد انصار مین سے تھے اور ابو سعید خدری نے کہا کہ انصار مین سے کئی جگہ ستر ستر آدمی شہید ہوے چنانچہ ستر مرد روز اُحد اور ستر آدمی دفعۃً بیر معونہ مین اور ستر شخص معرکہ یمامہ کے دن اور ستر تن بروز جنگ جسر ابی عبید اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جسقدر صدمہ شہداے بیر معونہ پر ہوا اسقدر اور کہین کے شہیدون پر غمگین نہین ہوے اور انس کہتے تھے کہ حق تعالے نے حق مین شہداے بیر معونہ کے قرآن نازل کیا تھا یعنے کچھ آیتین نازل کی تھین کہ اُنکو پڑھتے تھے یہان تک کہ وہ منسوخ ہو گئین (یعنے متروک) ومنجملہ اُنکے یہ دو آیتین ہین بَلِّغُوا قَوْمَنَا وَاِنَّا لَقِیْنَا رَبَّنَا فَرَضِیَ عَنَّا وَرَضِیْنَا عَنْہُ یعنے وہ کہتے تھے کہ مشرکین ہماری قوم پر پہونچے اور ہمنے ملاقات کی اپنے پروردگار سے یعنے شہید ہوے پس راضی ہوا پروردگار ہمارا ہمسے اور راضی ہوے ہم اُس سے یعنے اُسکی عطیۂ رحمت وکرامت سے اور کہا رواۃ نے کہ ابو برا پھرتا ہوا مقام عیص مین آیا اور ابو برا اپنے قبیلہ مین بہت بڈھا اور بزرگ تھا پس اُسنے اپنے برادرزادی لُبید بن ربیعہ کو وہان سے مع ہدیۂ ایک فرس کے روانۂ خدمت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا سو حضرت نے اُس ہدیہ کو اُسپر واپس کردیا اور فرمایا مین ہدیہ مشرک کا قبول نہین کرتا ہون تب لُبید نے کہا میرے ذہن مین نہین آتا کہ نبی مضر مین سے کسی نے کبھی ہدیۂ ابو برا کا پھیر دیا ہو پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا اگر مین نے ہدیہ کسی مُشرک کا کبھی قبول کیا ہوتا تو ہدیۂ ابو برا کو قبول کرلیتا تب لُبید نے کہا اُسنے مجھے آپکی خدمت مین اسلیے بھیجا ہے کہ وہ آپ سے شفا مانگتا ہے یعنی دعاے شفا چاہتا ہے اپنے درد و بیماری سے اور اُسکے تئین دُبیلہ تھا یعنی اُسکے پیٹ مین آزار قرحہ تھا پس حضرت نے زمین سے ایک ڈھیلا مٹی کا اُٹھالیا اور اُسپر آب دہن ڈالا اور لُبید کو حوالہ کیا اور فرمایا اِس کو پانی مین گھول کر اُس کو پلا دینا چنانچہ لُبید نے جاکر ایسا ہی کیا تو ابو برا اس مرض سے بری ہو گیا اور بعضون نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے لیے ایک قطی شہد کی لُبید کے ہاتھ بھیجی تھی کہ ابو برا اُس کو چاٹتا تھا یہان تک کہ اچھا ہو گیا پس اُسی روز ابو برا اپنی قوم مین پھرتا ہوا ارادہ سرزمین بلی کا رکھتا تھا (بلی ایک قبیلہ ہے) پھر گذر اُس کا عبض پر ہوا تب اُسنے وہان سے ربیعہ اپنے بیٹے [illegible] دیکر بھیجا اور وہ دونون غلہ لدوا کر خدمت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ پہونچے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ربیعہ سے فرمایا کہ دربارہ ذمہ داماں [illegible] کے کیا معاملہ کیا گیا ربیعہ نے کہا قبیلہ نے جب کہ تلوار چلائی اور نیزہ مارا تو اس عہد کو توڑ ڈالا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ [illegible] خدمت ہو کر [illegible]

سبب ورود ربیعہ و دونون [illegible]

انی یومرذلك ثاٸث نیفنے مین نے ابن ورقاخزاعی کو معرکہ مین مقیم چھوڑا یعنے پڑا ہوا کہ اُڑتی ہو اُسپر گرد باد
اُسوقت مین نے ابو الریان کو یعنے انس کے تئین یاد کیا (ابوریان کینت انس کی تھی) جبکہ مین نے اُسکو
یعنے ابن ورقار کو پہچانا اور مین نے یقین کیا کہ بے شبہہ آج کے روز مین طالب عوض خون ہون اور کہا
راوی نے مین نے اپنے اصحاب سے سُنا کہ وہ ان اشعار کو صحیح النقل کہتے تھے اور کہا راوی نے کہ حسان
بن ثابت نے منذر بن عمرو کے مرثیے مین یہ اشعار کہے جنکا مضمون یہ ہو کہ حق تعالے ابن عمرو پر
رحمت نازل کرے کہ وہ ملاقات مقابلہ کا سچا تھا اور صداقت اس بات کی فائق تر ہو لوگون نے اُس سے
نسبت دو امرون کے کہا کہ ان دونون مین کوئی اختیار کر پس اُسنے اُسی راے کو اختیار کیا جو بہتر تھی
واقدی نے کہا کہ ابن جعفر نے قصیدہ حسان کا میرے سامنے پڑھا (یعنے جس کے یہ اشعار تھے)
اور سر مطلع اُسکا سچا غیر نذر ہی

له صلى الاله على ابن عمرو صدق باللقاء وصدق ذلك منه قالوا الامرين فاختير فيها فاختار في الراي له جوار نعو ١٢

ذکر غزوہ رجیع واقع ماہ صفر چھتیسوین مہینے ہجرت سے

واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی موسیٰ بن یعقوب نے ابی الاسود سے اُنھون نے عروہ سے
اُنھون نے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم نے اصحاب رجیع کو واسطے جاسوسی و سُراغ رسانی کے طرف مکہ
روانہ کیا تا کہ وہ لوگ اخبار قریش حضور مین پہونچاوین سو وہ لوگ نجدیہ کی راہ سے چلے یہان تک کہ رجیع مین
آئے تو وہان اُنسے بنولحیان متعرض و مزاحم ہوے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبداللہ
و معمر بن راشد و عبدالرحمن بن عبدالعزیز و عبداللہ بن جعفر و محمد بن صالح و محمد بن یحیٰی بن سہل بن ابی حثمہ و
معاذ بن محمد نے منجملہ اُن لوگون کے جنکے نام معلوم نہین اور اُن ہر ایک نے پارہ پارہ حدیث بیان کی اور
بعضے اُنمین کے بڑے ضابط حدیث تھے بہ نسبت بعض کے تحقیق کہ کچھ کچھ اُنھون نے مجھسے حدیث بیان کی مین نے
اُن سبکو جمع کیا چنانچہ اُن راویون نے کہا کہ جب سفیان بن خالد بن نبیح الہذلی قتل کیا گیا تو بنولحیان پاس
قبیلہ عضل اور قارہ کے گئے اور اُنکے لیے حصہ اور عطیہ شتران وستوران سے مقرر کیا اس بات پر کہ وہ لوگ
رسول خدا صلعم کے پاس جاوین اور اُنسے کلام کرین اس نہج سے کہ وہ چند اشخاص اپنے اصحاب مین سے
[illegible] یہان بھیجین تا وہ اُنکو دعوت اسلام کرین (پھر جب وہ اس حیلے سے آوین) تو ہم قتل کرین اُس شخص کو جسنے
[illegible] ہمارے صاحب یعنے سفیان کو قتل کیا ہو اور باقیون کو اسیر کرکے پاس قریش کے مکہ مین لیجاوین اور اُن سے اُن
[illegible] کی قیمت لیوین اسلیے کہ اُن لوگون کے نزدیک کوئی چیز زیادہ تر اس سے محبوب نہین ہو کہ اصحاب
[illegible] مین سے کوئی بھی اُنکے پاس پکڑ آوے تو اُسکو مثلہ کرکے یعنے اُسکے ٹکڑے ٹکڑے کرکے قتل کرین
[illegible] اور یہ بعوض اُن لوگون کے جو اُنمین سے روز بدر مارے گئے غرض کہ سات آدمی عضل و قارہ سے

دیت دو آزاد مسلمانون کی ہوتی ہو بس وہ خون بہا دونون کا اُس قوم کے پاس بھیدیا اور واقدی نے کہا ہو جیسے
حدیث بیان کی مصعب نے ابی الاسود سے اُنھون نے عروہ سے اُنھون نے کہا مشرکین کو خواہش ہوئی نسبت
عروہ بن الصلت کے کہ اُنکو امان دیوین اور عروہ بڑے دوستدار عامر بن الطفیل کے تھے دبا وجودیکہ اُنکی قوم بنی سلیم نے
بھی اُنکے امان دینے کی خواہش کی مگر اُنھون نے انکار ہی کیا اور کہتے تھے کہ مین تمھارا امان قبول نہین کرتا اور نہ اپنی جان
کو اپنے اصحاب کے قتل سے باز رکھونگا اور راوی کہتے ہین کہ جسوقت اصحاب بیر معونہ کے گھر گئے تو وہ لوگ کہنے
لگے کہ اے پروردگار اُسوقت ہم سوائے تیرے کسی ایسے شخص کو پاتے نہین ہین جو ہمارا اسلام سوائے تیرے
نبی کو پہونچادے سو تو سلام ہمارا اُن حضرت پر پہونچادے چنانچہ جبرئیل علیہ السلام نے اُسکی خبر جناب مین رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پہونچائی

اسمائے شہدائے بیر معونہ

قریش مین بنی تیم سے عامر بن فہیرہ شہید ہوے اور بنی مخزوم سے حاکم بن کیسان جو اُنکے حلیف تھے شہید ہوئے اور
بنی سہم سے نافع بن بدیل بن ورقا اُنکے جو شہید ہوے اور انصار مین سے منذر بن عمرو امیر قوم شہید ہوئے اور
بنی رزیق سے معاذ بن ماعص تھے اور بنی النجار سے حرام وسلیمان دونون پسر ملحان کے تھے اور بنی عمرو بن
مبذول سے حارث بن الصمہ اور سہل بن عامر بن سعد بن عمرو اور طفیل بن سعد تھے سو یہ دونون شہید ہوے
و بنی عمرو بن مالک سے انس بن معویہ وابو شیخ ابی بن ثابت بن المنذر اور بنی دینار بن النجار سے عطیہ بن عبد عمرو
شہید ہوے اور کعب بن زید بن قیس زخمی اُٹھا لائے گئے درمیان مقتولون سے وبالآخر وہ روز جنگ خندق
شہید ہوے اور بنی عمرو بن عوف سے عروہ بن الصلت تھے جو حلیف اُس قبیلہ کے تھے بنی سلیم سے اور قبیلہ
نبیت سے مالک بن ثابت وسفیان بن ثابت تھے یہ سب شہید ہوے جنکے نام محفوظ و یاد ہین وہ سولہ مرد
ہین اور عبد اللہ بن رواحہ نے کہا کہ مرثیہ پڑھا جو تھا نافع بن بدیل کا مین نے اپنے اصحاب سے سنا کہ وہ
یہ اشعار پڑھتے تھے رَحِمَ اللّٰہُ نَافِعَ بْنِ بُدَیْلٍ ✦ رَحمۃ المبتغی ثواب الجھادِ ✦ صَارِمَ صَادِقَ اللّقاءِ اِذَا مَا
اکثر النَّاسُ قَالَ قولَ السَّدَادِ یعنے خدا رحمت کرے نافع بن بدیل پر مثل رحمت اُن لوگون کے جو طالب
ثواب جہاد ہین وہ تیغ زن تھا اور مقابلے کا سچا تھا اور جسوقت لوگ بہت باتین کرتے ہین تو ... اُن کے
کچھ نازد ... م کہتا تھا قول اُسکا راست و استوار تھا یعنے اُسکا کلام سنجیدہ تھا اور انس بن عباس ...
طعمیہ بن عد ... ی ماموں انس کا جسکی کنیت ابو الریان ہی وہ روز بیر معونہ نکلکر اپنی قوم کو بطلب عوض خون اپنے ...
ور غلاتا اور ... اُبھارتا تھا یہان تک کہ اُسی نے نافع بن بدیل بن ورقا کو شہید کیا اور اُسوقت یہ اشعار پڑھتا
... بن ورقاء الخزاعی ثاویا ✦ بمعترک تسفی علیہ الاعاصی ✦ ذکرتُ اَبَا الرَّیَّانَ لَمَّا عرفتہ ✦ وَ اَیقنْ ...

بھالا بھی ٹوٹ گیا صرف تلوار باقی رہی تب عاصم نے کہا اللھم انی حمیت دینک اول النہار فاحم لی لحمی آخرہ
یعنے اے پروردگار میرے مین نے شروع دن مین تیرے دین کی حمایت کی ہیں تو حمایت کر میرے لیے
میرے گوشت پوست کی آخر روز اور حال یہ تھا کہ کفار جس کسیکو اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین سے
قتل کرتے تھے اُسکا لباس اُتار لیتے تھے اور ننگا کردیتے تھے راوی نے کہا کہ پھر عاصم نے میان تلوار کا
توڑ ڈالا اور قتال کرنے لگے یہان تک کہ شہید ہوگئے اور اُنھون نے دو آدمیون کو زخمی کیا تھا اور ایک کو
جان سے مار ڈالا تھا اور عاصم یہ شعر پڑھتے تھے اور قتال کرتے تھے انا ابو سلیمان ومثلی راما ۔ ورثت
مجدا معشرا کراما ۔ اصیب مرثد وخالد قیاما ۔ مین ابوسلیمان ہون اور مجھسا اولوالحزم کہ وارث ہون مین
بزرگواری گروہ بزرگ کا قتل ہوے مرثد وخالد کھڑے کھڑے (یعنے مجھسا شخص موجود ہو اور مرثد وخالد قتل
ہوجاوین) بعد ازان مشرکین نے اُنکو برچھیان مارین تا آنکہ وہ شہید ہوے اور ایک عورت تھی سلافہ
دختر سعد بن الشہید اُسکا شوہر اور چار پسر اُنکے مارے گئے تھے اور اُن چارون مین سے حارث ومسافع
دو کو عاصم نے قتل کیا تھا چنانچہ اُس عورت نے منت مانی تھی اس بات کی کہ اگر خدا اُسکو قدرت دیوے
عاصم پر تو اُن کے کاسہ سر مین شراب پیے اور جو کوئی عاصم کا سر لادے اُسکے لیے سو شتر مقرر کیے اور
اُسکی اِس نذر سے عرب آگاہ تھے اور بنو لحیان کو بھی اطلاع تھی سو بعد شہادت عاصم کے اُن سب نے
ارادہ کیا کہ سر عاصم کا کاٹ لیوین اور اُسکو سلافہ بنت سعد پاس لیجاوین تا کہ اُس سے سو ناقہ جائزہ لیوین تب
حق تعالی نے عاصم پر سارن مکھیون کو جو مثل زنبور ہوتی ہین مقرر کیا کہ اُن زنبورہ مکھیون نے عاصم کی حفاظت
کی پس جو کوئی عاصم کے پاس چلا اُسکا مُنھ نیشون سے چھید دیا اور بہت کچھ اُن زنبورون سے ظہور مین آیا
کہ کسیکو عاصم پاس جانے کی مجال نرہی تب اُن کافرون نے کہا کہ رات تک عاصم کو یون ہی چھوڑ دو جب
رات ہوگی تو یہ مکھیان عاصم کے پاس سے چلی جاوینگی پھر جب کہ رات آئی تو حق تعالی نے عاصم پر ایک سیلاب جاری
کیا وحال آنکہ جو لوگ اُسوقت اطراف آسمان مین کسی طرف کوئی ٹکڑہ ابر کا نہین دیکھتے تھے آخر وہ سیلاب نعش
عاصم کو بجنسہ بہا لیگیا کہ کفار نہ اُن تک پہونچ سکے نہ اُنکو گزند پہونچا سکے ۔ چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
ذکر عاصم کا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ تحقیق عاصم نے اپنی حیات مین نذر اس بات کی کی تھی کہ وہ کسی مشرک کو
مس نکرین اور نہ کوئی مشرک اُنکو مس کرے بخوف نجس ہوجانے کے مشرک سے یعنے مشرک کو عاصم نجس جانتے
تھے پھر کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ بے شبہہ حق تعالے حفاظت کرتا ہی مومنین کی پس خدا نے عاصم کو محفوظ رکھا مس
کفار سے بعد وفات اُنکے جسطرح وہ باز رہتے تھے اور پرہیز رکھتے تھے اپنی حیات مین اور کہا راوی نے کہ معتب
بن عبید قتال کرتے ہوے [illegible] اور اُنکو شہید کیا بعد ازان

لاے یہ دونون دو قبیلہ ہین پاس حضرت کے اقرار باسلام کرتے ہوئے و داخل ہوئے [illegible]
سے عرض کی کہ ہمارے یہان اسلام کا ظہور ہوا ہی آپ چند صحاب اپنے ہمارے ساتھ بھیجدیجئے تا وہ لوگ ہمکو قرآن
سکھلادین اور مسائل اسلام کے بتادین چنانچہ حضرت علیہ السلام نے سات آدمی مثل مرثد بن ابی مرثد اور
خالد بن ابی البکیر اور عبد اللہ بن طارق البلوی حلیف بنی ظفر کو اور اُنکے برادر مادری معتب بن عبید حلیف
بنی ظفر کو اور خبیب بن عدی کو جو بلحرث بن الخزرہ سے تھے اور زید بن دثنہ کو جو بنی بیاضہ سے تھے اور عاصم بن ثابت
بن ابی الافلح کو اُن لوگون کے ساتھ روانہ کیا اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ سب دس اصحاب تھے اور امیر و افسر
اُنکے مرثد بن ابی مرثد تھے اور بعضے کہتے ہین کہ اُنکے افسر عاصم بن ثابت بن ابی الافلح تھے پس یہ سب روانہ ہوے
تا آنکہ چشمہ سار ہذیل پر جسکو رجیع کہتے ہین وارد ہوے اور وہ قریب ہدہ کے واقع ہی تب وہان چند آدمی نکلے
اور اپنے اُن اصحاب کو جنکو لحیانیون نے بھیجا تھا بغرض حملہ آوری اوپر مسلمین کے پکارنے لگے اور اصحاب
محمد صلعم نے اِس بات کا کچھ باک نکیا مگر یہ کہ اُس قوم مین سو تیر انداز تھے اور مسلمانون کے ہاتھون مین تلوارین
تھین چنانچہ صحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میان سے تلوارین کھینچکر کھڑے ہو رہے تب اُن دشمنون نے کہا
کہ ہم تمسے لڑنے کا ارادہ نہین رکھتے ہین بلکہ ہمارا ارادہ یہ ہی کہ تمھارے عوض مین اہل مکہ سے ہم قیمت حاصل کرین
(یعنے تم لوگون کو اُنکے ہاتھ بیچ لیوین) اور تمھارے لیے عہد و میثاق خدا کا ہی یعنے ہم تمسے عہد کرتے ہین اور
تمکو امان دیتے ہین کہ تمکو ہم قتل نکرین پس خبیب بن عدی اور زید بن الدثنہ و عبد اللہ بن طارق نے اسیری
قبول کی کہ خبیب نے کہا میرے لیے نزدیک قوم کے دست بیعت ہی یعنے مجکو ذمہ و امان قوم منظور رہے
ولیکن عاصم بن ثابت اور مرثد اور خالد بن ابی البکیر و معتب بن عبید نے انکار کیا اس بات سے کہ اُنکا ذمہ
اور اُنکی امان کے تئین قبول کرین چنانچہ عاصم نے کہا مین نے اپنے اوپر نذر واجب کی ہی اس بات کی کہ مین
پناہ مشرکین کی قبول نکرون تب عاصم اُن سے قتال کرنے لگے اور رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے
مَا عِلَّتِي وَاَنَا جَلْدٌ نَابِلٌ ۔ اَلنَّبْلُ وَالْقَوْسُ لَهَا بَلَابِلٌ ۔ تَنْزِلُ عَنْ صَفْحَتِهَا مَعَابِلٌ ۔ اَلْمَوْتُ حَقٌّ وَالْحَيَاةُ بَاطِلٌ ۔
وَكُلُّ مَا حَمَّ الْاِلٰهُ نَازِلٌ ۔ اِنْ لَمْ اُقَاتِلْكُمْ فَاُمِّي هَابِلٌ یعنے کیا خوب ہی علت وحجت استواری میری کہ مین تیز دست و تیغ
کف اور تیر دار ہون میرے ہر ایک تیر و کمان کے لیے صدائے شن و کڑک ہی تھراتے ہین یعنے چلتے ہین تیر رخ کمان سے
اور حق کیا ہی موت ہی اور باطل کیا ہی زندگانی دنیا ہی اور ہر چیز جو قضا و قدر آلہی مین گذری ہی انسان پر آنے والی ہی اور انسان
اُسکی طرف آنے والا ہی اگر مین تمسے قتال نکرون تو مان میری ماتم اولاد مین رونے والی ہی اور **واقدی** رحمہ
کہا مین نے اپنے اصحاب مین سے کسیکو نپایا جو روایت عاصم اور اور اُنکے اشعار سے انکار کرتا ہو الغرض راوی نے
کہا کہ عاصم نے اُس قوم پر تیر پیکانی چلائے جب تیر اُنکے تمام ہو چکے تو اُن لوگون کو بھالا مارنے لگے یہان تک کہ

حرام ہی گذر گئے تو کفار اُنکے قتل پر جمع ہوے تب مین نے آنکر اُنکو خبر دی مگر واللہ مین نے دیکھا کہ اُنکو اُسکی کچھ پروا بھی نہوئی اور مجھسے کہا کہ مجھے ایک استرہ دے تا مین اصلاح بنالون یعنے بال مونڈون پھر مین نے ایک استرہ اُنکے پاس اپنے بیٹے ابی حسین کے ہاتھ بھیجدیا اور جب لڑکا میرا استرہ لیکر میرے پاس سے چلا گیا تو مین نے کہا واللہ یہ شخص اس لڑکے کو اپنے بدلے مین مار لیگا مین نے یہ کام کیا کہ اس لڑکے کے ہاتھ اُسترہ بھیجا کہ وہ اُسکو قتل کریگا اور وہ یہ کہیگا رجل برجل یعنے ایک کا بدلا ایک ہے اور جب میرا بیٹا اُنکے پاس اُسترہ لیگیا تو اُنھون نے اُس سے اُسترہ لے لیا اور مزاح سے کہنے لگے قسم تیرے باپ کی بے شبہہ تو بڑا اجری ہی کیا تیری مان نڈری میری عہد شکنی سے کہ تیرے ہاتھ اُسترہ بھیجا وحالآنکہ تم لوگ میرے قتل کا ارادہ رکھتے ہو ماویہ نے کہا مین یہ بات سنتی تھی تب مین نے کہا اے خبیب مین نے تیری امن مین دیا تھا ساتھ امان خدا کے اور مین نے تجکو یہ چیز سپرد خدا کے واسطے دی اور اسواسطے مین نے تجکو یہ اُسترہ نہین دیا کہ تو میرے بیٹے کو قتل کرے خبیب نے کہا مین وہ نہین ہون کہ اُسکو قتل کرون اور ہمارے دین مین عہد شکنی حلال نہین ہی بعد ازان مین نے اُنکو خبر دی کہ کل صبح کو وہ لوگ تجکو نکالنے والے ہین اور قتل کرنے والے ہین **راوی** نے کہا آخر اُنکو زنجیرون مین باہر نکالا اور لے گئے اُنکو مقام تنعیم تک اور اُنکے ساتھ عورتین بھی نکلین اور لڑکے اور غلام اور ایک جماعت اہل مکہ سے نکلی یہان تک کہ کوئی پیچھے نرہگیا اور نکلنے والے یا موتور تھے یا غیر موتور موتور وہ جسکا کوئی بدر مین مارا گیا تھا اور اُسکو اُسکا بدلا نہین ملا تھا پس وہ چاہتا تھا کہ خبیب کا قتل ہوتا دیکھکر اور اُسکو اپنا خون بہا سمجھ کر خوشدلی حاصل کرے اور غیر موتور اسلیے نکلے کہ وہ مخالف اسلام اور دشمن اہل اسلام تھے (یعنے یہ لوگ تماشائی تھے پھر جب کفار اُنکو تنعیم تک لے گئے اور اُنکے ساتھ زید بن الدثنہ تھے اُسوقت اُن کافرون نے حکم کیا کہ ایک لمبی لکڑی گاڑی جاوے (یعنے واسطے سولی دینے خبیب کے) تب اُس لکڑی کے لیے گڑھا کھودا گیا یعنے وہ لکڑی گاڑی گئی پھر جب کہ خبیب کو اُس سولی کے پاس لیگئے تو خبیب نے کہا اگر تم مجکو چھوڑ دو تو مین دو رکعت نماز پڑھ لون اُنھون نے کہا اچھا پس خبیب نے دو رکعت نماز پڑھی اور تمام کیا اُنھون نے دونون رکعت کو بدون اسکے کہ دونون کو طول دیا ہو اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی معمر نے زہری سے اُنھون نے عمرو بن سفیان بن ابی سفیان بن اُسید بن العلا سے اُنھون نے ابی ہریرہ سے اُنھون نے کہا اول جس نے طریقہ نکالا ہے دو رکعت نماز پڑھنے کا وقت قتل کے وہ خبیب تھے راوی کہتے ہین کہ پھر خبیب نے کہا واللہ اگر یہ گمان اُنکو نہوتا کہ مین نے موت سے ڈر کر نماز کو طول دیا ہے تو مین اسوقت نماز مین اکثار کرتا بعد ازان خبیب نے دعا کی اللھم احصھم عددا واقتلھم ... اے پروردگار اُنکے عدد کو تو شمار کر

کفار وہان سے خبیب اور عبد اللہ بن طارق اور زید بن الدثنہ کو لیچلے اور یہ سب کمانون کے رودون مین بندھے تھے
جب اس حال سے یہ لوگ مقام مرالظہران مین آئے تو عبد اللہ بن طارق نے اپنے اصحاب سے کہا یہ ہمارے ساتھ
اول غدر یعنے عہد شکنی ان لوگون کی ہے واللہ مین تمھارے ساتھ نہ چلونگا کہ ہر آئینہ میرے تئین تبعیت و پیروی انھین
لوگون یعنے شہیدونکی منظور ہے تب اُنھون نے عبد اللہ کو ردکا مگر عبد اللہ نے نمانا اور اپنا ہاتھ رودہ کمان
سے چھوڑا لیا اور اپنی تلوار پکڑی تو کفار اُنسے الگ ہوگئے پھر عبد اللہ درمیان کفار کے دوڑ دوڑ کر
سخت حملہ کرنے لگے اور وہ لوگ اُن سے ہٹ ہٹ کر تپھر مارنے لگے یہان تک کہ اُنکو شہید کیا چنانچہ قبر اُن کی
مرالظہران مین ہے پھر وہان سے کفار لیچلے خبیب بن عدی اور زید بن ثابت کو تا آنکہ اُن دونون کو لیے ہوے
مکے مین جا پہونچے اور خبیب کو حجیر بن ابی اہاب نے ہشتاد مثقال طلا یعنے ہشتاد دینار پر خرید لیا اور
بعضون نے کہا کہ اُنکو بعوض پچاس شتر خواہ ستور کے خرید کیا اور بعضون نے کہا کہ اُنکو بنت الحارث
بن عامر بن نوفل نے سو اونٹ پر خرید کیا اور حجیر نے جو اُنکو خریدا تو واسطے اپنے بھتیجے عقبہ بن الحارث کے
لیا تھا تاکہ وہ اپنے بدلے باپ کے جو بدر مین مارا گیا تھا اُنکو قتل کرے اور زید بن دثنہ کو صفوان بن امیہ نے
بعوض پچاس شتر کے مول لیا اور اپنے باپ کے بدلے اُنکو شہید کیا اور بعضون نے کہا کہ اس خرید مین
یا یہ کہ زید کی خرید مین چند قریش شریک تھے اور جب خبیب اور زید کو مکے مین داخل کیا تھا تو شہر حرام شہر
ذیقعدہ تھا تو حجیر نے خبیب بن عدی کو ایک عورت کے گھر مین قید کیا تھا اور اس عورت کا نام ماویہ تھا
وہ مولاۃ بنی عبد مناف کی تھی اور صفوان بن اُمیہ نے زید بن دثنہ کو پاس چند آدمیون کے جو بنی جمح سے تھے
قید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ صفوان نے نسطاس اپنے غلام کے پاس قید رکھا اور وہ ماویہ عورت جو بعد اُس قصہ
کے اسلام لائی تھی اور اسلام اُسکا اچھا اور سچا تھا تو وہ کہتی تھی کہ واللہ مین نے کسیکو بہتر خبیب سے نہین دیکھا
واللہ مین خبیب کو شگاف دروازے سے جھانکتی تھی کہ وہ زنجیرون مین ہین اور مین نہین جانتی کہ روی زمین
مین کوئی دانہ انگور کا کسیکے کھانے مین آتا ہو (یعنے موسم نہ تھا) وحال آنکہ خبیب کے ہاتھ مین خوشۂ انگور کا ہوتا تھا
اور وہ اتنا بڑا خوشہ ہوتا تھا جیسے آدمی کا سر چنانچہ وہ اُس خوشہ مین سے کھاتے تھے اور وہ ہی اُنکا رزق تھا
کہ خدا اُنکو پہونچاتا تھا اور خبیب رات کو تہجد مین قرآن پڑھا کرتے تھے اور عورتین اُن سے قرآن سُنکر رویا کرتی تھین
اور اُنپر نرمی اور رحم دلی کرتی تھین پھر وہ عورت ماویہ کہتی تھی کہ مین نے خبیب سے کہا اے خبیب کچھ تیری
حاجت ہے اُنھون نے کہا میری کوئی حاجت نہین مگر یہ کہ تو مجھکو آب شیرین پلا اور جو جانور نصب یعنے
بتون کے استھانون پر ذبح کیا جاتا ہے اُسکا گوشت مجکو مت کھلا اور جسوقت لوگ ارادہ میرے قتل
کا کرین تو میرے پاس اُسکی خبر لا ... مہینون مین قتل و قتال

اسلام سے پھر جاے تو ہم تجکو چھوڑ دیوین اُنھون نے کہا واللہ مین نہین چاہتا کہ مین اسلام سے دست بردار ہون
اور عوض اسکے دولت تمام روے زمین کی میرے ہاتھ آوے پھر اُن کافرون نے کہا بھلا یہ تو چاہتا ہے کہ بجاے
تیرے محمد ہون (یعنے جس حال مین کہ تو) اور تو اپنے گھر مین بیٹھا ہو اُنھون نے کہا واللہ مین ہرگز نہین چاہتا
کہ جسم محمد مین ایک کانٹا بھی چبھے یعنے اُنکو ایک کانٹے کی بھی کھٹک ہو اور مین اپنے گھر مین آرام سے
بیٹھون پھر اُنھون نے بار بار کہنا شروع کیا اے خبیب لے پھر جا اسلام سے خبیب کہتے تھے مین کبھی نپھرونگا
وہ کہنے لگے آگاہ ہو قسم ہے لات وعزیٰ کی اگر تو ایسا نکریگا کہ اسلام سے باز نہ آویگا تو البتہ ہم تجھکو
ضرور قتل کرینگے اُنھون نے کہا میرا قتل ہونا راہ خدا مین امر خفیف اور ایذاے قلیل ہے (یعنے قتل میرا
آسان اور تھوڑی دیر کی اذیت ہے بخلاف انحراف اسلام کے کہ کار دشوار و موجب خلود نار ہے) پھر جب
خبیب نے اُنکے کہنے سے انکار کیا تو اُن کافرون نے اُنکا مُنھ اُس طرف کر دیا جسطرف سے آئے تھے یعنے
مدینے کی جانب مُنھ اُنکا پھرا دیا خبیب نے کہا ولیکن پھیر دینا تمھارا میرے مُنھ کو جہت قبلہ سے (یعنے یہ مجھکو
ضرر نہین کرتا) پس تحقیق کہ حق تعالے فرمایا ہے فَاَیْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنے جسطرف تم رُخ کرو اُسی طرف
وجہ خدا موجود ہے اے دلیل ومحبت خدا + بعد ازان خبیب نے دعا کی اَللّٰهُمَّ اِنِّی لَا اَرٰی اِلَّا وَجْهَ عَدُوٍّ اَللّٰهُمَّ
اِنَّهٗ لَیْسَ هٰهُنَا اَحَدٌ یُبَلِّغُ رَسُوْلَكَ عَنِّی السَّلَامَ فَبَلِّغْ اَنْتَ عَنِّی السَّلَامَ یعنے اے پروردگار مین یہان سواے
شکل دشمنون کے اور کسیکو نہین دیکھتا ہون اے پروردگار اس جگہہ کوئی ایسا نہین ہے جو تیرے نبی کو میرا
سلام پہونچاوے پس تو ہی اُنکو میری جانب سے سلام پہونچا اور واقدی نے کہا مجھسے
حدیث بیان کی اُسامہ بن زید نے اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحاب
کے ساتھ مدینے مین بیٹھے تھے کہ دفعۃً حضرت پر ایک حالت بیہوشی کی طاری ہوئی جسطرح وقت نزول
وحی کے وہ کیفیت غشیان کی ہوا کرتی تھی بعد ازان ہمنے حضرت سے کہتے ہوے سُنا کہ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ
بعد ازان فرمایا کہ یہ جبرئیل آئے ہین اور خبیب کیطرف سے سلام پہونچاتے ہین وبعد ازان اُن کافرون
نے طلب کیا لڑکون کو اُن لوگون کے لڑکون مین سے جو بدر مین مارے گئے تھے یعنے اُن لڑکون کو بلایا
جنکے باپ بدر مین مارے گئے تھے چنانچہ ایسے چالیس لڑکے پائے گئے تب اُن کافرون نے
ہر ایک لڑکے کو ایک ایک نیزہ دیا اور کہا دیکھو یہ وہ شخص ہے جسنے تمھارے آبا کو مارا ہے تب اُن لڑکون
نے خبیب کو نیزے مارے مگر ہلکے لگے اور خبیب اُس لکڑی پر تڑپے کہ اُنکا مُنھ قبلہ کیجانب ہو گیا اُسوقت خبیب
نے کہا حمد ہے اُس خدا کی جسنے میرے مُنھ کو سمت اُس قبلہ کے پھیر دیا جسکو اپنے لیے اور اپنے نبی اور جمیع مومنین
کے لیے پسند و اختیار کیا ہے اور جو لوگ قتل خبیب پر جمع ہوے اور لوگون کو جمع کیا وہ عکرمہ بن ابی جہل تھا

(یعنے اپنے قہر مین اُنکے ایک ایک کو گھیر لے) اور ہلاک کر انکو پراگندہ و پریشان اور باقی نچھوڑ اُن مین سے
کسیکو معویہ بن ابی سفیان نے کہا کہ مین اُنکی دعا کے وقت موجود تھا تو مین نے اپنے تئین دیکھا کہ میرا
باپ ابوسفیان دعاے خبیب کے خوف سے مجکو زمین پر لٹاتا تھا اور ابوسفیان نے مجکو اُسدن
ایسی کشاکش سے گھسیٹا کہ مین سُرین کے بھل گر پڑا اور اُس گرنے کی چوٹ سے مین ایک مدت تک دردمند
رہا اور خویطب بن عبدالعزی کہتا تھا کہ مین نے اپنے تئین ایسا پایا کہ اپنے کانون مین اُنگلیان دیکر دوڑتا ہوا
بھاگا اِس خوف سے تا دعاے خبیب کو مین نہ سنون اور اسی طرح حکیم بن حزام نے کہا کہ خوف دعاے خبیب سے
مین اپنے تئین درختون کی آڑ مین چھپاتا تھا اور **راوی** کہتا ہے مجھسے **حدیث** بیان کی عبداللہ بن
یزید نے اُن سے سعید بن عمرو نے اُنھون نے کہا مین نے جبیر بن مطعم سے سنا وہ کہتا تھا کہ اُسدن
مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین چھپتا تھا لوگون کے درمیان اس خوف سے تا سامنا نہو میرا دعاے خبیب
سے اور حارث بن برصا نے کہا واللہ مجکو گمان نہ تھا کہ دعاے خبیب مین سے کسی کو چھوڑے گی اور
واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبداللہ بن جعفر نے عثمان بن محمد الاخنسی سے اُنھون نے کہا کہ عمر
بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر بن خذیم الجمحی کو عامل مقرر کیا تھا اوپر حمص کے اور حال اُن کا
یہ تھا کہ اُنپر غش طاری ہوا کرتا تھا باوجودیکہ وہ درمیان اپنے اصحاب کے ہوتے تھے چنانچہ ذکر اسبات کا
آگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہوا اور سعید اکثر حمص سے خدمت مین عمر رضی اللہ عنہ کے آیا کرتے تھے تو ایک مرتبہ
اُنکے آنے مین اُنھون نے پوچھا کہ اے سعید تیرے تئین کیا ہوجایا کرتا ہے کیا تجھپر جن ہے اُنھون نے کہا
نہین یا امیرالمومنین ولیکن تھا مین اُن لوگون مین جو وقت قتل خبیب حاضر تھے اور مین نے دعا اُس کی
سنی تھی سو واللہ جسوقت میرے قلب پر اُنکی دعا کا خطور و خیال آجاتا ہے تو مین کسی مجلس و مجمع مین ہون
مگر مجھپر غش طاری ہوجاتا ہے عثمان راوی نے کہا کہ پس یہ غشی شہید کے تئین نزدیک عمر رضی اللہ عنہ کے
موجب مزید خیر کی ہوئی اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی قدامہ بن موسی نے عبدالعزیز
بن رمانہ سے اُنھون نے عروہ بن الزبیر سے اُنھون نے نوفل بن معویہ الدیلی سے اُنھون نے کہا کہ مین اُس
روز بوقت دعاے خبیب حاضر تھا پس مین نے اُن لوگون مین سے جو وہان اُسوقت حاضر تھے
کسیکو نہین دیکھا کہ وہ اُنکی دعا کے ضرر سے بچ رہا ہو اور مین جو کھڑا تھا تو اُس دعا کے خوف سے زمین کیطرف
جھک پڑا اور قریش ایک مہینے بلکہ زاید کیماہ تک ایسی حالت مین رہے کہ اُنکی محفلون مین سوا [illegible]
خبیب کے اور کسی بات کا مذکور نہوتا تھا راوی کہتے ہین جب خبیب دو رکعت نماز پڑھ چکے تو کفار اُنکو سولی [illegible]
اور اُنکا رخ طرف مدینے کے کرکے رو [illegible] کہنے لگے کہ [illegible]

و اللہ ایسا نہوگا مین اپنے دین سے کبھی جدا نہونگا اور کفار کہتے تھے کہ آیا تجھکو خوش آتا ہی اور تیرا دل گوارا کرتا ہی
کہ بجائے تیرے ہمارے ہاتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرفتار ہون اور تو اپنے گھر مین بیٹھا ہو زید نے کہا مجھے بہت ناگوار ہی
اور مجھپر دشوار ہی کہ جسم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک کانٹا چبھے یعنے ایک کانٹے کی بھی کھٹک ہو اور مین اپنے
گھر مین آرام سے بیٹھون راوی نے کہا ابو سفیان بن حرب کہتا تھا کہ ہمنے کبھی کسیکے اصحاب مین اُسکے لیے ایسی اشد
محبت نہین دیکھی جیسی محبت شدید اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین محمد کے لئے اور حسان بن ثابت یہ اشعار
شان مین خبیب کے پڑھتے تھے جسکا مضمون یہ ہی لَیتَ خُبَیبًا لَم تَخُنہُ اَمَانَۃٌ ؛ وَلَیتَ خُبَیبًا کَانَ بِالقَومِ عَالِمًا ؛ شَرَاہُ زُہَیرُ
بنُ الاَغَرِّ وَجَامِعٌ ؛ وَکَانَا قَدِیمًا یَرکَبَانِ المَحَارِمَا ؛ اَجَرتُم فَلَمَّا اَجَرتُم غَدَرتُم ؛ وَکُنتُم بِاَکنَافِ الرَّجِیعِ اللَّہَازِمَا ؛
اے کاشکے خبیب کی خیانت اُس قوم نے از روے امانت یعنے از راہ امان کے نکی ہوتی و کاشکے خبیب حال اُس قوم
کا یعنے غدر انکا جانتا ہوتا یعنے کاش خبیب انکی خیانت اور اُنکے غدر کو جانتا تو اس نوبت کو نہ پہونچتا اور یہ اشارہ ہی اس
بات پر کہ ہر گاہ اصحاب رجیع جو لڑکر شہید ہوگئے تھے اُنہین سے خبیب و زید نے اُنکی امان کو قبول کیا تھا اور
اُنکے ذمہ پر اعتماد کرکے قتال سے باز رہے تھے آخر خرید لیا خبیب کو زہیر بن الاغر اور جامع نے اور یہ دونون ہمیشہ
کے حرامکار تھے پھر ہمسے امان پیش کی پھر جب ہم امان دیچکے تو ہمسے پھر عذر و فریب کیا کہ تم لوگ اطراف رجیع
مین نیزہ بازی کرنے والے ہو۔ اور حسان نے جو یہ شعار کہے تھے اُنکے دیوان قدیم مین پائے گئے لَو کَانَ فِی
الدَّارِ قَومٌ ذُو مُحَافَظَۃٍ ؛ حَامِی الحَقِیقَۃِ مَاضٍ مَالَہُ اُنُسٌ ؛ اِذًا حَلَلتَ خُبَیبُ مَنزِلًا فُسُحًا ؛ وَلَم یُشَدَّ عَلَیکَ السِّجنُ وَالحَرَسُ ؛ وَلَم تَسُقکَ
اِلَی التَّنعِیمِ زِعنِفَۃٌ ؛ مِنَ المَعَاشِرِ مِمَّن قَد نَفَت عَدَسُ ؛ فَاصبِر خُبَیبُ فَاِنَّ القَتلَ مَکرُمَۃٌ ؛ اِلَی جِنَانِ نَعِیمٍ یَرجِعُ النَّفَسُ ؛
وَلَوکَ غَدرًا وَہُم فِیہَا اُولُو خَلَفٍ ؛ وَاَنتَ ضَیفٌ لَہُم فِی الدَّارِ مُحتَبَسٌ ؛ یعنے اگر ان گھرون مین حفاظت کرنے والے
ہوتے یعنے مکے مین اور وہ حامی حقیقی ہوتے اور اقدام کرنے والے ہوتے اُمور حق مین اور نہوتی اُنکے لیے انس
کسی سے یعنے عیال و مال سے تو اُسوقت اے خبیب تو نزول کرتا منزل وسیع مین اور تجھپر سختی قید اور درشتی نگہبانون
کی نہوتی اور وہ کوتاہ دست لیئم یعنے فسطاس تجھکو کھینچکر تنعیم کو نہ لیجاتا اور وہ اُن گروہ مین اُن لوگون مین سے ہی
جو چننے والے عدس کے ہین یعنے رزیل و کمینہ پیشہ بہر حال صبر کر اے خبیب کہ ہر آئینہ قتل راہ خدا مین بزرگی
ہی کیونکہ طرف جنات نعیم کے کُل نفوس رجوع کرنے والے ہین تسلط کیا اُنھون نے تجھپر کہ یہ لوگ قریش
مین خلف وعدہ ہین اور تو اُنکا مہمان تھا اور اُنکے گھر مین مقید تھا

ذکر غزوہ بنی النضیر ماہ ربیع الاول مین سینتیسوین سنہ ہجرت سے

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن جعفر اور محمد بن صالح اور

سعید بن عبداللہ بن قیس اور اخنس بن شریق اور عبیدہ بن حکیم بن امیہ بن الاوقص السلمی یہ سب تھے اور ان حاضرین
مین عقبہ بن الحارث بن عامر بھی تھا جو کہتا ہو واللہ مین نے خبیب کو قتل نہین کیا کیونکہ اُس روز مین لڑکا کم سن تھا
ولیکن ایک شخص نے بنی عبدالدار مین سے جس کا نام ابو میسرہ بن عوف بن السباق تھا میرا ہاتھ
پکڑکر برچھی پر رکھا اور ہاتھ میرا اپنے ہاتھ سے تھامے رہا اور اپنے ہاتھ کے زور سے برچھی مارتا تھا یہان تک کہ
خبیب قتل ہوے اور جبکہ وہ برچھی مارچکا تو اپنا ہاتھ اُسنے چھوڑ لیا تو کافرون نے چلاکر اے ابو سروعہ
ابو میسرہ نے بڑی برچھی ماری تب ابو سروعہ نے (یعنے یہ کوئی اور شخص تھا) خبیب کو نیزہ مارا کہ اُن کے پشت
سے پار کردیا اور اُس نیزہ کو اُسی طرح اُسدم تک چھیدا رکھا کہ خبیب توحید خدا کرتے تھے اور شہادت دیتے
تھے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہو خدا کا چنانچہ اخنس بن شریق کہتا تھا کہ اگر خبیب کسی حال مین ذکر
محمدؐ سے باز رہتا ہوتا تو ایسی حالت مین (یعنے جبکہ برچھیون مین چھیدا تھا) بالضرور ترک ذکر محمدؐ کرتا یعنے
بھول جاتا ہے کبھی کسی والد کو نہین دیکھا کہ وہ اپنی اولاد سے ایسی محبت دلی رکھتا ہو جیسی محبت کہ اصحاب
محمد محمدؐ کے ساتھ رکھتے ہین اور کہا راویون نے کہ زید بن دثنہ جو صفوان بن امیہ کے یہان زنجیرون مین
مقید تھے تو راتون کو نماز تہجد پڑھا کرتے تھے اور دنون کو روزے رکھتے تھے اور جو چیزین کھانے کو اُنکے سامنے
آتی تھین اُسمین سے گوشت ذبائح نہ کھاتے تھے یہ بات صفوان پر بہت دشوار تھی اسلیے کہ قریش نے اپنے
قیدیون کو اچھی طرح رکھا تھا تب صفوان نے زید سے کہلا بھیجا کہ کھانون مین سے تو کیا چیز کھاتا ہو اُنھون
نے جواب دیا کہ جو جانور سواے نام خدا کے کسی غیر کے نام سے ذبح کیا جاتا ہو مین اُسکا گوشت نہین کھاتا ہون
ولیکن مین دودھ سے رغبت رکھتا ہون (یعنے دودھ پی لیتا ہون اور کھانون سے کفایت کرتا ہو) کیونکہ وہ
صائم رہتے تھے تب صفوان نے اُنکے لیے حکم دیا اور مقرر کیا کہ دودھ ایک بڑا کاسہ بھر کے وقت افطار
کے زید کو ملا کرے یہان تک کہ مثل اُسی کاسہ کے اگلے روز بھی ہوتا تھا یعنے ملتا تھا پھر جب
کہ زید بن دثنہ اور خبیب کو ایک ہی روز مقتل مین لائے اور اُن دونون کی باہم ملاقات ہوئی
اور اُن ہر ایک کے ساتھ لوگون کے غول تھے پس ہر ایک دونون اپنے صاحب سے لپٹ گیا اور
اُن دونون مین سے ہر ایک نے اپنے صاحب کو وصیت کی کہ وہ اپنی اُس مصیبت پر صبر کرے
بعد ازان وہ دونون از یکدیگر جدا ہوے اور جو شخص قتل زید پر متولی مقرر ہوا تھا وہ نسطاس غلام
صفوان کا تھا چنانچہ اُنکو تنعیم تک لائے اور لکڑی سولی کی زمین پر گاڑی زید نے کہا مین دو رکعت نماز
پڑھ لون پس اُنھون نے دو رکعت نماز پڑھی بعد ازان اُنکو اُس لکڑی پر اُٹھایا اور زید سے کہنے لگے کہ تو اپنے
اس دین جدید سے دست بردار ہو اور پیروی ہمارے دین کی کر تو ہم تجکو چھوڑ دین اُنھون نے کہا لا واللہ یعنے

مرتے پاوے کہ وہ تنہا ہون اور اسوقت اُنکے دوستدارون مین کوئی اُنکے ساتھ نہین ہی اور جب وہ قتل ہوجاینگے تو اصحاب اُنکے متفرق ہوجاوینگے پھر جو کوئی اُنکے ہمراہ قریش سے ہو گا وہ اپنی قوم مین ملجائیگا اور باقی رہجاوینگے وہان وہ لوگ جو اوس و خزرج سے ہین سو وہ تمھارے حلیف ہین پھر جو کچھ تمھارا ارادہ ہو کہ تم کسی روز کسی زمانہ مین کروگے تو وہ اسیوقت کرو یعنے اسیوقت موقع ہی تب عمرو بن حجاش نے کہا کہ مین ابھی اس مکان کی چھت پر چڑھتا ہون اور اُنپر ایک بھاری پتھر گراتا ہون اُسوقت سلام بن مشکم نے کہا اے قوم اس مرتبہ تم میری اطاعت کرو اور پھر ہمیشہ تم میری مخالفت کیجیو یعنے ایکبار تم میری بات مان لو پھر چاہو تو آئندہ کبھی نہ ماننا نہ ہو و اللہ اگر تم ایسا کرتے ہو تو ضرور محمد کو خبر ہوجائیگی کہ ہم لوگون نے اُنکے ساتھ غدر کی اور یہ دغابازی نقض اس عہد کا ہی جو درمیان ہمارے اور اُنکے واقع ہوا ہی پس ایسا کام نکرو آگاہ ہو واللہ کہ جس بات کا تم ارادہ رکھتے ہو اگر وہ کروگے تو یہ جان لو کہ اُنمین سے کوئی نہ کوئی قائم رہیگا اور اس دین کو تا قیامت برپا رکھیگا پھر وہ یہود کی جڑ اور بنیاد کھود ڈالیگا اور اپنا دین ظاہر و غالب کریگا اور حال یہ ہی کہ ابن حجاش پتھر گرانے کا مہیا کر رہا تھا تا کہ اُن حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر گراوے اور چاہتا تھا کہ اُسکو اُنپر لڑھکا دے پھر جب اُسکو لیے ہوے چھت پر چڑھ گیا اُسیوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جو کچھ اُن لوگون نے قصد کیا تھا اُسکی خبر آئی (یعنے بواسطۂ جبرئیل) تب حضرت وہان سے بہت جلد اُٹھ کھڑے گویا کہ وہ ارادہ قضاے حاجت کا رکھتے تھے (یعنے جیسے کوئی ارادہ جانے پاخانے کا رکھتا ہو) اور اُس جگہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینے کیطرف متوجہ ہوے اور اصحاب حضرت کے ابھی وہین بیٹھے باتین کرتے تھے اور اُنکو گمان ہوا کہ حضرت براے قضاے حاجت تشریف لیگئے ہونگے پھر جب عرصہ ہوا اور وہ لوگ اس گمان سے مایوس ہوے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب یہان ٹھہرنا ہمارا بیفائدہ ہی بالضرور حضرتؐ کسی امر کے لیے تشریف لے گئے ہین تب یہ سب اصحاب اُٹھ کھڑے ہوے اور حُیَی بن خطب بولا کہ ابو القاسم نے بہت جلدی کی ہمتو اس ارادے اور فکر مین تھے کہ اُنکی حاجت روا کرین یعنے اُنکی فرمایش بجا لاوین اور چاشت کھلاوین یعنے ناشتہ کراوین الغرض یہود اپنے کردار پر پشیمان ہوے بعد ازان کنانہ بن صویر نے اُن یہود سے کہا کچھ تم جانتے ہو کہ محمدؐ کیونکر اُٹھ گئے اُنھون نے کہا نہین واللہ ہم نہین جانتے اگر تو کچھ جانتا ہی تو بیان کر اُسنے کہا ہان توریت کی قسم البتہ مین جانتا ہون کہ جو کچھ تمنے محمد کے ساتھ قصد غدر کیا تحقیق کہ وہ اُس سے مطلع ہوے پس تم لوگ اپنے نفس کو فریب دینے مین نہ ڈالو واللہ بے شبہہ وہ رسول اللہ ہی اور وہ نہ اُٹھ جاتے مگر اسلیے کہ جو کچھ تم قصد رکھتے تھے اُس سے وہ آگاہ ہوگئے اور وہ بیشک آخر الانبیا خاتم المرسلین ہین اور تم یہود ہمیشہ سے اس تمنا مین ہو کہ آخر الانبیا اولاد ہارون سے ہو پس حق تعالی نے اُسکو جہان چاہا ظاہر کیا اور بے شبہہ ہماری کتابون یعنے صحف انبیا مین اور وہ جو پڑھتے توریت مین

محمد بن یحییے بن سہل اور ابن ابی حبیبہ اور محمد بن راشد نے اور یہ لوگ منجملہ اُن راویون کے ہین جنکا نام مین
نہین جانتا اور ہر ایک نے پارہ پارہ اِس حدیث کا مجھسے بیان کیا اور اُن مین سے بعضے بڑے ضابط حدیث تھے
بعض سے پس اُن سب نے جو مجھسے حدیث بیان کی مین نے سب کو جمع کیا کہا راوۃ نے کہ جب عمرو بن امیہ بیر معونہ سے
چلے اور قناۃ مین آئے تو وہان دو آدمی بنی عامر سے ملے تب اُن دونون کا نسب پوچھا یعنے تعارف کیا اُن دونون
نے اپنا نسب بتایا پھر اُن دونون کو قیلولہ کرنے کی ترغیب دی جب وہ سو گئے تو اُنپر حملہ کرکے دونون کو قتل
کیا بعد ازان وہان سے چل نکلے اور اُسی ساعت بہت جلد جتنی دیر مین بکری دوھتے ہین آنکر خدمت مین
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوئے اور اُن دونون کی خبر بیان کی حضرتؐ نے فرمایا تونے بہت
بُرا کام کیا اُن دونون کے لیے تو ہماری جانب سے امان تھی اور اُنسے ہمنے عہد ذمہ کیا تھا عمرو نے کہا مجھکو
معلوم نہ تھا بلکہ مین اُن دونون کو مشرک جانتا تھا علاوہ اُنکی قوم نے ہمارے ساتھ کیا جو کچھ کیا کہ ہمسے عہد
شکنی کی اور عمرو جو کچھ سلاح درخت اُن دونون کا لائے تھے اُسکی نسبت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے حکم کیا کہ علیحدہ رکھا جاوے وبعد ازان حضرت صلعم نے وہ سب اسباب مع خون بہا دونون کا اُنکی قوم کے
پاس بھجوا دیا اور یہ اسطرح ہوا کہ عامر بن الطفیل نے حضرت صلعم کی جناب مین کہلا بھیجا تھا کہ آپ کے صحاب مین
سے ایک شخص نے ہماری قوم مین سے دو آدمیون کو مار ڈالا ہی وحال آنکہ اُن دونون کے لیے آپ کی جانب
سے امان تھی اور آپ نے اُنسے عہد ذمہ کیا تھا پس چاہیے کہ اُن دونون کی دیت ہمارے پاس بھیجدیجیے چنانچہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی النضیر کے پاس تشریف لیگئے اسلیے کہ وہ لوگ بھی دیت مین مدد کرین اور حال یہ تھا کہ
بنو النضیر حلیف بنی عامر کے تھے چنانچہ رسول خدا صلعم روز شنبہ تشریف لیچلے اور مسجد قبا مین آکر نماز پڑھی اور حضرت کے ہمراہ
کچھ لوگ تھے مہاجرین و انصار سے وبعد ازان کہ بنی النضیر کے یہان تشریف لائے تو اُنکو دیکھا کہ سب اپنی محفل
مین جمع ہین تب اُن حضرت صلعم مع اصحاب اپنے وہان بیٹھے اور اُن لوگون سے کلام کرنے لگے تا وہ لوگ
اُن دونون کلابیون کے لیے جنکو عمرو بن امیہ نے قتل کیا تھا مبلغ دیت مین مدد کرین تب بنو النضیر نے کہا اے
ابو القاسم جو آپ چاہتے ہین ہم وہی کرینگے ہم فدا ہون آپ پر کہ آپ نے ہماری ملاقات کی اور ہمارے یہان
تشریف لائے بیٹھ جائیے تا ہم آپ کے لیے طعام حاضر کرین اور رسول خدا صلعم اُنکے مکانون مین سے ایک مکانکی دیوار
سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے چنانچہ وہ لوگ جدا ہوے اور بعضون نے بعض سے خلوت کرکے باہم شورہ کیا اُن مین
سے حیی بن اخطب بولا اے گروہ یہود اسوقت محمد اپنے چند اصحاب کے ہمراہ آئے ہین کہ وہ سب پورے دس
بھی نہون گے اور وہ جو اُنکے ساتھ ہین ابو بکر و عمر اور علی اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن معاذ و اسید بن حضیر و سعد بن
عبادہ ہین پس جس گھر کے نیچے محمد بیٹھے ہین اُسکے اوپر سے ایک پتھر اُنپر ڈالدو اور اُنکو مار ڈالو کیونکہ پھر کبھی ایسا

تشریف لائے (یعنے بنو النضیر کے یہان سے) تو پیچھے سے حضرت کے اصحاب بھی وہان سے چلے اور راہ مین ایک شخص سے ملاقات ہوئی کہ وہ مدینے سے نکلا تھا تب اصحاب نے اُس سے پوچھا کہ آیا تونے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کی ہی یعنے تونے اُنکو دیکھا ہی اُسنے کہا ہان مجھکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسر کے پار مدینے کیطرف ملے تھے پھر جب اصحاب پاس حضرت کے پہونچے تو معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ کو طلب کیا ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ آپ بنو النضیر کے یہان سے اُٹھ آئے اور ہمکو کو خبر نہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہود نے میرے ساتھ قصد غدر کیا تھا سو حق تعالے نے مجھکو اس بات کی خبردی اسلیے مین وہان سے اُٹھ آیا بعد ازان محمد بن مسلمہ حاضر ہوے تب اُنسے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمانے لگے کہ یہود بنی النضیر کے پاس توجا اور اُنسے کہدے کہ رسول اللہ نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہی اسلیے کہ تم لوگ میرے ملک وشہر سے نکل جاؤ چنانچہ جب ابو مسلمہ اُنکے پاس گئے تو اُنھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو تمھارے پاس اپنا پیغامبر بھیجا ہی اور مین ذکر اُس پیغام کا نکرونگا جب تک تمکو معلوم کراؤن کہ وہ بات جسکو تم بھی خوب پہچانتے اور جانتے ہو پھر کہا تمکو مین اُس توریت کی قسم دیتا ہون جسکو خدا نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا ہی آیا تم جانتے ہو اور تمکو یاد ہی کہ قبل مبعوث ہونے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین تمھارے پاس آیا تھا اور اُسوقت تمھارے درمیان مین توریت تھی تب تمنے اپنی مجلس مین اسی جگہ مجھسے کہا تھا کہ اے ابن مسلمہ اگر تو چاہے تو ہم تجھکو صبح کا کھانا کھلائین (یعنے چاشت کا ناشتا کرائین) تو کھلائین ہم اور اگر تو چاہے تو ہم تجھکو یہودی بنادین تب مین نے تم سے کہا تھا کہ مجھسے ناشتا کراؤ پر مجھے یہودی نہ بناؤ کہ واللہ مین کبھی یہودی نہ بنون گا پھر تمنے مجھے اپنی ایک قاب مین کھانا دیا واللہ مین اُسکی طرف دیکھنے لگا گویا وہ شیب یانی تھا برگ سیاہ وسفید اُس وقت تمنے کہا تجھکو ہمارے دین سے کون چیز مانع ہی آگاہ ہو کہ ہر آئینہ دین تو دین یہود ہی ولیکن گویا کہ تو ارادہ دین حنفیہ کا رکھتا ہی وہ حنفیہ کہ تونے اُسے اس عرصہ مین سُنا ہی (یعنے اسلام) آگاہ ہو یعنے سُن اے ابن مسلمہ کہ ابو عامر بیزار ہی دین حنفیہ سے اور وہ اُس دین پر نہین ہی چنانچہ صاحب اُسکا تمھارے پاس آویگا شان اُسکی یہ ہوگی کہ وہ خندہ رو ہوگا اُسکی دونون آنکھون مین سُرخی ہوگی جانب یمن سے آویگا ناقہ پر سوار ہوگا گلیم پوش ہوگا ایک پارۂ نان پر قناعت کریگا اُسکے دوش پر تلوار ہوگی اُسکے پاس کلمۂ ایسا کہ وہ اجمل ہوگا اُسکلمے سے یعنے وہ کسیکو نکہیگا کہ خاموش ہو بلکہ وہ سب کی سُنے گا اور کلام اُسکا بحکمت ہوگا وکانّہٗ دستجتکم ... مین شور زار اور حرف واو بمعنی مع اور وسجتہ مفہوم مع ونیز ل فعل مقدر یعنے گویا کہ وہ تمھاری زمین ... گا اور واللہ تمھارے اس قریہ مین واقع ہوگا کہ ہتھیار واسباب چھینے جاوینگے اور لوگ قتل ہونگے اور مثلہ کیے جاوینگے

پڑھا ہی وہ توریت جسمین کچھ تغیر و تبدل واقع نہین ہوا ہی کہ ہر آئینہ مہر اُس کا تکہ ہوگا اور دار ہجرۃ اُس کا یثرب ہوگا پس صفت اُسکی بعینہا یقیناً ویسی ہی کہ جو کچھ ہماری کتابون مین ہی اُسکا ایک حرف بھی مخالف اُس صفت کے نہین ہی اور اُسکے خلاف بھی نہین ہی کہ موافق اُن نوشتون کے جو کچھ تمھارے تئین درپیش ہوگا وہ اول اسی کا محاربہ ہی تمسے یعنی ہوکر پہلے وہ ہی لڑنے کو آویگا اور گویا بے شبہہ مین تمکو دیکھ رہا ہون کہ تم کوچ کیے جاتے ہو یعنے بھاگے جاتے ہو اور تمھارے بچے بھونکون کے مارے چلاتے ہین اور تم اپنی اولاد کو اور مال کو اپنے گھرون مین چھوڑے جاتے ہو حال آنکہ یہی اولاد و مال ہی جب تمھارے عز و شرف کے ہین پس چاہیے کہ تم دو خصلتون یعنے دو امرون مین میری اطاعت کرو یعنے میری بات مانو کہ سواے ان دو امر کے کسی تیسری بات مین خیر نہین ہی اُن لوگون نے پوچھا وہ کون سے دونون امر ہین اُس نے کہا کہ تم اسلام قبول کرلو اور محمدؐ کے ساتھ شامل ہوجاؤ تو امان پاؤگے اپنے مال اور اپنی اولاد پر اور تم اُنکے اصحاب کبار مین محسوب ہوجاؤگے اور تمھارے مال و منال تمھارے ہاتھون مین باقی رہینگے اور تم اپنے وطن سے نکالے نجاؤگے تب بنو النضیر نے جواب دیا کہ ہمتو توریت اور عہد موسیٰ سے باہر نہون گے تب کنانہ نے اُنسے کہا کہ اور وہ دوسری صورت یہ ہی کہ ہر آئینہ محمدؐ کسیکو تمھاری طرف ضرور بھیجنے والے ہین کہ تم لوگ ہمارے ملک و شہر سے نکل جاؤ تو تم کہنا بہت اچھا (یعنے بلا قتال و جدال اس امر کو قبول کرلینا) تو اس صورت مین محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تمھارا خون اور مال حلال نجانینگے اور سارا مال تمھارا باقی رہجاویگا پھر اگر تم چاہنا تو بیچ ڈالنا (یعنے گھر بار وغیرہ) خواہ رہنے دینا بنو النضیر نے کہا جو یہی راے تیری ہی تو بہت خوب ہی پھر کنانہ نے کہا کہ خبردار ہر آئینہ دوسری صورت سب صورتون سے میرے لیے بہتر ہی (یعنے اسلام) پھر اُس نے کہا آگاہ ہو واللہ اگر یہ خیال نہوتا کہ مین تفضیح تمھاری کرونگا (یعنے تم کہوگے کہ ہمکو رسوا کیا) تو البتہ مین اسلام قبول کرلیتا ولیکن واللہ کہ شعثا میرے اسلام کے سبب سے اب عیب نکیجاویگی یہان تک کہ پہونچے مجھکو وہ گزند جو تمکو پہونچے (یعنے جو تمھارا حال ہوگا وہ میرا بھی حال ہوگا تو اسصورت مین البتہ شعثا عیب نکیجاویگی یعنے لوگ کہینگے تیرا باپ مسلمان ہوگا) اور کہا راوی نے کہ شعثا دختر کنانہ کی وہ عورت ہی کہ مدح اُسکے حسن و جمال کی حسان نے اپنے اشعار مین کی ہی بعد ازان سلام بن مشکم نے بنو النضیر سے کہا کہ جو کچھ تمنے کہا مین اُس سے پہلے ہی کارہ و ناخوش تھا اور اب محمدؐ ضرور ہماری طرف عنقریب کسیکو بھیجینگے کہ تم لوگ ہمارے دار یعنے ملک و شہر سے کہ وہ ہمارا گھر ہی نکل جاؤ پس تو اے حیی اُس حکم کے بعد کچھ کلام نکیجیو اور اُسکے جواب مین دربارۂ خروج کے ہمکو یعنے قبول خروج کیجیو پھر نکل جائیو تو انکے دیار سے تب حیی نے کہا مین ایسا کرتا ہون کہ نکلا جاتا ہون

واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطۂ سلسلۂ رواۃ اپنے کے کہا جب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینے کیطرف

جو اُنسے ہوسکے سو کرین اور حیے کو طمع دا منگیر اُن باتون مین تھی جو ابن ابی نے کہی تھین اور حیے نے کہا اب ہم درستی و مرمت کو صاف و ہموار کرتے ہین اور سنگ و سنگریزون کو اُٹھوا کر حصارون مین بھجوائے دیتے ہین (یعنے پتھر مارنے کے لیے) اور ہمارے پاس خوراک اسقدر جمع ہی کہ ہمارے تئین ایک سال تک کفایت کریگی اور چشمے ہمارے پانی کے مدام و علی الاتصال ہمارے حصارون مین جاری ہین اُسکے چک جانیکا ہمکو خوف نہین ہی اور کیا تو یہ جانتا ہی کہ سال بھر محمدؐ ہمکو محاصرے مین رکھینگے سو تو ایسا ندیکھیگا تب ابن مشکم نے کہا تیرے نفس نے تجھکو اس آرزو مین رکھا ہی واللہ اے حیے یہ تیرا گمان باطل اور خیال خام ہی واللہ اگر مجھکو اس بات کا خیال نہوتا کہ تیری راے مشہور بسفاہت ہوگی اور تجھکو لوگ لغو جانینگے تو بے شبہہ مین تجھسے جدا ہوکر اُن لوگون کے ساتھ ہو جاتا جو یہود مین سے میری بات مانتے ہین پس تو اسے حیے ایسا نکر واللہ کہ تو خوب جانتا ہی اور ہم بھی تیرے ساتھ یعنے مثل تیرے ہم بھی جانتے ہین کہ بالضرور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول اللہ کا ہی و تحقیق کہ صفت اُسکی ہمارے نزدیک ثابت ہی پس اگر ہم اُسکی پیروی نکرین اور اُس سے حسد کرین اسوجہ سے کہ اولاد ہارون سے نبوت نکل گئی ہی تو آؤ ہم تم اسیقدر اُسکی امان کو قبول کرین جسقدر اُسنے ہمکو امن دی ہی کہ ہم نکل جاوین اُسکے بلاد سے اور تو خوب جان چکا ہی نتیجہ اس بات کا جو بمقدمہ عہد شکنی اُسکے تونے میری مخالفت کی ہی غرضکہ جب موسم مین ہمارے درخت پھلین گے اُسوقت ہم خود آوینگے خواہ کوئی ہماری جانب سے پھلون کے لیے چلا آویگا پھر اُسکو بیچ ڈالیگا خواہ جو مناسب ہوگا کیا جائیگا بعد ازان پھر وہ ہمارے پاس واپس چلا آویگا اور جب ایسا ہوا کہ ہمارے مال ہمارے قبضے مین رہینگے تو گویا ہم اپنے دیار سے نہین نکلے ہین اور ہم آئینہ بزرگی و سرداری ہماری اپنی قوم پر نسبت ہمارے مال اور ہماری داد و دہش کے ہی پھر جب مال ہمارا ہمارے قبضے سے جاتا رہا تو ہم بھی مثل اور یہود کے خواری و ناداری مین مبتلا ہو جاوینگے اور اسوقت محمدؐ پھر قصد کرینگے تو ان قلعون مین ہمارے تئین ایک روز ہی محاصرہ کرینگے پھر اگر ہم اُسی امر کو پیش کرینگے یعنے قبول کرینگے جو زبانی محمد بن مسلمہ کے اُنھون نے ہمسے کہلا بھیجا ہی تو اُسوقت وہ نمانینگے اور ہمارے قول قرار پر انکار کرینگے حیے نے کہا محمدؐ ہرگز ہمارا محاصرہ نکرینگے اگر وہ ہمسے فرصت وقت پاوینگے تو غنیمت سمجھ کر چلے جاوینگے و تحقیق کہ ابن ابی نے جو کچھ مجھسے وعدہ کیا ہی تجھے معلوم ہی سلام نے کہا قول ابن ابی کوئی چیز نہین ہی وہ چاہتا ہی کہ تجھکو ورطہ ہلاکت مین ڈالے یہان تک کہ ہم تو محمدؐ سے لڑین اور وہ اپنے گھر مین بیٹھا رہے اور تجھکو چھوڑ دیوے (یعنے تجھکو محمدؐ سے بھڑا کر آپ الگ ہو جاوے تجھسے دغا کرے) دیکھ اُسنے کعب سے درخواست نصرت کی کی تھی کعب نے انکار کیا اور کہا بنی قریظہ مین سے کوئی شخص میرے جیتے جی عہد شکنی نکریگا والا ابن ابی کا تو یہ ہی کہ اُسنے خلفاے بنی قینقاع سے بھی ایسا ہی وعدہ

[illegible]

یعنے نعشون سے گوش وبینی قطع کیے جاوینگے یہ سنکے بنو النضیر بولے اللہم نعم یعنے بخدا ہان یہ سچ ہی ہمنے یہ بات تجھسے
ضرور کہی تھی ولیکن یہ شخص صاحب ملت حنفیہ کا نہین ہی محمد بن مسلمہ نے کہا کہ مین اپنے کلام سے تو
فارغ ہوا اب آگاہ ہو کہ ہر آئینہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہی اور تمسے فرمایا
ہی تحقیق کہ تمنے اس عہد کو جو ہمنے تمھارے لیے مقرر کیا تھا توڑ ڈالا اسلیے کہ تمنے مجھپر قصد غدر کیا تھا اور مین تمکو خبر
دیتا ہون اُس بات کی جسکی تمنے فکر کی تھی اپنی رائے سے اور وہ چڑھنا عمرو بن الحجاش کا تھا اُس مکان کی
چھت پر کہ اوپر سے پتھر گراوے (پس یہ سنکر وہ سب یہود چپ ہو رہے اور ایک حرف نہ بولے) اور یہ فرمایا ہی کہ تم
لوگ ہمارے شہر سے نکل جاؤ اور ہمنے تمکو دس دن کی مہلت دی (یعنے واسطے درستی سامان اسباب سفر
کے ہی) پس جو شخص بعد اُس مدت کے نظر آویگا تو مین اُسکی گردن مارونگا تب اُن لوگون نے کہا اے محمد ہمکو
یہ گمان نہ تھا کہ کوئی شخص قبیلہ اوس مین سے یہ خبر (یعنے یہ حکم) ہمارے پاس لاویگا محمد یعنے ابن مسلمہ نے کہا
کہ یہ حکم سنکر قلوب لوگون کے متغیر ہوگئے اور اُنکے دلون مین یہ بات جم گئی کہ اب خواہ نخواہ ہمکو اپنا
وطن چھوڑنا پڑیگا چنانچہ اسکے بعد لوگ چند روز ٹھہرے رہے کہ سامان وتیاری
کوچ کی کرتے تھے اور جانوران سواری وبار برداری اُنکے جو ذی الجدر مین چرائی پر تھے اُنکے ہانک لانے
کے واسطے آدمیون کو روانہ کیا اور قبیلۂ اشجع سے لوگون کو کرایہ اور اُجرت پر مقرر کیا اور تیاری وتہیہ سفر مین
بہت جلدی کر رہے تھے چنانچہ وہ لوگ کہ اپنے سامان مین مصروف تھے اسی عرصہ مین ناگاہ اُنکے پاس قاصد
ابن ابی کے آئے اور وہ فرستادے اُنکے پاس آسوید وداعس دو آدمی تھے اُن دونون نے کہا کہ عبداللہ
ابن ابی نے پیغام دیا ہی کہ تم لوگ اپنے دیار اور اموال سے نہ نکلو اور تم اپنے حصارون مین مقیم رہو تحقیق کہ
میرے ساتھ میری قوم سے دو ہزار آدمی ہین اور سوائے اُنکے عرب کے لوگ ہین کہ یہ سب تمھارے
حصارون مین تمھارے ساتھ داخل ہونگے اور وہ مرجاوینگے اپنے آخر تک یعنے وہ سب کے سب قبل اسکے
کہ وہ لوگ یعنے مسلمین تمکو کچھ ضرر پہونچا سکین اپنی جانین تمپر فدا کردینگے اور قبیلہ قریظہ بھی تمھاری مدد کرنے کا اور وہ تمسے
کوتاہی و خطا نکریگا اور تمھارے حلیف بھی جو قبیلہ غطفان سے ہین تمکو مدد دینگے اور ابن ابی نے کعب
بن اسد کے پاس قاصد بھیجا تھا کہ وہ اُس سے گفتگو کرے اس امر مین کہ وہ مددگاری کرے اپنے اصحاب
یعنے اپنے کفو کی کعب نے جواب دیا کہ بنی قریظہ مین سے ایک مرد بھی عہد شکنی نکریگا تب ابن ابی نا
بنی قریظہ کیطرف سے تو مایوس ہوا پھر ارادہ کیا کہ درمیان بنو النضیر اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لڑائی
ڈالدیوے چنانچہ ابن ابی اکثر پاس حیی بن اخطب کے قاصد بھیجکر تحریک کرتا تھا یہانتک کہ اخطب نے
کہا کہ مین اپنا قاصد پیش محمد کے بھیجکر اُنکو اطلاع دیتا ہون کہ ہم اپنے دیار اور اموال سے نکلینگے یعنے

پھر اُسکی مضبوطی کرکے لڑتے تھے اور حال اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ جس جس گڑھی اور مکان پر غلبہ پاتے جاتے تھے اُسکو کھود کر برابر کرتے جاتے تھے اور یہی مراد ہی قول اللہ عزوجل سے یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَہُمْ بِاَیْدِیْہِمْ وَاَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ فَاعْتَبِرُوْا یَااُولِی الْاَبْصَارِ یعنے وہ کفار اپنے گھرون کو اپنے ہاتھون اور مومنین کے ہاتھون سے آپ خراب وبرباد کرتے تھے اے صاحبان بصیرت عبرت کرنے کی جا ہی اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا کہ کچھ درخت خرمے کے کاٹ ڈالے جاوین تا کہ یہ امر اُنکے تئین شدت غیظ وغصے مین لاوے جسکے باعث حق تعالے اُنکو خوار وذلیل کرے اور وہ نخل جو کاٹے گئے اُنکے نخلستان مین وہ قسم تھے جس کو وہ لوگ لوز اصفر کہتے تھے وہ نہایت زرد رنگ اور اُسکے پوست ومغز کی لطافت کا یہ عالم تھا کہ اندر سے خستہ اُسکا صاف نظر آتا تھا یعنے گودے سے گٹھلی دکھائی دیتی تھی اور وہ درخت اُنکو گلہ عبید وجواری سے بمراتب محبوب تر ومرغوب تر تھے پس اُن دشمنان خدا نے جب یہ دیکھا کہ اُنکے نخلستان مین سے اس قسم کے نخل کاٹے جاتے ہین تو وہ کہنے لگے اے محمد جو کتاب تمھارے پاس نازل ہوئی ہی کیا تمنے اُسمین کوئی حکم زمین پر فساد کرنیکا بھی پایا ہی یا اصلاح کا حکم ہی چنانچہ اس بارہ مین اُنھون نے اپنے کلام مین بہت مبالغہ کیا پھر جب وہ ایسے حالات مین منافقین کی نصرت سے بھی مایوس ہوے اور حق تعالے نے اُنکے دلون مین رعب وہیبت ڈالی آخر اُنھون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنسے اِس شرط پر مصالحہ کیا کہ وہ مدینے سے نکل جاوین اسطرح سے کہ اُنکے تین تین آدمی مین ایک ایک اونٹ ہو یعنے تین آدمی پیچھے ایک اونٹ ہو کہ اُسی پر جو کچھ چاہین مال وخوراک اور پہننے کی چیزین لادلیجاوین اور سوا اُسکے باقی جو کچھ رہجاوے (یعنے لادنے سے بچ رہ جاوے) وہ مال اُنکا نہین ہی بالآخر وہ لوگ اسی قرارداد پر شہر بدر ہوگئے اور حق تعالے نے اُن درختونکی نسبت جو کاٹے گئے تھے یہ آیہ نازل فرمایا مَاقَطَعْتُمْ مِنْ لِیْنَۃٍ اَوْتَرَکْتُمُوْھَا قَائِمَۃً عَلٰی اُصُوْلِہَا فَبِاِذْنِ اللّٰہِ وَلِیُخْزِیَ الْفَاسِقِیْنَ یعنے جو کاٹ ڈالے تمنے درخت خرمون کے یا اُنکو اُنکی جڑون پر قائم رہنے دیا تو یہ سب کچھ حکم خدا سے ہی اور تا کہ وہ رسوا وفضیحت کرے فاسقون کو اور اُنکے حق مین بمقدمہ اخراج بلد یہ آیت نازل فرمائی وَلَوْلَا اَنْ کَتَبَ اللّٰہُ عَلَیْہِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَہُمْ فِی الدُّنْیَا وَلَہُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابُ النَّارِ یعنے اگر یہ امر نہو تا کہ حق تعالے نے اُنکے حق مین وطن بدر ہونا مقرر کیا تو اُنپر دنیا ہی مین عذاب کرتا اور اُنکے لیے آخرت مین عذاب آتش دوزخ ہی غرض وہ لوگ چلے یہان تک کہ سرحد مدینہ سے نکلکر طرف اورعات اور اریحا کے گئے جو مواضع شام سے ہین مگر سوائے حیی بن اخطب کے کہ وہ اُن لوگون کے ساتھ نتھا بلکہ وہ اپنے اہل وعیال اور اپنے بھائی کی اولاد کو ہمراہ لیکر خیبر کو چلا گیا پھر وہان اُن سبکو چھوڑ کر خود مکے مین آیا تو اہل مکہ کو دیکھا کہ مکے سے نکلے ہین اور ارادہ جنگ کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رکھتے ہین اور

[illegible]

کیا تھا جیسا ۔ وعدہ کیا ہی یہان تک کہ وہ لوگ لڑ پڑے اور عہد شکنی کر بیٹھے اور اپنے تئین اپنی گڑھیون مین
آپ مقید کرا یا اور ابن ابی کی نصرت کے منتظر رہے اور ابن ابی اپنے گھر مین بیٹھا رہگیا اور محمد اُنپر گئے اور جا کر اُنکو
گھیر لیا یہان تک کہ گڑھی والے اُنکے حکم پر حاضر ہوے غرضکہ ابن ابی نہ اپنے خلفا کی مدد کرتا ہی نہ اُس شخص
کی جو خود اُسکو بچاتا ہی آدمیون سے پس نہ اُنکی نہ اُنکی کسی کی مدد نہین کرتا اور ہملوگ ہمیشہ قبیلہ اوس کے ساتھ تمام
اُنکی لڑائیون مین اُسکو تلوارین مارا کیے (یعنے وہ ہمیشہ ہماری مار کھاتا رہا ہی) یہان تک کہ اُنکی لڑائیان
منقطع ہوگئین اِسطرح پر کہ اُنکے درمیان مین محمد در آئے اور مانع و حائل ہوے اور حال یہ ہی کہ ابن ابی نہ
یہودی ہی کہ دین یہود پر ہو اور نہ وہ دین محمد پر ہی اور نہ وہ اپنی قوم کے دین پر ہی پس کیونکر قول اُس کا جو
کچھ اُسنے کہا ہی تو قبول کرتا ہی تب حیی نے کہا میر انفس ہر بات سے انکار کر سکتا ہی سوائے عداوت محمد اور
سوائے اُنسے لڑنے کے (یعنے سوائے عداوت اور جنگ محمد سے باقی سب باتون سے اپنے دلکو پھیر
سکتا ہون) پھر سلام نے کہا واللہ یہ باتین ہمارے آوارہ وطن ہونے کی ہین کہ ہم اپنی زاد بوم سے نکل
جاوینگے اور مال ہمارا تلف ہو جاویگا اور ہماری بزرگی ضائع ہو جاویگی اور ہمارے زنان و فرزندان
اسیر ہو جاوینگے و باانیہمہ ہمارے سارے لڑنے والے لوگ قتل ہو جاوینگے غرضکہ حیی نے کسیطرح نہ مانا سوائے
اسکے کہ مستعد قتال رہا بالآخر حق تعالے نے اپنے نبی کو حکم کیا کہ بنی النضیر پر جاوین اور اُنکو سرحد مدینہ
سے نکال دیوین اور ایسا ہوا کہ منافقون نے بنی النضیر سے خفیہ کہلا بھیجا کہ تم لوگ نکل نجانا بلکہ ناکہ بندی
اور کوچہ بندی کرین اور اپنے حصارون کو استوار رکھین پس اگر محمد بدون لڑائی کے نمانینگے تو ہم
تمہاری اعانت کرینگے آخر یہود نے ایسا ہی کیا اور یہان رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نقیب نے
حکم پکار دیا اُسید م اہل اسلام ہتھیار لگا کر بنو النضیر کی طرف روانہ ہوے پھر جب رسول خدا صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم اُس قوم کے پاس پہونچے تو ناگاہ اُن لوگون کو روتے ہوے کعب پر پایا اور وہ لوگ
بولے اے محمد کیا ایسا ہی کہ ہمارے لیے مصیبت پر مصیبت اور رونے پر رونا ہوا کریگا حضرت نے فرمایا
ہان ایسا ہی ہوتا رہیگا تب اُنھون نے کہا ہمکو چھوڑ دیجیئے یعنے مہلت دیجیے تاکہ ہم اپنی مصیبت بن رولیوین
پھر ہم تعمیل آپ کے حکم کی کرینگے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکم دیا کہ مدینے سے نکل جاؤ اُنھون نے
اِس بات سے انکار کیا اور کہا جو آپ حکم کرتے ہین اُسکے قبول کرنے سے ہمکو موت بہت آسان ہی پس
لوگون نے دونون طرف سے لڑائی شروع کردی اور لوگ طرفین سے قریب بیس رات تک لڑتے رہے
اور اِس عرصہ مین جب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کسی مورچال یا کسی گڑھی مین اُنپر دوڑ مارتے تھے اور
غالب آتے تھے تو وہ پیچھے ہٹ جاتے تھے اسطرح کہ اُس دار سے پچھلے دار مین پچھواڑے سے نقب دیکر گھس جاتے تھے

اون آدمیون کی مدد کر سکتا ہو [illegible]

ہے کیا ہے پھر فرمایا اے سلمان کیا تونے بھی اُس امر کو دیکھا ہو سلمان نے کہا قسم ہو اُس خدا کی جس نے آپ پر کتاب کو یعنے قرآن نازل کیا مین نے بھی وہ امر دیکھا ہو فرمایا حضرت نے کہ پہلی ضرب مین مجھکو قریات یمن نظر آئے (یعنے اُس پتھر کے اندر) بعد ازان دوسری ضرب مین قصرہاے ابیض مداین کسرے کے دکھائی دیے اور تیسری ضرب مین شہرہاے روم یعنے شام وغیرہ کو دیکھا اور اُسوقت میرے پاس وحی آئی کہ یہ سب مجھپر مفتوح ہونگے یعنے ان سب پر میری فتح ہوگی پس تم سب خوش ہو اور آپس مین خوشی کرو چنانچہ حضرت کی بشارت سے تمام مسلمین خوش ہوے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خندق کی کھدوائی سے فراغت ہوئی اُسی عرصہ مین مشرکین آپہونچے اور مدینے کے گرد آ اُترے اور قتال شدید کرنے لگے کہ صحابۂ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گزند پہونچا یعنے بہت سے اصحاب کام آئے پھر مشرکین نے مسلمین کا سخت محاصرہ کیا کہ جس سے منافقین بدگمان ہوے اور نبی کی شان مین انکو شک ہوا کہ الفاظ بد وکلمات ناشایستہ سے بے ادبی کرنے لگے چنانچہ انصار مین سے ایک شخص جسکا نام معتب بن بشیر تھا اُٹھ کر کہنے لگا کہ محمد نے ہمسے وعدہ فتح قصرہاے فارس اور فتح شہرہاے روم ویمن کا کیا تھا وحالانکہ ہم مین سے ایک آدمی بھی اپنے مقام سے پاخانے کو بھی باہر نہین نکل سکتا ہو واللہ یہ سب فریب کی باتین ہین اور اُسکی ایسی باتون مین ایک گروہ منافقین اُسکے شریک وپیرو تھے پس حق تعالے نے اُنھین کے باب مین یہ آیت نازل فرمائی وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا یعنے منافق لوگ اور وہ لوگ جنکے دلون مین آزار یعنے جنکے جی مین بدگمانی ہو کہتے ہین کہ خدا اور رسول نے ہمسے وعدہ نہین کیا مگر فریب کا یہ کہ فریب کیا (یعنے خدا ورسول نے جو کچھ ہمسے وعدہ کیا وہ سب فریب تھا) اور زعم وگمان کیا ہو مورخین نے کہتے ہین کہ انصار مین سے بنی حارثہ بن حارث اور بنی سلمہ ان دونون قبیلون نے قصد کیا کہ اپنے مقامون کو خالی کرکے چلے جاوین (یعنے مورچون کے مقام سے نکل جاوین) پس کہنے لگے یا نبی اللہ ہمارے گھر خالی پڑے ہین یعنے چھت سے کھلے ہین ہم اندیشہ رکھتے ہین کہ اُسمین چور در آوینگے چنانچہ اُنکے باب مین حق تعالی فرماتا ہو کہ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۚ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا یعنے وہ لوگ کہتے ہین کہ ہمارے مکانات کھلی چھت پڑے ہین وحالانکہ وہ کھلے نہین ہین اُس بات سے ارادہ اُنکا سواے قرار کے اور کچھ نہین آور اِسیکا ذکر دوسری سورة مین اِس نہج سے فرمایا اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ یعنے جب دو جماعت نے تم مین سے قصد کیا کہ بودے ہو جاوین نامردی کرین وحال آنکہ خدا اُنکا مددگار تھا پس چاہیے کہ مومنین خدا ہی پر تکیہ وتوکل کرین پھر وہی لوگ بعد نزول اِس آیہ کے یون کہنے لگے کہ ہرگاہ حق تعالے ہمارا والی ومددگار ہو تو اس صورت مین پہلے ہمنے جس امر کا قصد کیا تھا اب ہم نہین چاہتے ہین کہ وہ قصد کرین یعنے

اور اُس سال مین قحط تھا چنانچہ وے لوگ بعد نکلنے مکے سے ٹھہر گئے تھے اور آپسمین کہتے تھے لانعالحکم یعنے ہم تمسے مصالحہ و موافقت نہین کرتے ہین یا یہ کہ ہم تمھارے لیے مصلحت و مناسب نہین دیکھتے ہین خروج کرنے مین سواے سال فراخ کے یعنے تا آنے فراخ سالی کے کہ اُسمین سبز درخت چراؤگے اور دودھ خوب پیوگے اور حال یہ ہو کہ اُن لوگون نے زادراہ کے لیے سَتّو بہت لے لیا تھا اسواسطے اس لشکر نام جیش السویق ہوتھا یعنے لشکر ستو والا چنانچہ جسوقت وہ لوگ باخود ہا مشورہ کررہے تھے اور اُنکے مشورہ مین یہ بات ٹھہری تھی کہ مکے مین پھر چلین ناگاہ اُسی حال مین حیی بن اخطب اُنکے پاس پہونچا تب اُن لوگون نے حیی سے اُسکی قوم کا حال پوچھا اُسنے کہا مین اُنکو درمیان خیبر و مدینے کے متردد چھوڑ آیا ہون (یعنے اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر آتے جاتے چھوڑ آیا ہون) یہانتک کہ جب تم اُن تک پہونچو تو تم اُنکے ساتھ محمد اور اصحاب محمد کی طرف جاؤ تب اُنھون نے حال بنی قریظہ کا دریافت کیا تو اُسنے کہا کہ بنی قریظہ محمد سے مکر و حیلہ کرکے مدینے ہی مین مقیم ہین جسوقت تم اُن تک پہونچوگے تو وہ تمھارے شامل ہوجاوینگے آخر اہل مکہ اور ایک سال متوقف رہے بس حکایت بنی النضیر کی یہ تھی

ذکر غزوۂ خندق

بعد انقضاے مدت سال تمام قریش نے جماعتین کثیر جمع کین اور اکثر قبائل عرب سے اُجرت پر مقرر کیا یعنے نوکر رکھا یعنی قبائل غطفان و اسد و سلیم و قریش کو اور جو اُنکی رعایا تھے چنانچہ اُنمین سے جم غفیر مجتمع ہوے اور سب ملکر روانہ ہوے اُسوقت یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گرد مدینے کے خندق کھدوانی شروع کی جب صحاب نے دیکھا کہ حضرت کو امر خندق مین کمال اہتمام ہو تو اُنکو معلوم ہوا کہ مشرکین اُنپر آیا چاہتے ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تجویز کیا کہ لوگ جس جس قبیلہ سے ایک باپ کی اولاد ہون گروہ گروہ ہو جاوین اور ہر ایک گروہ کے لیے خندق سے حد مقرر کر دی کہ ہر گروہ اپنا اپنا حصہ کھودین چنانچہ سلمان فارسی کہ مرد قوی ہیکل تھے اُنکے بارہ مین ہر ایک گروہ مہاجرین و انصار نے آپسمین جھگڑا کیا کہ وہ ہمارے شریک ہون تب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سلمان میرے اہل بیت مین سے ہو یعنے حضرت نے نزاع باخود ہا کا فیصلہ کر دیا پھر جب قوم خندق کھودنے لگی تو ایک پتھر سخت زمین مین عارض و حائل ہوا اور اُن لوگون پر جو اُسکے قریب تھے نکالنا اُسکا سخت و دشوار گذرا اس درمیان مین سلمان رضہ ہر چند ضرب تبر لگاتے تھے مگر اُسمین کچھ اثر نکرتا تھا تب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلمان رضہ کے ہاتھ سے کلند اپنے دست اقدس مین لیکر تین ضربت اُسپر لگائین کہ وہ پاش پاش ہوگیا اور اُس پتھر سے سلمان نے ایک ایسا امر مشاہدہ کیا کہ اُنکے سواے اور سواے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی نے نہین دیکھا پھر جب اُس پتھر کو لوگون نے زمین سے باہر نکالا اسوقت حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب ہم اس پتھر پر چوٹ لگاتے تھے اسوقت اُس سے ہمنے ایک امر عجیب معائنہ کیا کہ تم لوگون نے

پاس اگر تمھارے حصار مین تمھارے ساتھ شریک رہونگا پس جو آفت تمکو پہونچے گی وہ ہی مجھپر بھی پڑے گی
آخر بنی قریظہ نے اس بات پر اُس سے عہد و مواثیق لیا اور کہا خبردار اگر تو کرتا ہے تو جو کچھ ہم کہین وہ کر تو مشرکین کے
پاس جا پھر درمیان ہمارے اور اُنکے سر نو سے حلف مقرر کر اور ستر مرد اُنکے سوارون اور سردارون مین
سے ہمارے پاس حاضر کر کہ وہ ہمارے ساتھ ہمارے حصار مین موجود رہین تا آنکہ جب مشرکین طرف محمد کے
قصد کرین تو ہم بھی اُن سوارون کے پیچھے اُنکی طرف روانہ ہون چنانچہ حیے وہان سے پاس مشرکین کے
گیا اور اُنسے بنی قریظہ کی طرف سے حلف لیا اور اُسکے ہمراہ ابو لبابہ القرظی بھی گیا تھا اور حلف اس
شرط پر لیا کہ وہ اپنے سردارون شہسوارون مین سے ستر مرد بنی قریظہ کے پاس روانہ کرین تا کہ اُنکے
حصن حصار مین حاضر رہین اور بنی قریظہ کو مدت دس دن کی فرصت دیوین اسلیے کہ وہ اپنے امور سے
فراغت کرین اور اپنے ہتھیار جمع کرین اور اس مدت مین تم لوگ محمد اور اصحابؓ سے لڑتے رہو اور بنی قریظہ کی
طرف ایک بازار بھی بھیجو یوین چنانچہ مشرکین نے یہ سب کچھ قبول کیا تا آنکہ مشرکین اوس روز کی مدت تک ایسے
گرم قتال رہے کہ قبل اسکے ایسا ء لڑے تھے اور ایسا ہوا کہ جسوقت مشرکین زیر و بالاے وادی سے مسلمین
پر وارد ہوے تو اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑنیکے لیے اپنے لشکر تین حصے کیے چنانچہ ابن
اعور السلمی جماعت بنی سعد اور بنی دینال ہمراہ لیکر بالاے وادی سے رسول خدا صلعم پر آیا اور اُسکے ہمراہ
حارث بن عوف المزنی بھی تھا اور عتبہ بن حصن جماعت بنی فزارہ اور اسد کو لیکر آیا اور سردار بنی اسد کا
اس روز طلحہ بن خویلد الفقعسی تھا کہ اُنکے لیے ابوسفیان نے خندق کے سامنے خیمے استادہ کیے تھے چنانچہ
اس روز مشرکین نے جو ساتھ آنحضرت صلعم کے لڑائی کی تو بالاے وادی اور زیر وادی اور سامنے سے
اور تا غروب آفتاب لڑتے رہے اور اُس روز درمیان نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکی نماز عصر کے حائل و حاجز
ہوے تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُن لوگون کو نے نماز عصر سے باز رکھا حق تعالی اُنکے پیٹ اور اُنکے
گھرون کو آگ سے بھرے اور یہ وہ گروہ ہین جنکا ذکر حق تعالے نے قرآن مین کیا ہے اذ جاؤکم من فوقکم ومن اسفل منکم واذ زاغت
الابصار وبلغت القلوب الحناجر وتظنون باللہ الظنونا یعنے جب گروہ مشرکین تمھارے اوپر سے اور نیچے سے
یعنے بالاے وادی وزیر وادی سے تمپر آئے تھے اور جسوقت آنکھین تمھاری ڈگڈگانے لگی تھین اور تمھاری
جانین حلقوم تک پہونچی تھین اور تم خدا کے ساتھ طرح طرح کے گمان کرتے تھے اور نوفل بن عبداللہ
بن المغیرہ اپنے گھوڑے پر سوار بعد غروب آفتاب کے آگے بڑھا تا کہ گھوڑے کو خندق پھند الیجاوے ناگاہ وہ
اور اُسکا گھوڑا دونون خندق مین گر پڑے تو دونون کے عضو عضو بند بند جدا ہو گئے تب ابوسفیان نے حضرت صلعم
کے پاس کہلا بھیجا کہ لاش نوفل کی دیت مین یعنے اُسکے عوض مین سو اونٹ ہم آپکے پاس پیش کرتے ہین مراد دیت سے

اپنے مقام حربگاہ سے چلے جانا (القصہ قریش نے حیئے بن خطب سے کہا کہ تو نے اپنی قوم کی نصرت کا ہم سے وعدہ کیا تھا اُسنے اُنسے کہا کہ مین بدستور اُسی قول پر قائم ہون اور قوم میرے کہنے مین ہین یا اُنکہ میرے کہنے کے منتظر ہین چنانچہ حیئے آخر روز جمعہ قریب غروب طرف قوم روانہ ہوا جب پہونچا تو بنی قریظہ کو اِس حال مین پایا کہ وہ حیئے کو شوم وشامت زدہ جانتے تھے اور وہ آپسمین کہتے تھے کہ اگر حیئے تمھارے پاس آوے تو اُسکو اپنے یہان آنے ندو کہ اُسکی شامت اور نحوست تم سبکو بھی لگیگی جسطرح اُسکی نحوست اُسکے قبیلہ کو پہونچی تھی غرض کہ جب وہ اُنکے پاس آیا تو اُنھون نے اُسکے سامنے سے اپنے دروازے بند کرلیے اور کہنے لگے تو اپنے پیچھے چلا جا یعنے جدھر سے آیا اُدھر ہی کو پھر جا کہ تو مرد منحوس ہی تو نے اپنے قبیلہ کو ہلاک کیا ہمکو تجھسے کچھ امید نہین ہی اور نہ ہمکو اُس بات کی حاجت ہی جو تو خبر لایا ہی اور حیئے اُنکا واقف کار تھا کہ اُنھون نے اپنے سبت کا کھانا پکایا ہی تو اس حیلہ سے کہنے لگا کہ تمنے جو مجھپر دروازہ بند کرلیا ہی تو سوا اِسکے اور کوئی وجہ نہین ہی کہ تمکو خوف اپنے کھانے کا ہی میرے تئین کھانا کھلانے سے تو خدا تمھارا کھانا برباد کرے پھر جب اُسنے اُنکے کھانے کا ذکر کرکے غیرت دلائی تو اُس سے وہ شرمندہ ہوے اور دروازہ کھول دیا جب وہ اُنکے گھر مین داخل ہوا تو شیطان نے اُنکو بہکانے کی قدرت پائی تب حیئے نے اُنسے کہا کہ اے گروہ بنی قریظہ میرا کہنا مانو کہ بیشک خدا اُس شخص سے اور اُسکے اصحاب سے بیزار ہوا اب اُنکی ہلاکت کے ایام قریب آ پہونچے ہین چاہیے کہ اُنپر خروج کرو اور ساتھ ان قومون یعنے قریش کے شریک قتال ہوکر مسلمانون سے اپنا بدلا لو کیونکہ مین ڈرتا ہون اس بات سے کہ اگر تم ایسا نکروگے تو قریش بعد فراغ جنگ محمد و اصحاب محمد سے تمپر جھک پڑینگے اور حال یہ ہی کہ مین تمھاری مدد کے لیے اور قریب پندرہ ہزار مردم عرب سے لایا ہون کہ انمین بڑے بڑے اُنکے صنادید و سردار ہین تب بنی قریظہ نے اُسکو جواب دیا و اے حیئے اے ہم مشرکین کی عادات سے ڈرتے ہین کہ وہ بھاگ جاوینگے اور محمد کو ہمپر رنجیدہ چھوڑ جاوینگے اور اُسوقت ہم قطع کرچکے ہونگے اُس عہد کو جو درمیان ہمارے اور اُنکے ہوچکا ہی اور حال یہ ہی کہ نہ ہمارا کوئی مددگار ہی اور نہ ہمارے پاس کسی قوم مین سے منصف ہین (منصف بالکسر نوکر چاکر) درینصورت اے حیئے جو کچھ قوم مسلمین سے ہمپر آفت آوے گی تجھکو کیا ضرر کریگی بلکہ تو اُسوقت اپنے تئین بچا لیجاویگا ہمکو تو مشورہ دیتا ہی کہ جو حلف وعہد درمیان ہمارے اور محمد کے واقع ہوا ہی ہم اُسکو توڑ ڈالین اس صورت مین اگر انجام اسکا بہتر ہوا تو تیرے لیے ہوگا اور اگر بُرا ہوا تو ہمپر پڑیگا جسطرح وہ تباہی جو تیری قوم نے تیری شامت اور تیرے گھر والون کی شامت سے اُٹھائی تھی اُسنے کہا اسپر مین قسم کرتا ہون توریت کی جسکو خدا نے موسی پر نازل کی ہی اگر مشرکین مقابلہ محمد و اصحاب محمد سے بھاگ نکلین گے و حال آنکہ مین نہین دیکھتا ہون کہ وہ ایسا کرین تو مین تمھارے

آسپر اپنا تیر ڈالین مگر وصیت و ہدایت رسول خدا صلعم یاد آگئی تب وہان سے چل کھڑے ہوے تا آنحضور مین
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوے اور اُسوقت حضرت مشغول نماز تھے تو حذیفہ پھر گئے اور حضرت صلعم بعد
فراغ اپنے خیمہ مین تشریف لیگئے اور حذیفہ کو بلوایا اور فرمایا حذیفہ ہمسے خبر بیان کر تب حذیفہ نے عرض کی کہ یہود نے
عہد شکنی کی پھر ساری باتین اُس قوم کی جسطرح اُنھون نے کہین تھین حذیفہ نے سب بیان کین بعد ازان حذیفہ
نے کہا یا نبی اللہ اس عرصہ مین کہ مین آپ کی طرف متوجہ چلا آتا تھا ناگاہ مین نے دیکھا ایک شخص ایسا ایسا
یعنے اُسکی ہیئت کذائی ایسی تھی وہ اپنی پیٹھ آگ سے سینکتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
وہ ابو سُفیان تھا حذیفہ نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ کی وصیت نہوتی تو ضرور مین اُسکی پشت مین تیر پار کردیتا
بعد ازان رسول خدا صلعم نے عبد اللہ بن رواحہ اور سعد بن معاذ و خوات بن جبیر کو طرف بنی قریظہ کے روانہ
کیا اور کہا تم اُنکے پاس جاؤ اور اُنسے کہو تمھاری خبر ہمکو پہونچی ہی کہ تمنے نقض حلف عہد شکنی کی ہی اور اُنسے سوال
مصالحہ کرو اور خدا سے ڈراؤ اور اُنکو اُنکا عہد یاد دلاؤ اور اُنسے کہو جو کچھ تمھارا حال ہمکو معلوم ہوا وہ ہمارے
تئین کافی ہی (یعنے زیادہ برین اپنے قصد سے باز رہو) چنانچہ یہ لوگ اُسی رات کو گئے اور اُنکو دیکھا کہ وہ
سطح باپ پر یا کہ اندر ڈیوڑھی کے بیٹھے ہین تب اُنسے کہا دروازہ کھولو اُنھون نے دروازہ کھولدیا یہ لوگ
اُنکے پاس داخل ہوے اور جس بات کے لیے یہ لوگ بھیجے گئے تھے وہ پیغام اُنکو پہونچایا تب اُن لوگون
نے جواب دیا کہ تمنے ہمارے بازو توڑ ڈالے پھر اگر تم ہمسے مصالحہ چاہتے ہو تو اُس امر کو ہمارے پھیر دو نہین
تو ہم تمسے بری اور علٰحدہ ہین اور تم لوگ کاذب ہو (یعنے از روے دین کے) اور مراد اُنکی توڑے گئے
بازو سے اخوان اُن کے بنو النضیر ہین تب سعد بن معاذ نے کہ اُس قوم کے حلیف تھے (یعنے جاہلیت مین)
کہنے لگے اے گروہ بنی قریظہ مین ڈرتا ہون تمھارے لیے اُس آفت سے جو بنی النضیر نے اُٹھائی بلکہ اُس سے
زیادہ پھر اُنھون نے سعد سے کہا اگر تو کھانا کھایا چاہتا ہی تو اپنے بیٹے کے یہان سے شروع کر سعد نے
کہا اِنَّ مِنْ [illegible] ھُوَ خَیْرٌ مِّنْ ذٰلِکَ کہ نہین ہی ایسی کوئی غذا جو بہتر ہو اس امر سے یعنے جس امر کے لیے مین آیا ہون
[illegible] بہتر نہین ہی یا یہ مراد ہی کہ یہ غذا کچھ چیز نہین مگر وہ غذا جو بہتر ہی اس غذا سے یعنے اطاعت نبی
[illegible] پھر سعد نے یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ لَا تُمِتْنِیْ حَتّٰی تَشْفِیَ صَدْرِیْ مِنْ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ یعنے اے پروردگار
[illegible] یان تک کہ میرے دل کو بنی قریظہ کی طرف سے تشفی ہو پھر اُسوقت یہود شان مین رسول
[illegible] وآلہ وسلم کے بے ادبی کرنے لگے کہ بد کہتے تھے اور کذب و دروغ گوئی سے نسبت دیتے تھے
[illegible] ہمارے پاس لوگون کو بدرخواست مصالحہ بھیجا ہی اور صلح کا پیام اُسوقت آیا کہ
[illegible] تمہا کو پہونچین اور یہ مثل کہی التقت حلقتا البطان یعنے دونون کڑیان تنگ گھوڑے

بہاے نعش ہد عوض مین اُسکے اُٹھا لیجانے کے لیے کہ مردہ اُسکا عزیز و محترم جانتے تھے حضرت علیہ السلام نے
جواب بھیجا کہ تم دیت اُسکی ہمارے یہان نہ بھیجو تم خود اُسکو رکھو کیونکہ وہ خبیث و ناپاک ہی اُسکی دیت بھی نجس و ناپاک ہی
اور اُس شام کی لڑائی مین صحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکین سے زلزلہ شدید و تعب سخت اُٹھایا بعد از ان
گروہ مشرکین اپنے لشکر گاہ کیطرف پھرے اور بہت سی آگ جلائی اور بیٹھے یعنے آگ تاپنے بیٹھے اور آنحضرت صلعم
نے اپنے اصحاب مین سے کچھ لوگون کے نام لیکر آواز دی منجملہ اُنکے حذیفہ بن یمان کا بھی نام لیا مگر اُن صحاب میں سے
جنکا جنکا نام پکارا تھا کسی نے جواب نہ دیا تب رسول خدا صلعم اُٹھکر درمیان صفون کے پھرنے لگے جب حذیفہ
پاس گذرے اور اُنکو پاؤن سے ٹھوکر مارکر فرمایا یہ کون ہی حذیفہ نے کہا یا رسول اللہ صلعم مین حذیفہ ہون فرمایا
تو اول شب سے میری آواز سنتا تھا اُنھون نے کہا ہان قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپ پر کتاب نازل کی ہی میں
آواز آپکی سنتا تھا فرمایا کیا چیز تجھکو جواب دینے سے مانع تھی اُنھون نے کہا شدت سردی و صعوبت سختی جسمین مبتلا
ہون (یعنے ان وجوہ سے میری آواز منہ سے نہین نکلی) فرمایا اُٹھ بسم اللہ حذیفہ کھڑے ہوگئے پھر حضرت صلعم نے فرمایا اے
حذیفہ تو لشکر مشرکین کیطرف جا اور اُنکی خبر لا کہ صبح کو اُنکے کیا ارادے ہین اسلیے کہ مجھکو کچھ خبر اُنکی معلوم ہوئی ہی
اور جب تک تو میرے پاس پھر آوے کوئی خبر وہان کی یہان کسی سے ہرگز بیان نکرنا تب حذیفہ حسب الارشاد
روانہ ہوے جب اُنھون نے پیٹھ پھیری تو حضرت صلعم نے دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ احْفَظْ حُذَیْفَۃَ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ وَعَنْ
یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ یعنے اے پروردگار حذیفہ کی حفاظت کر اُسکے سامنے سے اور اُسکے پیچھے اور اُسکے داہنے اور
بائین سے پھر حذیفہ جب چلے تو اُنکو نہ سردی کی خبر تھی نہ صعوبت کا خیال یہان تک کہ اُنکے ایک غول مین پہونچے کہ وہ
اپنی آگ کے پاس بیٹھے تاپتے تھے اور باتین کرتے تھے تب حذیفہ بھی اُنکے پاس بیٹھ گئے اور وہ سمجھتے تھے کہ کوئی غیر ہی بلکہ
اپنون مین سے جانتے تھے اُسوقت کوئی آنے والا یعنی ابو سفیان سے اُنکے پاس آیا اور اُن لوگون سے پوچھا
تیرے پیچھے کیا خبر ہی اُسنے کہا تم مین سے ہر شخص اپنے اپنے ہمنشین و ہم پہلو کا ہاتھ پکڑ لیوے اور پہچان لیوے کہ وہ
کون ہی (یعنے کوئی غیر آدمی تو نہین ہی) کیونکہ مین چاہتا ہون کہ تمسے وہ خبر بیان کرون جس سے تم خوش ہو جاؤ تب ہر شخص نے
اُنمین سے ہاتھ اپنے ہم جلیس کا یعنے جو جس سے ملا بیٹھا تھا اُسکا ہاتھ پکڑ لیا تو حذیفہ نے بھی ہاتھ اپنے پاس والے
کا پکڑ لیا پھر اُن لوگون نے اُس سے مکرر کہا کہ ہم مین سواے ہمارے کوئی غیر نہین [illegible]
کہا ابو لبابہ سردار بنی قریظہ کا اور حیی بن اخطب ہمارے یہان آئے ہین اور سوال کرتے [illegible]
یہان کے اُنکے یہان بھیجدیوین کہ جب وہ ہمارے لوگ محمدؐ کی طرف چلین تو بنی قریظہ بھی [illegible]
خروج کرین پھر اُنھون نے پوچھا یہ امر کب ہوگا اُسنے کہا تیسرے روز تب حذیفہ [illegible]
پروار دہوے اور اُسوقت اُنکے یہان آگ جو جل رہی تھی اُس سے ابو سفیان اپنی پیٹھ سینکتا [illegible]

تم اپنے یہان کے سرداروں اور شہسواروں مین سے ستر آدمی اُنکی طرف بھیجدو پس جب وہ سوار اُنکے حصار مین داخل ہون تو وہ اُنکو قتل کرین بعد ازان وہ سب محمدؐ کے پاس آوین اور تمھارے اوپر اُنکی مدد کرین تب ابوسفیان یہ بات سُنکر بولا قسم ہے لات و عزیٰ کی یہ نعیم یعنے یہ صدا یہ بات سچ ہے ابوسفیان نے کہا کہ اس بات مین یہود نے عہدشکنی کی خدا اُنپر لعنت کرے اور اُن سواروں نے (یعنے جو بنی قریظہ کی ہمراہی کو تعینات ہوے تھے) انکار کیا اور کہا کہ ہم اُنکے حصن حصار مین ہرگز نجاوینگے تب ابوسفیان نے ابولبابہ سے جو سردار بنی قریظہ کا تھا کہلا بھیجا کہ اے ابولبابہ یہان ہماری اقامت کو طول ہوا کہ ہم اس شخص یعنے محمدؐ کا محاصرہ کیے ہوے ہین اور اب میری راے مین مناسب یہ ہے کہ تم کل صبح کو محمدؐ پر قصد کرو اور وہ لوگ بھی جاوین جو تسے قریب ہون کیونکہ مین نچھوڑونگا کہ بعد سیے تم میرے پیچھے رہو ابولبابہ نے جواب کہلا بھیجا کہ کل روز سبت ہے ہم قتال نہین کرسکتے ہین اور ہم کوئی کام روز سبت نہین کرتے ہین یہ سُنکر وہ فرستادہ ابوسفیان کا واپس آیا اور خبر لایا کہ ابولبابہ اور اُسکے ہمراہی گمان اس بات کا رکھتے ہین کہ وہ لوگ یوم السبت قتال نہین کرسکتے یہ سُنکر ابوسفیان غضب مین آیا اور نعیم مخبر کی بات کو سچ جانا پھر ابوسفیان نے دوبارہ آدمی بھیجا اور مکرر کہلا بھیجا کہ اس سبت کی عوض کسی اور دن سبت کر لینا (یعنے اسکے بدلے اور دن سبت منا لینا) کیونکہ کل قتال لابد ونا گزیر ہے قسم ہے لات و عزیٰ کی اگر ہم کل لڑنے کو جاوین اور تم ہمارے ساتھ نچلوگے تو ہم تمھارے حلف سے علحدہ ہوجاوینگے اور قبل محمدؐ کے پہلے ہم تمھین سے لڑائی شروع کرینگے پس فرستادہ ابوسفیان کا ابی لبابہ کے پاس یہ پیام لایا یہ سُنکے ابولبابہ غضب مین آیا اور قاصد سے بولا جسنے تجھے بھیجا ہے بے عقل ہے کیا ابوسفیان کی یہ راے ہے کہ ہم اُسکی پاس خاطر سے اپنے سبت کے روز سے تجاوز کرینگے کہ ہر آئینہ ہم مین سے ایک قوم نے سبت مین تجاوز کی تھی تو اُسپر حق تعالیٰ نے غضب نازل کیا کہ وہ سب بہیئت بوزنہ وخوک ہوگئے لہذا ہم ڈرتے ہین کہ اگر کل کے روز ہم اطاعت ابوسفیان کی کرین تو ہم بھی اُسی طرح مسوخات مین سے ہوجاوین یہ سُنکر فرستادہ ابوسفیان کا واپس آیا اور جواب لایا کہ ابولبابہ اور اُسکے ہمراہیون کا یہ گمان ہے کہ آگے یہودیون سے جن لوگون نے اپنے سبت مین تجاوز وتعدی کی تھی وہ لوگ بندر اور سور ہوگئے تھے اس خوف سے ہم اطاعت ابوسفیان کی نکرسکے اور اپنے سبت مین تجاوز نکرینگے اگر ابوسفیان کو منظور ہو تو انقضاے یوم سبت تاخیر کرے تب ابوسفیان کھڑا ہوا اور اپنے لشکر مین ندا دی کہ اے معشر قریش اور جو لوگ یہان حاضر ہون آگاہ ہو مین تمکو خبر دیتا ہون سواے اسکے نہین ہے کہ ہم بندر سور کی نصرت کا انتظار کرتے ہین اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَبْرَأُ اِلَیْكَ مِنْ حَلْفِ بَنِیْ قُرَیْظَةَ یعنے اے پروردگار مین تیری طرف ہون در حلف بنی قریظہ سے علحدہ وبیزار ہون اے قریش صبحکو محمدؐ کیطرف عزم کرو اور خندق سے نہ ہٹو یہان تک کہ تمھارے تئین اول صبح فرصت ہوجاوے چنانچہ خبر اس اس بات کی جو ابوسفیان نے کہی تھی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو مسلمین کے دلون مین اندیشہ ہوا اور منافقون نے یقین کیا (یعنے مشرکین ضرور غلبہ کرینگے

کی ملی گئیں (اور یہ لینا یہ ہی شدائد امر سے) سو ایسا ہرگز نہو گا قسم ہی اُسکی جسکے نام سے قسم کہجاتی ہی کہ ہم اپنی
ہرہ سندی کیواسطے اپنی عداوت کو محمد پر بڑھا دینگے اور البتہ ہم اپنے بھائیون بنی النضیر کا بدلا لینگے چنانچہ عبد اللہ اور دونون
اُنکے ہمراہیون نے جب یہود سے ایسے کلمات ناشایستہ سنین اور بہت رنج و اذیت پائی تو وہان سے روانہ ہوے اور
خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوے حضرت آگے بڑھکر خود اُنکے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمھارے
پیچھے کی کیا خبر ہی اُنھون نے عرض کی یارسول اللہ ہم لوگ اشرار مردم بدترین آدمیون کے پاس سے آپ تک
پہونچے ہین کہ جب سے ہملوگ آپ کی خدمت سے رخصت ہوکر گئے اُنسے سوائے مکروہات کے اور ہمنے کچھ نہین
سُنا اور سوائے قباحات کے ہمنے کچھ نہین دیکھا بعد ازان جسطرح اور جوکچھ اُنسے سُنا تھا حضرت صلعم سے بیان کیا
فرمایا آپنے اس خبر کو مخفی رکھو اور اچھی بات ظاہر کرو اسلیے کہ لڑائی دھوکھے کا کام ہی بعد ازان آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم عبد اللہ وغیرہ کے پاس سے جب اپنے اصحاب کے قریب آئے تو تکبیر کہی کہ اللہ اکبر تو اصحاب نے بھی تکبیر کہی
پھر حضرت نے تکبیر کہی اور اصحاب نے بھی تکبیر کہی پھر حضرت نے تکبیر کی اور اصحاب نے بھی (یعنے تین مرتبہ
صدائے تکبیر بلند ہوئی) تب مشرکین گھبرائے اور کہنے لگے کہ محمد اور اصحاب محمد کو کسی ایسے امر کی خبر آئی
ہی کہ اُس بات نے اُنکو خوش کردیا ہی اور اصحاب نے عرض کی یا نبی اللہ کیا آپ کو خوشخبری آئی تب حضرت
نے اُن تینون صحابیون کو یعنے عبد اللہ و سعد و خوات کو بلوایا اور فرمایا اپنے بھائیون سے احوال بیان کرو
چنانچہ عبد اللہ بن رواحہ کھڑے ہوے اور کہنے لگے کہ یہ یہود تمھارے حلیف ارادہ رکھتے ہین اور مشرکین سے
کہلا بھیجا کہ وہ ستر مرد اپنے سردارون اور شہسوارون مین سے اُن یہود بنی قریظہ کے پاس بھیجین
اور جب وہ ستر آدمی اُنکے حصار مین داخل ہون تو اُنکی گردنین مارین و بعد ازان ہماری طرف آوین پھر
مشرکین پر ہماری مدد کرین پس صبح ہوتے ہی ہم مشرکین کو مارلین گے انشاء اللہ تعالے اور ایسا ہی ہوا کہ ایک
شخص قبیلہ اشجع سے جس کا نام نعیم بن مسعود تھا حضرت کی صف جماعت مین وہ مشرکون کا جاسوس تھا
پس اُسنے یہ بات سُنی اور کفار اُس جاسوس کے منتظر تھے تب جاسوس اُنکے پاس گیا اُنھون نے پوچھا
اے نعیم تیرے پیچھے کیا خبر ہی اور لشکر محمد مین یہ صدا کیسی بلند تھی اُسنے کہا مین تمھارے پاس یقینی خبر لایا
ہون تم اس بات کے قریب ہو کہ اپنے اشراف مین سے ستر آدمیون کو ہلاک کروگے یہ سنکر وہ گھبرائے
اور پوچھا وہ کونسی خبر ہی لا اَبا لک یہ کلمہ مدح وذم دونون کو شامل ہوتا ہی یعنے تیرا کوئی باپ نہین یا یہ
کہ تیرا باپ مرے اُسنے کہا محمد نے تین آدمیون کو ایک ساتھ بنی قریظہ کے پاس بھیجا تھا تاوہ دیکھین دریافت
کرین کہ بنی قریظہ اُنکے ساتھی ہین یا تمھارے ساتھی ہین تب وہ تینون فرستادے یہود کے پاس سے
محمد کے پاس آئے اور اُنکی خبر بیان کرتے تھے مین خود سنتا تھا کہ بنی قریظہ نے جو تمسے اس بات [illegible]

کہ بعد روانگی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دو منزل سرا مین تشریف لے گئے اور سر دھویا اور
اپنی حاجات سے فارغ ہو کر روانہ بطرف لشکر ہوے اور حال یہود کا یہ تھا کہ مسلمانون کو عیب لگاتے تھے اور
عار دلاتے تھے بکذب وسحر یعنے اُنکو کاذب وساحر کہتے تھے اور شان مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور حق مین ازواج نبی کے
ہجو کرتے تھے پھر جبوقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پاس اپنے اصحابؓ کے پہونچے تو ایک شخص مہاجرین مین سے حضرتؐ
کے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کی یا نبی اللہ حق تعالے مجکو آپ پر فدا کرے آپ ذرا کنارے رہیے فرمایا کسلیے پھر فرمایا
مین گمان کرتا ہون کہ میرے حق مین تونے یہود سے اذیت کی باتین بہت سنین پس تو ناگوار رکھتا ہی اس بات
کو کہ مین اُنکو سنون اُس مہاجر نے عرض کی البتہ بعضی باتین اسی طرح کی تھین پھر حضرتؐ نے فرمایا البتہ اگر مجھے
وہ دیکھینگے تو جو کچھ تونے سُنا ہی اب اُسمین سے کچھ نہ کہین گے بعد ازان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل حصن
سے چند آدمیون کو اُنکے نام لیکر آواز دی کہ یا ابالبابہ ویا حییہ اور اے شعبہ کہ یہ لوگ اشراف اہل حصن
مین سے تھے تب یہ لوگ حضرت کو جھانکنے لگے اور نظر آئے اور کہنے لگے اے ابوالقاسم کیا چاہتے ہو کیا
کہتے ہو فرمایا اے بندرون کے بھائیو دور ہو خدا اُنکو اپنی رحمت سے دور اور خراب کرے اُن لوگون نے جواب
دیا اے ابوالقاسم آپ تو واللہ فحش گو نتھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات اسلیے کہے تا لوگ اصحاب حضرت
سے دور ہوجاوین اور اُنکو باتین ایذا دہی کی سنا دین سو یہ ایسا ہی ہوا (یعنے پھر اُنکی طرف سے کوئی بات ایذا
دینے والی کسی نے نہین سُنی) بعد ازان اکیس شب (یعنے اکیس روز) لڑائی ہوتی رہی اور اِس مدت مین
منافقین اُن یہود سے کہلا بھیجتے تھے کہ حاضر ہونا محمدؐ کے پاس اور اگر وہ ارادہ کرین تمھین نکال دینے کا
تو ہرگز تم نہ نکلنا مدینے سے قسم ہی اُس ذات کی جسکے نام سے حلف کیا جاتا ہی اگر محمدؐ سوائے لڑائی کے
نمانینگے تو ہم تمھاری اعانت کرینگے اپنی جان سے اور مدد سلاح سے اور ہم تمھارے ساتھ اپنی جانین
صرف کرینگے اور تمھارے بارہ مین ہم کبھی کسیکی اطاعت نکرینگے اور اگر تم نکال دیے گئے تو ہم بھی تمھارے سبب
مدینہ مین نہ ٹھہرینگے مگر تھوڑی دیر یا تھوڑے دن یہان تک کہ ہم تمسے آملین گے پس یہی معنی ہین قول خدا
عزوجل کے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ
وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ
وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ یعنے کیا تونے نہین
دیکھا اُن لوگون کو کہ جو منافق ہین کہ وہ اپنے اُن بھائیون سے کہتے ہین جو کافر ہین اہل کتاب مین سے
کہ اگر تم نکالے جاؤگے تو ہم بھی تمھارے ساتھ ضرور نکل جاوینگے اور ہم تمھارے بارہ مین کبھی کسیکی اطاعت
نکرین گے اور اگر تم لڑوگے تو ہم تمھاری نصرت کرین گے درحال آنکہ خدا شاہد ہی کہ ہر آئینہ وہ

پھر جب حق تعالے نے ضعف وناتوانی مومنین اور وفور کوشش اُنکی اُس کام مین جسمین وہ تھے ملاحظہ فرمائی اُسوقت
اُنکے دلون پر تسکین وتسلی نازل کی کہ اُنکی مدد کے لیے لشکر ملائکہ کا بھیجا اور مشرکین پر آسمان سے ایک ایسی شدت کی ہوا
یعنے آندھی چلائی کہ اُنکا کوئی ڈیرہ خیمہ نچھوڑا مگر یہ کہ اُسکو زمین پر بچھا دیا اور اُنکے یہان کچھ آگ باقی نرہی مگر یہ کہ بجھادی
(یعنے اُس آندھی نے خیمے گرادیے اور آگ تمام لشکر کی اُڑا لیگئی جس سے انپر سردی کی بہت ہوئی) پھر کافرون
نے اپنے لشکر مین صداے تکبیر ملائکہ کی سُنی اور گھوڑے وغیرہ جانور لشکر کے سب توڑا کر چھوٹ گئے اور خدانے
اُنکے دلون مین رعب وہیبت ڈالدی اُس وقت طلیحہ بن خویلد برادر بنی فقعس کھڑا ہوا اور لشکر مین پکارنے
لگا کہ اے قوم ہر آئینہ محمد نے اب تم پر سحر کو ظاہر کیا (یعنے شہر سحر) فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ یعنے بس بچو اور بچاؤ اپنے تئین اور ہر قوم
کے سالار نے اپنے اپنے قافلے مین کوچ پکار دیا پھر لوگون نے کوچ کردی اور اپنے بار اسباب کو ہلکا کردیا یعنے
اسباب کو چھوڑ دیا اور وہ لوگ صداے تکبیر بدستور سنتے تھے اور آندھی اُنپر برابر چل رہی تھی اور اُس آندھی
کی شدت مین کوئی چیز اُنکو نظر نہین آتی تھی یہان تک کہ وہ بھاگ نکلے وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ
قَوِيًّا عَزِيْزًا یعنے کافی ہوا حق تعالے مومنین کے تئین لڑائی مین اور حق تعالی قوی اور غالب ہے القصہ
آندھی برابر چلتی رہی اور کفار کے پیچھے پیچھے ملائکہ علی الاتصال تکبیر کہتے رہے یہان تک کہ وہ سب روحا
کے دوراہے یعنے موڑ پر پہونچے اور رسول خدا صلے اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم اور سارے مومنین بعد تحمل مشقت وشدائد اپنے مقام مین پہنچے

ذکر غزوہ بنی قریظہ

اُس عرصے مین کہ رسول خدا صلے اللّٰہ علیہ وسلم اپنا سر دھوتے تھے ناگاہ جبرئیل علیہ السلام نزدیک منبر
کے اپنی تلوار میان سے کھینچے ہوے آکھڑے ہوے اُنکو حضرت عائشہ رضی اللّٰہ عنہا زوجہ نبی صلعم نے دیکھا اور
بولین یارسول اللّٰہ یہ دیکھیے کہ دحیہ کلبی شمشیر برہنہ قریب منبر کھڑے ہین یہ سُنکر رسول خدا صلے اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم
نے حال معلوم کیا (یعنے کہ یہ حلیہ جبرئیل کا ہی) اُسیوقت حضرت صلعم اُٹھ کھڑے ہوے اور فرمایا اے جبرئیل
کیا خبر ہی جبرئیل نے کہا یا محمد حق تعالے آپ سے عفو کرے وتحقیق حق سبحانہ تعالے آپکو حکم کرتا ہی کہ آج ہی آپ بنی
قریظہ پر جائیے کہ حق تعالے اُنکو کچلکر مارنے والا ہی جسطرح ٹپک مارنا انڈے کا زمین سخت اور پتھر پر تب حضرت
صلے اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمین مین حکم پکار دیا کہ اپنے ہتھیارون کو مشقت سخت اور امتحان صعوبت پر اُٹھالو
پس یہ حکم سُنکر سب نے اپنے ہتھیار اُٹھا لیے اور حضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے اُنپر ایک شخص کو افسر مقرر
کردیا کہ وہ لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا یہان تک کہ حصن بنی قریظہ تک پہونچے اور حال یہ ہی کہ حیے
بن اخطب بنا بر اُس قول قرار کے جسپر بنی قریظہ سے استحکام کیا تھا اُنکے پاس پہونچکر اُنکے ساتھ حصار مین حاضر
ہوا چنانچہ مسلمین قتال کرنے لگے اور اصحاب نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم مین سے ایک شخص انصاری شہید ہوا (اور ایسا ہوا

ہون تب فریقین نے اس بات پر عہد کیا اُسوقت سعد نے [illegible] اور ہتھیار [illegible] وپس
اُن لوگون نے ایسا ہی کیا پھر سعد نے اُنکے حق مین یہ حکم کیا کہ اُنمین جو مقاتل ہین یعنے جو لڑنے والے
ہین وہ قتل کیجاوین اور اطفال و زنان بندی مین لیے جاوین تب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا قسم ہے اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے تحقیق کہ تیرے اس حکم سے حق تعالے اور ملائکہ اور سارے
مومن راضی ہوے اور اسی امر پر مین بھی مامور ہوا ہون آخر اُنکی مشکین باندھی گئین اور قتل کیے گئے اور
راوی نے کہا جسوقت حیی بن اخطب حاضر کیا گیا تو اُس سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا اے حیی کیا تجھکو خدا نے خوار نہین کیا اُسنے کہا ہر ذی روح ذائقہ موت کا پانے والا ہے اور میرے
لیے بھی ایک وقت معین تھا کہ مین اُس سے تجاوز نہین کر سکتا اور تمھاری ضد و عداوت پر مین اپنے نفس کو
ملامت نہین کرتا ہون اور مین آج وقت فراق دنیا کے گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ تم کاذب ہو اور بے
شبہ مین تمھارا دشمن ہون پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم اُسکے قتل کا کیا تا آنکہ وہ قریب احجار الزیت
کے جو مدینے مین بازار کی جگہ ہے مارا گیا پھر حق تعالیٰ نے یہ آیہ اپنے نبی پر نازل کیا وَاَنْزَلَ الَّذِیْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ
اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ
وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا یعنے جو لوگ مددگار کفار تھے اہل کتاب مین سے اُنکو حق تعالے نے
اُنکی گڑھیون سے نیچے اُتار دیا اور اُنکے دلون مین ہیبت ڈالی کہ تم اُن مین سے ایک فریق کو قتل کرتے تھے
اور ایک فریق کو تمنے بندی بنایا اور تمکو وارث کیا اُنکی زمین اور ملک اور اُنکے اموال کا اور اُس زمین کا
جسپر تمھارا پانون نہین پڑا تھا اور وہ زمین کہ جسکو تمنے نہین روندا تھا وہ خیبر ہے جسکا وعدہ حق تعالے نے دو مرتبہ
قرآن مین کیا تھا اور اُس روز بنی قریظہ کی بندی سات سو پچاس آدمی کی تھی اُسوقت عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ان بندیون کا پانچ حصہ آپ کیون نہین کر ڈالتے جیسا کہ روز بدر
وہان کی غنیمت کا آپ نے پانچ حصہ کیا تھا یعنے پانچوان حصہ خمس نبی کا اور چار حصہ تقسیم برائے مسلمین
فرمایا مین اسکا پانچ حصہ نکرونگا بلکہ یہ وہ چیز ہے جسکو حق تعالے نے خاص میرے لیے بلا شرکت غیرے مقرر
فرمایا ہے اُسمین مومنین کی شرکت نہین ہے چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہے مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰی
فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی یعنے جو غنیمت کہ حق تعالے نے اپنے نبی کو اہل قریٰ سے دلادی وہ مخصوص
ہے واسطے خدا کے اور مخصوص ہے واسطے رسول خدا اور واسطے اقربا کے پس مراد اہل قریٰ سے قریظہ
و نضیر و فدک و خیبر ہے اور قریے عربیہ ہین جسکا وعدہ حق تعالے نے قبل از فتح فرمایا تھا چنانچہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسباب بنی قریظہ مین سے تو شتر گھوڑے لے لیے اور اُنکو اپنے اہل مین تقسیم

کاذب ہین اگر وہ کافر اہل کتاب نکالے جاوین تو یہ منافق اُنکے ساتھ نہ نکلین اور اگر وہ قتال کرین کے تو یہ
اُنکی مدد نکرینگے اور اگر مدد کرینگے بھی تو پیٹھ پھیر کر بھاگین گے بعد ازان پھر کوئی اُنکی مدد نکریگا اور جسوقت یہود
نصرت منافقین سے مایوس ہوے تو حق تعالےٰ نے یہود کے دلون مین رعب وہیبت ڈالی تب اُن لوگون
نے سوال کیا کہ ہم اپنے بھائیون بنی النضیر کے پاس اور عات اور اریحا کو چلے جاوین مگر اُسی شرط پر جس طرح
بنی النضیر نے نکلنے کے روز مصالحہ کیا تھا پس اس بات کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکار کیا
مگر یہ کہ حکم پر حاضر ہون اس صورت مین اگر چاہون گا قبول کرونگا چاہونگا نکال دونگا تب انھون نے کہا
کہ قبیلۂ اوس سے فلان شخص کو ہمارے پاس بھیجیے اسلیے کہ وہ اُنکا خیرخواہ تھا پس وہ اُن کے پاس آیا تو وہ لوگ
کہنے لگے اے فلان ہم حکم محمد پر قلعہ سے اُترین اُسنے کہا ہان مگر اپنے ہاتھ سے اپنی گردن کی طرف اشارہ
کیا اس سے مراد اُس کی یہ تھی کہ ذبح ہو جاؤگے چنانچہ اُن لوگون نے حکم پر حاضر ہونے سے
انکار کیا اُسوقت حق سبحانہ تعالےٰ نے اپنے نبی پر وحی نازل کی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اُس
شخص کے حال سے خبردی فرمایا لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ
وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ یعنے رنج مین نڈالین تجھکو وہ لوگ جو کفر مین بڑی دوڑ کرتے ہین کہ وہ اُن لوگون مین سے
ہین جو زبانی کہتے ہین ہم ایمان لائے وحال آنکہ اُنکے دل ایمان نہین لائے یعنے ایسے لوگون کی باتون
پر تو غم نکھا بعد ازان یہود نے بنی الاوس اپنے حلیف کے پاس کسیکو بھیجا اور اُن سے کہلا بھیجا کہ
تم کیون نہین نفع لیتے ہو اپنے بھائیون کے لیے یعنے ہمارے لیے جیسا کہ قبیلۂ خزرج نے اپنے بھائیونکے
لیے لیا تھا تب بنوالاوس پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گئے اور کہا یا نبی اللہ آپ ہمارے حلیفون سے
کیون قبول نہین کرتے جیسا آپ نے خزرجیون کے حلیفون سے قبول کیا ہے فرمایا اے گروہ اوس کیا
تم اپنے حلیفون کے حق مین اس بات سے راضی نہین ہو کہ مین درمیان اپنے اور اُنکے کسی شخص کو حکم
مقرر کرون اُنھون نے کہا بہت اچھا فرمایا اُسنے کہو قبیلۂ اوس مین سے جسکو چاہین اختیار و پسند کرین
تب اُنھون نے سعد بن معاذ کو قبول کیا اور اختیار کرنا اُنکا سعد کو بموجب ارادۂ الٰہی کے ہوا جیسا خدا نے
مقدر کیا تھا (یعنے عوض اُنکی سرتابی کے) اور سعد اُنپر ازراہ غضب وغصہ کے شدید ترین مردم
تھے اور یہ باعث اُن کے اُس قول کا تھا جب وہ اُن کے پاس پیغام رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
لائے تو اُنھون نے رات کو اُنکو وہ باتین کہی تھین تب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد سے
فرمایا کہ اس قوم نے تجھکو حکم اختیار کیا ہے پس تو درمیان میرے اور اُن کے حکم یعنے فیصلہ کر چنانچہ
سعد نے دونون جانب سے عہد و میثاق اس امر کا لیا کہ میرے فیصلہ کو قبول کرین اور جو مین فیصلہ کرون اُس پر راضی

مین سے اور وہ جماعت اصحاب مین تھا اُسنے کہا محمد کیونکر گمان رکھتے ہین کہ وہ حال غیب جانتے ہین اور جو بات ہونے والی ہو اُسکی خبر ہمکو دیتے ہین وحال آنکہ وہ نہین جانتے ہین کہ اُنکا ناقہ کہان ہو بھلا جو شخص اُنکے پاس غیب کی خبر لاتا ہو وہ کیون نہین اُس ناقہ کی بھی خبر دیتا ہو پس ایک اور شخص اُسکے یارون مین بولا خاموش ہو واللہ اگر محمد اس بات کو جانین گے وہ تو کہین گے کہ اس باب مین مجھپر وحی آئی ہو تب وہ شخص اپنے یارون کے پاس سے اُٹھ کر پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا تو دیکھا کہ حضرت اپنے اصحاب سے وہی باتین بیان کر رہے تھے جو کچھ کہ وہ شخص اپنے یارون مین کہتا تھا اور ناگاہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسوقت فرماتے تھے کہ ایک شخص منافقین مین سے مجھپر شماتت کرتا ہو اور گم ہونے سے میرے ناقہ کے خوش ہوتا ہو اور کہتا ہو کیا محمد کو گمان ہو کہ وہ غیب جانتے ہین بھلا وہ شخص جو اُنکے پاس غیب لاتا ہو وہ ہی کیون نہین خبر ناقہ کی دیتا ہو اور کیون نہین بتاتا ہو کہ وہ ناقہ کس جگہ ہو اور قسم ہو مجھکو اپنی زندگانی کی وہ جھوٹھا گمان کرتا ہو اس بات کا کہ مین غیب جانتا ہون وحال آنکہ مین غیب نہین جانتا البتہ مجھے خبر دی ہو حق تعالے نے اُس جگہ سے جہان میرا ناقہ ہو پس وہ ناقہ اس شعب مین ہو اور نکیل اُسکی ایک درخت مین اٹک گئی ہو یہ سُنکے لوگ دوڑتے ہوے شعب کیطرف گئے ناگاہ دیکھا کہ مہار اُس ناقہ کی جسطرح حضرت نے کہا تھا ایک درخت مین اٹکی ہے تا آنکہ لوگ اُس ناقہ کو لے آئے اور وہ منافق دیکھ رہا تھا آخر وہ اُسیوقت اُسجگہ ایمان لایا اور حضرت کی تصدیق کی اور اپنے یارون پاس پھر آیا اُنکو اُسی جگہ جہان چھوڑ گیا تھا بیٹھا پایا اور اُنسے کہا مین تمھین خدا کی یاد دلاتا ہون یعنے اُسکی قسم دیتا ہون کہ آیا کوئی تم مین سے اپنی جگہ سے اُٹھا تھا یا میری اُس بات کا میرے پیچھے کسی سے ذکر کیا ہو یعنے کوئی اپنی جگہ سے اُٹھا تو نہین اور میری بات کسی سے کہی تو نہین اُنھون نے کہا اللھم ایسا نہین ہوا تب اُسنے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہہ محمد رسول ہین خدا کا ولیکن مین ہرگز اسلام نہین لایا تھا الا آجکے روز اُن لوگون نے پوچھا اسکا باعث کیا ہوا اُسنے کہا مین نے محمد کو جا کو دیکھا تو وہ اپنے اصحاب سے وہی ذکر کر رہے تھے جو باتین مین نے تمسے کہی تھین پس مین گواہی دیتا ہون کہ البتہ حق تعالے نے اُسکو آگاہ و مطلع کر دیا اور وہ صادق ہو بعد اُن حضرت نے اُس منزل سے کوچ کیا یہانتک کہ جب مدینے کے قریب پہونچے تو دو آدمیون نے آپسین مجادلہ کیا اور ایک اُن دونون مین بنی عامر سے تھا اور دوسرا جہینہ سے پس عبداللہ بن ابی نے مدد کی اپنے حلیف کی جو جہینہ سے تھا اور نصرت کی عامری کی ایک شخص نے مہاجرین مین سے کہ اُسکا نام جعال تھا کہ وہ فقرا ے مومنین سے تھے پس عبداللہ بن ابی نے اس بات سے تعجب کیا اور کہنے لگے اے جعال اب تو اس مرتبہ کو پہونچا (یعنے تو میرے مقابلے مین عامری کی مدد کرتا ہو جعال نے کہا اس کام کے کرنے مین کون

کردیے اور باقی مال اور بندیون سے دو نصف کیے ایک نصف تو ...

روانہ کیا اور ایک نصف انس بن قبطی کو تفویض کرکے طرف زمین غطفان کے بھیجا اور حکم کیا کہ بدلے مین نرینہ گھوڑے لادین آخر اُنھون نے ایسا ہی کیا کہ اچھے اچھے بڑے بڑے گھوڑے بہم پہونچائے پس اُن گھوڑون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درمیان مُومنین کے واسطے جہاد کے مقرر رکھا اور فرمایا حضرت نے کہ خمس کا جو میرا حصہ تھا سب مومنین کیطرف لگا دیا اور خمس ڈیڑہ سو کا مال تھا پس یہ تھا ذکر جنگ احزاب و بنی قریظہ کا

ذکر غزوہ بنی لحیان

بعد ازان رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین مقیم رہے جب تک خدا نے چاہا (یعنے تا صدور حکم ثانی) پھر حضرت نے خروج کیا اور ارادہ کیا طرف بنی لحیان کے تا آنکہ اُنسے مقابلہ کیا اور خدا نے اُنکو شکست دی اور اُنکو قتل کیا اور پراگندہ کردیا اُنکو مسلمانون کے گروہ نے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکے پیچھے سوار بھیجے کہ وہ اُنکو مارتے بھگاتے ہوے موضع تنعیم تک پہونچا دین کہ جسکے سبب خدا نے اہل مکہ کو ذلیل و خوار کیا اور چند شبین حضرت علیہ السلام نے بنی لحیان کے مقامون مین مقام کیا بعد ازان مدینے کو پھر آئے اور کعب بن مالک انصاری نے اس باب مین اشعار کہے تھے جسکا مضمون یہ ہی کہ ہم نے قیام کیے مقام مرس البریع مین چند شب یعنے ہمنے اسمقام مین چند شب قیام کیا ہمراہ لشکر جرار جو کہ لشکر وسیع ہاتھ پاؤن سے پیش آنے والے ہین اور ہمنے تمام گردش و تلاش مین ہرچند کوشش کی پر فرات بن حیان کو نپایا کہ وہ بھی شامل ہلاک ہونے والون کے ہوتا۔ اور فرات بن حیان ایک شخص تھا بنی عجل سے اور اُسکے پاس ایک عورت تھی یعنے اُسکی زوجہ تھی قبائل قریش سے اور وہ شخص شدید العداوت تھا واسطے رسول خدا صلعم کے یعنے حضرت سے سخت عداوت رکھتا تھا پھر بعد اُسکے اُسنے توبہ کی اور صالح ہوا اور رسول خدا صلعم سالما وغانما یعنے سلامت باغنیمت مدینے کی طرف پھرے یہان تک کہ حضرت جب اثنائے راہ مین تھے تو خدا نے اُنپر (یعنے بنو لحیان پر جو متفرق ہوگئے تھے) ایک سخت آندھی بھیجی کہ وہ اُس سے اپنی ہلاکت کو ڈرے اور وہ اس شدت کی آندھی تھی کہ لوگ خاک گرد مین ٹپ گئے تھے اور اُسی آندھی مین اُسی رات کو ناقہ حضرت کا گم ہوگیا تھا اور وہ دستیاب نہوا تھا یہان تک کہ جب صبح ہوئی اور آندھی تھمی اُسوقت لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیسی آندھی تھی فرمایا یہ آندھی بسبب موت ایک شخص کے تھی یعنے اُسکے مرنے کی آندھی تھی اور وہ شخص منافقین مین سرداران اہل نفاق سے تھا وہ مدینے مین مرگیا ہو اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ وہ کون تھا فرمایا وہ رفاعہ بن تابوت تھا بنی قینقاع سے چنانچہ یہ خبر یون ہی تھی اور ایک شخص تھا منافقین

ع

اقمنا على الرس النزيع لياليا
بارعن جرار عريض المبارك
... في السيطراتنا ...
... سكرات ... حين ...
... دهن ... البشر

شریک ہون اور اُسکے [illegible] زید [illegible] رین اور [illegible] ہین پھر جب عبد اللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین پہونچا تو حضرت نے اُس سے فرمایا جس بات کی خبر مجھکو پہونچی اُس کا کہنے والا تو ہی ہی اُسنے کہا نہین قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپپر قرآن نازل کیا مین نے ان باتون مین سے کچھہ کبھی نہین کہا اور زید بے شبہہ جھوٹا ہی اور مین نے کوئی عمل ایسا جسکے سبب خدا مجھے داخل جنت کرے کبھی نہین کیا جو میرے نزدیک قریب تر و بہتر ہو میرے اُس جہاد سے جو مین نے آپ کے ہمراہ کیا ہی اور انصار نے اُسکی تصدیق کی اور کہا یا رسول اللہ یہ شخص ہمارا بزرگ اور رئیس ہی آپ اسپر اُس لڑکے کی بات سچ نہ سمجھیے کہ انصار کے لڑکون مین سے وہ ایک لڑکا ہی جو آپ کے پاس کذب وتہمت لایا ہی تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے درگذر کی اور اُسکا عذر قبول کیا اور ملامتی واسطے زید کے انصار مین فاش ہوئی کہ زید نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جھوٹھ کہا تھا سو حضرت نے اُسکو جھوٹا کیا بعد ازان وہان سے حضرت صلعم نے مدینے کیطرف کوچ کیا اور معمول زید بن ارقم کا یہ تھا کہ جب حضرت کوچ کرتے تھے اور سوار ہوتے تھے تو وہ ہمراہ رہتے تھے اور راہ مین حضرت باتین کرتے چلتے تھے مگر بعد اس مقدمہ کے زید کو ایسی شرمندگی ہوئی کہ وہ قریب حضرت کے نہ راہ مین چلتے تھے اور نہ مقام مین سامنے جاتے تھے تب حق تعالے نے بابت عذر زید اور تکذیب عبد اللہ کے اپنے نبی پر یہ آیت نازل فرمائی یَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ یعنے کہتے ہین اگر ہم پھرینگے طرف مدینے کے تو عزت وار لوگ نکال دینگے مدینے سے ذلیلون کو حالانکہ عزت مخصوص ہی واسطے خدا کے اور واسطے اُسکے رسول کے اور مومنون کے لیے ولیکن منافق نہین جانتے ہین اُسوقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ناقہ پر سوار ہوکر درمیان لوگون کے پھرنے لگے یہان تک کہ زید کو دیکھا کہ وہ چلے جاتے تھے پس حضرت نے زید کا کان پکڑا اور ملا یعنے گوشمالی کی یہان تک کہ زید کا چہرہ سرخ ہوگیا (یعنے تعب وخوف سے یا یہ کہ خوشی سے) بعد ازان حضرتؐ نے اُنسے ارشاد کیا کہ اے زید خوش ہو خوشی کر کیونکہ حق تعالے نے عذر تیرا پذیرا کیا اور تجھکو سچا کیا اور اسی آیت کو آپ نے پڑھا اور بعد ازان حضرت صلعم مدینہ مین تشریف لائے اور مقیم رہے جبتک قیام اُنکا خدا نے چاہا یہ ماجرا غزوۂ بنی لحیان کا تھا

لو ما عملت عملا اتقرب فی تقربه الی اللہ [illegible] مینے کبھی وہ کام نہین کیا جو میرے نزدیک [illegible] سبب اُس کے خدا نے تعالے داخل جنت مین کرے [illegible] غزوہ سے کہ لڑائی مین ہمراہ آپ کے

ذکر غزوہ بیر معونہ

بعد ازان کہ حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین تشریف لائے تب اپنے اصحاب مین سے ایک لشکر مختصر جانب بیر معونہ کے روانہ کیا اور اُس لشکر کے ہمراہ ایک شخص کو بنی سلیم مین سے جن کا نام عروہ بن اسما بن الصارت تھا کر دیا یعنے اُنکو سالار لشکر کیا پس وہ لوگ روانہ ہوے یہان تک کہ جب پہونچے

مجھکو مانع ہی اور سخت ہوئی زبان جعال کی ... اللہ پر تب عبد اللہ نے جعال سے کہا کہ مثل میری اور مثل تیری ویسی ہی جیسی اگلے لوگون نے کہی ہی کہ سَمِّنْ کَلْبَکَ یَاْکُلْکَ یعنے اپنے کتے کو فربہ کرکہ وہ ہی تیرا گوشت کھاوے گا قسم ہے اُسکی جسکی عبد اللہ قسم کرتا ہی کہ مین تجھکو چھوڑدونگا کہ تو میرے ہم و غم مین غیر اس حال کے یعنے بدتر اس حال سے تب اُس سے جعال نے کہا کوئی ایسا نہین ہی اور جُعال نے معلوم کرلیا جو کچھ عبد اللہ نے اِس بات سے اشارہ اور طعنہ کیا پھر جعال نے کہا کہ رزق خدا کے ہاتھ ہی تب عبد اللہ اپنے یارون پاس گیا اور غضب اور غصہ مین تھا اور قوم سے کہنے لگا کہ اگر تم اپنے کھانے کو ان لوگون سے روک رکھتے تو بہتر ہوتا کیونکہ یہ لوگ وہ ہین کہ جب تمنے اُنکو اپنا کھانا کھلایا تو آخر وہ تمھاری ہی گردنون پر سوار ہو بیٹھے اور یہ لوگ قریب ہین اس بات کے یعنے اُنسے بعید نہین کہ محمدؐ کو چھوڑ کر اپنے اقربا اور احبا سے جاملین گے اور جب یہ لوگ اُنکے گروہ سے الگ ہوجاوینگے تو یہ کچھ نفع نہ دینگے یعنے کام نہ آوینگے اور اسیطرح عبد اللہ اپنے یارون پر بہت غصہ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اگر جُعال محمدؐ کے پاس جاکر میرا شکوہ کریگا یا شکایت کریگا یہ گمان کرکے کہ مین ظالم ہون اور واللہ قسم مجھکو اپنی زندگانی کی مین ظالم نہین ہون جب کہ ہم محمدؐ کو مکہ سے لائے وحال آنکہ اُنکو اُنکی قوم نے وہان سے نکال دیا تھا اور ہمنے اُنکو برابر اپنی جانون کے آرام دیا اور ہمنے اُنکو اپنی گردنون پر مالک وحاکم بنایا واللہ اگر ہم مدینہ مین پھر کر جاوینگے تو وہان سے محمدؐ کو نکال دینگے اور ہم اپنے اوپر کسی کو اپنون مین سے رئیس مقرر کرینگے اور اُس قوم سے وہ دشمن خدا اپنے تئین مراد لیتا تھا یعنے مین حاکم و سردار ہونگا اور وہ گمان رکھتا تھا کہ وہ بذات خود اور از روے اپنی قوم کے محمدؐ سے اور اُنکے اصحاب سے زیادہ تر عزت دار اور اُنسے غالب تر ہی چنانچہ اُسکی ان باتون کو زید بن ارقم انصاری نے سُنا اور وہ ان دنون جوان تھے تو اُنھون نے کہا واللہ تو ہی ذلیل وحقیر اور مبغض ہی اپنی قوم مین یعنے تیری قوم خود تجھسے بغض وعداوت رکھتی ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی جانب سے یعنے فضل خدا سے مرتبہ عزت وکرامت پر ہین اور مسلمین کیطرف سے مقام مود ومحبت مین ہین یعنے اُنکے محبوب ہین پھر اس سے کہا واللہ اب کبھی تیرے ساتھ دوستی نرکھونگا اور تجھکو اپنا دوست نجانونگا تب عبد اللہ بن ابی نے زید سے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے مین تو کھیل کی باتین کرتا تھا یعنے بازیچہ اور دل لگی بازی کرتا تھا پس زید اُسکی محفل سے اُٹھکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین آئے اور باتین عبد اللہ کی حضرتؐ سے بیان کین حضرت اس بات سے اپنے دل مین سخت مکدر ہوے اور یہ خبر مشہور ہوئی کہ زید ابن ارقم نے جو کسی بات کی خبر حضرت کو سُنائی ہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبد اللہ پر غضبناک ہین کچھ حضرت علیہ السلام نے عبد اللہ کو بلوا بھیجا تب عبد اللہ چلا اور اُسکے ساتھ بہت سے انصاری آکے تاکہ اُسکے

اور یہان یہ تینون اصحاب بسیر بہت جلد روانہ ہوئے یہانتک کہ جب یہ تینون تھوڑی رات گئے مدینے کی بلندی
پر پہونچے تو ناگاہ اُنکو دو آدمی بنی سلیم کے ملے اور درمیان ان دونون اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلف
وعہد تھا پھر ان تینون نے اُن دونون سے پوچھا کہ تم دونون کون ہو اُنھون نے کہا ہم دونون بنی عامر سے
ہین اور وہ دونون نہین جانتے تھے کہ بنو عامر نے کیا کیا ہو (یعنے بیرمعونہ مین) تب ان تینون نے کہا کہ بیشک
یہ دونون اُن لوگون مین سے ہین جنھون نے ہمارے بھائیون کو قتل کیا ہی چاہیے کہ اپنے بھائیون کا بدلا لو
تب ان تینون نے اُن دونون کو قتل کر ڈالا اور اُن دونون کا رخت وسلاح لے لیا اور خدمت مین
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوکر جو کچھ اُنکے بھائیون پر گذری تھی حضرت سے بیان کیا
اور اُن کو معلوم ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیشتر اطلاع اس واقعہ کی ہو چکی تھی پھر اُن
لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ بعد شام کے ہم لوگ تاریکی شب مین مدینہ کے قریب آئے تو دو آدمی
بنی عامر سے ہم کو ملے ہمنے اُن دونون کو قتل کیا اور یہ اُن دونون کے رخت وسلاح ہین حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلکہ وہ دونون بنی سلیم سے میرے حلیف تھے تم لوگون نے بہت بُرا کام کیا اور
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت ناگوار ہوا اسوقت حق تعالے نے اس باب مین اپنے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیہ نازل کیا یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یعنے اے
ایمان لانے والون خدا اور رسول کے سامنے جلد بازی نہ کیا کرو اس سے مراد یہ ہی کہ تم لوگ بدون معیت
نبی اور بلا حکم کسی کے قتل مین جلدی نہ کیا کرو یہان تک کہ نبی سے مشورہ کر لیا کرو پس حق تعالے نے
اس بارہ مین سب کو نصیحت فرمائی وبعد ازان اُن دونون مقتولون کی قوم نے حضرت کے پاس
آکے عرض کیا کہ ہمارے اصحاب مین سے دو شخص آپ کے پاس آئے تھے اور آپ ہی کے
یہان مارے گئے آپ نے فرمایا تمہارے دونون صاحبون نے اپنے تئین ہمارے دشمنون کے ساتھ منسوب ومشبہ
کیا تھا ولیکن قریب ہی کہ ہم دونون پر خون بہا دیتے ہین آخر حضرت علیہ السلام نے ایسا ہی کیا پس یہ اُنکا ماجرا تھا

ذکر غزوۂ بنی المصطلق

بعد ازان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمین کو حکم کیا کہ مستعد وتیار ہو پس لوگ آمادہ ہوگئے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکو اپنے ارادے سے مطلع کیا کہ ہم قصد بنی المصطلق کا رکھتے ہین جو
ایک قبیلہ ہی بنی خزاعہ سے اور فرمایا کہ اہل تہامہ نہین جانتے ہین کہ مین اسی سال اُنکی طرف جانے والا
ہون ولیکن مشتہر کرنے والا ہون ارادہ خروج اپنا طرف ملک شام کے تاکہ اہل تہامہ کو اُنکے جاسوس اس
بات کو خبر پہونچا دین چنانچہ لوگ اپنی تیاری سامان سے فارغ ہوئے تب رسولخدا صلعم روانہ ہوئے اور نبی سلم

اس مقام پر کہ اس پانی یعنے بیر معونہ سے پھرون کی راہ باقی تھی تو وہان اُترے اور شب باشی کی اور اُن اصحاب مین سے چار آدمیون نے اُونٹ اپنا گم کیا اور وہ اُسے ڈھونڈھنے لگے اور اصحاب کوچ کر گئے اور صبح کو اُس پانی پر پہونچے ناگاہ وہان ایک بڑا قبیلہ اُترا ہوا تھا کہ اُنھون نے اصحاب کو گھیر لیا اور قتال سخت کرنے لگے اور عروہ سے بولے کہ تو ہماری امن مین ہو تو چاہیے ہماری طرف آجا چاہیے ہمارے غیر کے پاس جا عروہ نے کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عہد کیا ہو کہ مین ہاتھ اپنا مشرک کے ہاتھ مین بھی ندونگا اور نہ اسکو اپنا دوست و مددگار کرونگا تا آنکہ وہ سب اصحاب درمیان کفار کے گھر گئے اور جب اُنکو یقین ہوا کہ ضرور ہم قتل ہونگے تب اُنھون نے دعا مانگی اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَجِدُ مَن یُّبَلِّغُ عَنَّا رَسُوْلَکَ غَیْرَکَ فَاَبْلِغْہُ عَنَّا السَّلَامَ فَاِنَّا قَدْ رَضِیْنَا یعنے اے پروردگار اُسوقت ہم تیرے سواے اور کسیکو نہین پاتے ہین جو ہماری جانب سے تیرے رسول کو خبر پہونچاوے پس تو ہی اُسکو ہمارا اسلام و پیام پہونچادے کہ البتہ ہم سب راضی برضا ہین چنانچہ حق تعالےٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس واقعہ سے مطلع کیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکی خبر مرگ اور سُنائی مدینے والون کو سُنائی اور فرمایا کہ اصحاب تمھارے بیر معونہ پر مارے جاتے ہین یعنے مارے گئے تم لوگ اُنکے لیے استغفار طلباً مرزش کرو خدا سے اور اُنھون نے مجھپر سلام بھیجا ہو اور ایسا ہوا کہ اُن چارون آدمیون نے جب بعد صبح کے اپنا اونٹ جو گم گیا تھا پایا تو اپنے اصحاب کیطرف آگے بڑھے یہان تک کہ جب قریب اُس پانی یعنے بیر معونہ کے پہونچے تو اُنکو ایک چھوکری قبیلہ بنی عامر کی ملی اُسنے پوچھا کیا تم لوگ اصحاب محمد سے ہو مگر اُن لوگون نے اُس لڑکی کو کچھ جواب نہ دیا تب اُسنے مکرر پوچھا آیا تم لوگ محمد کے اصحاب ہو سو اُن لوگون نے بامید اس بات کے کہ وہ اسلام قبول کرے گی جواب دیا کہ ہان ہم اصحاب محمد ہین تب اُس لڑکی نے کہا تمھارے بھائی سب مارے گئے اور وہ لوگ بنو عامر بیر معونہ پر ٹھہرے ہین پس اُنسے بچو اور اپنی جانون کو بچاؤ پھر اُن چارونمین سے ایک نے اپنے یارون سے کہا کہ میرا انتظار کرو یہان تک کہ مین تمھارے پاس خبر لاؤن تب وہ ایک بلندی پر چڑھ گیا ناگاہ وہان سے دیکھا کہ سب اصحاب بیر معونہ پر مقتول پڑے ہین پس وہ اپنے یارون کیطرف پھر آیا اور اُنکو خبر دی اور اُنسے مشورہ پوچھا کہ اب تم لوگونکی کیا راے ہو اُنھون نے کہا مناسب ہو کہ ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پھر چلین اور خبر کو بیان کرین مگر اُس ایک نے کہا ولیکن مین واللہ نہ پھرونگا آج کے روز یہان تک کہ مین بھی اپنے یارون کے کھانے کھاؤن یعنے اُنکی طرح مین بھی ذائقۂ موت چکھون اور تم لوگ جاکر میرے طرف سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین سلام عرض کیجیو یہ کہکر آگے بڑھا یہانتک کہ بیر معونہ پر پہونچکر اُنپر حملہ کیا اور اپنی تلوار کے خوب وار کیے اور اُنمین سے چند آدمی مارکر خود بھی شہید ہوا

ایک نے عقد تزویج جویریہ کا ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کردیا تھا تب حارث نے اس بات پر اُس شخص کو سخت ملامت وسرزنش کی اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت خروج مدینے سے ارادہ بنی المصطلق رکھتے تھے اُسوقت حق تعالےٰ نے یہ آیہ نازل فرمایا تھا یَا اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ یعنے اے آدمیون خدا سے ڈرو کہ البتہ زلزلہ قیامت کا امر عظیم ہی اس روز اُسکو دیکھوگے کہ دودھ پلانے والی پلانا دودھ کا دودھ پلانے کو بھول جاویگی اور ہر حاملہ حمل اپنا ڈال دیگی اور تو لوگون کو دیکھیگا کہ متوالے نظر آئین گے وحال آنکہ وہ متوالے نہ ہونگے ولیکن عذاب خدا سخت ہو (یعنے یہ حالت لوگون کی خوف عذاب سے ہوگی) اُسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹھہر گئے اور لوگ بھی سب رک رہے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن دونون آیتون کے ساتھ اپنی آواز بلند فرمائی یعنے دو آیتون کو باواز بلند پڑھا اور پھر اعادہ کیا یعنے چند بار پڑھا جبتی بار خدا نے چاہا بعد ازان فرمایا اے گروہ مردم تم جانتے ہو کہ وہ روز کونسا روز ہی لوگون نے عرض کی خدا اور رسول خوب جانتے ہین پھر حضرت نے کئی مرتبہ اسی سوال کا اعادہ کیا اور لوگون نے ہر بار یہی جواب دیا کہ اللہ بہتر جانتا ہی اور رسول اُس کا تب فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وہ دن وہ ہوگا جس دن حق تعالےٰ آدم علیہ السلام سے فرمادیگا کہ اے آدم بھیجدے لشکر جہنم کا (یعنے جہنم کی طرف) تو وہ عرض کرین گے اے پروردگار میرے سب مین سے کس قدر تب حق سبحانہ تعالےٰ فرماویگا کہ ہر ایک ہزار مین سے نوسو ننانوے ۹۹۹ طرف آتش دوزخ کے اور ایک شخص طرف جنت کے یہ سنکے جو سندار ہونگے وہ صدمہ حزن واندوہ سے بیہوش ہوجاوین گے اور جو کم عمر ہونگے وہ خوف سے بوڑھے ہوجاوینگے اور وہ دن وہ ہی کہ حق سبحانہ تعالےٰ فرمایا ہی یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا یعنے وہ دن لڑکون کو بوڑھا کردے گا غرض یہ ارشاد حضرت کا لوگ سنکر زار زار رونے لگے یہانتک کہ اول منزل مین پہونچکر مقام کیا تو لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین جمع ہوے اور عرض کی یا نبی اللہ ہم نے کبھی کوئی ایسی بات نہین سُنی جو دل ٹکڑے کرنے والی اور ہم پر دشوار تر ہو زیادہ اس بات سے جو آج ہم نے سنی ہی (یعنے جو بات ہم نے آج سُنی ہی) اس سے زیادہ کوئی بات دشوار تر ہم نے کبھی نہین سُنی تھی یہ سُنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس پڑے اور اُن کو بشارت دی اور فرمایا کہ خوشی ہو کہ قسم ہی اُس خدا کی جس کے قبضہ مین محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہی مین البتہ امید رکھتا ہون کہ تم لوگ اہل جنت کے تہائی ہو بعد ازان فرمایا بلکہ مجھکو امید ہی کہ تم اہل جنت کے آدھے ہو بعد ازان فرمایا بلکہ امید ہی کہ اہل جنت مین کثرت تمھاری نصف سے زیادہ

نے انصار کے گھرون کی راہ لی یعنی اُنکی بستی کی طرف سے چلے گویا کہ شام کی طرف جاتے ہین چنانچہ تمام اُس روز اُسی رخ چلے گئے جب شام ہوئی تو مقام کیا بعد ازان پھرے سامنے تہامہ کے یہانتک کہ نزدیک صخیرات کی راہ سے مڑ گئے پھر وہان سے تیز روی کرکے بنی المصطلق پر دوڑ ماری پس قتل کیا اور اشیاے کثیر لوٹ مین لیا اور اُسی روز جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار ہاتھ آئین بعد ازان بہت جلد مدینے کی طرف پھر پڑے اس خوف سے کہ مدینے پر کوئی چھاپہ مارے پس شبانہ روز راہ روی مین بہت جلدی کی تا آنکہ صبح ہوئی تو ٹھہرے واسطے مقابلہ حارث بن ابی ضرار کے جو پیچھے آتا تھا اور اُس نے قسم کھائی تھی کہ نہ پھرونگا جب تک بعض اصحاب کو قتل نہ کرونگا چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہان پر قیام کیا اور لوگون کو حکم کیا کہ اپنے سرون کو نہ رکھین (یعنے تکیون پر کہ کنایہ خواب وآرام سے ہی) اور فرمایا کمرین نہ کھولنا غرض لوگون نے ایسا ہی کیا اور جن لوگون نے آرام کیا اُنکی نگہبانی کے واسطے کچھ لوگون کو پاسبان مقرر کیا اور پاسبانون پر حارثہ بن النعمان کو افسر کیا تب حارثہ نے اپنے اصحابؓ سے کہا کہ تم لوگ سو رہو اور مین بجاے تمھارے حراست کو کفایت کرتا ہون اگر کچھ دیکھونگا تو تمکو خبردار کرونگا پھر اسی درمیان مین کہ وہ جاگتے ہوے قرآن پڑھتے تھے اور اُنکے یار یعنے گروہ پاسبانان سوتے تھے کہ یکایک حارث بن ابی ضرار نے حارثہ کے قریب پہونچکر اُس کو تیر مارا پر تیر اُس کو نہین لگا اُسکے قریب آپڑا اور حارس لوگ یعنے نگہبانان جاگ پڑے اور حارث کو تلاش کیا مگر اُسکو نہ پایا تو کہنے لگے ای حارثہ تو حارس سے غافل ہوگیا یہانتک کہ اُسنے آکر تیر مارا حارثہ نے کہا نہین مین غافل نہین ہوا ولیکن مین نے چاہا تھا کہ وہ مجھکو آگاہ کرے تیر سے یعنے مجھے تیر مارے تب مین تمکو خبردار کرون اور ایسا ہی ہوا کہ حال قریب آنے حارث کا اور غافل ہوجانا نگہبانون کا اور اُسکی تلاش مین جانا اصحاب کا آگے کعب بن مالک کے ذکر ہوا تو یہ سُنکے نیند اُنکی جاتی رہی اُسیوقت وہ خدمت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آکر حاضر ہوے اور بالین حضرت تلوار لیے صبح تک کھڑے رہے جب آپ بیدار ہوے ناگاہ دیکھا کہ کعب تلوار لیے ہوے سرہانے کھڑا ہی فرمایا ای کعب تیرے تئین کیا امر پیش آیا کعب نے عرض کی مجھسے لوگون نے بیان کیا قریب آنا حارث کا مجھسے اور غافل ہوجانا اصحاب کا اور تلاش کرنا اُسکا تو نیند میری جاتی رہی تب مین آپ کی جناب مین نگہبانی کے لیے حاضر ہوا چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکی تحسین کی پھر لوگون نے وہان نماز صبح پڑھی اور سوار ہوے اور مدینے مین پہونچے اور رسول خدا صلعم نے جویریہ بنت الحارث سے نکاح کیا اور مہر اُسکا یہ مقرر کیا کہ بعضے جو قوم جویریہ سے اسیر تھے اُنکو رہا کردیا اور یہ امر بعد آنے حارث کے ہوا کہ وہ واسطے فدیہ دینے اپنی بیٹی کے (یعنے واسطے چھوڑا لیجانے جویریہ کے) آیا تھا اور نکاح کرنا حضرتؐ کا جویریہ سے ناگوار ہوا مگر اُسکے قرابت دارون مین سے

مین دو دوان کے کھڑے ہوے اور وہ بیٹے تھے نبی کے پھوپھی کے جو بہن تھین حضرت کے والد ماجد کی پس اُنھون
نے کہا یا رسول اللہ کیا ہر سال یعنی حج ہر سال ہوگا چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے
بغضب شدید غصہ ہوے اور فرمایا قسم ہی مجھکو اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی اگر مین تیرے سوال پر
کہدیتا تو ہر آئینہ ہر سال واجب ہو جاتا اور جب واجب ہو جاتا تو تم ہرگز ادا نکر سکتے پس چھوڑ دو
تم مجھکو جو کچھ چھوڑ دیا مین نے یعنی جو کچھ مین نے تم سے واگذاشت کر دیا ہی اس کا سوال تم مجھسے
کیون کرتے ہو تب حق تعالے نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات مین یہ آیہ نازل فرمایا
یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ وَ اِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَکُمْ عَفَا
اللّٰهُ عَنْهَا وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِکُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا کٰفِرِیْنَ یعنی اے اہل ایمان مت ایسی چیزون
کا سوال نکیا کرو کہ وہ اگر تمپر ظاہر ہووے تو تمکو ناگوار اور دشوار معلوم ہو اور اگر سوال کر دے ویسی
چیزون سے تو وقت نزول قرآن تمپر ظاہر ہو جاویگی عفو کیا حق تعالے نے اُن سے اس بات کو یعنی درگذر
کیا اور حق تعالے آمرزگار و بردبار ہی البتہ وہ لوگ جو تمسے پہلے ہوے وہ ایسے سوالات کر چکے
ہین پھر وہ منکر بھی ہوگئے ہین الغرض رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ لوگ تیاری سامان
حج کی کرین اور اُس بات کا خیال نرکھتے تھے کہ اہل مکہ درمیان اثنا حج کے حائل و حارج ہونگے پھر
ہدی ساتھ لیچلے اور مال کو ندہ لیے ہوے میقات ذی الحلیفہ سے لبیک کہتے ہوے چلے اور خبر اہل مکہ کو پہونچی
کہ محمد اور اُنکے اصحاب نے تمھاری طرف تیاری کی ہی حج کرنے کے لیے آتے ہین تب اُنھون نے باہم مشورہ
کیا کہ اُنکو کعبہ سے روکو اور خالد بن الولید بن المغیرہ کو تین سو سوارون کے ساتھ روانہ کیا تا وہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کعبہ کے آنے سے روک دیوے اور حضرت علیہ السلام کو خالد کے کوچ کی خبر
پہونچی اور حال یہ ہی کہ حضرت کو قتال کرنا ناگوار و نامنظور تھا اسلیے کہ وہ زمانہ ماہ محرم کا تھا یعنی کہ محرم
ماہہاے حرام مین سے ہی جنمین قتال حرام ہی تب فرمایا رسول خدا صلعم نے آیا کوئی شخص جاننے والا راہ کا
نہین ہی کہ اُس قوم کی راہ خطر سے ہمکو پھیر لیچلے ایک شخص حاضرین مین سے بولا یا رسول اللہ مین راستہ خوب
جانتا ہون پس اُسکو حکم ہوا کہ لوگون کے آگے آگے چل تب وہ اپنی اونٹنی سے اتر پڑا پھر حضرت علیہ السلام
نے جب اُسکو اونٹنی سے اترے دیکھا تو اسکے راہ بتانے پر اعتماد نہوا پھر حضرت نے فرمایا آیا کوئی شخص ہی
کہ وہ اس راہ سے خوب واقف ہو تب ایک شخص قبیلہ جہینہ سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین اس
راہ کو خوب جانتا ہون اُسکو حکم دیا کہ لوگون کے آگے ہولے آخر وہ چلا اور راستہ ترائی کا لیا اور اس قوم کی
راہ پر خطر کو طے کر گیا اور حدیبیہ مین لا اُتارا پس یہ خبر اہل مکہ کو پہونچی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حدیبیہ مین

ہو گی کیونکہ جب حق تعالےٰ نے میرے سامنے ساری امتون کو پیش کیا تو مین نے نبیون کو آتے دیکھا ہمراہ تین آدمی یا چار یا دو کے اور بعضون کو دیکھا کہ اُن کے ساتھ ایک آدمی ہی اور بعض نبی کو دیکھا کہ وہ تنہا آیا ہی کہ کوئی اُس کی امت سے اُس کے ساتھ نہین ہی بالآخر مین نے ایک اُمت کو آتے دیکھا کہ اُن کی کثرت سے مین متعجب ہوا اُسوقت مجھے آرزو ہوئی کہ یہ میری امت ہو تب مین نے کہا ای میرے پروردگار کیا یہ میری اُمت ہی فرمایا نہین بلکہ یہ موسیٰ ہی اور اُس کے ساتھ والے ہین یعنے اُس کی اُمت مین پھر مین نے دوسری اُمت دیکھی کہ اُس کی کثرت سے بھی مجھے حیرت ہوئی پھر مین نے کہا ای میرے پروردگار یہ میری اُمت ہی فرمایا نہین یہ یونس ہی اور اُسکی امت ہین بعد ازان مین نے ایک اور اُمت دیکھی پھر مین نے کہا ای میرے پروردگار کیا یہ اُمت میری ہی فرمایا نہین بلکہ یہ عیسےٰؑ بن مریم اور اُس کی اُمت ہی ونا گاہ مین نے عیسےٰؑ کے ہمراہ بہت سے لوگ دیکھے تب مین نے عرض کی ای پروردگار آخر میری اُمت کہان ہی فرمایا ای محمدؐ دیکھ تب مین نے مکے کی جانب دیکھا تو ناگاہ مین نے لوگون کو کثرت سے دیکھا بعد ازان فرمایا دیکھ پھر مین نے شام کی طرف دیکھا تو اُسیقدر لوگ دیکھے بعد ازان فرمایا نظر کر پھر مین نے نظر کی جانب عراق کے تو اُسی کے مثل دیکھا پھر فرمایا نگاہ کر تو مین نے اپنے نیچے نگاہ کی ناگہان ہر چیز کو دیکھا کہ وہ چل پھر رہی ہی (یعنے ہر ذی روح اُمت محمدؐ ہی) تب فرمایا حق تعالےٰ نے ای محمدؐ اب تو راضی ہوا مین نے عرض کی ہان ای میرے پروردگار البتہ مین راضی ہوا پھر فرمایا حق سبحانہ تعالےٰ نے کہ ان لوگون کے ساتھ نوّے ہزار ہین جو بغیر حساب داخل جنت ہونگے (یعنے منجملہ اُمت محمدیہ کے) یہ سنکے عکاشہ بن محصن الاسدی جو منجملہ نبی غنم بن دودان تھے کھڑے ہو گئے اور عرض کی یا رسول حق سبحانہ تعالےٰ سے میرے لیئے دعا کیجئے کہ مجھے اُنھین نوّے ہزار مین شمار کرے فرمایا حق تعالےٰ نے تجھکو اُنھین مین شمار کیا یہ سنکے ایک اور شخص انصار مین سے کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ خدا مجھے آپ پر فدا کرے میرے حق مین بھی حق تعالےٰ سے دعا کیجئے کہ وہ میرے تئین بھی انھین لوگون مین محسوب کرے فرمایا اس بات مین عکاشہ نے تجھسے سبقت کی (یعنے جو اُنہین ہونے والا تھا وہ تجھسے سبقت کر گیا) بس یہ تھی حکایت ماجرائے نبی المصطلق سے

ذکر غزوۃ الحدیبیہ

بعد ازان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے واسطے ندا کرادی جیسا کہ اس باب مین حق سبحانہ تعالےٰ فرماتا ہی وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو لوگون مین حج کے لیے ندا کرادے کہ وہ تیرے پاس حاضر ہون پیادہ چلکر اور اُونٹون پر سوار ہو کر تو وہ سب آوینگے راہ دور دراز سے یہ سنکے عبد اللہ بن جحش برادر نبی غنم بن

مکرز بن جعفر تھا پھر یہ دونون وہان سے روانہ ہوے اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تک
پہونچے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو حکم کیا کہ ہدی یعنی شتران قربانی کو ان لوگون کے
مقابل آگے بڑھاؤ اور لبیک پکارتے ہوے حج کیواسطے چل نکلو چنانچہ لوگون نے ایسا ہی کیا تب یہ دیکھکر
وہ دونون آدمی مکہ کو پھر گئے اور مکے والون سے بیان کیا کہ ہمنے مثل اُن لوگون کے کسی قوم کو نہین دیکھا
کہ وہ کعبے سے منع کیے جاوین یعنی جسطرح تم ان لوگون کو روکتے ہو اسطرح کسی قوم کو تم نے کعبے
کے آنے سے نہین روکا یہ لوگ تو قوم حاجی ہین قتال کے لیے نہین آئے ہین بلکہ انکے سر گوندھے اور
حج کے واسطے لبیک کہتے ہوے آتے ہین ہماری راے نہین ہو کہ تم اُنکو کعبے سے منع کرو یہ سُنکے
اہل مکہ نے ان دونون کو برا کہا اور گالیان دین اور اتہام کیا (یعنی تم دونون نے سازگاری کی
ہی) بعد ازان اُنھین دونون کو اہل مکہ نے پھر بھیجا کہ صلح پیش کرین اُسوقت حضرت علیہ السلام
نے جواب دیا کہ ہمکو سب باتون سے صلح بہت زیادہ پسند ہو تب دونون فرقون مہاجرین وانصار سے
ہر ایک فرقہ والے فرقہ ثانی سے صلح کرنے لگے یعنی اب صلح ہوگئی اُسوقت کچھ لوگ مہاجرین مین سے
اپنے عزیزون قریبون کی ملاقات کے لیے مکے مین چلے گئے پس یہ سب اپنے قرابتدارون کے گھر
مین مردم قریش کے ہاتھ سے گرفتار ہوگئے اور یہ خبر اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تب یہ لوگ
دوڑ پڑے اور مکے مین داخل ہوے اور بہت آدمیون کو قریش سے گرد کعبے کے جمع پایا چنانچہ
اُنکو رسیون مین باندھکر لشکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین پکڑ لائے پھر جب شام ہوئی تو اہل مکہ مین سے چھ آدمی
سفہا احمقا اُنکر لشکر اسلام پر بپروہ شب مین تیر مارنے لگے اُسوقت تو مسلمین پریشان ہوئے پھر
صبح کو مکے کو روانہ ہوے اور اہل مکہ کو قریب جبل کے اسطرف دیکھکر تیر اور پتھر کی مار سے لڑنے لگے
آخر حق تعالے نے مشرکین کو شکست دی اور بھگا دیا اور مومنون نے اُنکا تعاقب کیا تا اُنکہ اُنکو تیر مارتے
ہوے اُنکے گھرون کے اندر پہونچا دیا بعد ازان حق تعالے نے مومنین کے ہاتھون کو اُن سے
روک دیا اور اپنے نبی پر وحی نازل فرمائی وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ
أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ یعنے وہ خدا وہ ہو جسنے روک دیے اُنکے ہاتھ تمسے اور تمھارے ہاتھ اُنسے درمیان مکے کے
بعد ازان کہ تمکو اُنپر ظفر حاصل ہو چکی چنانچہ حق تعالے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ
عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن تَطَئُوهُمْ
فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا
یعنی وہ وہی [illegible] ہین جنھون نے کفر کیا اور تمکو روکتے ہین مسجد حرام یعنی مسجد کعبہ سے اور شتران قربانی رو کے ہین اس بات سے

اُترے ہین یہ بات اُنپر بہت شاق و دشوار گذری بعد ازان رسول خدا صلعم نے عمر بن الخطاب رضہ کو حکم
کیا کہ اہل مکہ پاس جاکر اُنسے اذن و اجازت حاصل کرین کہ وہ لوگ حضرت کے لیئے تین دن کے واسطے
مکے کو خالی کردیوین تاکہ آنحضرت صلعم مناسک و ارکان حج اپنے ادا کرین بعد ازان واپس چلے جاوینگے
تب عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ مین مکہ مین کمتر قبیلہ والا ہون یعنی وہان میرے عزیز و اقربا
بہت کم ہین مین اُس قوم سے ڈرتا ہون کہ وہ مجھے قتل کرینگے ولیکن آپ عثمان بن عفان کو بھیجیے کہ اُنکا خاندان
کثیر الجمعیت ہی کوئی اُنسے ہرگز تعرض نکریگا تب حضرت نے عثمان بن عفان کو بھیجا تا وہ حضرت کے لیے اہل
مکہ سے درخواست کرین غرضکہ عثمان رضی اللہ عنہ روانہ ہوے اور موضع بلاح مین جاکر سواران قریش
سے ملے اور ابان بن سعید بن العاص جو اُن سوارون کے ساتھ تھا اُس سے ملاقات کی اور اُس سے امان چاہی
اُسنے امان دی پھر ابان عثمان رضہ کو اپنے آگے گھوڑے پر بٹھا کر مکے کو لیگیا اور ابوسفیان بن حرب کے پاس
لاکر اُتارا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلعم کا پیام پہونچایا اُسوقت ابوسفیان مکہ کیطرف
نکلا لوگون نے پوچھا ای ابوسفیان تیرا ابن عم یعنی تیرے چچا کا بیٹا تیرے پاس کیا خبر لایا ہی اُسنے کہا میرے
شر کی بات لایا ہی مجھسے سوال کرتا ہی کہ مین مکے کو خالی کردون واسطے ایک جماعت اہل یثرب کے تاکہ اُنمین
تین روز تک نحر کرین پس تم لوگ کیا مشورہ دیتے ہو اُن لوگون نے کہا واللہ بعد ازانکہ خدا نے محمد کو مکے سے
باہر نکالا تو اب وہ مکے مین کبھی پھر نہ آنے پاویگا الغرض حق تعالے نے یہان اپنے نبی کو حکم بیعت
لینے کا کیا پس حضرت علیہ السلام نے بیعت لینی اصحاب سے نیچے ایک درخت کے جو حدیبیہ مین تھا
مقرر کیا بعد ازان حضرت کے نقیب نے مسلمین مین ندا دی کہ رسول خدا صلعم نے حکم اخذ بیعت کا کیا ہی یہ سنکر
لوگ اُسکے منادی کے ساتھ مجتمع ہوکر حضور مین حضرت علیہ السلام کے حاضر ہوے اور سب نے بیعت کی اس بات
پر کہ اگر قتال واقع ہو تو فرار نکرین پھر جب بیعت سے فارغ ہوے اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ غائب تھے
یعنی وقت بیعت موجود نہ تھے تو فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ عثمان میرے کام کے لیے بھیجا گیا ہی پس یہ میرا
ہاتھ اُسکے لیے بیعت کیا جاتا ہی پھر آپنے ایک ہاتھ اپنا دوسرے کے ہاتھ پر رکھا چنانچہ بعض آدمیونکو بیعت
کرلی ناگوار ہوئی کہ اُنمین سے جد بن قیس الانصاری اور عمر بن عفوف تھے کہ یہ دونون اونٹون کے پیچھے
چھپ رہے یہان تک کہ لوگ بیعت سے فارغ ہوے اور عبد اللہ بن ابی نے بھی بیعت کرنے سے انکار کیا
کا کیا اور اہل مکہ نے سنا کہ محمد نے اپنے اصحاب سے بیعت لی ہی کہ جنگ سے فرار نکرین گویا کہ وہ
اور رہبانہ ورد لوگون نے دو آدمیونکو بھیجا تا کیفیت اصحاب محمد دریافت کرین کہ یہ لوگ
ارادہ لڑائی کا رکھتے ہین تب ان کام کو بھیجے گئے ایک عروہ بن مسعود الثقفی اور دوسرا
کس لیے یہان آئے ہین اور وہ دونون جو اسر

جو ارادے آنحضرت علیہ السلام کی ہی وہ ہی افضل و بہتر ہی آخرہ حضرت نے یہ سب شرطین قبول کین تب سہیل نے کہا کہ درمیان ہمارے اور آپکے ایک نوشتہ لکھدیجیے اور میرے حوالہ کیجیے تب حضرت علیہ السلام نے کاتب کو بلوایا اور فرمایا لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم اسوقت سہیل نے کاتب کا ہاتھ تھام لیا اور کہا کہ ہم رحمان و رحیم کو نہین جانتے ہین و لیکن ہمارے معاملات مین آپ وہ بات لکھیے جسکو ہم جانتے ہین جو شروع مین لکھا جاتا ہی باسمک اللھم آنحضرت علیہ السلام نے کاتب سے فرمایا اسکو اسی طرح لکھ پس کاتب نے وہ ہی لکھا بعد ازان حضرت نے اُس سے لکھوانا کیا ھذا ما تقاضا علیہ محمد رسول اللہ واہل مکہ یعنی یہ وہ نوشتہ ہی جسپر تصفیہ اور فیصلہ محمد رسول اللہ کا اور اہل مکہ کا قرار پایا ہی پھر اُسوقت سہیل نے کاتب کا ہاتھ روک دیا اور کہا ہم اقرار نہین کرتے ہین اور نہین جانتے ہین کہ آپ رسول ہین خدا کے اگر آپ خدا کے رسول ہون تو ہم نے آپ پر ظلم کیا کہ آپ کو طواف بیت اللہ سے باز رکھا بلکہ آپ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ ہین تو چاہیے ہمارے معاملہ مین آپ اپنا اور اپنے باپ کا لکھوائیے یہ کلام سُن کے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمایا البتہ مین محمد بن عبد اللہ ہون اور ارشاد کیا کاتب سے کہ لکھ یہ نوشتہ ہی جسپر محمد بن عبد اللہ اور اہل مکہ نے باہم فیصلہ کیا ہی جسوقت کہ اہل مکہ نے محمد کو خانہ کعبہ مین آنے سے باز رکھا تھا پس اُنھون نے مصالحہ اور معاہدہ دو برس تک کا اس بات پر کیا ہی کہ محمد کو اہل مکہ نے جس جگہ روک دیا ہی وہ وہین اُونٹون کو قربانی کرین اور مکے مین داخل نہون اور طواف خانہ کعبہ نکرین اور اہل مکہ مین سے جو اُس کے پاس مسلمان ہوکر آوے اُسکو اُنکی طرف پھیر دیوین اور جو کوئی اُسکے اصحاب مین سے طرف اہل مکہ کے جاوے تو وہ اُنھین کا ہی اور محمد بن عبد اللہ کے لیے اہل مکہ پر لازم ہی کہ وہ لوگ سال آیندہ اُسکے واسطے مکہ کو تین دن تک خالی کردیوین اور اہل مکہ کے واسطے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) بن عبد اللہ پر یہ لازم ہی کہ کوئی مسلمین مین سے ہتھیارون کے ساتھ مکے مین داخل نہو سوا اُن ہتھیار کے جو غلاف و میان مین رکھے جاتے ہین کہ وہ تلوار ہی بعد ازان وہ نوشتہ مہر کیا گیا و بعد ازان ہدی واسطے قربانی کے بھیجے گئے اور اُسی اثنا مین ابو جندل بن سہیل مسلسل بزنجیر آگے آیا اور حال یہ ہی کہ وہ اسلام لایا تھا تو باپ اُسکا ڈرتا تھا اس بات سے کہ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا ویگا اسلیے اُسکو مقید بزنجیر کیا تھا چنانچہ آگے بڑھکر اُسنے اپنے تئین آگے مردم مومنین کے ڈالدیا اور کہنے لگا تمکو مین قسم خدا کی اور واسطہ اسلام کا دیتا ہون اس بات سے کہ تم مجھ

کہ قربانگاہ تک نہ پہونچین اگر نہوتی یہ بات کہ اُنکے درمیان مین اکثر مرد مومن اور اکثر عورتین مومنہ پوشیدہ
ہین ایسے کہ تم اُنکو نہین پہچانتے ہوتا کہ باز رہو سکے روندنے یعنی قتل کرنے سے پھر اس بیخبری سے تمپر اُنسے
مکروہات اور خرابیان پڑتین ف یہان سے جواب بولا محذوف ہے یعنی اگر یہ باتین درمیان مین نہوتین تو ہم
تمھارا قتل کفار سے نہ روکتے) اور یہ اسلیے کہ داخل کرے حق تعالی اپنی رحمت مین جسکو چاہے (یعنی روک دینا تمھارا
تئین اُنکے قتل سے اسلیے کہ جو تم بیخبری سے انکا قتل کرنے واسطے گویا اسکو داخل رحمت کیا) اور اگر تم تمیز سکتے
ہوتے اور اُن مومنین و مومنات سے الگ رہ سکتے تو ہم اُن کافرون کو تمھارے ساتھ سے عذاب
دردناک مین مبتلا کرتے الغرض جب اہل مکہ نے دیکھا اور جانا کہ خدا نے اُنکو خرابی و خواری مین
ڈالا اور اُن کے دلون مین خدا نے رعب ڈالا تب مشرکین نے سہیل بن عمرو القرشی کو جو برادر بنی عامر بن لوی
کا تھا واسطے صلح و موافقت کے روانہ کیا پھر جب وہ لشکر اسلام مین پہونچا تو اُسنے واسطے صلح و معاہدہ کے
ندا دی اور بولا آگاہ ہوا ے قوم یہ امر جو مین لایا ہون من اعیان مکہ کے ہے نہ یہ مین اپنی دوستی و مرضی سے
کہتا ہون کہ البتہ مین تمھارے صلح کے لیے آیا ہون تب حضرت علیہ السلام نے اس بات کو قبول کیا اور فرمایا
اے سہیل کس بات پر صلح ہوگی اُسنے کہا آپ اپنے پیچھے جدھر سے آئے ہین اُدھری پھر جایئے اور ہدی
جس جگہ روکے گئے ہین وہین اُنکو نحر کیجیے اور آپکو یہ اختیار نہین ہے کہ قربان گاہ کی طرف گذر کیجیے اور
درمیان ہمارے اور آپ کے مدت صلح دو برس کی ہو کہ اس مدت مین بعض ہمارا البعض تمھارے سے
امن مین رہے یعنی نہ کوئی ہمارا تمھارے کسیکو ایذا پہونچاوے اور نہ کوئی تمھارا کسی ہمارے کو علاوہ
اس بات کے کہ جو کوئی ہم مین سے آپ کے یہان بھاگ جاوے تو آپ اس مدت دو برس مین اُسکو قبول
نکرین یہ سنکے حضرت نے فرمایا اگر یہ شرط ہین مین قبول کرون تو مجھے کیا فائدہ ہوگا سہیل نے کہا سال آیندہ ہم اپکی
خاطر سے تین دن مکہ لیے خالی کر دینگے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے یا رسول اللہ خدا مجھے آپ پر فدا کرے
آیا آپ پسند فرماتے ہیں یہ بات مقرر کرینگے کہ جو کوئی انمین سے اسلام لانے والا آپکے پاس آوے تو آپ اسکو قبول نکرینگے
حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے عمر سکوت کر رہو تب سہیل نے پھر یہ شرط بیان کی کہ جو کوئی آپ کے اصحاب
مین سے ہمارے پاس آویگا تو وہ ہمارے لیے ہے ہم اسکو پھیر نہ دینگے اور جو ہم مین سے آپ کی طرف
جاویگا اُسکو آپ ہمارے یہان پھیر دیجیے تب پھر عمر رضی اللہ عنہ بولے یا رسول اللہ آپ ایسا نکیجیے آنحضرت علیہ السلام
عمر کی بات پر ہنسے اور فرمایا اے عمر آگاہ ہو جو کوئی ہمین سے نکلکر ان لوگون سے لاحق ہونے کا کریگا تو حق تعالی
[illegible] کو دور کریگا اور جو ہم مین سے اُنکے یہان چلا جائیگا تو اُنکو خدا نے دور کر دیا کیونکہ جو کافر ہو جاویگا
تو اُسنے [illegible] وہ ہی کفار ہین (یعنی اُنکی طلب مین [illegible] کیا ضرور) پس اُسوقت عمر جان گئے جو راستے

فتح خیبر ہو پس غنیمت وہان کی سوائے اُن لوگون کے جو حاضر حدیبیہ ہوئے اور ون کو نہ دیجیو اور
حق تعالےٰ نے اپنے نبی کو اس بات سے بھی آگاہ کیا کہ بہت آدمی اعراب مین سے اور وہ لوگ جو مدینے مین
پیچھے رہگئے تھے سفر مکہ سے عنقریب تجھسے درخواست کرینگے کہ تیرے ساتھ چلکر غزوہ کرین تا وہان کی غنیمت
حاصل کرین لہذا حق تعالےٰ نے اپنے نبی کو حکم کیا کہ اُنکو غزوہ خیبر مین اپنے ہمراہ نہ لیجا چنانچہ فرمایا سَيَقُولُ
الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ
اللَّهُ مِن قَبْلُ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا قریب ہو کہ پیچھے رہجانے والے مدینہ مین
جسوقت تم چلوگے واسطے حاصل کرنے غنیمت کے تو کہینگے چھوڑو ہمکو یعنی ہم کو مانع نہ ہو کہ ہم تمھارے ساتھ
چلین وہ چاہتے ہین کہ کلام خدا بدل ڈالین یعنی وعدۂ خدا بعطائے غنیمت خیبر برائے اہل حدیبیہ اسلیے کہ وہ
جو غنیمت مکہ سے محروم رہے تھے تو اُنسے کہدے کہ ہرگز ہمارے ساتھ نہ آؤ یون ہی تمھارے بارہ مین
حق تعالےٰ نے پہلے سے کہدیا ہو پس قریب ہو وہ کہینگے کہ تم ہمسے حسد رکھتے ہو بلکہ وہ سمجھ نہین رکھتے ہین مگر
اندک (قسم فہم معاش) اور جب حق تعالےٰ نے اُنکو ساتھ لیجانے سے منع کیا تھا تو آگاہ کردیا تھا کہ بالضرور
یہ بات اُنپر دشوار ہوگی تو قریب ہو کہ وہ یہ بات کہینگے کہ غرض ہماری غنیمت سے نہین ہو حالانکہ وہ
کاذب ہونگے چنانچہ حق تعالےٰ نے فرمایا ہو قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ
أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِن تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِن تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا یعنی تو کہدے
اُن پیچھے رہ جانے والون سے جو صحرانشینون مین سے ہین کہ تم لوگ آیندہ ایک قوم سخت لوٹنے والی
کیطرف بُلائے جاؤگے (یعنی اہل فارس و روم) کہ تم اُنسے قتال کردیا یہ کہ وہ اسلام لاوین
پس اُسوقت اگر تم حکم مانوگے تو حق تعالےٰ تمکو اجر نیک دیگا اور اگر تم روگردانی کروگے جیسی تم نے پہلے
سے سرتابی کی ہو تو حق تعالےٰ تم کو عذاب اندوہناک مین مبتلا کریگا پس یہ حکایت حدیبیہ کی تھی

ذکر غزوۂ خیبر

[illegible] ان [illegible] رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے مراجعت فرماکر مدینے مین تشریف
[illegible] قیام کیا پھر واسطے تیاری جنگ خیبر کے مسلمین کو حکم فرمایا اور ندا
[illegible] ان سے جو حاضر حدیبیہ ہوئے اور لوگ حضرت کے ساتھ جہاد کرنے
[illegible] غنیمت جہاد کیا چاہتے ہون تو چاہین شریک
[illegible] ہو یہ حکم سنکے مسلمین خدا پر امیدوار ثق اُس
[illegible] ان سفر جہاد کرنے لگے اور یقین کرلیا کہ خدا کے

پھیر دو طرف کفار کے چنانچہ اصحاب مین سے کچھ لوگون نے اُس کو روک رکھا تب سہیل نے کہا اے محمد
مین آپکو خدا سے ڈراتا ہون اور جو کچھ آپ کے اُس نوشتہ مین ہی یاد دلاتا ہون کہ اس مین وہ باتین ہین
جو آپنے اپنی طرف سے بہ طیب خاطر بلا اکراہ ہم سے عہد کیا ہو اور یہ سب یاد دلانا اس لیے ہو کہ میرا بیٹا
مجھے حوالہ کرو پس رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ اُسکا بیٹا اُسکو حوالہ کردیا جاوے تب سہیل اپنے بیٹے کی
گردن پکڑ کے لیگیا اور اُسکو مکے مین داخل کیا و بعد ازان ہدی یعنی شتران قربانی علیحدہ قربان گاہ سے
نحر کیے گیے اور رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سر منڈا ڈالین اُسوقت اصحاب مین سے کچھ
لوگون نے اپنے سر منڈانے کو ناپسند کیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ کو خدا نے خواب دکھلایا تھا اسوقت
حکم کیا تھا آپکو یہ کہ وہ آپکو مع اصحاب آپکے مکے مین داخل کرنے والا ہی اسطرحسے کہ نازل کیا قرآن مین
اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُؤُسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ یعنی کہ اُس حالت مین کہ امن پانے والے ہوگے اور اپنے سرون
کے منڈانے والے اور بال کترانے والے ہوگے اور کچھ خوف نکروگے پس چاہیے کہ ہم پھر چلین کیونکہ یہ کام
پورا نہوا اور حال یہ ہو کہ یہ خواب حضرت صلعم کا واسطے سال آیندہ کے تھا جیسا کہ اس باب مین حق تعالے
نے نازل کیا ہو لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہُ الرُّؤْیَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ
رُؤُسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِیْبًا یعنی حق تعالے نے اپنے رسول
کو سچا خواب ساتھ حق کے دکھلایا ہو کہ البتہ تم لوگ انشاء اللہ مسجد کعبہ مین داخل ہوگے امن پانیوالے اور
اپنے سرون کو منڈانے والے اور بال کترانے والے بیخوف خطر پس جانتا ہی حق تعالے جو تم نہین جانتے
ہو کہ مقرر کردی ہو اس سے پہلے اور ایک فتح قریب اور مراد اُس فتح قریب سے فتح خیبر ہی کہ حق تعالے نے
اپنے نبی سے وعدہ خیبر کیا تھا کہ جب مکے سے پھر آوینگے تو فتح خیبر ہوگی اور حضرت کو حق تعالی نے خبر دی
تھی کہ ای محمد خواب تیرا اسوقت پورا ہوگا جب سال آیندہ ہم تمکو مکہ مین داخل کرینگے الغرض رسول خدا صلعم
نے سر مبارک اپنا حلق کیا پھر جب سر اقدس خیمے سے باہر نکالا تو منڈا ہوا تھا ہوا اور [illegible] اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ
یعنے ای میرے پروردگار سر منڈانے والون کی مغفرت کر پھر جن لوگون نے بال [illegible]
نے عرض کی یا رسول اللہ اور مقصرین یعنے بال کترانے والون کے لیے [illegible]
کو اعادہ کیا کہ ہر مرتبہ یہی فرماتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ پھر لوگون نے عرض کی [illegible]
لیے تب تیسرے کے اخیر زبین یعنے چوتھے بار فرمایا وَالْمُقَصِّرِیْنَ [illegible]
کترانے والون کی بعد ازان حضرت علیہ السلام [illegible]
ہنوز آنحضرت علیہ السلام اثنا سے راہ مین تھے کہ [illegible]

بذرگ تک یعنی لشکر گاہ تک ہٹا لایا اُسوقت آنحضرت صلعم مع اصحاب مقابلے مین یہود کے آگے بڑھے چنانچہ کچھ لوگ اصحاب
مین سے شہید ہوے اور برادر زادہ سعد بن عبادہ کا زخمی ہوا لہٰذا انکو زخمی اُٹھا لائے اور محمود بن مسلمہ انصاری جو شہسواران انصار
مین سے تھے شہید ہوے تب اُنکے بھائی محمد بن مسلمہ آشفتہ و اندوہگین پاس رسول خدا صلعم کے آئے اور کہنے لگے
یا رسول اللہ محمود بن مسلمہ شہید ہوا مین نے آج کا سا روز مصیبت کبھی نہ دیکھا تھا حضرت نے اُنسے فرمایا تو جان لے
اس بات کو کہ یہود مثل آج کے اب آیندہ ہمسے ایسی پیروزی نپاوینگے یہانتک کہ حق تعالے ہمکو اُنپر فتحیاب کریگا
اور امید ہی کہ خدا تجھکو کل کے روز مرحب پر غالب کردیوے پس تو اُسکو بدلے اپنے بھائی کے قتل کیجیو اور جبکہ مرحب محمود بن مسلمہ
کو اور ربیع بن اکثم الاسدی برادر بنی غنم بن دودان کو قتل کرچکا تو اُس روز مسلمانون کو یہود سے سخت مصیبت پہونچی شام کو
بعد نماز مغرب جناب رسالتآب نے ارشاد کیا کہ ہر آئینہ مین علم اپنا دینے والا ہون ایسے مرد کو جو نہ پھریگا جبتک کہ خدا فتح کردیوے
خیبر کو یہ سنکر اصحاب حضرت کے اپنے اپنے بسترون پر آئے اور بموجب بشارت رسول خدا صلعم کے آپسمین بشارت دیتے تھے اور
اُسی خوشدلی مین ہر گاہ وہ یقین کرنیوالے تھے کہ کل صبحکو خدا ہمکو فتح دیگا تمام شب بسر کی اور اکثر حضرت کیخدمت مین حاضر باش
رہے تا آنکہ سب نے نماز صبح ادا کی بعد ازان اپنی اپنی جایگاہ و پایگاہ مین بیٹھے رہے اور نشان بردار اپنے اپنے نشان لیے ہوے حاضر
تھے اور اصحاب نبی مین جو پیش نبی صاحب قدر و منزلت تھے اُنمین سے کوئی ایسا نہ تھا جو وہ امیدوار اس امر کا نہو کہ
مین ہی صاحب اُس فتح کا ہونگا جسکا ذکر رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی یعنی جو لوگ نبی سے خصوصیت و منزلت
رکھتے تھے اُنمین سے ہر شخص مترصد اس امر کا تھا کہ بموجب عطاے علم فتح کے میرے ہی نام فتح ہو پھر جب ہر قوم نے
اپنا اپنا علم ہاتھ مین لیا اُسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنا علم لیکر ہلانے لگے اور حق تعالے سے دعا مانگتے تھے
بعد ازان حضرت نے اُس علم کو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین دیا علیؓ آگے بڑھے اور لوگ بھی اُنکے
ساتھ چلے پس مرحب اپنے غول کے ساتھ مقابلے کو نکلا چنانچہ حق تعالے نے محمد بن مسلمہ کو توفیق دی یعنی مرحب
کا سامنا کرادیا کہ اُنھون نے اُسکو قتل کیا اور سارے دشمنان خدا بھاگ گئے اور مسلمانون نے قتل و
زخمی کرنے مین بڑی وسعت پائی کہ کشتون کے پشتے اور زخمیون کے ڈھیر کردیے بعد ازان اُنکے قلعون مین گھس پڑے
اور حق تعالے نے اُن دشمنون کے دلون مین رعب ڈالدیا کہ وہ ہیبت زدہ ہوکر سوال صلح کا کرنے لگے تب
رسول خدا صلعم نے اُنسے صلح کو اس بات پر قبول فرمایا کہ مین امان دیتا ہون تم کو تمھارے خون پر اور تمھارے
اہل و عیال پر یعنی تمھارے خون کرنے اور تمھارے اہل و عیال کو بندی لینے سے تمکو امان دیتا ہون اور
املاک تمھاری اور کل مال تمھارا یہ سب ہمارا ہی بشرطیکہ تم اپنے مال مین سے کچھ چھپا نہ رکھو اگر ایسا کروگے
تو پھر مین تمھارے عہد و ذمہ سے بری ہون (یعنی اس صورت مین امان باقی نرہیگی) تب اُن لوگون نے دروازہ
قلعہ کا کھولدیا اور سارا مال کال لاے اور اُس قلعہ مین اُس روز دونون لڑکے ابی الحقیق کے قبیلہ

وعدہ ہو کچھ خلاف نہین ہو اور اہل خیبر کو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا اور مومنون نے تمہاری طرف تیاری کوچ کی ہو تب خیبریون نے اپنے حلیفون بنی اسد و بنی غطفان کو بلوا بھیجا پس وہ سب اُن کے پاس آپہونچے اور اُنمین عیینہ بن حصین بن حذیفہ بن بدر الفزاری سردار قبیلہ غطفان کا تھا اور طلیحہ بن خویلد الاسدی افسر بنی اسد کا تھا چنانچہ یہ لوگ اُنکے قلعون مین سے ایک قلعہ مین داخل ہوے وبعد ازان رسول خدا صلعم خیبر کو تشریف لیگئے اور بنی اسد و بنی غطفان سے کہلا بھیجا کہ تم لوگ درمیان سے میرے اور اہل خیبر کے نکل جاؤ کیونکہ حق تعالے نے میرے لیے فتح خیبر کا مجھسے وعدہ کیا ہو پس اگر تم ایسا کروگے اور اسلام لاؤگے تو یہ خیبر تمہارے لیے ہو مگر اُن لوگون نے انکار کیا کہ حکم نہ مانا اور ہمراہ اہل خیبر کے رسول خدا صلعم سے لڑنے مین بڑی کوشش کی چنانچہ خیبریون کے ساتھ ہو کر حضرت علیہ السلام سے ایک مہینے تک لڑتے رہے وبعد ازان حق تعالے نے اُنکے دلون مین ایسا رعب ڈالا اور اُنپر ایسی ہیبت مسلمانون کی غالب ہوئی کہ بنی اسد اور بنی غطفان اہل خیبر سے الگ ہوگئے پھر صرف خیبریون سے ایک مہینا اور لڑائی رہی پس محاصرہ حضرت علیہ السلام کا خیبر والون پر دو مہینے تک رہا اور اس عرصۂ مدت مین جو کچھ سامان زاد پاس اصحاب نبی کے تھا وہ سب چک گیا تب مسلمانون نے کچھ گورخر اہل خیبر کے جو قلعہ سے باہر تھے پکڑ لیے اور اُنکو ذبح کیے اور اصحاب رضہ کے پاس سواے خرمون کے اور کچھ قسم طعام باقی نہ تھا چنانچہ مسلمانون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استفتار کیا یعنی مسئلہ پوچھا کہ یا رسول اللہ ہمارے پاس سوائے خرمون کے اور کچھ کھانا باقی نہین رہا اور ہمنے اہل خیبر کے گدھے پکڑ لیے اور ذبح کیے ہین پس اسکے کھانے مین کیا حکم فرماتے ہین تب حضرت علیہ السلام نے اُسکے کھانے سے اُنکو منع کیا آخر مسلمانون نے پکتی ہوئی ہانڈیان اپنی اُلٹ دین اور ایسا ہوا کہ یہود جو ہر روز مسلمانون سے لڑا کرتے تھے تو ایک روز یہودیون مین سے ایک شخص کہ اُسکا نام مرحب بن ابی مرحب تھا لڑنے کو نکلا اور وہ بڑا شجاع اور تیرانداز اور سخت گیر و حملہ آور و صاحب گروہ یہود کا یعنے افسر اُنکا تھا اور اُسوقت سردار انصار کے سعد بن عبادہ اور سالار مہاجرین کے عمر بن الخطاب رضہ تھے پس مرحب اپنی جماعت لیکر مسلمانون پر نکلا اور وہ یہ رجز کہتا تھا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّي مَرْحَبٌ شَاكِ السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ اَطْعَنُ اَحْيَانًا وَحِيْنًا اَضْرِبُ یعنی اہل خیبر البتہ جانتے ہین کہ مین مرحب ہون اور صاحب سلاحون کا یعنی ہتھیارون کا باندھنے والا ہون اور پہلوان آزمودہ کار ہون کہ کبھی نیزہ و تیر لگاتا ہون اور کبھی تلوار مارتا ہون اور حال مسلمانون کا یہ تھا کہ جب مرحب لڑنے کو نکلتا تھا تو وہ اُسکے مقابلہ مین کمی کرتے تھے پھر جسوقت مسلمین قریب دروازہ خیبر پہونچے اُسوقت مرحب اپنا غول لیے ہوے مسلمانون پر نکل پڑا اور اُنکو بھگا دیا یہانتک کہ اُنکو صف

تشریف لیگئے اور صفیہ سے تنہائی مین فرمایا اے صفیہ تیرا باپ یہودیون مین سے مجھ سے سخت تر عداوت رکھتا تھا
یہانتک کہ خدا نے اُسکو خوار و خراب کیا اور حضرت نے اُنسے ذکر کیا پسر ابی الحقیق کا جسکا نام کنانہ تھا
وہ حضرت کی ہجو مین اشعار کہا کرتا تھا اور وہ لوگون مین بڑا شاعر مشہور تھا چنانچہ حضرت نے اُسپر چند شخص
کو مقرر کیا اور بھیجا تھا کہ انھون نے اُسکو قتل کیا تھا اور حضرت علیہ السلام نے صفیہ سے اُن کے شوہر اور
اُنکے بھائی کا ذکر کیا جو مارے گئے تھے بعد ازان حضرت علیہ السلام نے صفیہ سے فرمایا کہ مین تجھکو درمیان اسلام
اور یہودیت کے اختیار دیتا ہون (یعنی تجھکو اختیار ہی کہ چاہے اسلام قبول کر چاہے یہودیہ رہ) پس اگر تو
اسلام اختیار کریگی تو قریب ہی کہ مین تجھکو اپنے لیے اپنے پاس رکھونگا اور اگر تو دین یہودیہ کو اختیار رکھے گی تو عنقریب
مین تجھکو چھوڑ دونگا اور تجھکو تیرے اہل مین بھیجدونگا چنانچہ حق تعالےٰ نے صفیہ کے دل پر رُشد و ہدایت
القا کیا تب اُنھون نے عرض کی یا رسول اللہ واللہ جب مین مدینے ہی مین تھی تو خواہش اسلام رکھتی تھی اور
اسلام مجھکو خوش آتا تھا بعد ازان مجھکو اسلام مین رغبت زیادہ ہوتی رہی اور یہودیون مین میرا کون ہی
نہ اُنمین میرا باپ ہی نہ بھائی ہی کہ آپنے میرے باپ اور میرے چچا کے بیٹے اور میرے بھائی کو سب کو قتل کیا
پس اب تو اللہ اور رسول اور اسلام مجھکو محبوب تر ہین اس بات سے کہ مجھے آپ چھوڑ دیجیے اور بھیجدیجیے
یہودیون مین یہ سُنکے آنجناب نے اُنکو اپنے واسطے رکھ لیا پھر آپ نے وہ شب بسر کی یہانتک کہ صبح ہوئی اور
ایسا ہوا تھا کہ ابو ایوب الانصاری حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے تھے تو اُنسے حال صفیہ کا اور
اُنکے اہل کا جنکو قتل کیا تھا آپنے ذکر کیا پس ابو ایوب کو صفیہ سے حضرت کی نسبت اندیشہ ہوا کہ وہ سوتے مین
اُنکو قتل کریگی تب ابو ایوب حضرت کی نگہبانی کے لیے ساری رات درخیمہ پر شب باش رہے تھے یہانتک کہ جب
موذن نے صبح کی اذان دی اور آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم خیمے سے برآمد ہوے یکبیک ابو ایوب کو دروازہ پر
دیکھکر فرمایا ای ابو ایوب تجھے کیا امر پیش آیا اُنھون نے عرض کی یا رسول اللہ واللہ مجھکو آپ پر صفیہ کی جانب
سے خوف آیا کہ مبادا وہ آپکو اپنے باپ کے عوض سوتے مین قتل کرین اسلیے مین نے نگہبانی مین یہین شب
بسر کی آنجناب علیہ السلام نے اُنکی تعریف و تحسین فرمائی پھر حضرت نے لوگون کو نماز صبح پڑھائی بعد ازان
اپنی جاے نماز پر بیٹھے ہوے قوم سے باتین کرتے تھے اور اُنکو نعمتین حق تعالےٰ کی جو اُنپر نازل ہوئی تھین
یاد دلاتے تھے اور اُنکو حکم کرتے تھے کہ تم لوگ اپنے پروردگار کا شکر و حمد کرو اسی درمیان مین کہ جناب اُن
لوگون سے باتین کرتے تھے کہ ناگاہ ایک زن یہودیہ ایک بکری بریان یعنی بکری کا کباب اور روٹیان
مع اصباغ یعنی نان خورش سالن وغیرہ حاضر لائی اور سامنے آپ کے اور اصحاب کے رکھا
حضرت نے فرمایا یہ کیسی بکری ہی اُس عورت نے کہا یا محمد مین آپکے لیے ہدیہ لائی ہون بدلے اُن نیکیون کے

نضیر سے موجود تھے پھر وہ دونون خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین بہترین مال یعنی اچھی اچھی چیزین
لیکر حاضر ہوے اور سامنے حضرت کے رکھدیا تب اُن دونون سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای
بیٹوا بی الحقیق کے وہ ظروف کاسہ وغیرہ اور مال کہان ہین اُن دونون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہم نے اُس کو
خرچ کیا اور ٹھکانے لگا دیا اور حال یہ ہو کہ جب اُن دونون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے سے نکال
دیا تھا تو جسوقت وہ دونون مدینے سے نکلے ہین اُن کے پاس ظروف چاندی کے نقش دار خوشنما کہ اہل
مدینہ کچھ اُنکے نام لیکر ذکر کیا کرتے تھے پس اُنھین ظروف کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونون سے پوچھا
اور ان دونون نے اُن ظروف کو زمین مین کہین دفینہ کردیا تھا مگر اُن دونون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہمارے
پاس اُسمین سے کچھ نہین ہو تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے عہد لیا اس بات پر کہ جس چیز پر مین نے تم دونون
کا فیصلہ کیا اُسکو مین نے تمسے بیان کیا ہو اگر اُسمین سے کچھ تمنے مجھ سے چھپایا ہو تو ذمہ خدا اور ذمہ رسول اور
مومنین کا دونون بیٹون ابی الحقیق سے بری اور باہر ہی اور خون و مال و اہل وعیال دونون کے حلال ہین وہ
دونون بولے ہان ہمکو قبول ہو حضرت علیہ السلام نے فرمایا ای جماعت مسلمین اور ای گروہ یہود تم لوگ
شاہد رہو سب نے کہا ہم گواہ ہین اُسوقت جبرئیل علیہ السلام پاس حضرت صلعم کے نازل ہوے اور جہاں مال
تھا جہان وہ گڑا تھا آپکو خبر دی اور حکم کیا اُن دونون کے قتل کا اور بندی کر لینے اُن کے اہل وعیال کا چنانچہ
رسول خدا صلعم نے حسب نشان دہی جبرئیل کے لوگون کو اُس جگہ جہان وہ مال گڑا تھا روانہ کیا آخر وہ مال آیا
تب حضرت علیہ السلام نے اُن دونون کے قتل کا حکم کیا کہ وہ قتل کیے گئے اور اُنکے اہل بندی مین لیے گئے
اور اُس روز تک اُن دونون مین سے ایک کے پاس یعنی اُسکی زوجیت مین صفیہ بنت حیی بن اخطب تھین پس
اُسی روز اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بندی مین لیا اور بلال موذن کو حکم کیا کہ اُنکو حضرت
کے خیمے مین پہونچا دیوین پھر بلال اُنکو لے گئے اور بلال نے یہ کیا کہ حضرت صفیہ کو مقتولون پر سے لے گذرے یعنی
لاشون کی طرف سے لیچلے تب حضرت علیہ السلام نے لوگون سے فرمایا کہ بلال کو نہین دیکھتے ہو کہ اُس نے
کیا کام کیا آخر جب بلال صفیہ کو خیمے مین پہونچا کر خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین پھر آئے تو آپ نے فرمایا
ای بلال کیا تونے اپنے دل سے رحم کو دور کردیا تجھکو کون امر باعث ہوا اس بات پر کہ تو اُس کم سن لڑکی کو
مقتولون کی طرف سے لیگیا بلال نے عرض کی مین نے چاہا تھا کہ جو امر صفیہ پر شاق تھا وہی مین اُنکو دکھاؤن
یارسول اللہ آپ مجھ سے اس بات کو معاف کیجیے حق تعالیٰ آپ سے عفو کرے پس رسول خدا صلعم نے بلال سے
درگذر کیا کیونکہ آنحضرت صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ بہت مہربان اور نہایت رحیم تھے و بعد ازان حضرت
علیہ السلام نے تمام مال و متاع خیبر جمع کرواکے مومنین کے درمیان تقسیم کرادیا و بعد ازان آنجناب اپنے خیمے مین

خیبر مین ہمراہ حاضر تھا حضرت کے سامنے آیا اور مکے جانے کی درخواست کی اور عرض کی یا رسول اللہ مکے مین میری زوجہ پاس میرا اچھا اچھا مال ہے اگر اسکو میرے اسلام لانے سے آگاہی ہو جاوےگی تو وہ سارا مال لیجاوے گی اور حال یہ ہے کہ ان دنون اُسکی زوجہ ام حجر بنت شیبہ تھی جو صاحب و دربان کعبہ تھا اور وہ مرد مالدار تھا اور درمیان نجران کے زمین بنی سلیم مین اس دربان کا معدن تھا یعنی ذخیرہ مال خواہ معدنیات تب حضرت علیہ السلام نے اسکو اجازت دی پھر وہ عرض کرنے لگا یا رسول اللہ مجھے خدا آپ پر فدا کرے آپ مجھکو یہ بھی اجازت دیجیے کہ مین اہل مکہ سے آپکی مصیبت بیان کرون اور اُنسے آپکی موت کی خبر کرون تا پیش ازانکہ اُنکو میرے اسلام سے علم ہو شاید کہ مین انکو اس بات سے غفلت مین لاکر اپنا کام نکال لون آخر آپنے اسکی بھی اجازت دی تب حجاج اپنے ناقہ تیز رو پر سوار ہوکر چلا اور اُسکو بہت جلد چلایا کہ راہ مین کسی چیز کیطرف مائل نہوتا تھا یہانتک کہ مکے پہونچا اور اہل مکہ قبل پہونچنے حجاج کے آپسمین خرید و فروخت بڑے بڑے مال گران بہا کی کرچکے تھے اور مدت وعدہ وستد فیما بین کی اس میعاد تک رکھی تھی کہ حق تعالے درمیان محمد اور اہل خیبر کے فیصلہ کرے (یعنی مدت ادائے فیما بین اُسوقت پر مقرر ہوئی کہ انشاء اللہ تعالے اہل خیبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر فتحیاب ہون) اور وہ لوگ باخود کہا کرتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُنکے اصحاب چاہتے ہین کہ عنقریب درمیان باغات یعنی نخلستان مین اہل خیبر اور اُنکے دونون حلیف بنی اسد و بنی غطفان پر وارد ہون بعد ازان قلعہ قموص مین داخل ہون و حالانکہ وہ ایک قلعہ ہے بلند و استوار اور مثل اُس جگہ کے نہین ہے کہ محمد بھگا دیتے ہین قبائل عرب سے اور وہ لوگ ایسا نہین دیکھتے کہ جو قضیہ و مقدمہ درمیان محمد و اہل خیبر کے واقع ہو تو تھوڑے زمانے مین منقضی ہو جاوے پھر جبکہ حجاج اُنکے پاس پہونچا تو اہل مکہ بکثرت تمام اُسکے پاس دوڑتے ہوئے گئے یہان تک کہ مکان [illegible] ہجوم [illegible] سے بھر گیا تب اُن لوگون نے پوچھا اے حجاج تیرے پیچھے کی کیا خبر ہے اُسنے کہا میرے پاس ایسی خبر ہے کہ تمکو بہت مسرور کریگی مین لڑائی مین محمد اور اہل خیبر کے موجود تھا کہ درمیان اُنکے سخت لڑائی واقع ہوئی چنانچہ اصحاب محمد اہل خیبر کے مقابلے سے ہٹ گئے اور اہل خیبر نے محمد کو بطور بندیون کے پکڑ لیا اور کہتے تھے کہ ہم اُسکو قتل نکرینگے جبتک کہ اہل مکہ پاس اُسکو زندہ بھیجدین تاکہ اُسکے تئین دیکھ لین پھر ہم اُسکو بدلے اپنے سردار حیی بن اخطب کے قتل کرینگے یہ سنکے اہل مکہ نہایت شادان و فرحان ہوئے کہ ایسے کبھی مسرور نہوئے تھے اور اُنکی عورتین اور اُنکے مرد اور دختران نا کتخدا مسجد مین جمع ہوئین اور اپنے معبودان خبیثہ یعنی بتون نجس کو نہلانے لگین اور خوشی منانے والیان اس بات کی تھین جو [illegible] کے ہاتھ سے محمد و اصحاب محمد کو پہونچی اور کچھ ان لوگون کو اس خبر مین شک نہ تھا بلکہ حق [illegible] مومنین و مومنات کو سخت شکستگی و خواری پہونچی کہ

جو آپنے میرے ساتھ کی ہین تب حضرت نے اصحاب سے فرمایا کھاؤ بسم اللہ جب قوم نے اُس کباب بکری کی
طرف ہاتھ بڑھائے اُسوقت آپنے فرمایا جو لقمہ جسکے ہاتھ مین ہو پھینکدے کہ یہ بکری زہر آلود ہی تب اُس
یہودیہ کو بلوا بھیجا اور فرمایا تو ہلاک ہو کیا باعث ہوا تجھکو کہ بعد ازان کہ تو نے اچھا پکا یا پھر اُس کو کیون خراب
کر ڈالا اُسنے کہا کیا آپ کو معلوم ہو گیا فرمایا ہان معلوم ہوا کہ زہر آغشتہ ہی اُسنے کہا قسم ہی مجھکو اپنی زندگانی
کی قسم بخدا مین نے چاہا تھا کہ مجھے یقین ہو اس بات کا کہ تو نبی ہی یا کاذب کیونکہ تو اگر نبی ہوگا تو خدا
تجھکو اس بات سے مطلع کر دیگا اور اگر تو کاذب ہوگا تو تیرے حال سے یعنی مرگ سے مین لوگون کو بہت خوشی
پہونچاؤنگی چنانچہ آج البتہ مجھپر واضح ہوا کہ تو صادق ہی اور مین تجھکو اور جو لوگ صادق وقت ہین شاہد
کرتی ہون اس بات پر کہ ہر آئینہ مین تیرے دین پر ہون اور شاہد کرتی ہون اس بات پر کہ اَنَّ اللّٰہَ لَآ اِلٰـہَ
غَیْرُہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنے بے شبہہ اللہ وہ ہی کہ کوئی معبود سواے اُسکے نہین اور البتہ محمد بندہٗ
خدا اور رسول خدا کا ہی پس ہرگاہ وہ اسلام لائی تو جناب نے اُس سے درگذر کی و بعد ازان یہود اہل خیبر
جناب علیہ السلام کے سامنے آئے اور عرض کرنے لگے کہ یا محمد آپ کی کیا راے ہی ہمارے نکل جانے مین یہانتک
کہ آپ ہمکو طرف اریحا اور اذرعات کے نکال دیجیے جیسا کہ آپنے ہمارے اور بھائیون کے ساتھ کیا ہی خواہ آباد رکھیے
ہمکو ان نخلون یعنی نخلستان مین کہ ہم اسکی درستی کرینگے اور جو کچھ آپ درمیان ہمارے اور اپنے مقرر کر دینگے ہم اُسی پر
قائم رہینگے چنانچہ آنجناب علیہ السلام نے اُنکی صلح و اصلاح قبول کر کے نصف پر معاملہ کیا اور اُنکو اُنکے دیار مین
آباد رکھا پس بعد ازان لشکر مین حکم پکارا گیا کہ دینے کو کوچ ہی پس آنحضرت صلعم نے حکم کیا صفیہ کو کہ حضرت کی سواری پر
پیچھے بیٹھین پھر جب وہ سوار ہونے لگین تو آپنے اُنکے لیے اپنے زانو کو ٹیک دیا تا کہ وہ آپکے پاؤن پر پاؤن رکھکر
سوار ہو جاوین مگر اُنھون نے عظیم و دشوار سمجھا اس بات کو کہ اپنا قدم حضرت کے زانو پر رکھین آخر حضرت کے
گھٹنے پر پاؤن رکھکر سوار ہوئین اور آنجناب علیہ السلام چادر صفیہ کی اُنکے سر پر درست کرتے تھے یعنے اچھی طرح
ڈھانکتے تھے اور اصحاب اس حال کو دیکھکر آپسمین ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ دیکھتے ہو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اگر صفیہ کو حکم فرماوین کہ وہ اپنا مُنھ ڈھانپ لیوین تو جان لو کہ وہ امہات مومنین سے ہین
یعنی مسلمانونکی مان ہین اس صورت مین آپ کے ساتھ ساتھ نہ چلو کیونکہ رسول خدا صلعم بڑے غیور ہین اور
اگر حکم کیا کہ وہ اپنا منھ کھولے رہین تو جان لو کہ وہ مثل کنیزون کے ہین درینصورت آپ کے ساتھ ساتھ
چلو کیونکہ وہ لوگ آپسے باتین کرتے ہوے ہمراہ چلنے کو بہت محبوب رکھتے تھے چنانچہ آنحضرت صلعم نے
بعد سوار ہونے صفیہ رضکے اُنکو حکم رُخ پوشی کا کیا یعنی مُنھ پر پردہ ڈال لین بعد ازان آپ روانہ ہوے اور سب لو
گ بھی وہان سے چلے اُسی اثنا مین ایک شخص [illegible] کا [illegible] ذرود [illegible]

حجاج آپہونچا تب اُس سے حضرت عباس نے کہا وائے تجھپر ای حجاج یہ خبر تھی جو تونے ظاہر کی ہو اُسنے
کہا میرے پاس وہ خبر ہی جو آپ کو خوش کریگی بشرطیکہ آپ میرے نام سے مخفی رکھیے اُنھون نے کہا تیرے لیے
کتمان اُس خبر کا مجھپر واجب ہی تب حجاج نے اس بات پر عہد و میثاق لیا تا کہ مخفی رکھین اُس خبر کو آج تمام
روز صبح تک پس عباس نے اپنے قول و قرار کو مضبوط کیا اُسوقت حجاج نے اُنسے کہا اول اس خبر کا جو مین
بیان کرتا ہون یہ ہی کہ اِنّی اَشھَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ یعنی البتہ
مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود برحق نہین ہی کہ وہ یکتا ہی کوئی اُسکا ہمسر نہین اور شک
نہین کہ محمد اُسی خدا کا بندہ ہی برگزیدہ اور اُسیکا فرستادہ ہی بعد ازان مین آپکو خبر دیتا ہون کہ ہر آئینہ مین ہمراہ رسول
خدا صلعم کے فتح خیبر مین موجود تھا اور مین حضرت علیہ السلام کو حالت عروسی مین چھوڑ آیا ہون کہ اُنھون نے
صفیہ بنت حیی [illegible] سے نکاح کیا ہی اور آنحضرت صلعم نے دونون بٹیون ابی الحقیق کو جو اسیر ہوے تھے
قتل [illegible] اموال اہل خیبر درمیان مسلمین کے تقسیم کر دیا اور مین نے آنحضرت صلعم سے اس خبر کے بیان کرنیکی
[illegible] چنانچہ مجھے اجازت بخشی اور اس خبر سے میرا قصد یہ تھا کہ مین مال اپنا جو میری زوجہ
[illegible] مین لاؤن اس خوف سے کہ اگر وہ میرے اسلام سے مطلع ہوگی تو مال میرا ضبط کر لیگی
[illegible] اگر مین نے اپنا مال پایا تو انشاء اللہ تعالیٰ آجکی شب تاریکی مین نکل جاؤنگا یہ کہکے
[illegible] حضرت عباس اپنے مکان مین ٹھہرے رہے جب شام ہوئی اور قریش گرد کعبہ
[illegible] مانگتے تھے اور خوشوقت تھے اس بات پر کہ محمد و اصحاب محمد پر مصیبت
[illegible] تھے اور سوتے نتھے یا کروٹین بدلتے تھے نیند نہ آتی تھی اس
[illegible] خاطر مصیبت نبی و اصحاب پر کہ اُنکی آنکھین ٹھنڈھی
[illegible] کہ صبح ہوئی اور آفتاب طلوع ہوا اور اُدھر
[illegible] پاس جا کر کہنے لگا کہ مین اسوقت جو تجھسے ایک
[illegible] محمد کا جو اہل خیبر نے اُنسے لوٹا ہی مثل میوہ رسیدہ کے
[illegible] کو وہان جا پہونچون اس خوف سے کہ تجار مجھسے
[illegible] اُسکو وہ مال دے دیا پھر جب وقت نماز عشا ہوا
[illegible] تو حجاج تاریکی شب مین نکل گیا اور صبح ہوئی اُنکو
[illegible] حضرت عباس کو صبح ہوئی تو اُنھون نے اپنا لباس
[illegible]

اُنکے سامنے گردنین ڈال دین گویا اُنکے سرون پر چڑیان بیٹھی ہین یعنی سر نہ ہلاتے تھے اُسوقت یہ خبر عباس
بن المطلب کو پہونچی اور اُنھون نے جب ارادہ کھڑے ہونے کا کیا تو اُنکے پاؤن نے اُنکا بار نہ اُٹھایا یعنی وہ
کھڑے نہ ہو سکے اور زمین پر گر پڑے اور اُنکو اس بات کا یقین ہوا کہ عنقریب از جملہ کفار مسرور اور مسلمین
محزون سے بعضے میرے گھر آوینگے اور اس بات کی آرزو کرینگے کہ شاید عباس کے پاس کوئی خبر ہوگی کہ وہ
بہتر ہو اس خبر سے جو اُنکو پہونچی ہی بعد ازان عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا دروازہ کھول دینے کو
حکم کیا تو وہ کھولا گیا اور حکم کیا کہ اُنکا چھوٹا لڑکا جسکا نام قثم تھا چت لٹایا گیا تب عباس رضی اللہ عنہ
یہ اشعار بطریق رجز پڑھنے لگے (مترجم کہتا ہی کہ مراد اُس لڑکے کے لٹانے اور اشعار پڑھنے سے شل لوری
دینے کے ہوتا لوگ گمان کرین کہ لڑکے کو لوری دیتے ہین) یا بنی قثم شبیہ ذی الکرم ذی الانف الاشم
تردی بالنعم یرغم من رغم ای بنی قثم جو شبیہ صاحب کرم تھا یعنے اے او رادو باشم صاحب کرم ناک
والا اور بڑا ناک والا سونگھنے والا خوشبو ونکا چادر نعمتون کی اوڑھنے والا [illegible] پہننے
والا گمان کرتا ہو وہ شخص جسنے بدگمانی کی ہی یعنے یہ گمان ہوگا جسکو ہوگا پس ایسا ہوا [illegible]
رضی اللہ عنہ کے گھر آتا تھا وہ یہ کلام اُنکا اپنے بیٹے سے کہتے ہوے [illegible]
[illegible] اگر ان [illegible] کچھ بات ہوئی یعنی اگر اُنکی کچھ اصل رہی تو حال [illegible]
کچھ اور ہی حال ہوتا پھر جب گھر عباس [illegible]
سے اپنے غلام ابو زبیبہ کو بلا کر کہا [illegible] ابو زبیبہ [illegible]
پیام پہونچا کہ خدا بزرگتر و برتر ہی [illegible]
اور حجاج کے پاس آیا اور حجاج اُسوقت [illegible]
حجاج کو خبر معلوم ہوئی کہ فرستادہ عباس کا [illegible]
[illegible] ابو زبیبہ ابو الفضل [illegible]
[illegible] مین اُسوقت [illegible]
[illegible] ابو زبیبہ [illegible] دروازہ عباس [illegible]
دروازے سے حضرت عباس [illegible] یا ابا الفضل [illegible]
[illegible] خبر ہی کہ [illegible] حاصل ہوگی [illegible]
[illegible] اُنھون نے [illegible]
[illegible]

ذکر عمرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے مدینہ کو پھر آئے تو سریہ چھوٹے چھوٹے لشکر ہر طرف روانہ کیے
اور خود مدینے مین مقیم رہے یہانتک کہ جب چاند ذیقعدہ کا دیکھا گیا تو نقیب نبی نے مسلمین مین ندا دی
کہ واسطے عمرہ کے سامان سفر کی تیاری کرو چنانچہ مسلمین ہمراہ رسول خدا صلعم آمادہ ہو گئے اور
مکے کو روانہ ہوے جب آنحضرت صلعم مکے مین تشریف لائے تو میمونہ بنت الحارث بن الحزن العامریہ سے
جو بنی ہلال بن عامر سے تھین نکاح کیا پھر جب آنحضرت صلعم مناسک عمرہ ادا کر چکے اور فارغ ہوے
اور اُسوقت اہل مکہ مکے سے پیچھے پڑے ہوے تھے کہ مکے سے بہیئت وحالت پشیمانی وخجالت کے نکل گئے تھے
اور کہتے تھے کہ محمد مع اصحاب تو داخل مکہ ہوے اور ہم لوگ مکے کے پیچھے پڑے ہین پھر جسوقت رسول خدا صلعم
مکے سے کوچ کر کے مدینے کو مراجعت فرما ہوے یکبیک دختر حمزہ بن عبدالمطلب سے ملاقات ہوئی کہ وہ
صاحبزادی اپنے لوگون کے ہمراہ آئی تھین حضرت عمر نے پوچھا تو ہمارے ساتھ کیونکر آئی اُسنے کہا آپکے
اہل مین سے ایک شخص کے ہمراہ آئی ہون وحال آنکہ رسول خدا صلعم نے کسیکو حکم اُسکے لانے کا مکہ سے
نہین دیا تھا فرمایا خبردار اگر تو بغیر سختی وزبردستی کسیکے نکلی ہی تو مجھکو کچھ پروا و اندیشہ نہین ہی اسلیے کہ جو شرط
اہل مکہ سے کی گئی ہی اُنکے فیصلنامہ مین یہ امر داخل نہین ہی اسلئے کہ وہ اہل بیت نبی مین سے ہی (یعنی اس
نامہ مین یہ شرط مندرج تھی کہ جو کوئی اہل مکہ مین سے طرف آنحضرت صلعم کے جاوے اُسکو پھیر دیوین) الغرض جناب
رسالتمآب صلعم مدینے مین داخل ہوے اور حال یہ ہی کہ حق تعالے نے البتہ اپنے وعدہ کو پورا کر دیا کہ آنحضرت
صلعم کو مع اصحاب ایسے حال مین داخل کیا کہ امن پانے والے تھے اور سر منڈانے والے
اور بال کترانے والے تھے اور کچھ خوف کرنے والے نہ تھے اور حق تعالے نے آنحضرت صلعم کو مشرکین
سے بدلا اس امر کا دلا دیا کہ اُنھون نے سال گذشتہ مین روکا تھا اور ایسے ہی امر مین حق تعالے نے فرمایا ہی
والحرمات قصاص یعنی جمیع امور محترمہ مین بدلا ہی اور حرمت بدلا ہی حرمت کا فرماتا ہی حق تعالے کہ اگلے ذیقعدہ
شہر حرام مین مشرکین نے تجھکو اور تیرے اصحاب کو پھیر دیا تھا اسکے ذیقعدہ شہر حرام مین حق تعالے نے
تجھکو انسے بدلا دلایا پھر جب اہل مکہ پاس اس بات کی خبر پہونچی کہ آنحضرت صلعم مع اصحاب مدینے کو
پھر گئے تب وہ لوگ مکے مین در آئے اس عرصہ مین حق تعالے نے خالد بن الولید کے دلمین رغبت اسلام ڈالی
مکر آنکہ امر محمد صلعم مین فکر کی اور مجمع قریش مین اسطرح بیان کرنے لگا کہ البتہ واسطے ہر ایک ذوالعقل صاحب
شعور کے یہ امر واضح تر ہی کہ محمد نہ ساحر ہی نہ شاعر ہی وہ [illegible] کلام اُسکا کلام رب العالمین ہی پس ہر ایک اہل خرد
[illegible] واجب ہی کہ اُسکی [illegible] عکرمہ بن ابی جہل یہ باتین خالد کی سُنکر گھبرایا اور کہنے لگا

پوچھا تب وہ حال بیان کرنے لگی کہ باعث غمگینی عباسؓ کے وہ بھی اپنے تئین مثل غمزدون کے غمزدہ بنائے ہوے
تھی چنانچہ کہنے لگی کہ وہ شبا شب چلا گیا تاکہ جو مال اہل خیبر نے محمد و صحاب محمد کا لوٹا ہی اُسکو خرید کیجے تب حضرت
عباس نے اُس سے کہا ای عورت غفلت زدہ احمق اگر تجھکو اپنے شوہر کی خواہش ہو تو اُس سے جا کر ملجا کہ واللہ
وہ اسلام لا چکا ہی اور بیان سے ہجرت کر گیا ہی یعنی وطن چھوڑ دیا ہی اور محمد سے جا ملا ہی و لیکن اُسنے جو خبر
بیان کی تھی تو اسلیے کہ وہ مال اپنا بچا وے اور اپنے قبضہ مین لا وے اور وہ تجھ سے اور تیرے اہل سے خوف
تلف رکھتا تھا وہ بولی ای ابن عم ای میرے چچیرے بھائی مین تمکو صادق جانتی ہون پر تمسے یہ بات کسنے کہی ہی
اُنھون نے کہا خود حجاج نے مجھ سے خبر کی ہی تب وہ عورت اپنے اہل مین گئی اور اپنا مُنھ پیٹنے لگی اور واویلا
کرتی تھی اور لوٹ جاتی تھی زمین پر کبھی اور کبھی اُٹھ کھڑی ہوتی تھی اور عباس رضی اللہ عنہ وہانسے چلے اور مسجد
کعبہ مین داخل ہوے اُسیوقت مشرکین گرد کعبہ جمع تھے اُنھون نے عباس کو جو دیکھا تو آپسمین عباس کیطرف
اشارے کرنے لگے اور اُسوقت ذکر آن حضرت صلعم اور ذکر اُنکے اصحاب کا کرنے لگے اور بدگوئیان کرتے تھے
بکلمات سحر و کذب کے یعنے وہ سب ساحر و کاذب ہین پھر جب عباسؓ اُنسے قریب ہوے تو اُنسے کہنے لگے کہو
تمھارے بیان کوئی خبر آئی ہی اُنھون نے کہا ہان جو خبر ہمارے پاس آئی ہی وہ ہی تمھارے پاس بھی تو آئی ہی کہ آدمیون
مین سے کوئی آدمی اس بات مین کچھ شک نہین رکھتا ہی اُنھون نے کہا قسم خدا کی خبر مین تو کچھ شک نہین (یعنی جو خبر
مجھکو ہی ایسی تمکو چاہیے کہ اپنے قول مین میانہ روی رکھو (یعنی حد سے تجاوز نکرو) چنانچہ مین گواہی دیتا ہون کہ
اہل خیبر کے مال و املاک مین حصے خدا اور رسول اور مومنین کے جاری ہو گئے اور رسول خدا صلعم نے دونون
بیٹون ابی الحقیق کی مشکین باندھکر گردنین ماریں اور مخبر اس خبر کا رسول خدا صلعم کو عالم عروسی مین چھوڑ آیا ہی
کہ اُنھون نے صفیہ بنت حیی بن اخطب سے نکاح کیا ہی اُن لوگون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ تو کاذب ہی وہ
کون شخص ہی جسنے تجھکو یہ خبر دی ہی بلکہ تو نے حجاج کی خبر سے یہ خبر بطور خود بنائی ہی تب عباسؓ نے کہا کہ یہ خبر جو
مین کہتا ہون مجھسے خود حجاج نے بیان کی ہی تحقیق کہ وہ مسلمان ہو گیا ہی اور اُسنے ہجرت کی ہی اور رسول خدا صلعم سے
جا ملا ہی اور اپنی خبر اپنی زوجہ سے بھی کہہ گیا ہی یہ سنکے چند آدمی مشرکین مین سے زوجہ حجاج پاس گئے تا عباس رضہ کی
خبر اُس سے دریافت کرین چنانچہ جب وہ لوگ گئے تو زوجہ حجاج کو غمزدہ اور روتے پایا اُنھون نے اُس
سے اُسکے شوہر کا حال پوچھا تب اُسنے اُنسے بیان کیا کہ وہ مسلمان ہو گیا اور وطن چھوڑ گیا اور محمد
صلے اللہ علیہ وسلم سے جا ملا پس وہ لوگ اپنے اصحاب پاس پھر گئے اور جو کچھ زوجہ حجاج نے کہا تھا
اور جو کچھ اُنھون نے حال اندوہ و ملال اُس عورت کا دیکھا تھا سب اُنسے بیان کیا چنانچہ جو کرب و
اندوہ مومنین پر تھا اُسکو حق تعالیٰ نے مشرکین پر ڈالا اور اُنکو خوار و ذلیل کیا پس یہ قصہ خیبر کا تھا

روم بھی تھے پس قتال شدید واقع ہوئی اور زید بن حارثہ شہید ہوے بعد ازان اصحاب اپنے لشکرگاہ مین پھر
آئے اور پانی سے سیراب ہوے بعد ازان علم لشکر جعفر بن ابی طالب کو حوالہ کیا تب جعفر نے گھوڑے کے منھ پر
مارا یعنی گھوڑے کو چھیڑ کر یہ کہتے ہوے آگے بڑھے کہ رسول خدا صلعم کو میرا اسلام پہونچا تا تحقیق کہ مین نے تو اپنی
جان کو بشوق شہادت پیش کیا آخر جعفر اور اُنکے اصحاب اس قوم سے قتال کرنے لگے ناگاہ اُس قوم سے
ایک شخص نے جعفر کو ایسی تلوار ماری کہ کمر سے دو ٹکڑے ہو گئے بعد ازان عبد اللہ بن رواحہ نے علم لشکر اُٹھا لیا
اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اُس قوم پر بھالے مارے اور بعد تھوڑی دیر کے لشکر کی جانب پھرے اور پھر اپنے
نفس کو ملامت کی اور گھوڑے سے اُتر پڑے اور اپنے نفس سے مخاطب ہوے کہ مین نے خدا کی قسم کھائی تھی کہ
البتہ تو گھوڑے سے اُتریگا اور اب مین تجھکو جنت سے ناخوش دیکھتا ہون یعنی تو شہادت مین حیلہ و رنگ
کرتا ہی چنانچہ گھوڑے سے اُتر کر قوم کو نیزے مارنے لگے یہانتک کہ حق تعالیٰ نے انھین پر فتح کر دی اور واقدی
علیہ الرحمہ نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی گئی اور اُسکو خدا بہتر جاننے والا ہی کہ ہر آئینہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین لوگون کو لشکر موتہ سے ایک ایک کی خبر مرگ بیان فرماتے تھے یعنی اب فلان
شہید ہوا اور اب فلان شہید ہوا بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اہل مدینہ کو یہ خوشخبری سُنائی کہ حق سبحانہ
تعالےٰ نے تمھارے یاردن کو فتح مند کیا اور فتح ہاتھ پر خالد بن الولید کے ہوئی اور اُس روز حضرت
نے خالد کا نام سیف اللہ رکھا جیسا کہ خالد کو لوگ سیف اللہ کہتے ہین پس یہ قصہ جنگ موتہ کا تھا

حکایت مقاتلہ حلفاے بنی اُمیہ با حلفائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

و بعد ازان کہ جناب رسالت مآب غزوۂ موتہ سے فارغ ہوے اُس عرصہ مین قبیلہ کنانہ نے جو بنی امیہ کے حلیف
وہم عہد تھے بنی خزاعہ حلیف وہم عہد رسول خدا صلعم سے منازعت کی اور آمادۂ قتال ہوے تب بنو امیہ سے
کنانہ اپنے حلیفون کی حمایت واعانت کر کے رسول خدا کے حلیفون کو رنج و آزار پہونچایا آخر حلفاے
بنی خزاعہ سوار ہو کر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی نصرت و مدد مانگنے کو آئے اور اُنکے ساتھ بدیل
بن ورقہ بھی تھا اشعار لٰهُمَّ اِنِّیْ نَاشِدٌ مُحَمَّدًا حِلْفَ اَبِیْنَا وَاَبِیْهِ الْاَتْلَدَا ۞ ثُمَّ اَسْلَمْنَا وَلَمْ
[illegible] اے پروردگار [illegible] قسم کرتا ہون محمد سے مثل قسم کرنے ہمارے ابا محمد ص کے قسم اس
بات [illegible] کو کسی سے [illegible] ہی اور قسم ہی اس بات پر کہ ہمنے اسلام قبول کیا وحال آنکہ
ہم نے کچھ ہوص [illegible] جس طرح ہمارے باپون نے محمد کے باپ سے قسم کی تھی اور
ہم سوگند ہو [illegible] اسی طرح محمد سے قسم کرتا ہون اور قسم تیری ذات کی ہی جو
[illegible] کسی [illegible] تجھ سے کوئی پیدا ہوا اور قسم اس بات پر کرتا ہون کہ مین

ای خالد تو بددین ہو گیا یعنے اپنے دین سے نکل گیا خالد نے کہا مین دین سے نہین نکلا ولیکن مین اسلام لایا اور دین مین داخل ہو گیا تب عکرمہ بولا کہ واللہ قریش مین کوئی لائق ترا سکے نہ تھا کہ اس کلام کو جو تو نے کہا زبان پر لاوے مگر تو ہی ایسا تھا خالد نے پوچھا کیونکر یہ بات مجھکو لائق تر تھی عکرمہ نے کہا اسلیے کہ محمد نے بدر مین تیرے باپ سکے مرتبے اور آبرو کو پست کیا جسوقت اُسکو مجروح کیا اور تیرے چچا اور چچا کے بیٹے کو قتل کیا واللہ مین تجھسا نہین ہون کہ اسلام لاؤن اور نہ ایسا ہون کہ تیری سی باتین کرون ای خالد کیا تو نہین دیکھتا ہی کہ قریش محمد سے ارادۂ جنگ سا رکھتے ہین خالد نے جواب دیا یہ کام جاہلیت کا ہی اور حمیت ہی جاہلیت کی یعنی جبتک اسلام کا علم و یقین نتھا ولیکن جب کہ مجھپر حق خوب ثابت ہو چکا واللہ اب مین مسلمان ہو گیا و بعد ازان خالد نے خدمت مین جناب رسالت مآب کے بہت سے گھوڑے بھیجے اور اقرار اپنا ساتھ اسلام کے اور حال اپنی معرفت اور تصدیق بالقلب کا کہلا بھیجا چنانچہ خبر اسلام اور کلام خالد کی ابوسفیان کو پہونچی اُسنے خالد کو اور عکرمہ کو بلوا بھیجا اور خالد سے کہا جو خبر تیری مجھکو پہونچی ہی کیا سچ ہی خالد نے کہا تجھکو میری کیا خبر پہونچی ہی اُسنے کہا مجھکو خبر پہونچی ہی کہ تو آل محمد کو مجھپر قوت و مدد بھیجتا ہی (یعنی مال سے) خالد نے کہا اگر مین نے ایسا کیا تو مجھکو اُنسے صلہ رحم اور قرابت ہی تب ابوسفیان غضب مین آیا اور بولا قسم ہی لات و عزی کی اگر مین جانتا کہ تو جو کہتا ہی وہ سچ ہی تو محمد سے پہلے مین تجھی سے لڑائی شروع کرتا خالد نے کہا واللہ وہ حق ہی علی رغم من رغم یعنے واسطے ناک گھسنے اُسی شخص کے جسکی ناک گھسی گئی تب ابوسفیان خالد پر جھپٹا (یعنے بارادۂ قتل اُسکے) یکایک اُسکو عکرمہ نے خالد پر آنے سے روک لیا اور بولا ای ابوسفیان اپنی جگہ پر ٹھہر بخدا مجھے اندیشہ ہی کہ تیری اس حرکت سے مجھکو غصہ آوے تو جو کچھ خالد نے کہا وہی مین بھی کہون اور مین بھی اسکے دین پر ہو جاؤن کہ تم لوگ خالد کو اس بات پر قتل کرتے ہو جو اُسکی راے مین آئی ہی وحالانکہ یہ دستور کل قریش کا ہی کہ کل امور مین اپنی راے کی پیروی کرتے ہین واللہ مجھکو اندیشہ ہی اس بات کا کہ یہ سال گذریگا یہانتک کہ سارے اہل مکہ اُسکی متابعت کرینگے تب ابوسفیان نے اُسکو چھوڑ دیا اور خالد مکے سے چلا گیا یہان تک کہ حضرت علیہ السلام کی خدمت مین مؤمن و مصدق ہوا پس یہ حدیث و حکایت عمرہ کی تھی

قصۂ موتہ جو زمین ہی اہل غسان اور اہل روم کی

جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے عمرہ سے فارغ ہو کر مدینہ مین تشریف لائے تو ایک لشکر مختصر طرف موتہ کے روانہ فرمایا اور اہل موتہ ان دنون غسان و روم تھے اور اُس لشکر کا سالار زید بن حارثہ الکلبی کو کیا اور فرمایا تھا کہ اگر زید شہید ہو جاے تو افسر لشکر کا جعفر بن ابی طالب ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو جاے تو امیر لشکر عبداللہ بن رواحہ ہو گا آخر یہ لشکر موتہ تک پہونچا تو غسان سے مقابلہ ہوا اور غسان کے ہمراہ

نہین واللہ اُسنے کبھی زمان گذشتہ مین تو عہد شکنی نہین کی مگر اس مرتبہ مجھکو خوف ہی کہ وہ عہد شکنی
کرے ہرقل نے کہا ای ابوسفیان یہ اندیشہ تجھکو کیونکر ہوا ابوسفیان نے کہا کہ ہمنے اُس سے دو برس کا
عہد لیا ہی کہ بعض ہمارا بعض سے امن مین رہے یعنی بہ نسبت ہر ایک ہمارے، اور اُسکے عہد امان لیا گیا ہی اور
اب یہان مجھے خبر پہونچی ہی کہ ہمارے حلیفون نے اُسکے حلیفون سے لڑائی کی ہی اور ہماری قوم نے اپنے
حلیفون کی اعانت کی ہی پس مجھے خبر معلوم ہوئی ہی کہ اُسکے حلیفون نے اُس سے نصرت و مدد مانگی ہی لہذا وہ
چاہتا ہی کہ ہماری قوم پر اپنے حلیفون کی اعانت کرے ہرقل نے کہا ای ابوسفیان اگر یہی بات ہی
جیسے تونے مجھسے بیان کی ہی تو اُس سے تمھین عہد شکنی مین اولی تر ہو کہ تمنے اُسکے حلفا سے قتال کرنے
کو حلال سمجھا پھر ہرقل نے کہا ای ابوسفیان تو مجھسے یہ بیان کر کہ تم مین اُسکا مرتبہ کیسا ہی اور کیا اُسکی
منزلت ہی اُسنے کہا واللہ وہ ہم مین بلندی پر ہی یعنی عالی رتبہ ہی یہ سنکے ہرقل ہنسا اور کہا مین گمان اس بات
کا تجھسے نہین رکھتا ہون کہ حقیقت امر اور امر واقعہ اُسکا تو مجھسے بیان کرے دحال آنکہ البتہ مین نے
دریافت کر لیا تیری باتون سے کہ ہر آئینہ حق تعالےٰ نے بعد لوط کے کسی نبی کو نہین بھیجا مگر اُسکی قوم کی
تونگری و برتری مین یعنی جو اُس قوم کے تونگرون اور برترون مین ہو تب ابوسفیان نے یہ بات
سنکر ہرقل سے کہا مین اپنے تئین یہان سے پھر جانے والا دیکھتا ہون یعنی عزم مراجعت رکھتا ہون چنانچہ
وہ ... پنے سے وہان سے روانہ ہوا تا آنکہ مکہ مین پھر آیا اُسوقت اہل مکہ نے اُسکو مامور کیا
کہ ... اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر پھر تجدید حلف کی کرے یعنی تازہ حلف لیوے تب ابوسفیان
... رسول اللہ کے گھر پر اُترا اور صبح کو خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوا
... قریب پہونچا تو گردن پکڑ کے ہٹایا گیا اور درمیان اُسکے اور رسول خدا صلعم کے لوگ
... ابوسفیان نے کہا تم لوگ درمیان میرے اور محمد کے کیون حائل ہوے ہو حالانکہ وہ
... چھوڑ دو اُسکو یعنی اُسکو آنے دو تب وہ آیا اور حضرت کے پاس بیٹھا
... کے پاس اسلیے آیا ہون تا جو عہد کہ درمیان ہمارے اور آپکے تھا اُسکی تجدید
... آیا کوئی نئی بات تمھارے تئین پیش آئی سیٔنے کیا تمنے کوئی نئی بات
... کوئی نئی بات تو نہین ہوئی ہی فرمایا تو پھر ہم اپنے اول حلف پر قائم ہین
... کرنے پر ہمارے جسکو ہماری قوم اور آپکے حلیفون نے کیا ہی
... علیہ السلام ہنسے اور اُس ہنسنے سے ابوسفیان جان گیا کہ
... ابوسفیان ... ہوا حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے

اسلام قبول کرونگا وحالانکہ ہمنے کچھ اگلا بدلا نہین لیا الغرض حضرت رسالت مآب صلعم نے وعدہ نصرت کا اُ وقت
پر کیا کہ مدت شرائط اہل مکہ کی جسپر اُنھون نے درمیان اپنے اور آنحضرت کے شرطین کی تھین منقضی ہوجاوین چنانچہ
یہ خبر ابوسفیان کو پہونچی اور اُن دنون ابوسفیان تبقریب اپنی تجارت کے ہرقل سلطان روم کے پاس تھا

ذکر مکالمہ فیمابین ابوسفیان و ہرقل سلطان روم درباب نبوت رسول خدا صلعم

ہرقل نے ابوسفیان سے کہا کہ مجھے خوشی ہی اس بات کی یعنے مجھے منظور ہی کہ تیرے شہر کے کسی آدمی سے
ملاقات کرون کہ وہ مجھے خبر دیوے حال اُس شخص سے جسنے درمیان تمھارے خروج کیا ہی ابوسفیان نے
کہا علی الخبیر سقطت یعنی تونے تو نجھ ایسے خبردار سے ملاقات کی ہی پوچھ مجھہ سے کیا پوچھتا ہی اور اُس کے کس
امر کو دریافت کیا چاہتا ہی ہرقل نے کہا تو مجھسے بیان کر کہ وہ نبی ہی یا کذاب ہی آبوسفیان نے کہا وہ
کذاب ہی ہرقل نے کہا پھر تمپر وہ لڑائی مین کیون غالب آتا ہی آبوسفیان نے کہا واللہ وہ ہم سے سوائے
ایک بار جنگ بدر کے اورکبھی ہمپر غالب نہین ہوا اور ہم آج غالب ہین اوربعد جنگ بدر کے ہم اُس سے
دوبار لڑے سوایکبار جو ہمنے محمد سے قتال کی تو البتہ ہمنے اُسکا منھ توڑا اور چہرہ بگاڑ دیا اور دوسری بار وہ
ہمسے بچ رہا باعث حائل ہونے اُس خندق کے جو اُسنے واسطے حفاظت اپنے اور اپنے اصحاب کے کھودی تھی
ہرقل نے کہا ای ابوسفیان یہ شان کذاب کی تو نہین ہی بلکہ کذاب وہ ہوتا ہی کہ جب وہ خروج کرتا ہی تو وہ شل
مشعلہ کے مشتعل ہوتا ہی اُسپر کوئی غالب نہین آتا ہی یہانتک کہ حق تعالے یکبارگی اُسکو ہلاک کردیتا ہی اور
مین یون سنتا ہون کہ کبھی وہ تمپر غالب آتا ہی اور کبھی تم اُسپر غالب ہوتے ہو اور ای ابوسفیان [illegible]
تمکو کس بات کا حکم کرتا ہی اور کس چیز سے تمکو منع کرتا ہی اُسنے کہا ہمکو حکم کرتا ہی [illegible]
النسلہ یعنے ہم جھکین صبح و شام جسطرح عورتون کی شان سے جھکنا ہوتا ہی ہرقل نے کہا [illegible]
نماز و بندگی خدا کی ہی اور وہ قوم اچھی نہین ہی جو بندگی نہین کرتی ہی اور کہا [illegible] ہم کو حکم کرتا ہی کہ ہم [illegible]
اپنے مال کا خراج دیا کرین ہرقل نے کہا ای ابوسفیان [illegible] ہم بھی [illegible]
ہین کہ لوگون سے خراج لیوین اور لوگون کو وہ ہی خراج دیوین اور [illegible]
مردار اور خون کھانے سے ہرقل نے کہا کہ مردار و خون اچھی چیز نہین [illegible]
ان دونون چیزون کو گندہ کہتے ہو اگرچہ وہ ان چیزون سے [illegible]
ابوسفیان یہ مرد مصلح ہی چاہیے کہ اُسکی پیروی کرو [illegible]
[illegible] فعل واتبع الناس [illegible]
لیکن تو مجھہ سے یہ بات بیان کر [illegible]

ای ابوسفیان وہ کونسی بات ہی اُسنے کہا تو درمیان لوگون امان و پناہ دے اور دلادے یہ سنکے حضرت
فاطمہ رضہ نے جواب دیا کہ قسم ہی مجھکو بقاے خدا کی اگر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوتے ہوے اُنپر
جرأت کرکے کسیکو امان دون یا دلاؤن تو اس صورت مین البتہ منسوب بسفاہت ہونگی پھر ابوسفیان نے کہا اس
کا اعدملہ کہ مین تجھکو کم نکرونگا یعنی مین تجھکو نہ چھوڑونگا اس بات سے کہ تو امان نہین دیسکتی ہی کیونکہ خواہر
تیری زینب بنت محمد نے اپنے شوہر ابی العاص سے عقد امان یعنی عہد پناہ دہی کا کیا تھا وحال آنکہ تیرا
باپ اُسکے قتل کا حکم کرچکا تھا پس اُسکا عقد امان جاری ہوگیا کہ خون اُسکے شوہر کا چھوڑدیا گیا باوجود پیش
کرنے ابوسفیان کے اس نظیر کو حضرت فاطمہ رضہ نے انکار کیا پھر جب ابوسفیان نے انکار فاطمہ رضہ سنا متوجہ ہوا طرف حسنؓ
اور حسینؓ کے وحال آنکہ یہ دونون صاحبزادے تھے تب ابوسفیان نے وہی اپنی باتین ان دونون سے بیان
کین مگر اُن دونون صاحبزادون نے جواب دیا کہ اگر ہم ان لوگون کے درمیان مین پڑین اور پناہ دیوین تو درینصورت
البتہ ہم محمد اپنے جد پر حجت یعنی الزام قائم کرنے والے ہونگے پھر کہا دونون صاحبون نے جیسا اُنکی والدہ
نے جواب مین کہا تھا بعد ازان ابوسفیان نے کہا قسم ہی بقاے پروردگار کی مین نے تمھارے رئیسون اور اشرافون
[illegible] کلام کیا یہانتک کہ تمھارے بچون سے کلام کیا پر دلون کو تمھارے نہین پاتا ہون مگر موافق دل
[illegible] آدمی [illegible] سب ایک دل ہو ولیکن ہرگاہ تم سب نے پناہ دہی یعنے بیچ مین پڑنے سے انکار کیا تو اب
مین [illegible] ل ہون اور مین پناہ دیتا ہون اور لوگون کے بیچ مین پڑتا ہون پس جو شخص مجھسے تعرض و
[illegible] کرے بعد ازان یہ کہکر اپنے ناقہ پر سوار ہوا و بقصد مراجعت طرف مکے کے روانہ ہوا چنانچہ
[illegible] لوگون سے حال ابوسفیان کا پوچھا کہ آخر اُسنے کیا کیا لوگون نے عرض کی کہ وہ سب مقصود
[illegible] جیسا وہ کہتا تھا بیان کیا کہ خود اُسنے پناہ دہی لوگون کو اپنے ذمے تحمل کیا ہی

ذکر غزوۂ فتح مکہ

[illegible] ل خدا صلعم نے اپنے نقیب کو حکم دیا تب اُسنے لوگونکو واسطے خروج طرف مکہ کے ندا دی تب سلیم
[illegible] لشکر مین جمع ہوے اور سامان اپنا درست کرنے لگے ناگاہ ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] تھا مہاجرین مین سے کہ وہ حلیف تھا آل عوام بن خویلد کا اُسکا نام حاطب بن ابی بلتعہ تھا اُسنے
[illegible] اہل مکہ کو کہ بتحقیق محمد صلعم نے بقصد خروج لشکر جمع کیا ہی اور مین نہین دیکھتا ہون مگر یہ کہ ارادہ
[illegible] بھی حذر لازم ہی یعنی تم بھی اپنی حفاظت رکھو اور ہتھیار وغیرہ سامان درست
[illegible] اُس نامہ کو ہاتھ ایک کنیزک کے جو آزاد کی ہوئی بنی ہاشم کی تھی اور اُسکا نام سارہ تھا
[illegible] [illegible] پس حاطب [illegible] کچھ [illegible] نامہ بھی اُسکے ہاتھ بھیجا

اور بولا ای پسر ابی قحافہ تو اپنی اس قوم سے اُن لوگون یعنی قریش کے لیے حلف عہد کیون نہین لیتا ہی
ابوبکر نے جواب دیا کہ اللہ ورسول دانا تر ہین اور اس امر کو وہ خوب جانتے ہین تب ابوسفیان عثمان رضہ سے
مخاطب ہوکر بولا کہ ای پسر عفان تو اپنی اس قوم سے قریش کے لیے عہد امان کیون نہین لیتا اُنھون نے کہا
مین ایسا نہین کرتا اُسنے کہا کیا وجہ ہی عثمان رضہ نے کہا اس لیے کہ علم اُسکا خدا اور رسول کو بہتر ہی تب ابوسفیان
عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا ای عمر بن الخطاب تو اپنی اس قوم سے اُن لوگون کے لیے حلف امان
کیون نہین لیتا تا صلۂ قرابت اُنکی تو بجا لاوے عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ جو کچھ قرابت تھی اُسکو خدا نے
باقی نرکھا اور جو صلہ رحم تھا اُسکو بھی خدا نے قطع کر دیا پس قسم ہی اُس خدا کی جسکے ہاتھ مین عمرؓ کی جان ہی اگر
تو حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھا نہوتا تو مین تجھکو قتل کرتا ابوسفیان نے کہا قسم مجھکو اپنی زندگانی کی
البتہ مین نے تجھکو ہمیشہ سے دیکھا کہ تو مجھسے باتین کرتا تھا مگر تو کبھی فحش کلام نکرتا تھا اور نہ مجھپر کبھی ایسی دلیری
وجرأت کرتا تھا پس ای عمر مین نہین جانتا ہون کہ کس بات نے تجھکو اس بات پر آمادہ کیا عمر رضہ نے کہا بسبب کفر
کرنے ساتھ خدا اور رسول کے اور بوجہ تیری عداوت رکھنے کے خدا اور رسول سے بعد ازان موذن نے اذان دی اور
آنحضرت صلعم کے لیے ایک کاسۂ کلان مین پانی آیا حضرت نے وضو کیا جب حضرت علیہ السلام وضو سے فارغ
ہوے تو صحابہ نے بھی بچے پانی سے وضو کیا اور استنشاق یعنی ناک مین پانی ڈالا یا یعنی کہ خوشبو سونگھا اسوقت
ابوسفیان نے کہا مثل آج کے کبھی مین نے کسی بادشاہ کو بالاتر محمدؐ سے نہین دیکھا البتہ مابین [illegible]
بہت پھرا ہون اور اُنکے بادشاہ کو بھی دیکھا اور مین نے ملک روم کو دیکھا جو ذات القرون یعنی قدیم
بادشاہ کو بھی دیکھا پر مین نے کبھی کسی بادشاہ کو بالاتر محمد بادشاہ سے نہین دیکھا کہ ہر آئینہ اصحاب اُ[illegible]
دھوئی ہوئی اُسکے ہاتھون کی البتہ پی جاتے ہین اور اُسکو اپنی ناک کے اندر ڈالتے ہین اور اُس[illegible]
ہین پس ابوسفیان مشاہدہ اس سے بحال خود مبہوت وحیران ہو رہا یہانتک کہ اقامت کہی گئی او[illegible]
علیہ السلام مقدم یعنی پیش نماز ہوے اور نماز پڑھی جبکہ رکوع حضرت کے ساتھ رکوع اور اُنکے
کے ساتھ سب سجدہ کرنے لگے تو ابوسفیان یہ دیکھکر اور بھی متعجب ہوا اور بولا عباس سے یعنی کہنے لگا مین تمسے اپنے
کی قسم کھاتا ہون یعنی باپ کی قسم طاعت و تابعداری یہ ہی پھر جب آنحضرت صلعم نماز سے فارغ ہوے تب ابو[illegible]
نے عرض کی کہ مین واللہ نہین جانتا ہون کہ [illegible] لیکر جاتا ہون یا صلح کا پیام لیے جاتا ہون آپ نے فرما[illegible]
اس مرتبہ تو چلا جا یہانتک کہ تو اپنے امر کو دیکھ [illegible] انشاءاللہ تعالیٰ بعد ازان ابوسفیان جناب فاطمہ رضی اللہ
بنت رسول اللہ صلعم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا فاطمہ رضہ آیا ہو سکتا ہی کہ تو درمیان سب کے اپنی قوم مین بہتر
دختران ودوشیزگان سے مشہور ہو [illegible] تو سب بیٹون سے پیاری بیٹی ہو حضرت فاطمہ رضہ نے فرمایا

[illegible] مین [illegible] نزدیک اپنی مودت و دوستی ظاہر کرون اور یہ بات ہی کہ تحقیق مجہکو یقین ہی کہ ضرور حق تعالے اُنپر خواری اور عذاب نازل کرنے والا ہی اور یہ میرا نامہ جو اُنکی طرف جاویگا تو اُن کے کچھ کام نہ آویگا کہ اُن کو اُس عذاب سے بچاوے یہ سنکے جناب رسالتمآب صلعم نے معلوم کیا کہ وہ سچا ہی اور حق تعالے نے اسی باب مین اپنے نبی ص پر آیہ نازل کیا تا وہ مومنین کو وعظ ونصایح کر دیوے اس امر سے کہ مثل حاطب کے پھر کوئی ایسا کام نکرے یعنی تا مثل حاطب کے پھر کوئی ایسا نکرے چنانچہ فرمایا حق سبحانہ وتعالے نے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَن تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنتُمْ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ یعنی ای اہل ایمان میرے اور اپنے دشمنون کو اپنا دوست نہ سمجھو کہ اُنکی طرف دوستی کا پیغام یا دوستی سے پیغام بھیجو وحال آنکہ وہ وہ ہین کہ جو کچھ تمھارے پاس امر حق کا آیا اُسکا اُنھون نے کفر کیا کہ رسول کو اور تمکو وطن سے نکالتے ہین اس بات پر کہ تم اپنے خداوند پروردگار پر ایمان لاتے ہو اگر تم میری راہ مین جہاد کرنے نکلے ہو اور میری رضامندی کے طالب ہو اور پھر دوستی سے اُنکو خفیہ پیغام بھی بھیجتے ہو وحال آنکہ مین خوب جانتا ہون جو کچھ تمنے دل مین مخفی رکھا تھا اور جو کچھ ظاہر کیا اور جو کوئی تم مین سے اس کام کو کریگا تو وہ راہ راست سے گمراہ ہو جاویگا الغرض جب رسول خدا صلعم اور سارے مومنین درستی سامان سفر سے فارغ ہوے اور عازم ہوے طرف مکہ کے جب جحفہ مین پہونچے جو میقات احرام ہی اہل مدینہ کا وہان عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اپنے اہل سے کچھ لوگون کو ساتھ لیے ہوے حضرت علیہ السلام سے آملے اور یہ خبر قریش کو پہونچی کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم قریب آ پہونچے (واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ ابوسفیان آیا تھا تا دریافت کرے خبر لشکر مسلمین کی کہ کسطرف جانے والا ہی مگر دریافت کرنا اسکو ممکن نہوا پس وہ مکے کو پھر گیا) تب لوگون نے ابوسفیان سے پوچھا کہ واسطے تیرے تو کس کام کو گیا تھا ابوسفیان نے کہا بخدا مین نہین جانتا کہ وہ سامان جنگ ہی یا سامان صلح اُسوقت [illegible] نے کہا خدا تیرا برا کرے جس شخص کو قوم بطریق رسولی کے بھیجتے ہین تو اُس [illegible] کوئی تجھسے یہ بات قبول نکریگا کہ تونے محمد کی ملاقات کی دینے تیرا پہونچنا [illegible] اور کیا عجب ہی کہ قوم کی طرف سے تو ہی محمد کو قتل کرے یہ سنکے ابوسفیان نکلا [illegible] آگے سے کچھ مردم تیرانداز کو قبیلہ مزینہ سے روانہ کیا تھا اور [illegible] [illegible] کہ وہ مکے سے نکلا ہوگا پس یہ لوگ بعض اُن نالون مین [illegible] رو بے سامان تھا پس تیراندازون نے آنکھون سے طرف

اس اثنا مین جبرئیل علیہ السلام پاس رسول خدا صلعم کے نازل ہوے اور خبر نامہ کی بیان کی اُسیوقت حضرت
علیہ السلام نے اپنے اصحاب مین سے دو مردون کو روانہ کیا کہ وہ دونون علی بن ابی طالب و ابن الزبیر
تھے اور فرمایا تم دونون جاکر اُس عدوۃ اللہ یعنی دشمن خدا کو گرفتار کر لاؤ اسلیے کہ ایک شخص نے میرے
اصحاب مین سے ایک نامہ لکھکر اُس عورت کے ہاتھ کے کو بھیجا ہی تاکہ اُنکو ڈراوے اور ہوشیار کر دیوے
پس یہ دونون شخص سوار ہو کر اُس عورت کے عقب پر چلے یہانتک کہ اُس سے ملاقات ہوگئی اور اُس سے
حال مکتوب کا پوچھا اُسنے خدا کے نام پر حلف کیا کہ میرے پاس کوئی خط نہین ہی اور مین ایسی نہین ہون
کہ مین اپنے ساتھ کسیکا نوشتہ رکھون اور نہ تمھاری خبر سے کچھ احتیاج رکھتی ہون تب دونون نے اُسکی
جامہ تلاشی لی مگر اُسکے پاس کچھ نپایا تب ارادہ اُسکے چھوڑ دینے کا کیا بعد ازان پھر دونون نے کہا ہم گواہی
دیتے ہین اس بات کی کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم نہ خود کبھی جھوٹھ کہتے ہین اور نہ کسیکو کبھی جھوٹھ لگاتے ہین یہ
سونچکر پھر دونون پھر پڑے اور اُس عورت کو قتل سے ڈرایا دھمکایا اور تلوارین اُسپر کھینچ لین پھر جب
اُس عورت کو اپنے قتل ہونے کا یقین ہوا تو اُسنے یہ بات بنا کر کہا کہ تم دونون مجھکو عہد و امان دو کہ اگر مین
تمکو نامہ حوالہ کرون تو نہ تم مجھکو قتل کرو اور نہ مدینے کو پھر لیجاؤ بلکہ میری راہ خالی کر دو تب اُن دونون نے اُس
سے قول و قرار کیا آخر اُسنے اپنے بالون کے اندر سے وہ نامہ نکال دیا ناگاہ دیکھا تو وہ نامہ حاطب بن ابی بلتعہ
کا ہو اُسپر اُسکی مہر لگی ہی تب دونون نے اُس عورت کو چھوڑ دیا اور خط لیکر چلے آئے پھر اُسکو رسول خدا صلعم
کے سامنے رکھا چنانچہ آنحضرت علیہ السلام نے حاطب کو بلا بھیجا اور پوچھا اے حاطب کس بات نے تجھکو اس بات
پر ورغلایا تھا کہ تو ہمارے دشمنونکو ہمسے ڈرا کر خبردار کر دیوے حاطب نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے
مجھسے حق تعالی عفو کرے آپسے قسم ہی مجھکو اُس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا کہ جبسے مین نے آپکو محبوب کیا
کبھی مین نے آپسے بغض نہین کیا اور جبسے آپکی تصدیق کی کبھی تکذیب نہین کی اور جبسے خدا کا ایمان لایا کبھی
اُسکا کفر نہین کیا اور جبسے مشرکین سے جدا ہوا کبھی اُنسے نہین ملا ولکنی [illegible] اللہ
فَاعْذِرْنِي ولیکن یا رسول اللہ مین نے آپکی بات کی مخبری کی [illegible] یا رسول اللہ مین اکیلا ایک
بات کی خبر دینے والا ہون [illegible] خدا مجھکو آپ پر فدا کرے [illegible]
کوئی ایسا نہ تھا کہ جسکا کچھ مال مکے مین ہو اور اُسکے عزیز و اقارب مین [illegible]
کرنے والا نہو ایک سوا میرے کہ مین اُس قوم سے نہ تھا یعنی [illegible]
اُنہین مین حلیف تھا اور جن لوگون کا مین حلیف تھا وہ لوگ [illegible]
[illegible] مکہ مین کثیر المال اور وسیع الحال تھا سو میرا بچہ مال مکے [illegible]

اختیار کیا [illegible] اور ارادہ [illegible] بات [illegible] کے دن اپنی عورتون کو اُن کے لیے مباح کر دو
فرمایا ہان مین راضی ہون ان مردم سے جنھون نے میری تصدیق کی اور مجھے اپنے یہان جگہ دی اور میری نصرت
کی بجاے مردمان میری قوم کے جنھون نے میری تکذیب کی اور مجھکو نکال دیا اور میرے شہر سے مجھکو خارج کر دیا
اور میرے نکال دینے پر سب نے باہم اتفاق کیا اور حال اُن عورتون کا جنکا تونے ذکر کیا یہ ہو کہ خود تونے
اور تیری قوم نے باعث کفر اپنے اور تکذیب کرنے خدا اور رسول کے اُنکو مباح و حلال کر دیا تب عباس رضی اللہ
عنہ نے ابی سفیان سے کہا ای ابو سفیان اسلام قبول کر ابو سفیان نے کہا پھر عزی کے ساتھ کیا معاملہ کرون
ناگاہ عمر رضی اللہ عنہ کہ پس خیمہ کھڑے تھے کہنے لگے ای دشمن خدا ہم لوگ تیرے اُس عزی سے برترین قسم ہی
اُسکی جسکی تجھکو قسم کھاتا ہی کہ اگر تو حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر نہوتا تو مین تجھکو قتل کرتا ابو سفیان
بولا مین تجھسے اپنے باپ کی قسم کھاتا ہون ای ابن خطاب تو مجھپر بڑی جفا و جسارت کرتا ہی و حال آنکہ
واللہ مین تیرے پاس نہین آیا ہون اور نہ تیری طرف مجھکو کچھ رغبت و حاجت ہی ولیکن مین پاس
اپنے ابن عم رسول اللہ کے آیا ہون یا محمد اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِنِّيْ قَدْ كَفَرْتُ
بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى یعنے مین گواہی دیتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ سواے اللہ کے کوئی معبود لائق پرستش نہین
ہی اور تو بے شبہہ اُسکا بندہ برگزیدہ اور اُسیکا رسول فرستادہ ہی اور ہر آئینہ مین نے کفر و انکار کیا لات و عزی
سے یہ سُنکے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (فرط خوشی سے) تکبیر کہی کہ اللہ اکبر اسلیے کہ عباس رضی اللہ عنہ
اُسکے قرابت دار تھے اور اُس سے خویشی و یگانگی تھی اور ایام جاہلیت مین اُسکے ساتھ صحبت و ہمنشینی
رکھتے تھے الغرض جب اقامت کہی گئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس سے فرمایا کہ
جس وقت ہم نماز پڑھین تو ابو سفیان کو اپنے پہلو مین کھڑا کرو اور اُسکو الحمد للہ اور اللہ اکبر اور سبحان اللہ پڑھاؤ
[illegible] عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا پھر جب ابو سفیان نے دیکھا کہ مردم جماعت حضرت کے رکوع
[illegible] رکوع کرتے ہین اور اُنکے سجدہ کے ساتھ سجدہ کرتے ہین اور اُنکے فارغ ہونے کے ساتھ فارغ
[illegible] سلام کے ساتھ سلام پھیرا تب ابو سفیان نے کہا ای عباس کیا وجہ ہی کہ جو کچھ کام محمد نے کیا وہ
[illegible] جواب دیا واللہ اگر رسول خدا صلعم ان لوگون کو کھانے پینے سے
[illegible] ترک کردین ابو سفیان نے کہا ای عباس البتہ مین جو ان لوگون کو
[illegible] ہوتا تو خوف اس بات کا کرتا ہون کہ یہ لوگ میری قوم کو ہلاک کرینگے اُنھون نے کہا مین اس بات
کا علم نہین کرتا یعنے مین یہ بات نہین جانتا [illegible] نہین کہتا پھر اُسنے کہا کیا تو حضرت کا تجاوز کرنا جلسے نہین دیکھتا ہی
اُنھون نے کہا [illegible] الساعۃ کہ جناب رسالت مآب صلعم نے لشکر مین ندا دی تب لوگون نے

ابوسفیان کے اشارہ اور قصد مارنے کا کیا دفعتہً عباس بن المطلب رضؓ ابوسفیان کو مل گئے تب حضرت عباس رضؓ
نے تیراندازون سے کہا کہ تم اپنے ہاتھون کو اسکے مارنے سے روک لو کہ مین متولی اُسکے عہد کا ہوا ہون تب تیراندازون
نے اُس سے اپنا ہاتھ روک لیا اُسوقت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان سے کہا کہ قوم تجھکو قتل کرینگے پس تو کہہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ چنانچہ ابوسفیان نے اس کلمہ کو کہا مگر زبان اُسکی اس کلمہ کے کہنے سے ژولیدگی کرتی تھی اور یہ
اس سبب سے کہ وہ اپنے دل مین مودت و دوستی اپنے بتون سے رکھتا تھا تو کلمہ لا الٰہ کو درست وصاف نہین
کہتا تھا آخر جب اس کلمہ کو ابوسفیان نے کہا تو حضرت عباس نے ابوسفیان کو قوم سے الگ کر لیا **راوی**
نے کہا پس ہمکو یہ حدیث پہونچی ہی اور حق تعالےٰ اُسکو بہتر جاننے والا ہی کہ ہر آئینہ جب جناب رسالت مآب صلعم
نے ابوسفیان کو ہمراہ عباس رضی اللہ عنہ کے دیکھا تو فرمایا کہ یہ شخص مستسلم ہی نہ مسلم یعنے بتکلف ظاہر کرنے
والا اسلام کا ہی نہ بہ طیب خاطر پھر جب عباس قریب آنحضرت صلعم کے پہونچے تو عرض کی یا رسول اللہ یہ
ابوسفیان ہی کہ آپ کے پاس مسلمان ہوکر آیا ہی پس آپ اُسکو پناہ دیجیے اور اُسکے حق کو پہچانیے تب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے عباس رضؓ کو جواب دیا کہ اسکو اپنی منزل گاہ پر پھر لیجاؤ آخر حضرت عباس رضی اللہ عنہ اُسکو لیچلے اور اُسکو
حضرت علیہ السلام کے خچر بیضا یعنی سفید پر سوار کر لیا اور لشکر مین پھراتے ہوئے اپنے مقام فرودگاہ مین
لائے اور اُس روز لشکر اسلام مین نو ہزار پانسو مرد تھے پس ابوسفیان نے وہ بات دیکھی یعنی کثرت وجمعیت
لشکر کہ اُسکے تئین شاق وناگوار معلوم ہوئی و بہرکیف اُسنے عباس رضی اللہ عنہ کے پاس شب بسر کی جب
صبح ہوئی موذن نے اذان کہی مسلمین اپنے بسترون سے بہ تہیۂ وضو ونماز اُٹھنے لگے پھر جب ابوسفیان نے
صداے اذان سنی اور لوگون کی چل پھر دیکھی تو گھبرایا اور خوف زدہ ہوا اس بات سے کہ یہ آمد وشد لوگونکی
گویا اُسکے لیے ہوتی ہی اسواسطے کہ حق تعالےٰ نے اُسکے دل مین رعب ڈال دیا تھا اُسوقت ابوسفیان پوچھنے
لگا ای عباس رضؓ لوگون کی آمد وشد کسوجہ سے ہی اور یہ صدا جو مین نے سنی کیسی ہی اُنھون نے کہا یہ موذن ہی کہ ازبراے
نماز ندا دیتا ہی پس لوگ واسطے وضو کے چل پھر رہے ہین ابوسفیان نے کہا ہر کسیکو جو مین چلتے پھرتے دیکھتا ہون
کیا یہ حرکت لوگون کی بسبب نداے منادی رسول خدا کے ہی عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہان یون ہی ہی
ابوسفیان نے عباس سے کہا مجھے رسول خدا کے پاس لیچلو کیا عجب ہی کہ مین اسلام بشرائط اُسکی تمام حاصل کرون
چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نماز سے کچھ پہلے اُسکو لیچلے اور پاس آنحضرت صلعم کے اُسکو داخل کیا اور تمام
جماعت اصحاب گرد خیمہ حاضر تھے اور برآمد ہونے حضرت علیہ السلام کے منتظر کھڑے تھے چنانچہ عباس رضؓ نے
کہا یا رسول اللہ یہ ابوسفیان کچھ عرض کرتا ہی سُن لیجیے تب حضرت نے ابوسفیان سے فرمایا تو کیا چاہتا ہی
اُسنے کہا ای محمد آیا ان وجوہ کو یعنی ان مردم کو جنکو مین عوام الناس سے دیکھتا ہون ... ای قوم قریش پر

توعباس سے اُن لوگون کو پوچھا تب اُنھون نے اُن سے نام بتائے بعد ازان جسوقت ابوسفیان نے اُس لشکر کو دیکھا جس مین جناب رسول خدا صلعم تھے تو کہنے لگا یا عباس یہ کونسا لشکر ہی جو گویا سنگ سیاہ اور مانند سنگلاخ سیاہ کے ہی عباس رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ یہ وہ لشکر ہی جسکے ساتھ موت احمر ہی یعنے پاس شدید و شہادت ہی یہ لشکر خاص رسول خدا صلعم کا ہی مہاجرین و انصار سے تب ابوسفیان نے عباسؓ سے کہا اَذْكُرُكَ اللّٰهَ وَالرَّحِمَ یعنی مین تجھکو قسم دیتا ہون خدا اور صلۂ رحم کی تا مجھسے تو بیان کرے کہ اس کھڑے ہونے پر تجھکو کونسا امر باعث ہوا عباس نے جواب دیا کہ بخدا مین تجھ سے راست راست کہتا ہون کہ جب تو پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا تھا تو اُسوقت لوگ درمیان درختان اراک کے متفرق تھے اُسوقت مین نے اندیشہ کیا اَنْ تَرْغَبَ فِی قِلَّۃِ الْاِسْلَامِ یعنی پسند کرنا تیرا قلت و ضعف اسلام کو بموجب تیرے کفر کا ہوگا بعد اسلام کے پس درین صورت سوائے قتل کے کچھ تجھسے قول نہ کیا جاویگا یعنی عذر یا فدیہ تیرا قبول نہوگا پھر مین بھی تجھکو ای ابوسفیان قسم دیتا ہون خدا کی اور صلۂ رحم کی کہ تو بھی مجھ سے سچ سچ بیان کر کہ جو باتین تیرے دل مین تھین اُن مین سے کسکے مطابق میری بات واقع ہوئی ابوسفیان نے کہا اللہم میرے دل مین یہی بات تھی کہ جو کچھ تو نے بیان کیا بعض اُنمین سے مین تجھسے ظاہر کرونگا مگر جبکہ مین نے دیکھا جو کچھ دیکھا تو تحقیق مین نے اب یقین کیا کہ البتہ یہ امر خدا ہی کی جانب سے ہی کوئی اُسکا رد کرنے والا پھیر دینے والا نہین ہی واللہ ہمیشہ لشکر گذر جاتے تھے یہانتک کہ مین نے اندیشہ کیا کہ یہ بھی محمدؐ کے ساتھ مکے کے پہاڑ پر چلے جاوینگے سر یا عباس یعنی چلو ای عباسؓ کہ مین نے مثل انکے کبھی ایسی کوئی صباح قوم کی اُنکے گھرون مین نہین دیکھی چنانچہ وہ دونون یعنی عباسؓ و ابوسفیان مکہ مین گئے پس ابوسفیان نے باواز بلند ندا دی کہ جو کوئی میرے گھر مین داخل ہوگا پس وہ امان پاویگا یہ اُس کی صدا سنکے عکرمہ و مقیس الکنانی ابوسفیان کے پاس آئے اور دونون نے کہا ہلاکی ہو تجھکو ای ابوسفیان کیا اسیواسطے ہمنے تجھکو بھیجا تھا تب ابوسفیان نے کہا چلے جاؤ اپنے کامون پر (یعنے جاؤ اپنا کام کرو) تحقیق کہ تمھارے پاس ایسا لشکر عظیم آگیا ہی کہ تم دونون اور قوم تمھاری تاب تحمل نہین رکھتے ہو وہ لشکر آیا ہی کہ مانند شب تیرہ و تاریک کے سیاہ ہی یہ سنکے اُن دونون نے ابوسفیان کو زجر کیا اور انتقام بد سے اور اپنے سر سے اُسکو ڈرایا پھر ابوسفیان نے کہا کہ اور دوسری خبر مین تمسے بیان کرتا ہون کہ جو کوئی اپنا دروازہ بند رکھیگا (یعنی روز داخلہ لشکر وہ بھی امان پاویگا) اور جو کوئی رجوع طرف کعبے کے کریگا اور ہتھیار اپنا ڈالدیگا وہ بھی پناہ پاویگا مگر سوائے مقیس اور عکرمہ بن ابی جہل عبد اللہ بن سعد و ابن خطل و سارۃ کنیز آزادہ بنی ہاشم کے کہ ان لوگون کے لیئے امان مقرر نہین کی گئی ہی اگرچہ سب کعبے کے پردہ سے لٹکے رہین (یعنی انکو کعبے مین بھی امان نملیگی) ناگاہ ہند بنت عتبہ زوجہ ابی سفیان آگئی اور ڈاڑھی ابوسفیان کی پکڑ کے [illegible] نے لگی اور شور کرنے لگی کہ اس بڈھے

اپنے علم اُٹھا لیے اور اپنی صفون مین جا بیٹھے اُسوقت ابوسفیان اور حضرت عباسؓ پاس رسول خدا صلعم کے
گئے اور عباسؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ ابوسفیان مرد پیر ہی اور آپکی قوم کا مرد بزرگ و سردار ہی پس آپ اسکے مرتبے
اور نسب اور اُسکے اسلام کا پاس کیجیے فرمایا تم اور ابوسفیان بھی مکہ کو سوار ہو جاؤ اور مکے مین پکار دو کہ جو کوئی
ابوسفیان کے گھر مین داخل ہوگا وہ امن پانے والا اور امین ہوگا ابوسفیان نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرا
گھر تنگ ہی (بعبارت یعنی یہ حکم اُسکو خوش آیا تھا یا بایں معنی کہ اس حکم نے اُسکو تعجب مین ڈالا تھا اسلیے کہ اُسکے
گھر مین گنجایش کثرت وہجوم کی کیونکر ہوگی) حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہان اور جو کوئی اپنا دروازہ بند کریگا
وہ بھی امان پاویگا اور جو کوئی کعبہ کی طرف توجہ کریگا اور ہتھیار اپنے ڈال دیگا وہ بھی پناہ پاویگا مگر سوائے شخاص
چند کے مثل دشمن خدا ابن سعد بن ابی سرح جو بنی عامر بن لوی سے ہی اور مقیس الکنانی برادر بنی لیث و عکرمہ بن ابی
جہل و ابن خطل اور سارہ مولاۃ یعنی کنیز آزادہ بنی ہاشم کہ ان لوگون کے لیے عہد و ذمہ نہین ہی اگرچہ یہ لوگ
پردۂ کعبہ سے بھی لٹکے ہون (یعنی اُس صورت مین بھی پناہ نپاوینگے) پس تم دونون اس حکم پر چلے جاؤ اور
خدا کے نام اور برکت پر روانہ ہو چنانچہ حضرت عباسؓ رسول خدا صلعم کے بغلہ بیضیہ یعنی خچری سفید پر
سوار ہوے اور ابوسفیان کو اپنا ردیف کیا یعنے اُسکو بھی اپنے پیچھے بٹھا لیا پھر جب وہ دونون بہت جلد
چلے گئے اُسوقت رسول خدا صلعم کو عباسؓ پر خوف آیا تب پیچھے ایک شخص کو بھیجا کہ اُن دونون کو
پھیر لاؤ اور وہ دونون بہت آگے جا چکے تھے **راوی** کہتا ہی چنانچہ ہمکو یہ **حدیث** پہونچی ہی واللہ اعلم
کہ آنحضرت علیہ السلام اپنے پاس والون سے فرماتے تھے کیا عجب ہی کہ اہل مکہ عباسؓ کے ساتھ وہ فعل کرین
جیسا بنی ثقیف نے ساتھ عروہ بن مسعود الثقفی کے کیا تھا کہ جب اُسنے اپنی قوم کو طرف اسلام کے دعوت کی
اور بلایا تو اُسکو اُسکی قوم نے قتل کر ڈالا دیکھو قسم ہی خدا کی جسکے ہاتھ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان
ہی اگر اہل مکہ نے بھی ایسا کیا تو اُنمین سے کسیکو باقی نچھوڑونگا پھر آنحضرت علیہ السلام نے لشکر کو کتیبہ
کیا یعنی جماعت جماعت کرکے تفریق کر دیا اور اُسکے سالار جدے جدے کر دیے اور دو مجنبہ یعنے
داہنے بائین کے غول بنائے اور ایک مقدمہ یعنی پیشی کا لشکر مقرر کیا پس مجنبۂ میمنہ پر خالد بن الولید بن
المغیرہ کو امیر کیا اور مجنبۂ میسرہ پر زبیر بن العوام کو افسر کیا اور ان دونون کو حکم کیا کہ ایک دستہ مکے کی جانب کی
بلندی کو لیوے اور دوسرا دستہ طرف نیچی کو لیوے اور لشکر مقدمہ کا مقدمۃ الجیش ابو عبادہ کو مقرر کیا اور
خود آنحضرت صلعم درمیان لشکر مہاجرین و انصار کے جو مثل سنگ سیاہ کے سخت تھے روانہ ہوئے اور
حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لیکر ثنیہ پر یعنی پہاڑ کی ایک بلند راہ پر کھڑے تھے تاکہ ابوسفیان کو
کثرت وجمعیت فوج اصحاب کی مشاہدہ کرادین پھر جب وقت ... اور مقدمہ کو دیکھا تو عباسؓ

روۂ کعبہ سے لپٹ رہا تب ابو بردۃ الاسلمی و سعید بن حریث المخزومی اُسکے پاس جا پہونچے پھر اُسکو تلواریں ماریں
یہانتک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا یعنی مرگیا اور عبداللہ بن ابی سرح بھاگ کر پاس ایک صحابی کے چھپ رہا اور عبداللہ
اس صحابی کا برادر رضاعی و دہانہ اُسکی کنیز آزادہ کا بیٹا تھا چنانچہ وہ صحابی عبداللہ کو خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مین ہمراہ لیگیا اور کہا سلام علی رسول اللہ پھر عبداللہ نے بھی سلام کیا مگر آپ نے اُس سے مُنھ پھیر لیا بعد ازان
وہ طرف رخ حضرت کے آکر پھر سلام بجالایا پھر آپ نے اُس سے مُنھ پھیر لیا اسی طرح تین بار ہوا اور اس بات
سے غرض آپ کی یہ تھی کہ قوم مین سے کوئی شخص اُٹھکر اُسکو قتل کرے تب آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ مین نے
جو اُس سے سکوت کیا کہ جواب اُسکے سلام کا نہین دیا اور اُسکی طرف سے مُنھ اپنا پھیر لیا تو غرض میری یہ تھی کہ
قوم مین سے کوئی شخص اُٹھکر اُسکو قتل کرے یہ سُنکے انصار مین سے ایک مرد بولا یا رسول اللہ مین نے یہی ارادہ
کیا تھا ولیکن مین دیکھتا تھا کہ آپ میری طرف آنکھون مین اشارہ کرین فرمایا کہ نبی آنکھ نہین مارتا ہے گویا آپ
اس بات کو دغا اور عہد شکنی جانتے تھے واما عکرمہ بن ابی جہل سو وہ دریا کی طرف بھاگ گیا تا کہ حبشیون مین جاکر
مل جائے جب ملاحون کے پاس آیا اور اُنکو کرایہ دیا تب اُنھون نے اُس کو کشتی پر سوار کرلیا پھر جب عکرمہ
کشتی مین بیٹھا تو لات وعزیٰ کا نام لیا یہ سُنکے اہل کشتی نے کہا کہ ہر آئینہ سفینہ ہمارا دریا مین جاری نہین ہوتا مگر
بنام خدا اسکے وحدہٗ لاشریک پس اسی نام سے تو پکار نہین تو ہماری ناؤ سے اُتر جا تب عکرمہ بولا اگر وہ اللہ ایسا
ہی ہے ... شریک اُسکا نہین ہے دریا مین تو وہ ہی ایسا ہی خشکی مین بھی ہے ما اسمعنا اذن یعنی
... سنائی ہے مجھکو اُسوقت نہ تھا گریز کرنا میرا مگر حق سے یعنی مگر مین نے حق سے گریز کیا تھا پھر
... خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوکر ہاتھ اپنا حضرت کے ہاتھ مین دیا اور کہنے لگا
... اور پناہ لینے والے کی اگر آپ قتل کرین تو قتل کرینگے گناہگار خطا کار کو اور اگر عفو
... قرابت سے یہ کہکے پھر اُسنے شہادت حق کی گواہی دی یعنی اُسنے حق ویقین سے کہا اَشْھَدُ
... اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ واشہد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ تب حضرت نے ہاتھ اپنا بڑھایا اُسکے
... بعد ازان خالد بن الولید طرف ایک قبیلہ کے بنی کنانہ کے مقام ابرق کو روانہ ہوا اور وہ لوگ
... تھے تقدیر ... قبل ذال ... تو خالد نے اُنکو صبح کی نماز پڑھتے مین پالیا پھر جب اُن لوگون نے
... اور خالد کو دیکھا تو وہ سب پناہ لینے کو پہاڑ پر چڑھ گئے اور اُسوقت خالد کے ہمراہ سات سو سوار
... تھے اور انصار مین سے اُسکے ساتھ سوائے ابو قتادہ بن انس کے اور کوئی نہ تھا تب لشکر خالد سے
... سوار ... کے آواز دی کہ دیکھو یہ خالد ہے بعد ازان خالد نے اُن لوگون کو گھیر لیا اور کہنے لگا
... نہین کا کوئی شریک وہ ہمسر

احمق کو قتل کرو کہ یہ دین سے باہر ہو گیا اور ابوسفیان اس بات مین مصروف تھا نہ پکارتا تھا اے آل غالب اسلام لاؤ تو سلامت رہو گے اور حال بنی خزاعہ یہ تھا کہ اُنکے ساتھ قریش اور خلفاے قریش نے جو کچھ کیا تھا وہ اُسکے بدلا لینے کی فکر مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے ہو کر آمادہ قتال تھے یعنی چاہتے تھے کہ لڑائی ہووے اور آنحضرت علیہ السلام اُنکو روکتے تھے اس خوف سے تا کوئی ذمی ہمارا قتل نہو جائے اُسوقت عباسؓ پاس حضرت علیہ السلام کے آئے اور اُنکے ہمراہ جبیر بن مطعم بھی ردیف وار سوار تھا تب آپ نے عباسؓ سے فرمایا کہو تمھارے پیچھے والون کی کیا خبر ہے اُنھون نے کہا اہل مکہ سب اسلام لائے ہین مگر وہ لوگ جنسے سہا بلات ہے اور اُنکی پروا نہین کہ وہ لاابالی ہین پس یارسول اللہ تھوڑی دیر لڑائی روک رکھیے اور اسی عرصہ مین ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلب حاضر ہوا اور اُسکے ساتھ اُسکا بیٹا جعفر اور عبداللہ بن امیہ بن المغیرہ برادر حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت ابی امیہ بن مغیرہ کا تھا اور اُس زمانہ مین ام سلمہ زوجیت مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تھین پس وہ دونون یعنی ابوسفیان مع پسر و عبداللہ سامنے حضرت علیہ السلام کے آئے اور سلام کیا آپ نے اُنسے منھ پھیر لیا اور اُنکے لیے عہد و امان قبول کرنے سے انکار کیا تب ابوسفیان نے عرض کی کیا آپ مجھپر اسلام کو پھیرے دیتے ہین سو واللہ مین مشرکین کی طرف کبھی نہ پھر جاؤنگا ولیکن مین مع اپنے بیٹے کے اسی صحرا مین پڑا رہونگا یہانتک کہ ہم دونون مرجاوین اور عبداللہ بن ابی امیہ یعنے اپنے باپ نبی اُمیہ پاس یعنے اپنے باپ کی اولاد اور اپنے بھائیون [illegible] لشکر کے چلا گیا بعد ازان کسی کو پاس ام سلمہ اپنی خواہر کے بھیجا تا وہ اُسکے لیے درخواست امان کرین تب [illegible] جناب رسول خدا صلعم کے پاس آئین اور کہا یارسول اللہ ماجعل اخی وابن عمک اشقی من [illegible] اهل مکۃ یعنی اہل مکہ مین سے جو لوگ آپ کے پاس آئے ہین سو اُنسے زیادہ تر میرے بھائی اور [illegible] نے شقی نہین کیا ہے آپ نے فرمایا مگر میرے چچا کا بیٹا تو میری ہجو کیا کرتا تھا ولیکن بھائی تیرا سو [illegible] بات کی کہ وہ میرے ساتھ ایمان نہ لاویگا یہانتک کہ مین آسمان پر چڑھون اور اُسکے لیے [illegible] ایسی کتاب لاؤن جو اُسی کی طرف نازل بھی ہو کہ وہ اُسکے تئین پڑھے پس اسلیے مین ان دونون [illegible] قبول نہین کرتا تھا آخر بعد اسکے آنحضرت علیہ السلام نے اُن دونون کو بلوا بھیجا اور اُنکے لیے [illegible] اور اُن دونون نے بیعت کی اور آنحضرت صلی اللہ وسلم کو یہ خبر پہونچی کہ اہل مکہ البتہ سب اسلام لا[illegible] تھوڑے جو ساتھ مقیس کے ہین تب آپ نے بنی خزاعہ کو حکم کیا کہ اُن لوگون کی طرف دوڑ مارین [illegible] لڑین اُنکے سوا اورون کو قتل نہ کرین اور نہ اُن چند آدمیون کو مارین جن کا نام اُنکو بتا دیا چنانچہ [illegible] نے دوڑ ماری اور خزاعہ کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہوئے [illegible] نے مقیس الکنانی کو اور اُس[illegible] ہمراہیون کو جو قریش سے تھے کو [illegible]

یعنے جسوقت طریق تکبر مین پیروی وہمراہی شیطان کی کرتا تھا تو باتین میری سمع خسر اشی مردم کی کرتی تھین اور وہ باعث میری ہلاکی کی تھین یعنے اشعار ہجو سو اب زبان میری اُسکی درستی کرنے والی ہی یعنے عذر خواہی کرتی ہی اور حال یہ ہی کہ جو شخص مائل ہوا اپنی میل خاطر سے یا کسی میلان سے تو ہلاک ہو نے والا ہی اور میرا گوشت و استخوان ایمان لاتا ہی اسپر جو مین نے کہی یعنے جو مین اقرار کرتا ہون یہ سنکے آنحضرت صلعم نے فرمایا کما بلغنا حسبک یعنے جیسے کہ مجھے خبر پہونچی ہی تیرے لیے کافی ہی یعنی قبول اسلام کرنا کفایت کرتا ہی عذر کو اور آپنے اپنا ہاتھ بڑھایا اُسنے حضرت کے ہاتھ پر بیعت کی اور جب آنحضرت صلعم مردون کی بیعت لینے سے فارغ ہوے تب عورتون کو بلوایا اور آنحضرت صلعم اُسوقت بلندی صفا پر تھے اور عمرؓ حضرت سے پائین مین کھڑے ہوے عورتون کی بیعت حضرت کے لیے لیتے تھے تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ مین تم سب عورتون سے بیعت لیتا ہون اس بات پر کہ تم کسی شی کو خدا سے شریک وہمسر نکرو اور ہندہ اپنا سر چادر مین چھپائے ہوے درمیان عورتون کے تھی وہ سر اونچا کرکے کہنے لگی بخدا کہ آپ ہمسے اُس امر کا عہد لیتے ہین جو مردون سے لیتے ہوے مین نے آپکو نہین دیکھا وتحقیق کہ ہمنے یہ عہد آپکو دیا پھر آنحضرت صلعم نے فرمایا اور اس بات کی بیعت تم عورتون سے لیتا ہون کہ تم چوری نکرو ہندہ نے کہا بخدا کہ مین ابوسفیان کے گھر مین ان باتون مین مبتلا ہوئی ہون سو مین نہین جانتی کہ یہ باتین میری جہالت و نادانستگی مین محسوب کی جائین گی یا نہین ابوسفیان نے کہا جو کچھ ایام گذشتہ مین گذر گیا اور جس چیز مین تغیر دیا گیا وہ سب تیرے لیے حلال ہی تب آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ تو ہی البتہ ہند بنت عتبہ ہی اُسنے کہا ہان مین ہی ہندہ ہون سو آپ گذشتہ کو عفو کیجئے حق تعالے آپسے عفو کرے [illegible] فرمایا کہ اور تم اپنی اولاد کو قتل نکرو ہندہ بولی تحقیقکہ ہم نے تو اُن اولاد کو بچپن [illegible] پالا [illegible] تو بڑے ہوے مین تمنے اُنکو قتل کیا پس تم جانو اور وہ یعنی تم اُنکا حال خوب جانتے ہو [illegible] قہقہہ مارا پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اور تم بہتان نہ باندھو [illegible] سے کنایہ حمل حرام اور ارجلکن سے کنایہ وضع حمل حرام [illegible] بہتان البتہ بد چیز ہی اور البتہ بعض سے [illegible] اخلاق ہی پھر آنحضرت علیہ السلام نے [illegible] ہندہ بولی ہم اس مجلس مین اس لیے [illegible] پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اور تم زنا کرو [illegible] بھی زنا کرتی ہین الغرض جن باتون پر اُن عورتون سے [illegible] حکم کیا کہ ان عورتون سے بیعت کے پھر

نہین دوسرا کوئی معبود لائق عبادت نہین ہی اور ہر آئینہ محمد بندہ و رسول اُسیکا ہی خالد نے کہا اگر تم سچے ہو تو
بتاؤ تم کب مسلمان ہوے اُنھون نے کہا آج کی رات جسوقت ہم کو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے اپنا ہاتھ
اُن لوگون سے روک لیا ہی جنھون نے ہتھیار ڈال دیے اور شہادت لا الہ الا اللہ کی دی ہی تو ہم نے بھی شہادت
ادا کی اور نماز پڑھی خالد نے کہا اگر تم یہ بات سچ کہتے ہو تو اُتر آؤ تب ایک شخص نے بنی جذیمہ مین سے کہا کہ ای
گروہ بنی جذیمہ یہ خالد بن الولید وہ شخص ہی کہ تم اُسکو خوب جان چکے ہو اور حال یہ ہی کہ بعد رکھ دینے
ہتھیارون کے بجز اسیری کیا ہی اور بعد اسیری سواے قتل کے اور کچھ نہین اُن لوگون نے اُسکو جواب دیا
واللہ ہم تیرا کہنا نہ مانین گے اور ہم لوگ کسی بات مین کتبہ والون مین سے نہین ہین اور البتہ ہم نے اسلام
قبول کیا ہی اور اُسکو ہمنے سچ جانا ہی آخر اُن لوگون نے ہتھیار رکھ دیے اور پہاڑ سے نیچے اُتر آئے اُسوقت خالد
نے اُنکے قتل کا حکم کیا کہ وہ لوگ قتل ہوے اور حالانکہ ابو قتادہ نے کہا تھا کہ ای خالد اس قوم کے قتل کرنے
سے ہمکو کچھ فائدہ نہین بعد ازان ابو قتادہ وہان سے پھر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے
اور خبر بیان کی اُسوقت آپکو اس امر سے صدمۂ شدید ہوا اور خالد بھی آپہونچا اور بنی جذیمہ کے زنان و فرزندان
جو بندی مین تھے حضرت علیہ السلام کے سامنے حاضر کیا آپ نے اس امر مین اُسکو نہایت سرزنش سخت سے
ملامت کی خالد نے کہا یا رسول اللہ خدا مجھے آپ پر قربان کرے آپ مجھکو ملامت نہ کیجیے کہ ہمنے انکو موجب اس
آیت کے قتل کیا ہی جو خدا نے آپ پر نازل فرمائی ہی قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ
وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ یعنی تم اُنکو قتل کرو کہ حق تعالیٰ اُنکو [illegible] اور خوار کریگا
اور تم کو اُنپر غالب کریگا اور مومنین کے دلون کو تسکین و تسلی دیگا [illegible]
مومنین مین سے ہون اور ہر آئینہ اُس قوم نے مجھسے کینہ [illegible]
میرے سینے کو تسلی بخشی چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ [illegible]
وطن کے پھیر دیا اور مال و متاع [illegible]
کو واسطے بیعت کے طلب فرمایا [illegible]
عبداللہ بن الزبعری بن قیس [illegible]
کہتا تھا چنانچہ وہ روبرو حضرت کے [illegible]
ما فتقت اذا تا بوء اذا حبال [illegible]
یا قلت [illegible]
باتون کی [illegible]

ابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب ابلند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لگام پکڑے تھے اور عباس بن
عبد المطلب رضی اللہ عنہ رکاب تھامے تھے اور ان تھوڑے لوگون مین سے چند آدمی بین ویسا ہی
قتال کر رہے تھے اُس حال مین عباس رضی اللہ عنہ نے کہ مرد بلند آواز تھے پکار کر آواز دی یا معشر الانصار
الذین اووو نصروا ای وہ گروہ انصار جنھون نے اپنے نبی کو اپنے یہان جگہ دی اور نصرت کی
یا معشر المهاجرین الذین بایعوا تحت الشجرة یعنی اے ای وہ جماعت مہاجرین کی جنھون نے زیر شجرہ
اپنی بیعت کی ہے آگاہ رہو کہ ہر آئینہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ و سلامت ہین سو تم سب آؤ اکٹھے ہو جلد
اور آواز دی عباس نے ایسی آواز کہ دونون فریق کو سنائی دی یعنی دونون فریق نے وہ آواز سنی تب لوگ
مومنین مین سے اور گروہ مشرکین طرف اُس آواز کے دوڑتے ہوئے آگے بڑھے اور قریب
رسول خدا صلعم مجتمع ہو گئے پھر دونون فریق مسلمانون اور مشرکون نے باہم بشدت تمام تلوارین مارین
یعنی دونون فریق سے بایکدیگر سخت تلوار چلی چنانچہ مسلمین اور مشرکین مین قتل کی کثرت و شدت
ہوئی ثم انزل اللہ سکینته علی رسوله وعلی المومنین وانزل جنودا لم تروها وعذب الذین کفروا وذلک
جزاء الکافرین یعنی بعد ازان حق تعالے نے اپنے نبی اور مومنین پر تسکین اور تسلی اپنی نازل کی اور حق تعالے
[illegible] لشکر بھیجا کہ اُنھون نے اُس لشکر کو نہ دیکھا یعنی وہ اُسکو نہ دیکھتے تھے اور عذاب کیا کافرون
[illegible] و نہب مال و بندی اہل و عیال اور یہ جزا سزا ہی کافرون کی ازان بعد حق تعالے نے کافرون
[illegible] الا کہ اُس ہیبت مین وہ دشمنان خدا اور اُنکے مددگار بھاگ نکلے اور رئیس
[illegible] مالک بن عوف النصری تھا جو اس روز اپنے گھوڑے سے کہتا تھا اقدم
[illegible] ویعصن النجاد تقوی ونتهم یعنی آگے بڑھ ای فرس واسطے جاہل
[illegible] خطاب بفرس یعنی ای ناجح آگے بڑھ کہ ہر آئینہ آج وہ روز ہے کہ
[illegible] حملہ پر حملہ کرے اور نیزہ مارے بازو کھولکر سوار ہو کر تجھ ایسے فرس
[illegible] مالک اپنے اصحاب کے پیچھے بھاگ نکلا اور مسلمانون نے ان لوگون کا
[illegible] مشرکین کا کیا تھا بنو سلیم بھی تھے جب مشرکین نے اپنے تعاقب
[illegible] آواز دی کہ ای بنی سلیم اپنے بھائیون یعنے ہم سے باز رہو یہ سنکے
[illegible] مشرکین مین تاخیر کی اور اپنے نیزون کو روک لیا تب اس بات کو رسول
[illegible] اللهم علیک ببنی بکر ... اما فی قومی فوقعوا وتعاوا اما فی قومهم فالطووا دعا
[illegible] انتقام کرنا ... بنی بکر کے کہ وہ لوگ در بارہ میری قوم کے

[illegible] و نزول سکینہ [illegible] مالک بن عوف
[illegible] و عباس [illegible] ان [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن موذیون کے لیے خدا سے [illegible]

ذکر غزوہ حنین

بعد فراغ فتح مکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے چند شبین وہان مقام کیا بعد ازان طرف
حنین کے خروج کیا اور یہ خروج ماہ رمضان مین ہوا چنانچہ مکہ سے چلکر قدید مین اُترے تب وہان رسول خدا صلعم
نے افطار کے لیے کوئی چیز پینے کی طلب فرمائی تو ایک کاسہ آپکے سامنے آیا کہ اُسمین کوئی پینے کی چیز تھی
(پانی ہو خواہ دودھ) پھر کاسہ کو حضرت نے بلند کیا یہانتک کہ لوگون نے اُسکو دیکھا بعد ازان آپ نے
اُسکو پی لیا جسقدر خدا نے چاہا بعد ازان حضرت کے منادی نے ندا دی کہ من صام فلا اثم علیہ ومن افطر فلا
اثم علیہ یعنی جو کوئی روزہ رکھے اُسپر گناہ نہین اور جو کوئی روزہ نہ رکھے اُسپر بھی گناہ نہین (یعنے
اس سفر مین) چنانچہ قبیلہ ہوازن کو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُنکی طرف عازم ہین
تب اُنھون نے اپنے گرد نواح مین پیکون کو بھیجکر کہلا بھیجا سو لوگ حنین مین مجتمع ہوے اور بنی ثقیف
بھی وہین اُنکے پاس آپہونچے اور سالار بنی ثقیف کا کنانہ بن عبد یالیل بن عمرو تھا اور رسول
خدا صلعم بھی وہان پہونچے اور لوگ ہمراہی مین بکثرت تھے تب ایک صحابی بول اُٹھا کہ آج بسبب کثرت
اپنے لوگون کے ہم مغلوب نہونگے یہ سنکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیظ وغضب مین آئے اور سخت
رنجیدہ وغصہ کیا اور اسی مقدمہ مین یہ آیت نازل ہوئی جب جگہ حق تعالے نے ذکر یوم حنین فرمایا ہے اذ اعجبتکم [illegible]
فلم تغن عنکم شیئا وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین یعنے جسوقت تمکو عجب مین ڈالا [illegible]
نے اے لوگو کہ تم اپنی کثرت جمعیت پر نازان ہوے سو وہ کثرت تمھاری کچھ کام نہ آئی [illegible]
اس وسعت وفراخی کے تمپر تنگ ہوگئی پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگے آخر [illegible]
جا پڑا تو وہ لوگ بھاگ نکلے اور اپنے اہل وعیال سے دور جا پڑے اُسیو [illegible]
کو قبضے مین لائے پھر مشرکون نے آپس مین غل وشور کیا کہ اے [illegible]
تا آنکہ گروہ مشرکین دفعۃً پھر پڑے اور اصحاب نبی بھاگ نکلے یہانتک [illegible]
کہین نٹھہرے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تنہا رہ گئے یہانتک کہ تھوڑے [illegible]
مین ام ایمن مولی حضرت کے تھے کہ وہ آپ کے سامنے تلوار مار رہے تھے [illegible]
اس ارادے سے آگے بڑھا تاکہ آنحضرت کو قتل کرے راوی گمان کرتا ہے کہ ایمن نے حضرت کی [illegible]
اپنی جان سے کی پس ہر ایک وہ دونون باہم لضرب وزد پیش آئے آخر ہر ایک نے [illegible]
قتل کیا یعنی ایمن نے اُس شخص کو قتل کیا اور اُسنے ایمن کو شہید کیا اسطرح کہ ایک دوسرے [illegible] مقتول [illegible]

حکیم نے اسکے قبول سے بھی انکار کیا پھر آپنے اور دس اونٹ اضافہ کیے یہانتک کہ اسکو بھی قبول کیا تب آپنے
پورے سو کر دیے اُسوقت حکیم نے پھر عرض کی یا رسول اللہ یہ عطیہ آپکا جس سے مین راضی ہوا یہ بہتر ہے میرے
حق مین یا وہ دوسرا یعنے پہلا جس سے مین نے انکار کیا تھا فرمایا نہین بلکہ وہ دوسرا جس سے تو ناخوش
ہوا تھا اُسنے کہا بخدا مین اُسکے سوا اور نہ لونگا کہ پھر بعد آپکے آدمیون مین سے کسی سے کسی شی کی التجا
مین نکرون (یعنی اُسکی قناعت سے بعد آپکے استغنا چاہتا ہون) فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ حق تعالی
تیرے لیے اسمین برکت دیوے راوی کہتا ہے کہ حکیم مرتے دم تک روے زمین پر قریش سے بہت زیادہ
مالدار تھا بعد ازان ہوازن مفرور بھی خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر آئے بامید پھیر پانے
اپنے زنان و فرزندان کے اور اسلام لائے چنانچہ آنحضرت علیہ السلام نے اُنسے فرمایا اِذَا اَخْرَجْتُ اِلَی
النَّاسِ فَتَقَلُّوا بِیْ عَلَی النَّاسِ وَتَقَلُّوا النَّاسَ عَلَیَّ یعنی جب مین لوگون کے سامنے باہر نکلون تو تم مجھسے لوگون
کے سامنے اپنی ناداری بیان کرو اور لوگون سے میرے برو ناداری ظاہر کرو (مترجم کہتا ہے میرے نزدیک بجاے
تقلوا کے ثقلوا یعنی تم لوگون کے سامنے مجھپر بوجھ ڈالو اور میرے برو لوگون پر بوجھ ڈالو آخر ہوازن
نے ایسا ہی کیا کہ جب رسول خدا صلعم سے اُنھون نے کلام کیا تو حضرت نے اُنپر خمس پھیر دیا اور خود حضرت
نے اُنکے لیے لوگون سے کلام کیا تو سبنے واپس کر دیا سواے ایک صفوان بن امیہ بن خلف الجمحی کے کہ رسول خدا
صلعم نے اُسکو خمس سے ایک عورت عطا کی تھی اور وہ اُسپر واقع ہو چکا تھا تو گمان رکھتا تھا کہ وہ عورت حاملہ
ہے اور جبکہ قریش نے دیکھا کہ عطایا و بخشایش رسول خدا صلعم کی حق مین قریش اور مہاجرین کے بوسعت کثرت
تمام ہے تو اُنکو خوف ہوا کہ آنحضرت صلعم ارادہ رجوع و بازگشت طرف اپنی قوم کے رکھتے ہین (یعنے گویا آپ
چاہتے ہین کہ انصار اور مدینہ چھوڑ کر درمیان اپنی قوم کے کے اپنے وطن مین آباد ہون) اس بات سے وہ باندہ
شدید غمگین ہوے یہ خبر آنحضرت صلعم کو پہونچی کہ آپکی توسیع بخشش سے انصار دلگرفتہ ہین تب آنحضرت صلعم طرف سعد
بن عبادہ کے گذرے اور اُنسے فرمایا کہ تو اپنی قوم کو میرے پاس جمع کر اور سعد نہین جانتے تھے کہ اسسے حضرت کی
کیا مراد ہے آخر سعد نے درمیان انصار کے منادی کیا کہ تم سب حضرت کے پاس سعد کے فرودگاہ مین جمع ہو چنانچہ
سب انصار آپکے پاس جمع ہوے اور حضرت نے اُٹھکر اُن کے سامنے خطبہ بیان کیا اور فرمایا ای گروہ انصار
مجھے یہ پہونچی ہی کہ تم لوگ میری اس عطایا سے جو قریش مین مین نے کچھ لوگون کو دیا ہی اپنے دلون مین افسردہ
رنجیدہ ہو سو حال یہ ہے کہ مین نے اس عطا و دہش سے اُنکا دین مول لیا ہے (یعنی اُنکا اُنکا دین مول لیا اور یہ
دین حنیف اُنکے لیے خرید لیا ای گروہ انصار کیا تمکو یاد نہین اور تم کیون نہین یاد کرتے ہو کہ جب مین
تمہارے یہان آیا تھا تو اُسوقت تم گدھون پر سوار ہوتے تھے یعنے گھوڑا سواری کو میسر نتھا اور

مسلمانوں پر حملہ کرتے ہین اور اپنی قوم کے بارہ مین اُنکے بچانے اور باز رکھنے کے لیے طلب و تعاقب مین تاخیر کرتے
ہین آخر جب اس بات کو بنی سلیم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا تو پھر طلب مشرکین مین کوشش کرنے
لگے چنانچہ ایک شخص بنی سلیم کا لاحق ہوا ساتھ بنی جبیب اور درید بن الصمۃ الجشمی کے اور اسوقت درید ہودج مین تھا
کہ بنی جبیب اُسکو تیمنًا و تبرکًا لے نکلے تھے پس اس مرد سلمی نے اُسکے ناقہ کی مہار پکڑ لی اور ناقہ کو بٹھایا تو دیکھا
کہ ہودج مین ایک شیخ کبیر السن ہی کہ یہ اُسکو نہین پہچانتا تھا تب اُس مرد سلمی نے کہا ای شیخ مین تجھکو قتل
کرونگا درید نے کہا یہ وہ دن ہی کہ نہ مین اُس سے غائب ہون نہ اُسمین حاضر ہون یعنے نہ اس قوم سے باہر
ہون نہ اُنکے کام مین حاضر و شریک ہون غرض یہ کہ کالعدم ہون پس اگر تو مجھے قتل کرنے والا ہی تو میری
تلوار کو میان سے نکال لے اور میری پسلی کے نیچے ہڈیان چھوڑ کر اس تلوار سے مار کہ مین بھی لوگون کو یون ہی
قتل کیا کرتا تھا بعد ازان اپنے اہل کے پاس جا اور اپنے قتل کرنے کی میرے تئین اُنکو خبر کر کہ مین نے
درید بن صمہ کو قتل کیا ہی آخر اس شخص نے جیسا اُس سے درید نے بیان کیا تھا ویسا ہی کیا پھر جب وہ جوان
اپنے اہل کے پاس آیا تو حال درید سے اُنکو خبر کی کہ مین نے اُسکو قتل کیا ہی سو اُس جوان کی مان نے
اُس سے کہا خدا تیرے ہاتھون کو جلا دے اُسنے تجھسے یہ بات نہ کہی تھی اور خبر کرنے کو نکہا تھا مگر اسلیے
تا احسان اپنا جو تجھپر ہی یاد دلاوے پھر اُسکی مان خدا کو اپنا محلوف کر کے یعنی خدا کی قسم کھا کر کہنے لگی
کہ ہر آئینہ درید نے ایک صبح مین تیری تین مائین آزاد کین یعنی مجھکو اور میری مان اور تیرے باپ کی مان تیری
دادی کو تب اُس جوان نے جواب دیا ای مادر جس کسی نے خدا اور رسول کی تکذیب اور اُنسے روگردانی کی اب اسلام
نے اُسکے احسانات کو قطع کر دیا و بعد ازان آنحضرت صلعم نے ابو عامر اشعری کو کچھ لوگ اُنکے ساتھ کر کے پیچھے
سفر دورون ہوازن کے روانہ کیا سو یہ لوگ جماعت ہوازن سے مقام اوطاس مین جا کر ملے پھر باہم لڑائی
ہوئی اور مشرکین نے ابو عامر کو مار لیا تب حق تعالےٰ نے مشرکین کو شکست دی کہ وہ سب بھاگ گئے اور مسلمین
اُنکی عورتون اور اُنکے لڑکون کو تمام جو کچھ تھے قید کر لائے چنانچہ آنحضرت صلعم نے اُن سب کو درمیان
مہاجرین و انصار کے تقسیم کر دیا اور خمس چھوڑ دیا و چونکہ حضرت صلعم کو فتح حنین مین اونٹ و بکریان بکثرت
ہاتھ آئین تھین تو آپنے چاہا کہ رؤساء عرب مین سے کچھ لوگون کی تالیف قلوب کرین مثل ابوسفیان بن
حرب و سہیل بن عمر اور اقرع بن حابس الحنظلی اور عیینہ بن حصین الفرازی کے چنانچہ ان لوگون کو آپنے سو سو
اونٹ عطا کیے (یعنی ہر ایک کو سو سو اونٹ دیے) اور حکیم بن حزام بن خویلد القرشی کو ستر اونٹ
دیے مگر حکیم کو اس مقدار سے ناخوشی ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ ہر آئینہ مین کسیکو لوگون مین سے
بڑا مقدار آپکے عطیہ بزرگ کا اپنے سے زیادہ نہین دیکھتا ہون تب آپنے دس اونٹ اور زیادہ کیے

حکم کیا اور اپنے اصحاب مین سے ہر ایک شخص پر لازم کیا کہ پانچ پانچ جبلات یعنی درخت پھلے ہوے یا لائق پھلنے کے ہون کاٹ ڈالین اور بنی ثقیف سے ایک شخص حضرت کے ہمراہ تھا اُسکا نام ابو مروام تھا وہ اپنا ایک تبر لیے ہوے عیینہ بن حصین کی طرف سے گذرا اُسنے کہا اے ابو مروام تو کہان چلا اُسنے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم کیا ہو کہ ہر شخص مسلمین مین سے پانچ پانچ درخت میوہ دار کاٹ ڈالے عیینہ نے کہا مین بھی تیرے ساتھ اپنے حصے کے پانچ جبلات کاٹ ڈالون اُسنے کہا اچھا تیرے لیے اسکی مزدوری ہو چنانچہ جب عیینہ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا تا اُنکو خوش کرے پھر آکر دیکھا تو حضرت کے پیچھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیٹھی تھین اُس نے کہا یا رسول اللہ یہ بی بی آپکے پیچھے کون ہو فرمایا یہ ام سلمہ ہو اور یہ قبل اس سے تھا کہ بیبیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مامور پردہ کرنے کی ہون یعنی ہنوز حکم پردہ کا نازل نہین ہوا تھا تب عیینہ نے کہا مجھے گمان ہو کہ یہ عورت سفر غزوہ مین داخل خدمت ہوئی ہو پس آپ کی خوشی ہو تو زنان قبیلہ مضر سے کوئی نوجوان عورت اور بہت حسین اور بہترین از روے حسب ونسب کے آپکے لیے وہان سے اُتار لاؤن تو آپ اُس عورت کو اس عورت کی جگہ بدل لیجیے آخر اُسکی اس بات سے رسول خدا صلعم ہنس پڑے پھر وہ اُٹھکر چلا گیا تب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کون شخص تھا فرمایا یہ مرد احمق اپنی قوم کا مطاع [illegible] ہو کہ وہ سب اُسکا کہنا مانتے ہین الغرض حضرت علیہ السلام نے ایک مہینے تک طائف کا محاصرہ رکھا یہانتک کہ ہلال ذیقعد دیکھا گیا تب حضرت علیہ السلام عمرہ کرنے کے لیے مکے کو گئے اور وہان چند شب مقیم رہے اور معاذ بن جبل الانصاری برادر بنی سلمہ کو اہل مکہ پر اپنا خلیفہ مقرر کیا اور اُنکو حکم کیا کہ لوگون کو قرآن تعلیم کرے اور جو چیزین اسلام مین مسلمین کے حق مین خیر و بہتر ہین اور جو چیزین اسلام مین اُنکے لیے شر و مضر ہین اُنکو بتاوے بعد ازان آنحضرت صلعم مدینے کی طرف روانہ ہوے اور مدینے مین پہونچکر لوگون سے آپنے ذکر کیا کہ جب ماہہاے حرام یعنے ذیقعدہ وذی الحجہ ومحرم گذر جائینگے تو مین تیاری کرنے والا طرف طائف کے ہونگا اور ایسا ہوا کہ مالک بن کعب الانصاری اپنے اشعار مین بنی ثقیف کو تخویف کرتے تھے اور دھمکاتے ڈراتے تھے

قَضَینَا مِن تِهَامَةَ کُلَّ رَیبٍ : وَخَیبَرَ ثُمَّ اَجمَمنَا السُّیُوفَا : نُخَیِّرُهَا وَلَو نَطَقَت لَقَالَت : قَوَاطِعُهُنَّ دَوسًا اَو ثَقِیفًا : فَلَستُ بِحَاضِنٍ اِن لَم تَرَوهَا : بِسَاحَةِ دَارِکُم مِنَّا اُلُوفًا : وَنَنتَزِعُ العُرُوشَ بِبَطنِ وَجٍّ : وَتُصبِحُ دَارُکُم مِنکُم خُلُوفًا : وَیَاتِیکُم لَنَا سَرعَانُ خَیلٍ : یُغَادِرُ خَلفَهَا جَمعًا کَثِیفًا :

المعنی ہمنے دفع کیا تمام شک وشبہات کو یعنے دشمنون کو تہامہ وخیبر سے بعد ازان ہمنے اپنی تلوارون کو پھر تاب دیا اور سرگرم کیا اور پھر ہمنے اُسکو اختیار کیا یعنے پھر ہم دست بقبضہ ہوے اگر وہ تلوارین بولتین تو [illegible] قبیلہ دوس وثقیف کے کہتین کہ لو اُنکو

تم مدینے سے بدون کسی نگہبان اور امان دہندہ کے نہین نکل سکتے تھے سو آج تم افضل اور بہتر ہو اُن لوگون سے جو لشکر مین تمھارے سامنے حاضر ہین یہ سُنکر لوگ چپ رہے حضرت کو کچھ جواب نہ دیا آپنے فرمایا مجھے جواب کیون نہین دیتے ہو تب انصار بولے ہم خدا اور رسول سے راضی ہین پھر فرمایا واللہ تم لوگ میری نسبت یہ بات نہ سمجھو کہ تو ہمارے یہان نکالا ہوا آیا تھا ہمنے تجھکو جگہ دی اور تو خوف زدہ تھا ہمنے تیری نصرت کی اور تو محتاج تھا ہمنے اپنے مال و تن سے تیری غمخواری کی پس اگر یہ بات تم کہو گے تو تم سچے ہو یعنی بات جھوٹھ نہین اُنھون نے جواب دیا کہ ہم خدا اور رسول سے رضی ہین بعد ازان حضرت نے فرمایا ای گروہ انصار کیا تم اس بات پر راضی وخوش نہین ہو کہ اور لوگ تو اپنے گھرون کو اونٹ و بکریان لیجاوین اور تم اپنے یہان رسول اللہ کو لیجاؤ سب بولے ہان یا رسول اللہ ہان ہم رسول خدا کے ساتھ راضی وخوش ہین اور البتہ جسوقت آپکی عطائین آپکی قوم مین فاش ہوئین یعنی آپ جب اُنپر مثل سحاب کے عطا پاش ہوے تو بے شبہہ ہمکو یہ گمان ہوا کہ آپ قصد رجوع و بازگشت اُنکی طرف رکھتے ہین اسلیے ہم لوگ اندوہگین ہوے اور ہمپر یہ بات بہت شاق و دشوار گذری اور اب ہمنے خوب جان لیا کہ بلاشبہہ ہمارے ساتھ آپ مدینے کو مراجعت فرماوینگے تو اب ہم کچھ پروا نہین کرتے کہ مال کے مقدمہ مین آپ کسطرح کرین گے پھر آنحضرت صلعم نے اُنسے فرمایا قسم ہی مجھکو اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی کہ اگر یہ لوگ کسی وادی یا کسی گھاٹی مین جاتے ہون اور تم لوگ کسی اور وادی یا گھاٹی مین جاتے ہو تو مین تمھارے ہی وادی یا گھاٹی مین چلون یعنے تمھارے ہی ہمراہ جاؤن پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے خطبہ سے فارغ ہوے تو کچھ انصار مین سے اُٹھ کھڑے ہوے اور دست مبارک پر بوسے دینے لگے اور کہنے لگے یا نبی اللہ آپنے ہمکو وہ نعمتین اپنی یاد دلائین اور اُن احسانون کا ذکر فرمایا جو متصل وپیہم ہمپر مبذول ہین اور جن نعمتون کا آپنے ذکر نہین کیا کہ وہ فضل وثنا عظیم تر ہین سو بہرکیف مال سے بمراتب زیادہ تر آپ ہمکو محبوب ہین بعد ازان محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منزل مبارک مین تشریف لائے اور اُسوقت تک قبیلہ ہوازن اسلام لاچکے تھے (اور بنی ثقیف جو حنین مین شریک ہوازن ہوئے تھے سو طائف مین جمع تھے) غرضکہ جناب رسالتمآبنے واسطے تیاری طرف طائف کے حکم کیا اسلیے کہ گروہ مشرکین طائف مین جا گھسے ہین

ذکر غزوہ طائف

بعد از فراغ جنگ حنین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد غزوہ طائف کا کیا کہ اُسکے قلعہ مین بنی ثقیف گھسے تھے اور اُن لوگون نے مسلمین سے قتال شدید کی تھی چنانچہ کچھ لوگ جری و دلیر اُس قوم کے مسلمانون کی طرف قلعہ سے نکلے اور اُنہین سے ابو بکرہ مسلمانون کے مقابلہ پر آیا تو اصحاب کے ہاتھ سے وہ مارا گیا اور وہ لوگ اپنے حصن مین قلعہ بند ہو گئے بعد ازان آنحضرت صلعم نے واسطے قطع کرنے درختون انگور طائف کے

اور نہ انسے عشر لیا جائے تب آنحضرت علیہ السلام نے جواب دیا کہ صلحنامہ کے آخر میں میں لکھ چکا ہون
کہ جو امر مسلم کے لیئے روا ہو وہ ہی انکے لئے بھی ہی اور جو انپر ممنوع ہو وہ ہی مسلم پر بھی ممنوع ہی اور انھون نے لکھوالیا
ہے کہ شہر انکا امین و امن میں رہے اور ان کے شہر مین شکار کرنا اور عضاۃ و طلحہ یعنی درختان
بزرگ و خاردار و درختان بلند سایہ دار قطع کرنا حرام ہے مثل حرم سمت بیت اللہ کے کیونکہ شرف بیت الیہ
انہیں مین ہی اور یہی شرط لکھی ہی کہ جو کوئی ایسا ہو کہ ان کامون سے کچھ انکے اس شہر مین کرے تو اسکے
کپڑے اُتار کر کوڑے مارا جاوے اور یہ سب باتین ان شرطون مین ہین کہ انھون نے لکھ لی ہین اور نبی اللہ
پر شرطین کامل کر لین ہین اور درمیان انکے اس شرط کو خالد بن سعد بن العاص بن امیہ نے لکھا ہے

ذکر غزوۂ تبوک آخر غزوات

بعد از فراغ غزوۂ طائف کے جس عرصہ تک ٹھہرنا آنحضرت صلعم کا مشیت آلہی تھا آپ وہان قیام پذیر
رہے بعد ازان مسلمین کو حکم کیا کہ سمت شام کی تیاری کرین اور موسم گرما تھا اور مسلمین سے اکثر اشخاص
عسرت تنگدستی مین تھے پس یہ خروج انپر شاق و دشوار گزرا پھر منجملہ مسلمین کے بعضون نے نبی صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم سے اذن طلب کیا اور انمین شاق و دشوار تو منافق تھے اور مومن نادار تھے چنانچہ وقت
تیاری ان لوگون کے آنحضرت صلعم نے حکم کیا کہ لوگ اپنے مال کے صدقات یعنی زکوٰۃ وغیرہ جمع
کرین تاکہ اس سے سامان نادارون کا کیا جائے تب لوگون نے نفقہ و خرچ کثیر حاضر کیا کہ اس سے تیاری
سامان نادارون کی کردی اور مردم ذی المقدور مین سے ہر شخص نے اپنی قوم کے نادارون مین سے چند چند آدمیون کا
بار اٹھا لیا اور عبد اللہ بن مغفل المزنی چند آدمیونکو لیکر آیا ان سب نے رسول خدا صلعم سے سوال سواری کا
کیا آپنے فرمایا میرے پاس کوئی سواری نہین ہی جسپر تمکو سوار کر لیچلون تب وہ لوگ پھرے اور چلا چلا کے
روتے جاتے تھے پس حقتعالی نے جن اہل عذرون کا عذر پذیر کیا تھا انکو بھی انھین کے ساتھ معذور رکھا
اور جناب رسول خدا صلعم نے بنا بر آمادہ کرنے لوگون کے اور واسطے رغبت دلانے جہاد کے اور انکے خوش کرنے کیلئے
فرمایا کہ میرے ساتھ شام کیطرف جلد چلو کیا عجب ہی کہ وہان تمکو بنات الاصفر دستیاب ہون یعنی اصفر کی لڑکیان اور
اصفر [illegible] سے ایک شخص تھا انھین کالے آدمیون مین سے یعنی حبشیون مین سے اور بقول
[illegible] تھا جو روم میں [illegible] کہ اسنے کئی رومی عورتون سے نکاح کیا تھا تو اسکے بہت
[illegible] پیدا ہوئین [illegible] ایسے حسین تھے کہ مثل انکے کبھی کسی نے نہین دیکھا اور وہ لڑکیان
[illegible] دختران اصفر کا کیا تو ایک شخص
[illegible] کو خوب جانتے تھے [illegible]

... ون ... اپنے ... ؟ اگر تم لو
یا یہ کہ وہ تلوارین اپنے تیغ زنون سے بولتین کہ ماربو دوس و ثقیف کو اور اگر تم لو
میدان مین اُترنہ آؤ تو مین حاضر یا حاضر یعنے مقابلہ کرنے والا اور گھیرنے والا لوف ہزارون نہین ہو سکتا اور
ہم تمھارے درختون کو اکھیڑ اور کاٹ ڈالینگے مقام درج مین اور تمھارے گھرون کو خالی اور ویرانہ چھوڑ دینگے
اور ہمارے گھوڑے تمھارے یہان دوڑتے آوینگے اور وہ تمھاری جماعت کو پیچھے چھوڑینگے یعنی آگے نکل جاوینگے
جب اہل طائف کو یہ خبر پہونچی کہ محمد ہماری طرف پھر ارادہ عود کا یعنی دوبارہ پھر آنے کا رکھتے ہین اور اشعار کعب کو
پڑھا تو وہ لوگ خائف ہوے اور اپنے ایلچیون کو بدرخواست صلح خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین روانہ کیا
جب وہ لوگ مدینے مین حضرت صلعم پاس پہونچے اور پیام صلح ذکر کیا تو آپنے قبول کیا اور فرمایا کس بات پر صلح کرتے
ہو اُنھون نے کہا اس بات پر ہم صلح چاہتے ہین کہ ہم لوگ واسطے جہاد کے جمع نکیے جائین یعنی بلائے نجاوین اور
ہمسے عشر لیا جاوے اور ہم مقید بہ نماز نکیے جاوین اور دوسری شرط یہ بیان کی کہ ہم لوگ سال بھر تک
لات سے ممتع رہین یعنی اسکی پرستش مین مشغول رہین یہ سُنکے حضرتؐ نے جواب دیا وہ دین لائق صلح نہین جسمین
مین رکوع و سجود نہو پھر ایلچیون نے اعادہ اپنے سوالات کا کیا مگر حضرت نے انکار کیا کہ بدون قبول نماز کے صلح قبول
نہوگی اُنھون نے کہا بہرکیف ہم اُس نماز کو بھی آپکے تئین دینگے یعنی ہم وہ بھی بجا لاوینگے اگرچہ اسمین برائی ہو تب
فرمایا کہ اب البتہ جو تمنے سوال دونون خصلتون کا کیا تمھارے لیے منظور ہین کہ تم قتال کے واسطے بلائے نجاوگے
اور نہ تمسے عشر لیا جائیگا سواے اس بات کے کہ تمسے نماز ساقط ہو پھر اُنھون نے کہا اور متمتع ہونا ہمارا ساتھ لات
کے سال بھر پس ہم اسلام نہ لاوینگے مگر اتنی شرط پر کیونکہ جو لوگ آپسے اسلام لانے مین فریب کرتے ہین یعنی اسلام
لانا انکا ازروے خدع و مکر کے ہے تو ہم اُنسے بہتر ہین جو صاف صاف کہتے ہین اور ہم اُن لوگون سے زیادہ تر آپ پر
مہربان ہین چنانچہ آنحضرتؐ نے اس بات کو نمانا پھر اُنھون اعادہ سوال کر کے کہا اب لات مین کیا عیب دیکھتے ہین
آنحضرتؐ نے پھر اعراض و انکار کیا یہانتک کہ اُنکو گمان ہوا اس بات کا کہ آنحضرت صلعم اس امر مین اُنکو ... ارادہ رخصت
دینے کا نہین رکھتے ہین اُسوقت ایک شخص انصار مین سے گمان ہے کہ وہ حارثہ ... ہوے اور اُن
ایلچیون سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ تم لوگون نے ذکر لات سے ہمارے دلون کو ... الاحد ... تمھارے
کلیجون کو آگ مین جلاوے رسول خدا صلعم ہرگز اقرار و تقرر نکرینگے کہ زمین اسلام مین بتون کی پرستش کیجاوے
اور وہ مسلم نہین ہے جو درمیان اپنے قائم رکھنے پر لات کے راضی ہووے ... اور اپنے اسلام کو ...
آخر وہ لوگ بولے کہ مگر لات کو اپنے ہاتھون سے نہ توڑینگے اور جو شخص چاہے اسکو توڑ ڈالے چنانچہ ...
گمان کرتے ہین کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لات کے ... مغیرہ کو ... مامور کیا تھا اور
عمر رضی اللہ عنہ نے ... بلانے ...

منقولہ لاتحشروا ولاتعشروا لا تجبوا المراد بالحشر جمعهم الى الجهاد والنفر اليه وقوله نعشر يعني اخذ العشور من اموالهم وقوله لا يجبوا بالجيم قبل الباء الموحدة المشددة التحتية ان يقوم الانسان مقام الراكع واراد واانهم لا يصلون من تيسير الوصول ملخص صحاح سلمه وفي الصحاح التجبية ان يكون الانسان واضعا يديه على ركبتيه قائما او يكون منكبا على وجهه باركا وهو السجود وانعكاس ... بيتمر ... ودوا ... ابن ...

کہ مین صادق ہون کہ ان لوگون نے وہ بات کہی ہو بعد ازان عامر نے اپنے دونون ہاتھ بطرف آسمان اُٹھائے اور کہا اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلٰی نَبِیِّكَ الْمُتَصَادِقِ مِنَّا الصِّدْقَ یعنی ای پرورد گار اپنے نبی صادق صدق طلب پر ہماری جانب سے صدق نازل کر یعنے ظاہر کر حضرت نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اٰمِیْنَ یعنی ای پروردگار یون ہی کر چنانچہ حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ یَنَالُوْا وَمَا نَقَمُوْا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنْ یَّتُوْبُوْا یَكُ خَیْرًا لَّهُمْ وَاِنْ یَّتَوَلَّوْا یُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِیْمًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِی الْاَرْضِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ یعنی وہ لوگ قسم خدا کی کھاتے ہین کہ وہ باتین نہین کہی وحال آنکہ البتہ اُنھون نے وہ کلمہ کفر کہا ہو اور بعد اسلام اپنے کفر کیا ہو اُنھون نے ایسے امر کا قصد کیا تھا جو انکے امکان مین نہ تھا (یعنی قتل نبی صلے اللہ علیہ وسلم) اور یہ بدلا ہو اُس احسان کا کہ خدا ورسول نے اپنے مزید عطایا سے اُن کو مالدار و توانگر کردیا ہو پھر اگر توبہ کرین اور ان باتون سے باز رہین تو اُن کے حق مین بہتر ہو اور اگر سرتابی و روگردانی کرینگے تو خدا اُنپر عذاب سخت کریگا دنیا و آخرت مین اور اُن کا کوئی روے زمین پر حامی و مددگار نہوگا بالآخر وہ نادم ہوے اور اقرار اپنے گناہون کا کیا اور متوجہ و مصروف بتوبہ ہوے اور آنحضرت علیہ السلام وہان سے جانب مدینہ [illegible] اور اسی اثنا مین کہ آپ راہ چلے جاتے تھے اور کچھ لوگ پانچ یا چھ آپ کے آگے آگے چلے جاتے تھے [illegible] آیات خدا مین خوض ودخل اور تمسخر و دل لگی بازی کرتے جاتے تھے اُس وقت حق تعالے نے [illegible] اُن کی باتون کے اپنے نبیؐ کی طرف وحی کی پھر آپ نے اپنے اصحاب سے اُسکا ذکر کیا چنانچہ حق تعالے نے یہ وحی نازل کی وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰیٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ یعنی اگر تو انسے بازپرس کرے تو وہ البتہ یہ کہینگے کہ ہم تو آپس مین ہنسی کھیل کی باتین کرتے تھے تو اُنسے تو پوچھ کہ کیا تم لوگ خدا سے اور اُس کی آیات اور اُسکے رسول سے دل لگی کرتے ہو تب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے اصحاب مین سے ایک شخص کو بھیجا [illegible] پاس جاکر پوچھ کہ جس وقت وہ مضحکہ کرتے تھے تو کیا کہتے تھے پھر اُس شخص صحابی نے [illegible] کی چنانچہ ایک اور شخص بھی اُن کے ساتھ چلا جاتا تھا مگر نہین جانتا تھا وہ کہ کیا [illegible] اُس فرستادہ نبی نے اُنسے پوچھا کہ تم کس بات پر مضحکہ کرتے ہو اور کیا کہتے ہو [illegible] نے جواب دیا کہ کچھ باتین [illegible] کہ جب راہ چلتے ہین تو آپس مین لوگ خوض کرتے ہین اُس شخص [illegible] ہو اللہ کا تم ہلاک ہوے

[illegible]

کہ مجھکو عورتین بہت بھاتی ہین مین ڈرتا ہون کہ اگر مین آپکے ہمراہ جہاد کو جاؤن اور اصفر کی بیٹیون کو دیکھون تو
ایسا نہو کہ اُنکے فتنے اور اُنکے پھندے مین پڑجاؤن اسلیے مجھے رخصت دیجیے اور مجھے فتنے مین نڈالیے کیونکہ
حق تعالے نے فرمایا ہی اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ یعنی تو آگاہ ہو
کہ وہ لوگ گمراہی مین پڑ گئے اور حال یہ ہو کہ جہنم کافرون کے گھیرنے والی ہی الغرض جب لوگ تیاری سامان
اور درستی اسباب سفر سے فارغ ہوے تو روانہ ہوے اور طرف شام کے رُخ کیا پھر جس وقت
تبوک مین پہونچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی کہ جن لوگون نے ارادہ قتال کیا تھا وہ
پاس سرداران روم کے دمشق اور اُسکے مضافات مین گئے ہین (یعنی بالفعل وہ لوگ تبوک مین
حاضر نہین ہین) تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مہینے تبوک مین قیام فرمایا وہان حضرتؐ پر آیتین
نازل ہوتی رہین اور اُنمین مذمت اُن لوگون کی ہوتی تھی جو پیچھے رہ گئے تھے اور خدا نے نام اُن کا
منافقین رکھا تھا اور اُن کو نجس کہا تھا پھر جس وقت آنحضرت علیہ السلام نے بنا بر نزول آیات کے
اُن منافقین کے باب مین کلام کیا تو یہ سنکے اُنکے برادر جو حضرت کے ہمراہ تھے اُن کے لیے غصہ مین آئے
اور کہنے لگے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو کچھ ہمارے بھائیون کے حق مین جو ہم سے پیچھے رہ گئے ہین
کہتے ہین واللہ اگر وہ حق ہی تو ہرگاہ وہ ہمارے اشراف و اخیار ہین پس ہم لوگ بطریق اولے
گدھون سے بدتر ہین یہ سنکے عامر بن قیس برادر بنی عامر بن عوف نے جلاس ابن سوید بن صامت بن
عمرو بن عوف سے کہا ہان سچ ہی واللہ بے شبہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صادق ہین یعنے سچے اور مصدق
ہین یعنی اُنکی تصدیق کی گئی کہ وہ سچے کیے گئے ہین اور البتہ تو بدترین خر ہی پھر عامر بن قیس پاس
عاصم بن عدی کے گئے اور اُن سے باتین جلاس اور اُسکے یارون کی بیان کین پھر عاصم بن عدی
خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوے اور حکایت جلاس کی جو کچھ عامر بن قیس نے بیان کی تھی
حضرت سے عرض کی تب آپ نے جلاس اور [illegible] کو بلوایا اور جو کچھ لوگون نے کہا تھا
اُس سے ذکر کیا اُنھون نے قسم کی کہ ہم نے ان باتون مین سے کچھ نہین کہا ہی اور جس نے کہا ہی اُسکو
ہمارے سامنے بلوائیے چنانچہ عامر بن قیس کو بلوایا اُنھون نے بقسم کہدیا کہ اُنھون نے [illegible]
ضرور کہین بلکہ اُس سے بھی بڑی بات کہی فرمایا وہ بڑی بات کیا کہی عامر نے کہا وہ کہتے تھے
کہ ہم ارادہ قتل محمد کا رکھتے ہین پس جلاس اور اُسکے یارون نے انکار کیا اور کہا تو جھوٹھا ہی ہم نے
کبھی کچھ ایسا کلام نہین کیا حضرت نے فرمایا اُٹھو [illegible]
[illegible] اور اُسکے جلسا [illegible]

جو پیون تھلونمین کہ انھون تینون مین ایک ابو لبابہ بن عبد المنذر تھا جو بنی عمرو بن عوف اور انصار
مین سے تھا غرض کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینے مین تشریف لائے اور درِ دولتسرا کا مسجد مین سے تھا تو حضرت نے اُن تینون کو ستون سے بندھے دیکھکر پوچھا کہ یہ کون
بندھے ہین لوگون نے اُنکے حال سے خبر دی کہ یا نبی اللہ ان لوگون نے خدا کی قسم کھائی ہی کہ وہ
اپنے تئین نہ کھولین گے تاوقتیکہ آپ ہی اُنکو کھولین فرمایا مین بھی قسم کھاتا ہون خدا کی کہ مین بھی اُنکو
نہ کھولونگا جبتک کہ خدا مجکو کھول دینے کا حکم کرے آخر حق تعالی نے اپنے نبی پر عذر اُنکا نازل
کیا اور فرمایا وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یعنی بعضے وہ لوگ ہین جنھون نے اپنے گناہون کا اقرار کیا اس بات کا کہ اُنھون نے
اعمال صالحہ اور سیات کو مخلوط کر دیا ہی قریب ہی کہ حق تعالی اُنکی توبہ قبول کرے کہ بے شبہہ وہ مغفرت کرنیوالا
اور رحم کرنے والا ہی اور لفظ عسی افعال مقاربہ سے ہی یعنی قریب ہی کہ ایسا ہو اور عسی جو خدا کی جانب سے
ہو وہ بمعنی واجب ہی یعنی لازم ہی کہ یون ہی ہو الغرض بروقت نازل ہونے آیہ کے رسول خدا صلعم
نے اُنکو کھول دیا تب وہ اپنے گھرون کو گئے اور سارا مال اپنا لے آئے اور کہنے لگے یا نبی اللہ اس
مال کو ہماری طرف سے تصدق کر دیجیے اور ہمارے لیے خدا سے استغفار طلب مغفرت کیجیے فرمایا مین اسمین
سے کچھ نہ لونگا تاوقتیکہ مجکو حکم صادر ہو تب حق تعالی نے نازل کیا خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ
بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ یعنی زکوۃ اُنکے مالون سے تو لیلے کہ اُنکو تو پاک کرے
اور اُنکے دلون کو اُس صدقے سے صاف کرے اور اُنکے حق مین دعا کر کہ تیری دعا اُنکے لیے تسلی ہی اور حق تعالی
بڑا سننے والا اور بڑا خبر رکھنے والا ہی اور اُن دوسرے تینون [illegible] مین کچھ نازل نہوا تھا چنانچہ لوگ
کہنے لگے جبکہ اُنکے حق مین کوئی عذر نازل [illegible] ہالک ہوئے آخر [illegible] ایسے امر مین مبتلا ہوے (یعنی رسوائی
در و سیاہی کہ اس [illegible] اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ اُنسے کلام کرتے تھے نہ اُنکو
پاس بٹھاتے تھے اور نہ اُنکو کسی بات مین شریک کرتے تھے آخر اُن تینون نے اپنے پروردگار سے دعائین
کین [illegible] اپنے نبی پر [illegible] نازل کرے پس خدا نے قبول فرمایا کہ پہلے بشمول توبہ مومنین کے اُنکا
[illegible] اُنکی طرف حق تعالی ملتفت ہوا چنانچہ فرمایا وعلی الثلثة الذین خلفوا حتی اذا ضاقت علیهم
الارض بما رحبت وضاقت علیهم انفسهم وظنوا ان لا ملجأ من الله الا الیه ثم تاب علیهم لیتوبوا ان
الله هو التواب الرحیم یعنی اور اُن تینون [illegible] پیچھے رہ گئے تھے یہان تک کہ زمین باوجود اُس
[illegible] اور اُنکو گمان اس بات کا ہوا کہ اللہ کے

سبھی خبر پہونچا دی ہی بعد ازان وہ لوگ عذر کرنیکو حاضر ہوئے اسوقت حق تعالی نے یہ آیہ نازل فرمایا
لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ یعنے تم باتین
نہ بناؤ البتہ تم بعد ایمان لانے کے کافر ہوگئے اگر ہم تم مین سے بعض آدمیون سے عفو کرینگے تو ایک گروہ پر عذاب
بھی کرینگے اسلیے کہ وہ لوگ مجرم و منکر ہین بعد ازان وہ شخص جوان لوگون کے ساتھ چلا جاتا تھا آیا اور
کہنے لگا قسم ہی خدا اور اسکے رسول صلی کی کہ مین نے ان لوگون کا کلام نہین سنا اور نہین جانتا تھا کہ کیا
کہتے تھے الغرض جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک ثنیہ یعنے تل پر پہونچے تو نقیب نبی نے ندا دی
کہ تم لوگ درمیان وادی کے اتر پڑو کہ تمھارے لیے اسمین وسعت ہی اور خود آنحضرت علیہ السلام نے
اس ثنیہ کو اختیار کیا اسلیے کہ آپ کو اس جگہ زحمت کرنا لوگون کا ناگوار ہوا چنانچہ منافقین نے
اس بات کو سنا (یعنی تنہا اترنا حضرت کا) تو وہ منافق پیچھے رہ گئے یہان تک کہ جب لوگ ثنیہ سے
گذر گئے تو حضرت علیہ السلام اس ثنیہ پر ٹھہرے اور اصحاب رضی اللہ عنہ مین سے دو شخص آپکے ہمراہ تھے
تب وہ گروہ منافقون کا حضرت کے پیچھے لگا اور حضرت نے ایک آہٹ اپنے پیچھے سنی تو ایک صحابی سے
فرمایا میرے پیچھے یہ کیسی آہٹ ہی تب وہ صحابی انکی طرف بڑھا اور انکے اونٹون کے منھ پر ضرب لگانے
لگا آخر وہ اونٹ وادی مین اتر گئے بعد ازان وہ صحابی حضرت سے آملا آپنے اس سے فرمایا تونے
اس قوم کو پہچانا تھا اسنے کہا ان لوگون مین سے مجھسے کسی نے کچھ کلام نہین کیا اور مینے انکو دیکھا کہ وہ سب
منھ لپیٹے ہوئے تھے ولیکن مین نے البتہ اکثر اونٹون کو پہچانا ہی تب آنحضرت علیہ السلام ثنیہ کے ٹیلے
سے نیچے اترے اور ان دونون صحابیون سے فرمایا تم جانتے ہو کہ اس قوم نے میرے ساتھ کیا ارادہ
کیا تھا کہ مجھے زحمت پہونچا دین اور مجھے بجبر کرکے ٹیلے سے گرا دین اور اپنے مرکبون سے مجھکو روندین
تب ان دونون نے کہا کہ حضرت لوگ آپکے پاس جمع ہوتا ... ہم ان منافقون کی گردنین
نہ مارین فرمایا مین مکروہ جانتا ہون کہ اہل عرب باہم چرچا کرینگے اس بات کا کہ ہر آئنہ محمد نے اپنا ہاتھ
اپنے اصحاب پر رکھوا ہی کہ انکو قتل کرتے ہین اور ایسا ہوا کہ چھ آدمی مدینے مین رسول خدا صلعم سے پیچھے
رہگئے تھے مگر وہ لوگ منافق نہ تھے اور نہ انکے لئے اذن ہمراہی کا ہوا پس انمین سے تین آدمی نے اپنے
نفسون پر سخت ملامت و عزامت کی کہ ہمنے اپنے گھرون مین ٹھہرنے اور اپنے طعامون مین مشغول رہنے سے
کیا کیا و حالانکہ ہمارے پاس عورتین ہین اور رسول خدا صلعم دامن کوہ کے ہوا سے گرم مین ہین قسم ہی رب
کعبہ کی کہ ہم ہلاک ہوئے مگر یہ کہ ... انھون نے اپنے تئین پیچھے
... اپنے ... کہ رسول خدا صلعم

اُنکے مقدمہ مین کیا کہ اُنکے اونٹون کے اور غلے لادنے والے پکڑے جاوین اور جہان کہین مشرک ملجاوین تو قتل کیے جاوین اور اُنکے ہر ایک ناکے اور درے پر مسلمان تعینات کیے جاوین یہ خبر سنکے مشرکون نے اہل مکہ سے کہلا بھیجا کہ ہم لوگ کعبے کے آنے سے روکے گئے ہین اور حکم ہوا ہو کہ ہمارے قافلے اونٹون کے پکڑلیے جاوین اور جو لوگ اونٹون کے ساتھ ہون وہ مارے جاوین اور جن اونٹون پر تمہارے یہان غلہ لادکر بھیجا جاتا ہی جسوقت اُنکو تم نپاؤگے تو تمکو معلوم ہوگا کہ سختی گرسنگی اور شدائد مشقت سے کیا کچھ دیکھوگے یہ سُنکے اہل مکہ فقر و محتاجی کو ڈرے پھر حق تعالی نے اُن مشرکین کے بارے مین یہ آیت نازل کی لا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ھذا وان خفتم عیلۃ فسوف یغنیکم اللہ من فضلہ یعنی مشرکین اس برس کے بعد پھر قریب مسجد حرام کے نجاوین اور اگر تم لوگ فقر و محتاجی کو ڈرتے ہو تو عنقریب حق تعالی تمکو اپنے فضل سے غنی کردیگا اور ایسا ہوا کہ اہل یمن ایمان لائے تھے تو وہ اپنے قریب مکے مین غلہ لادکر لانے لگے پس حق تعالی نے مکے والون کو اسوجہ سے غنی کردیا یعنی مشرکین سے بے پروا کردیا کیونکہ ویسا ہی ہوگیا جیسا مشرکین اونٹ لادکر لاتے تھے پس جو کچھ حق تعالی نے اہل مکہ سے وعدہ کیا تھا سو اُنسے اُسکی تصدیق کرائی کہ خدا نے اُنکو غنی و توانگر کردیا جیسا کہ فرمایا تھا چنانچہ اہل تہامہ نہ ٹھہرے تھے مگر تھوڑی مدت یہانتک کہ وہ سب ایمان لائے یعنی تھوڑی ہی سی مدت ٹھہرکر وہ سب ایمان لائے پس یہ اول حج تھا کہ مسلمانون نے حج کیا پھر جب وہ مومن حاجی حج سے فارغ ہوئے تو مکے مین مقیم ہوئے بعد ازان رسول خدا صلعم نے ایک لشکر ہمرہ خالد بن الولید کے طرف بنی اسد بن خزیمہ کے روانہ کیا اور بنی اسد کو خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے ہماری طرف لشکر بھیجا ہی چنانچہ درمیان بنی اسد کے ایک شخص کاہن تھا کہانت کیا کرتا تھا یعنی غیب کی باتین اور شگون بیان کیا کرتا تھا اُسکا نام طلیحہ [illegible] شخص تھا سو بنی اسد اُسکے پاس آئے اور اُس سے ذکر کیا کہ ایک فوج ہمپر بھیجی گئی ہو تو [illegible] اُسکی [illegible] [illegible] نے ایک کپڑا سفید اوڑھ لیا اور بیان کیا کہ بنی اسد سے تمہارے درمیان دو شخص [illegible] سوار ہین سو اُنکو محمد نے واسطے جاسوسی اور [illegible] کے بھیجا [illegible] [illegible] اور پھر اُسے رہا بعد ازان اُتار ڈالا تب بنی اسد نے پوچھا تو نے کیا دیکھا [illegible] [illegible] کو جو تمہاری قوم سے ہین دیکھا ہی کہ وہ تمپر فوج لاتے ہین اور [illegible] [illegible] تم شکست پانے والے ہو یہ سنکے بنی اسد نے بیابان کی طرف نکلنا [illegible] [illegible] مقابل ہوگئے تب اُس قوم کے مبارزون نے طلیحہ کے ساتھ صف باندھی [illegible] [illegible] پاس پہونچگئے اور اُنکے قریب اُتر پڑے یا یہ کہ اُنپر آپڑے پھر لڑائی سخت و شدید [illegible] [illegible] لوگ نکلے اور مسلمانون نے اُنکا پیچھا کیا اسی عرصہ مین عکاشہ بن محصن الاسدی [illegible] [illegible] [illegible] ات کہ ستر لاگا پس مین کون ہون

تمسے کوئی پناہ نہین ہی مگر یہ کہ اُسیکی طرف پناہ ہی بعد ازان حق تعالی اُنپر مہربان ہوا اور توفیق دی کہ وہ توبہ و انابت کرین بے شبہہ حق سبحانہ تعالے وہی ہے بڑا قبول کرنے والا توبہ کا اور بڑا رحم کرنے والا مومنین پر اور اُنھین تینون مین کعب بن مالک و مرارہ بن الربیع عہ

+ +

+ +

+ +

ولیکن تو ای ابن الخطاب پس حق تعالی نے مثل تیری ملائکہ مین بیان کی ہی مثل جبرئیل علیہ السلام کے کہ جب حق تعالی ہلاکت کسی قوم کی چاہتا ہی تو اُن کی طرف جبرئیل کو بھیجتا ہی اور مجھسے مثل تیری انبیاء مین ساتھ نوح علیہ السلام کے بیان کی کہ فرمایا رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیاراً یعنی ای پروردگار میرے نچھوڑ روے زمین پر کافرون مین سے کسی رہنے والے کو اور مگر تو ای ابن ابی قحافہ پس حق تعالی نے مجھسے مثل تیری ملائکہ مین بیان کی ہی مثل میکائیل علیہ السلام کے کہ وہ استغفار طلب مغفرت کرتے ہین واسطے اہل زمین کے اور سوال کرتے ہین اُنکے لیے رزق اور مثل تیری انبیاء مین مجھسے بیان فرمائی ہی مانند ابراہیم علیہ السلام کے جبکہ اُنھون نے کہا فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم یعنی جسنے میری پیروی کی سو وہ مجھ مین سے ہی یعنی وہ میرا ہی اور جسنے میری نافرمانی کی پس بے شبہہ تو آمرزگار اور رحیم مہربان ہے بعد ازان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس جبہ دیبا کو پہن لیا اور اُس روز کے سوا پھر کبھی اُسکو نہین پہنا بعد ازان حضرت نے حکم تیاری حج کیا اور آپنے اُس سال حج نہین کیا اسلیے کہ مشرکون کے ساتھ حج کرنا منظور نہ تھا اور اُنکا کچھ عہد بھی باقی رہا تھا ... آپنے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ عہ

+ +

+ +

+ +

+ +

اور مشرکون نے کہا کہ محمدؐ ہمارے یہان پاس ہینے کیون نہین آتے (یعنی ... اور اُنکے اصحابؓ بخوف ضرب سیف وطعن سنان کے ہمسے دور رہو گئے اور حق سبحانہ تعالی ... اور آنحضرت صلعم نے بھی ابوبکرؓ کو وصیت کی اس بات کی کہ بعد ... کے ... پھر آنحضرت صلعم سے

عہ بیان سے اصل متن کی کتاب عربی چھاپہ میں چھ سات سطرین ناقص کرم خوردہ بعض بعض لفظین مٹ گئی ہین اور اکثر عبارت ساقط ہی اور کل نسخون مین یہی حال ہے ۱۲

عہ یہان سے متن کتاب چھاپہ عربی ... سطرون کے ناقص ہین کہ کچھ الفاظ مٹ گئے ہین اور اکثر عبارت ساقط ہی ۱۲

اور تریسٹھ آنحضرت صلعم جو ساتھ بدنہ ساتھ لائے تھے اُنکو اپنے ہاتھ سے نحر کیا اور ہر بدنہ سے ایک ایک ٹکڑا
کاٹکر ہنڈون دیگون مین چڑھوادیا پھر آپنے اُسمین سے نوش فرمایا باقی لوگون کو حکم کیا کہ کھاؤ اور کھلاؤ اور مسلمین نے
یہ ایسا حج کیا کہ اُنمین کوئی مشرک نہ تھا اُسوقت حق تعالے نے اپنے نبی پر یہ آیہ نازل کیا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ
اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا یعنی آج مین نے تمھارے دین کو کامل کیا اور نعمت اپنی
تمپر تمام کی اور مین تمھارے اسلام سے جو دین تمھارا ہی راضی ہوا اور یہ آیت اور دیگر چند آیتین قرآن سے
اخیر آیات ہین جنکو خدا نے نازل فرمایا ہی جو کچھ خدا نے نازل کیا اُسکے آخر مین وہ آیت مع دیگر چند آیتون کے
نازل ہوئی اور یہ حج بھی حجۃ الوداع ہی یعنی آخری حج نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا بعد ازان آنحضرت علیہ السلام
نے منیٰ مین بحضر مسلمین خطبہ فرمایا اور بعد اس سال کے پھر جناب رسالت مآب صلعم حج کے واسطے تشریف
نہین لائے یہانتک کہ حق تعالے نے اُنکو وفات بخشی وچنانچہ اُس خطبہ مین جو کچھ ارشاد فرمایا وہ یہ ہین يَا اَيُّهَا النَّاسُ
اِسْمَعُوْا قَوْلِيْ الخ یعنے اے مسلمانو میری بات سنو کہ ہر آئینہ مین نہین جانتا ہون کہ بعد اس سال کے اس
موقف مین شاید مین تمسے ملون اے مسلمانو تحقیق کہ خون تمھارے اور مال تمھارے ہمیشہ تمپر حرام ہین یعنی ہر ایک
دوسرے کے خون اور مال کو اپنے اوپر ہمیشہ حرام جانے جسطرح سے حرمت تمھارے اِس دن کی تمھارے اس
شہر مین اور جسطرح حرمت تمھارے اس مہینے کی یعنی جسطرح سے خون اور مال تمھارا ایک دوسرے پر آجکے روز اور
اِس مہینے اور اس شہر مین حرام ہی اُسیطرح ہمیشہ اور ہر جگہ حرام رہیگا و تحقیق کہ مین تمسے تبلیغ کر چکا پس جس
شخص کے پاس کسیکی امانت ہو تو وہ اُس امانت کو جسنے اُسکے پاس رکھا ہی اُسکے تئین ادا کر دیوے اور اگر کسی پر سود
ہو تو وہ تمامتر اُتر گیا اگرچہ سود عباس بن عبد المطلب کا ہو اور جو خون کسیکا ایام جاہلیت مین کسی پر تھا وہ بھی کل
باطل ہو گیا و ہر آئینہ اول خون جو تمسے اُتارا گیا ہی وہ خون ہمارا یعنے خون ربیعہ بن الحارث بن المطلب کا ہی اور وہ دودھ
پلایا ہوا بنی لیث کا تھا سو اُسکو ہذیل نے قتل کیا چنانچہ خونہاے ایام جاہلیت مین سے اول اسی خون ربیعہ سے ابتدا
سقوط کی جاتی ہی اور تحقیق کہ زمانہ گردش کرکے اپنی اُس ہیئت نخستین پر آیا ہی کہ جسروز حق تعالے نے زمین و آسمانون
کو پیدا کیا تھا یعنے جس روز جس مرکز سے زمانے نے دور شروع کیا آج میرے زمانہ مین اُسی مرکز پر آیا ہی اور
شمار مہینون کا پیش خدا روز خلقت آسمان و زمین سے بنا بر لوح تقدیر کے بارہ مہینے ہین اُنمین سے چار مہینے حرام
ہین یعنے اُنمین قتال حرام ہی اور اُن چار مہینون مین تین مہینے پیہم یعنے ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب جو گذر گیا درمیان
جمادی الثانی و شعبان کے اے مسلمانو تمھارے واسطے عورتون پر حق ہی اور تمھاری عورتون کے لیے تمپر حق ہی
اور تمھارے لیے [illegible] واجب ہی کہ وہ فحش [illegible] ظاہری یعنے [illegible] و زناکاری نکرین پھر اگر وہ ایسا کرین توالبتہ
حق تعالے نے حکم [illegible] اُنکو مارو پر نہ وہ مار جو آزار سخت ہی (مثل

یعنی کوشمین ہیا جا کرین گون ... یعنی امر کردہ (اور مترجم کہتا ہو کہ یہ اسے لفظ ہزالا کے غالبا تصحیف الابو یعنی کوئی فاقہ ...) پھر طلیحہ طرف عکاشہ کے بڑھا اور دونون باہم جالٹے اور نیزہ بازی کرنے لگے آخر طلیحہ نے عکاشہ کو نیزہ مارکر قتل کیا اور عکاشہ کے ساتھ ثابت بن اقرم بھی قتل ہوا اسوقت طلیحہ یہ ابیات پڑھنے لگا شعر

نَصَبْتُ لَهُمْ صَدْرَ الْحِمَالَةِ اِنَّهَا ۔ مُعَوَّدَةٌ قِیْلَ الْکُمَاةِ نِزَالِ ۔ فَیَوْمًا تَرَاھَا فِی الْجِلَالِ مَصُوْنَةً ۔ وَیَوْمًا تَرَاھَا تَحْتَ ظِلِّ عَوَالِیْ ۔ عَشِیَّةَ غَادَرْتُ ابْنَ اَقْرَمَ ثَاوِیًا ۔ وَعُکَّاشَةَ الْعَنَمِیَّ عِنْدَ مَجَالِ ۔ فَمَا ظَنُّکُمْ بِالْقَوْمِ اِذْ تَقْتُلُوْنَھُمْ ۔ اَلَیْسُوْا وَاِنْ لَّمْ یُسْلِمُوْا بِرِجَالِ ۔ فَاِنْ یَّکُ اَذْوَادٌ اُصِبْنَ وَنِسْوَةٌ ۔ فَلَنْ یَذْھَبُوْا فَرْغًا بِقَتْلِ حِبَالِ

صدر الحمال کنایہ ہو شمشیر سے یعنی مین نے تیغ علم کی اسلیے کہ وہ وعدہ دی گئی ہو یعنی اُس سے وعدہ لیا گیا ہو قتل سر آوردن کا حربگاہ مین پس تو کبھی تو اُس صدر حمالہ کو غلاف مین پوشیدہ دیکھتا ہو اور کبھی تو اسکو نیزون کے زیر سایہ دیکھتا ہو چنانچہ آخر روز اُس صدر حمالہ نے ثابت بن اقرم کو ڈال دیا پڑا ہوا اور عکاشہ عنمی کو بھی وقت جنگ کے پس اے مسلمانو کیا تمھارا گمان ہو اس قوم کے ساتھ کہ تم اُنکو قتل کرتے ہو کیا وہ مرد نہین ہین اگرچہ اسلام نہین لائے ہین اور اگرچہ یہ بات ہوئی کہ اُنھون نے زہیر عورتون کو چھپایا یعنی پکڑے گئے مگر نہ لیجائینگے عقل حبال کو گھبرایا ہوا اور ایسا ہوا کہ حبال برادر زادہ طلیحہ کا تھا اُسکو مسلمانون نے گرفتار کرکے اسپر اسلام پیش کیا اور وہ نوجوان تھا تو اُسنے اسلام لانے سے انکار کیا اور کہا مجھے قتل کرو اور مجھے اپنے محمد کو نہ دکھاؤ کیونکہ میرے تئین اُنکی طرف کچھ حاجت نہین یعنی مجکو اُنسے کچھ کام نہین آخر مسلمانون نے اُسکو قتل کیا چنانچہ اصحاب رسول خدا صلعم وہان سے غنیمت خاطر خواہ لے پھرے پھر جب رسول خدا صلعم کو خبر قتل عکاشہ کی پہونچی تو فرمایا خدا عکاشہ پر لعن کرے کہ اُن لوگون مین سے کوئی راہ خدا مین شہید نہین ہوا

ذکر حجۃ الوداع کا ہے

بعد ازان جب موسم حج آیا تو نقیب رسول خدا نے درمیان مسلمین کے واسطے حج کے ندا دی اور فرمایا مین بھی حج کے لیے چلنے والا ہون چنانچہ مسلمین حضرت کے ساتھ حج کو روانہ ہوئے اور آنحضرت صلعم نے سو اونٹ ہدی یعنی قربانی کے لیے ساتھ لیے پھر حضرت مکے مین پہونچے راوی لکھتا ہو کہ مجھے یہ حدیث پہونچی ہو کہ آنحضرت علیہ السلام نے حکم کیا کہ جو کوئی ہدی نہ لایا ہو وہ حج سے باہر ہو کر اُسکو عمرہ کر ڈالے اور جو شخص ہدی لایا ہو وہ حج کو تمام کرے اور حضرت نے حکم کیا اُس شخص کو جسنے احرام باندھا یہ کہ احرام حج کا باندھین اور ہدی یعنی شتران قربانی سے جو کچھ میسر و ممکن ہو قربانی کرین اور اہل حدیث گمان کرتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے بعد اُس حکم کے پھر یہ فرمایا کہ لوگون کو ساتھ اس امر کے حکم کرتا ہون (یعنی اپنے سامنے ایسا حکم کرتا ہون) اور میرے بعد ... کے لیے یہ حکم نہین ہے غرضکہ آنحضرت صلعم اور اصحاب نے حج کیا ... کے

لوگون کو نماز پڑھائی اور اسی عرصہ مدت مین حضرت پر درد نے شدت کی تب عباسؓ حضرت کے پا
داخل ہوئے اور اُسوقت حضرت غش مین تھے اُسوقت عباسؓ نے حضرت کی بیبیون سے کہا کہ اگر تم لوگ
حضرت کے مُنہ مین دوا ڈالتین تو بہتر ہوتا بیبیون نے کہا ہم لوگ اس بات پر جرأت و دلیری نہین کر سکتے تب
عباس رضہ حضرت کو آغوش مین لیکر مُنہ مین دوا ٹپکانے لگے اُسوقت آپ ہوش مین آئے فرمایا جنھون نے
میرے مُنہ مین دوا ٹپکائی ہی چاہیے کہ دوا اُن سب کے مُنہ مین ٹپکائی جاوے مگر یہ کہ عباس رضہ بری ہون
پھر فرمایا کہ تم لوگون نے میرے مُنہ مین دوا ڈالی ہی وحالانکہ مین صائم تھا بیبیون نے عرض کی کہ عباسؓ نے
آپکے مُنہ مین دوا ڈالی ہی فرمایا ای عباسؓ کس چیز نے تمکو دوا ٹپکانے پر آمادہ کیا اور ای بیبیو کس وجہ سے تمنے مجھپر
خوف کیا بیبیون نے کہا ہمنے آپ پر خوف ذات الجنب کا کیا فرمایا ہر آئینہ حق تعالے مجھپر ذات الجنب کو مسلط
نکریگا اور حال یہ تھا کہ اُس روز حضرت کے درد شدید سے لوگون کو بڑا خوف تھا مگر اُسکی صبح دسوین روز کہ جس دن
وفات ہوئی آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام باہر برآمد ہوئے اور لوگون کو نماز صبح پڑھائی اور مومنون کو گمان
ہوا اس بات کا کہ حضرت نے شفا پائی پس وہ سب نہایت شادان و فرحان ہوئے بعد ازان آنحضرتؐ
اپنے مصلے پر بیٹھکر لوگون سے باتین کرنے لگے اور فرماتے تھے لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَهُمْ مَسَاجِدَ خدا لعنت
کرے اُس قوم پر جنھون نے اپنی قبرون کو سجدہ ٹھہرائی ہی یعنی اُن قبرون پر نمازین پڑھتے ہین خواہ اُن
قبرون کو سجدہ کرتے ہین اور مراد حضرتؐ کی اُس قوم سے یہود و نصاری تھے اور حضرت لوگون سے
باتین کرتے رہے یہانتک کہ دن چڑھگیا بعد ازان آپ دولتسرا مین تشریف لیگئے مگر صحابہ اُس مجلس
سے متفرق نہوے یہانتک کہ لوگون نے شور عورتون کا سُنا کہ وہ کہتی تھین پانی لاؤ پانی لاؤ صحابہ کو گمان ہوا کہ
حضرتؐ پر غش طاری ہوگیا ہوگا پھر سارے مسلم دروازہ پر دوڑے اور عباسؓ سب سے پہلے دوڑکر اندر
داخل ہوگئے اور باہر والون پر دروازہ بند کرلیا پھر تھوڑی دیر بعد لوگون کے پاس نکل آئے اور اُنسے
حضرتؐ کی خبر مرگ سُنائی صحابہ نے پوچھا ای عباس رضہ تمنے حضرت مین کیا بات پائی اور اُن سے کونسی
علامت دیکھی اُنھون نے کہا مین نے حضرت کو یہ کہتے ہوئے پایا جَلَالَ رَبِّیَ الرَّفِیْعَ فَقَدْ بَلَّغْتُ یعنے مین
پہنچے پروردگار کی عظمت بلند اور قدس برتر سے فائز ہوا اور یہ کلمہ آخر کلام حضرت کا تھا اور روز وفات
حضرت علیہ السلام کا روز دوشنبہ تھا کہ دو شبین ماہ ربیع الاول سے گذری تھین اور اختتام سال دہم تھا
اس روز سے کہ آنحضرت علیہ السلام مدینے مین تشریف لائے تھے اور اسوقت اصحاب رضہ مین
سے کچھ لوگون نے کہا کہ رسول خدا صلعم کیونکر مرجائینگے وحالانکہ دین پر ابھی غالب نہین ہوئے بلکہ
ابھی اسکے نہین ہی کہ آ [illegible]
[illegible] بر جمع ہوئے اور کہنے لگے

اعضا شکنی یعنی آنکھ ناک وغیرہ [illegible] تو اُسکے [illegible] قاتل پکڑا موافق دستور کے دیا جاوے اور چاہیے
کہ اُنکے حق مین نیک نصیحت قبول کرو اسواسطے کہ وہ لوگ تمھارے پاس عوان یعنی نگہبان و مددگار ہین کہ وہ اپنی
ذات خاص پر کچھ اختیار نہین رکھتی ہین اور تمنے اُنکو امانت خدا کر کے لیا ہی اور اُنکی شرمگاہون کو تمنے کلمۂ خدا سے
حلال کر لیا ہی پس میری باتون کو سمجھ لو مین نہین جانتا کہ شاید بعد اس سال کے پھر کبھی تمسے اس موقع مین ملاقات
کرون اور ہر آئینہ ہر مسلم برادر ہی مسلم کا اور سارے مسلمین آپس مین بھائی ہین اور کسیکے لیے مال اُسکے برادر مسلم کا
حلال نہین ہی مگر جو کچھ وہ بخوشی خاطر اپنے اُسکو عطا کرے اور فرمایا اللھم قد بلغت ای میرے پروردگار البتہ مین
نے لوگون کو رسالت تیری پہونچادی سبنے کہا کہ ہان البتہ آپنے حکم پہونچا دیا اور فرمایا کہ اگر تم بعد میرے کفر کی طرف
پھر جاؤگے کہ بعض تمھارے بعضون کی گردنین مارینگے تو پھر مین تمکو ملونگا یعنی آخرت مین بھی کیونکہ البتہ مین نے
تم مین وہ چیز چھوڑی ہی کہ اگر تم اُسکو لیے رہوگے تو گمراہ نہوگے اور وہ کتاب اللہ قرآن ہی اللھم بلغت ای میرے
پروردگار مین نے تیری رسالت لوگون کو پہونچادی + غرض یہ جو کچھ بیان ہوا حدیث حجۃ الوداع ہی

ذکر وفات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعد ازان جناب رسالتمآب صلعم مدینے مین تشریف لائے اور باقی ایام ذی الحجہ اور تمام ماہ محرم اور ماہ صفر کی بائیسوین
تک بخیر وہین رہے بعد ازان آنحضرت صلعم علیل ہوے اُس بیماری مین جسمین وفات پائی اور وقت وفات پاس اُس
چھوکری کے تھے جسکا نام ریحانہ تھا اور وہ یہودیہ کی بندیون مین سے تھی اور اول جس روز علیل ہوے تھے وہ
یوم شنبہ تھا اور اُس روز شب و روز نہایت شدت درد کی رہی جب صبح ہوئی تو موذن نے اذان دی اور تثویب
کہی یعنے الصلوة خیر من النوم کہا پھر جب مسلمین نے دیکھا کہ آپ برآمد نہین ہوے تو موذن کو بھیجا پس موذن
جب آپ پاس آیا تو دیکھا کہ آنحضرت صلعم سخت رنجور ہین تب اُسنے کہا الصلوة یا رسول اللہ یعنی نماز یاد دلائی
فرمایا نماز کے لیے باہر نکلنے کی طاقت نہین رکھتا ہون پھر موذن سے پوچھا دروازے پر کون کون ہین آسنے جو
لوگ وہان حاضر تھے اُنکی خبر دی فرمایا ابن الخطاب سے تو کہدے کہ لوگون کو نماز پڑھاوے تب بلال روتے ہوے نکلے
مسلمین نے پوچھا بلال کیا خبر ہی بلال نے کہا رسول خدا صلعم نماز کی بھی طاقت نہین رکھتے ہین یہ سنکے لوگ زار زار روئے پھر
بلال نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم تمکو حکم دیتے ہین کہ تم لوگونکو نماز پڑھاؤ تب عمر رضہ نے کہا
کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے مین نماز مین کبھی مقدم نہین ہو سکتا یعنے اُنکے ہوتے ہوسے ہین ہرگز پیش نماز ہی نہین
کر سکتا تم حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جاکر عرض کرو کہ ابوبکر دروازہ پر حاضر ہین تب بلال گئے اور
موجودگی ابوبکر کی اور جو کچھ عمر رضہ نے کہا تھا عرض کی فرمایا اچھا پھر تو کیا دیکھتا ہی جا ابوبکر رضہ سے کہدے کہ وہ لوگون
کو نماز پڑھاوین تب پھر بلال پاس [illegible] بکر رضہ نے آٹھ روز تک

الحمد للہ والمنۃ کہ فتوح المغازی تصنیف حضرت واقدی رحمۃ اللہ تعالی کی کتب تواریخ قدیم
زمانہ کی نہایت معتبر و مشہور ہیں سب سے پہلے اس مطبع میں ترجمۂ فتوح الشام جو ترجمہ کیا ہوا
سید عنایت حسین صاحب سیدن پوری کا ہے چھاپا گیا اور کثرت خواہش خریداران
سے وہ ترجمہ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا بعد ازان فتوح المصر کو بھی سید مہدی حسین
صاحب سیدن پوری نے ترجمہ فرمایا اور ترجمۂ فتوح الشام و ترجمۂ فتوح المصر یکجا ہو کر
شائع ہوا اور ایسی قدر دانی شائقان ہوئی کہ کئی مرتبہ وہ ترجمہ چھپ کر اشاعت پذیر ہوا اکثر
شائقان والاہمت و قدر دانان بلند مرتبت نے صلاح دی کہ حصۂ اول مغازی الرسول صلعم یعنی
غزوات آں حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور آخری حصہ یعنی فتوحات عجم کے ترجمے بھی پورے
ہو کر یکجا مجموعہ طبع ہوں چنانچہ مطبع کی طرف سے جناب افضل العلما حضرت مولانا محمد
بشارت علی خان صاحب جو سابق میں نائب میر منشی محکمۂ چیف کمشنری ملک اودھ
کے تھے اس [illegible] فرمانے پر مستعد ہوئے اور ایسی زبان پایۂ میں

کر دفن نکرو یقین کہ آنحضرت مردہ ہین اُسوقت عباس رضی اللہ عنہ اندر سے نکلے اور کہا ای مسلمانو حضرت
کی شان وفات کے لیے کیا تمہارے پاس حضرت سے کوئی عہد ہی یعنے کیا آپنے مرنے کا تمسے عہد کیا ہی
سب نے کہا ایسا نہین ہی تب عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اَلحَمدُ لِلّٰہِ اَنَا اَشھَدُ اَنَّ رَسُولَ اللہِ صلعم قَد
ذَاقَ المَوتَ یعنی حمد ہی خدا کے لیے مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہہ رسول خدا صلعم نے ذائقہ موت کا چکھا ہی اور میرا یہ
خبر اس بات کی حقتعالی نے اُنکو دی ہی جو تمہارے پاس موجود ہی کہ فرمایا اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُم مَیِّتُونَ ہ ثُمَّ اِنَّکُم
یَومَ القِیٰمَۃِ عِندَ رَبِّکُم تَختَصِمُونَ یعنی ای محمد ضرور تو بھی مرنیوالا ہی اور وہ بھی حتی کل موجودات مرنے والی ہین
بعد ازان تم لوگ روز قیامت کو روبرو اپنے پروردگار کے باہم جھگڑنے والے ہو یا آخر لوگون کو یقین ہوا کہ
ضرور آنحضرت صلعم نے وفات فرمائی تب صحابہ نے درمیان حضرت اور لوگون کے اہلبیت کے تخلیہ کر دیا کہ اہل بیت نے
اُنکو غسل دیا اور کفن پہنچایا بعد ازان سب باہم ذکر کرنے لگے کہ کہان دفن کرین بعضون نے کہا
اُدفِنُوہُ فِی مُصَلَّاہُ عِندَ المِنبَرِ یعنی حضرت کی نماز کی جگہ جسوقت جہان کھڑے ہوتے تھے دفن کرو
یعنی نماز مین جس جگہ کھڑے ہوتے تھے (اور مترجم کہتا ہی کہ مقام سے احتمال منبر ہی یعنی محراب مین قریب
منبر) تب عباس نے کہا ایسا نہین ہوا ہی کہ رسولخدا صلعم نے ابھی قبل یک ساعت وفات کے تمسے عہد لیا
ہی کہ فرماتے تھے لَعَنَ اللہُ قَومًا اِتَّخَذُوا قُبُورَھُم مَسَاجِدَ کہ خدا لعنت کرے اُس قوم پر جنھون نے اپنی قبرون
کو مسجد مقرر کر لیا ہی پس حضرت نے تمسے اِس بات کا ذکر اسلیے کیا ہی تا کہ تم اُنکو اُنکی نماز کی جگہ مین دفن نکرو یعنی
اسلیے کہ تم مثل یہود [illegible] سجدہ کروگے) تب لوگون نے کہا کہ پھر ہم بقیع مین دفن کرین عباس نے کہا نہین اللہ
ہم بقیع مین دفن نکرینگے تب [illegible] نے کہا کیا وجہ ہی عباس رض نے کہا ہمیشہ وہان لونڈیان اور غلام قبر پر حضرت کی
آیا کرینگے (یعنی بھاگ کر چھپا کرینگے) اور اُنکے مالک وہانسے اُنکو پکڑ لیجایا کرینگے تب لوگون نے کہا آخر
پھر کہان دفن کرین حضرت عباس رض نے کہا جس جگہ اُنکی قبض روح ہوئی ہی آخر ایسا ہی کیا پھر جب غسل و کفن
سے فارغ ہوئے تو جس جگہ حضرت نے وفات پائی تھی وہین نعش رکھی گئی تب لوگون نے نماز جنازہ پڑھی
روز دوشنبہ اور روز سہ شنبہ کو اور چہارشنبہ کو دفن کیا اور نماز حضرت پر بے امام کے تھی چنانچہ پہلے مہاجرین
نے شروع کی کہ اُنمین سے جسقدر لوگ اندر مکان کے سماتے تھے حضرت پر نماز بے امام پڑھتے تھے اور
اُنکے لیے استغفار کرتے تھے اور جب وہ باہر آتے تھے تو اور لوگ داخل ہوتے تھے اور اسیطرح کرتے تھے پھر جب
مہاجرین فارغ ہوئے تو انصار داخل ہونے لگے اور اُنھون نے بھی مثل مہاجرین کے عمل کیا بعد ازان زنان مہاجرین بعد ازان
زنان انصار نے بھی اُسیطرح کیا پھر جسوقت حضرت کو دفن کرنے لگے انصار چلائے اور کہنے لگے کہ رسولخدا صلعم کی
موت مین ہمارے لیے بھی حصہ رکھو یعنی ہم بھی دفن کرین اسلیے کہ ہم اُنھین سے ہین یعنی ہم بھی تو اُنھین کے ہین